

DS  
۲۸۵  
/ ۵۸۵  
ص ۲

ما عدی شیرازی، نظام الدین احمد  
حدیقه السلاطین علیهما علی / مولفہ مرزا نظام الدین  
احمد بن عبداللہ ما عدی شیرازی؛ بہ تصحیح و تحقیق  
علی امیر بلگرامی۔۔۔ حیدرآباد دکن: ادارہ ادبیات  
اردو، ۱۹۶۱=۱۳۴۰ء۔

(سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو؛ ۲۸۵: شعبہ مجلس  
اشاعت تاریخ و تمدن دکن)  
ص ۷۰ع۔ بہ انگریسی:

Hadigat-us-Salateen: A  
history of the reign of Abduallah Qutb Shah of  
Golconda (1662-1672 A.D.)  
پیش لفظ بہ  
پہان اردو  
۱. تخلص ما عدیہ . دکن  
مجلس امین، صحیحہ ب. عنوان .  
تاریخ . الف . بلگرامی،

۲۱۶

سلسله مطبوعات اداره ادبيات اردو (۲۸۰)  
شعبه مجلس اشاعت تاريخ و تمدن دکن

۲۱  
۴-۳

۱۳۱۷

حديقه السلاطين قطشاهي



مؤلفه

۱۳۱۷

۱۳۱۷

مرزا نظام الدين احمد

بن عبد الله صاعدي شيرازي

(تصحیح و تفسیر)

(تصحیح و تفسیر)

(به تصحيح و تحشى)

سيد علي اصغر باگرامی

1971



سنہ ۱۹۶۱ء

قیمت دس روپے

ملنے کا پتہ

سب رس کتاب گھر - ایوان اردو حیدرآباد - دکن

:- مطبوعہ :-

اسلامک پبلیکیشنز موسائٹی (رجسٹرڈ)

ترپ بازار، حیدرآباد، دکن (ہندوستان)

DS488/28852

### پیش لفظ

یوم محمد قلی قطب شاہ کے سلسلے میں اس کی مجلس انتظامی منعقدہ ۲ / جنوری سنہ ۱۹۶۰ ع میں نواب عنایت جنگ بہادر کی تحریک پر طے پایا کہ ادبیات قطب شاہی کی اشاعت کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنا دی جائے جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں :-

۱ - دور قطب شاہی سے متعلق کتابیں ، کاغذات ، اور وثائق کسی زبان میں بھی شایع کرنا .

۲ - تاریخ و تمدن دکن سے متعلق ادارہ ادبیات اردو کی طرف سے تقریروں ، نمائشوں اور جلسوں کا انعقاد ، اور ان کی روئیداد اور تقروں کو سب رس میں یا مجموعوں کی شکل میں شایع کرنا .

۳ - مجلس انتظامی یوم محمد قلی قطب شاہ کے صدر و معتمد ہی اس مجلس کے صدر و معتمد رہیں گے .

۴ - اس کی مجلس انتظامی فی الحال حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی اور اس میں حسب ضرورت اضافہ کیا جاسکے گا .

۱ - نواب زین یار جنگ بہادر

۲ - نواب عنایت جنگ بہادر

۳ - مولانا سید علی اصغر

۴ - پروفیسر مجید صدیق صاحب

۵ - مولوی نصیر الدین ہاشمی

۶ - آقائی صمصام شیرازی

۷ - آقائی حسین ضابط

۸ - مولوی سراج الدین علی خان

۹ - ڈاکٹر مہندر راج سکسینہ

۱۰ - ڈاکٹر محی الدین قادری صاحب (زور)

۹۶۷

ادارہ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی منعقدہ ۷ / فروری سنہ ۱۹۶۰ ع  
میں ادارہ کے تحت اس مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن کے قیام اور اس کے  
کاموں کے آغاز کی اجازت دی گئی، جس کے بعد سے اس مجلس کے کاموں کا  
آغاز کیا گیا، اور حسب ذیل اصحاب سے خواہش کی گئی کہ وہ عہد  
قطب شاہی سے متعلق مختلف موضوعوں پر تحقیق اور معلوماتی مضامین  
مرتب کریں۔

۱۔ ڈاکٹر وینکٹ اودھانی، ریڈر شعبہ تلگو عثمانیہ یونیورسٹی ...  
قطب شاہونکی تلگو خدمات۔

۲۔ مولوی سید دلدار حسین صاحب چیف انجینئر ... گولکنڈے کی عظمت

۳۔ جناب محمد ابراہیم صاحب انجینئر ... قطب شاہوں کی آب رسانی

۴۔ جناب شاہ منظور عالم صاحب ... مسولی پٹم قطب شاہی بندرگاہ

خوشی کی بات ہے کہ بہ سب مضمون تیار کئے گئے۔ اور اب تک  
ادارے کے انگریزی اور تلگو سوغات میں شایع بھی ہو چکے ہیں۔

اسی سلسلے میں مولانا سید علی اصغر بلگرامی سے خواہش کی گئی  
کہ حدیقہ السلاطین، کو دوبارہ مرتب کر کے عنایت کریں، تا کہ ادارے  
کی طرف سے اس کے دونوں حصے یک جا شایع ہو سکیں۔

خوشی کی بات کہ آقائی حسین ضابط نے وعدہ فرمایا کہ اس  
کتاب کے نسخے حیدرآباد و ایران میں فروخت کرنے کا انتظام کریں گے،  
اور طمانیت دلائی کہ سو نسخوں کی قیمت وہ پیشگی ادا فرمائیں گے۔

اس بارے میں ادارے نے حکومت ہند کو بھی متوجہ کیا کہ  
اس قدیم تاریخ کی طباعت میں ادارے کا ہاتھ بٹائے چنانچہ بہ کاروائی  
ابھی جاری ہے۔

یہ کتاب ابھی چھپ رہی تھی کہ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ ع میں اس  
کے مرتب مولانا سید علی اصغر بلگرامی وفات پا گئے۔ چونکہ وہی  
اس کے پروفون کی تصحیح کر رہے تھے اور مطبع کے کام کی نگرانی بھی  
فرماتے تھے اس لئے اس کی طباعت کا کام رک جانے کا اندیشہ تھا۔  
نواب عنایت جنگ بھادر نے جو ادارے اور خاص کر مجلس اشاعت  
تاریخ و تمدن دکن، کی روح روان ہیں از راہ عنایت زحمت اٹھا کر اس  
کتاب کو اشاعت کی منزل تک پہنچایا۔ جس کے لئے ادارہ اور اہل علم  
ان کے شکر گزار رہیں گے۔

سید محی الدین قادری زور

سری نگر (کشمیر)

معتمد عمومی ادارہ ادبیات اردو

۲۰۔ نومبر سنہ ۱۹۶۱ ع

\*\*\* ( ) \*\*\*

یہ کتاب ابھی چھپ رہی تھی کہ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء میں اس کے مرتب مولانا سید علی اصغر بلگرامی وفات پا گئے۔ چونکہ وہی اس کے پروفون کی تصحیح کر رہے تھے اور مطبع کے کام کی نگرانی بھی فرماتے تھے اس لئے اس کی طباعت کا کام رک جانے کا اندیشہ تھا۔ نواب عنایت جنگ بھادر نے جو ادارے اور خاص کر مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن، کی روح روان ہین از رام عنایت زحمت اٹھا کر اس کتاب کو اشاعت کی منزل تک پہنچایا۔ جس کے لئے ادارہ اور اہل علم ان کے شکر گزار رہیں گے۔

سری نگر (کشمیر) سید محی الدین قادری زور  
 ۲۰۔ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء معتمد عمومی ادارہ ادبیات اردو



سید علی اصغر بلگرامی  
 مرتب و تصحیح کنندہ

۱۲۸۱ھ سنہ ۱۸۶۴ء میں مولانا سید علی اصغر بلگرامی نے  
 تاریخ و تمدن دکن نامی کتاب تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں  
 دکن کی تاریخ و تمدن کے بارے میں مفصل اور صحیح معلومات  
 دی گئی ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت کی خاطر مولانا سید علی اصغر  
 بلگرامی نے اپنی زندگی کا بڑا بڑا حصہ خرچ کیا۔ ان کی وفات  
 کے بعد اس کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری مولانا سید محی الدین  
 قادری نے سنبھالی۔ ان کی مدد سے اس کتاب کی اشاعت ہو سکی۔  
 اس کتاب کی اشاعت سے دکن کی تاریخ و تمدن کے بارے میں  
 لوگوں کو صحیح معلومات مل سکیں گی۔

مولانا سید علی اصغر بلگرامی کی تصنیف  
 تاریخ و تمدن دکن  
 مولانا سید محی الدین قادری نے اس کتاب کی اشاعت کی  
 اس کتاب کی اشاعت سے دکن کی تاریخ و تمدن کے بارے میں  
 لوگوں کو صحیح معلومات مل سکیں گی۔

۱۳۶۱ هـ بمطابق ۱۹۴۲ م  
 در روز ۱۳ بهمن ماه در شهر کابل  
 در منزلت خود درگذشت و در آنجا  
 تدفین گردید.

(مستطیل) ۱۳۶۱ هـ  
 در روز ۱۳ بهمن ماه در شهر کابل

(۲)



سید علی اصغر بلگرامی  
 مرتب حد یقظہ السلاطین

## فہرست مضامین

صفحہ	نمبر شمار
۵-۱	۱ - مقدمہ
۱	۲ - مقدمہ الکتاب
۵	۳ - ذکر ولادت شاہزادہ عبداللہ میرزا
	۴ - ذکر تعین نمودن مربی ولہ بختہ شاہزادہ عالم آرا و از جملہ سادات و فضلا و اقوام و اقرباہا میرقطب الدین نعمت اللہ را اختیار نمودند و او را باین خدمت کرامی از سیر اعظمائے سریر سلطنت ممتاز فرمودند
	۵ - بیان تعین نمودن معلم بچہ شاہزادہ زمین و زمان و خواندن قرآن مبین و آموختن مسایل فرایض و سنن دین سید المرسلین
۱۱	۶ - ذکر خواجے کہ شاہزادہ عالمیان در بعضے از شہور سنہ دو از دم دیدہ اند و بیان واقعہ کہ در عالم منام مشاہدہ فرمودہ اند
۱۳	۷ - بیان طلب نمودن پادشاہ سلیمان مرتبت شاہزادہ یوسف طلعت را بدولت خانہ گیتی نشانہ و اتفاق ملاقات شاہزادہ بر اورنگ شہر یاری و قران شمس در برج شرف و کامگاری
۱۶	۸ - ذکر رحلت پادشاہ زمان و خسرو دوران از دار بے اعتبار دنیا و ازین عبرت سرایے پر رنج و عناد و عروج نمودن

- از حضيض این مقام فانی با علا مدارج معارج جاودانی ۱۹
- ۹ - مقاله کتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اعی شهر یار مکرم بافر فریدون و شوکت جم از مطلع اورنگ خلافت بر آمدن و بر چهار بالش قدرت و عظمت و حشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار معدلت و نصف و لمعات مرحمت و مکرمت روشن و نورانی ساختن
- ۲۷
- ۱۰ - ذکر قضایای بهجت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون اعلی که مشتمل است بر آمد حجاب عالیشان از جانب سلاطین با تمکین دکن و هندستان
- ۳۱
- ۱۱ - ذکر تعیین کردن پیشوا و میر جمله که دوزکن اعظم سلطنت اند و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمده درین سال به نسبت سابق
- ۳۳
- ۱۲ - ذکر قضا یا بیی سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری گذرانیدن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودن
- ۳۶
- ۱۳ - تعریف جشن و توصیف میزبانی سالگره اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت که مستمعان از استماع آن بشاشت عهدشباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت شراب روحانی از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند
- ۴۰
- ۱۴ - ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سید الشهدا علیه

- التحیه و التنادر ایام غم انجام عاشورا و بیان رسوم و قانون این عزای پر رنج و عنا که مخصوص سلسله علیه رفیعه قطب شاهیه است ۴۸
- ۱۵ - ذکر آئین بندی و سور جشن مولود برگزیده حضرت معبود و شفیع یوم موعود علیه الصلوة من الملک الودود که چند سال متروک بود و در زمان سلطنت اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت صورت تجدید پذیرفت ۵۸
- ۱۶ - بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مال سوم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار و سی و هفت هجریست و ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوه طور و در آن مقام و افر سرور آراستن بزم عشرت و سور ۶۸
- ۱۷ - ذکر استعفاء کردن قاسم بیگ ترکان از منصب کوتوالی و طلب نمودن منصور خان میر جمله ملا محمد تقی حواله دار بندر مچلی پتن را جهت تفویض نمودن منصب کوتوالی و بعنایت خسروی به حسن بیگ نایب کوتوال این منصب عالی مفوض گردیدن ۷۱
- ۱۸ - بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زاده اجین از خدمت پادشاه تیموری نراده شاه خرم بحجابت پایه سریر خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ۷۳
- ۱۹ - ذکر سوانح اقبال سال چهارم جلوس خاقان یوسف جمال که مطابق سنه هزار و سی و هشت هجریست از انجمله ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جمله گردیدن ۷۵



- ۲۰ - ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عربشاه را از منصب پیشوائی و به نواب علای فهایم شیخ محمد تفویض فرمودن و منصب و سیری را بجناب ملا اویس مرحمت نمودن ۷۸
- ۲۱ - ذکر فرستادن خیرات خان سر نوبت را برفاقت محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ پرن بخدمت فرمانروای نمالک ایران شاه عباس صفوی موسوی ۸۰
- ۲۲ - ذکر قضای متصرفه که در تمام این سال میمنت مال بخیر ظهور پیوسته است ۸۵
- ۲۳ - ذکر قضای سال پنجم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار و سی و نه هجریست و بنای قصر فلک رفعت و باغ جنت صفت که بر فراز قضای آن عمارت واقع شده ۸۷
- ۲۴ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فصل بر شکال این سال فرخی مال ۸۹
- ۲۵ - از جمله سوانح این سال میمنت مال آنست ۹۰
- ۲۶ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مال ششم جلوس همایون که مطابق هزار و چهل هجریست و یوسف شاه المخاطب بوفا خان را برفاقت شیخ محی الدین برهان پور بخدمت عالی حضرت شاه خرم فرستادن ۹۲
- ۲۷ - ذکر آمدن باقر خان صاحب صوبه بنگاله بجناب ولایت کسیمکوت و محار به نمودن سپه سالار و امرای آن مملکت با او و بیان بعضی از قضایا که درین ضمن وقوع یافته ۹۳

- ۲۸ - ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجه افضل ترکه را از مرتضی نگر و نامزد نمودن بجناب باقر خان و رفتن خواجه با عظمت تمام بولایت کسیمکوت و برگشتن باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن ۹۶
- ۲۹ - ذکر غلا و قحطی که در سنه اربعین و الف هجری واقع شد و از شدت جوع خلق نامعدود تلف گردیدن و خلایق شهر بصحرا بجهت نماز استسقاء رفتن ۹۸
- ۳۰ - ذکر طلوع کوکب قرمشال از مطلع آسمان خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ۱۰۱
- ۳۱ - ذکر وفات مملکت مداری شریف الملک سرخیل شاهی و خاقان سکندر شان منصب سرخیل را بمیرزا حمزه استرآبادی تفویض فرمودن و او چند ماهی باین امر جلیل سر فراز بودن ۱۰۲
- ۳۲ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مال هفتم جلوس همایون که مطابق هزار و چهل و یک هجریست و بیان مجملی از احوال نظام شاه که بقدری نسبتی بآمدن مرهروی برهن سپه سالار عادل شاه بسرحد قلعه کولاس دارد و شرح بعضی قضایای منسوب بآن ۱۰۵
- ۳۳ - ذکر نامزد نمودن سرداران رفیع الشان را بجهت دفع سپه سالار عادل شاه و مرهروی ارزوے ملائمت برادر خود را به پایة سریر سلطنت فرستادن و منازعه بمصالحه مبدل شدن ۱۰۹

۳۴ - بیان آمدن سیلاب دریا مثال در اول فصل برشکال این سال

خرمی مال

۱۱۲

۳۵ - ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیلی بمیرزا

۱۱۳

روز بہان صفاهانی بامداد نواب علامی پیشواہ الرمانی

۳۶ - ذکر آمدن و توجی کاتبہ مرہتہ بدرگاہ گیتی پناہ و پسر

۱۱۴

و برادر زادہ اش یاعلی مرتبہ وزارت سرفراز شدن

۳۷ - ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حوالہ داری خاصہ خیل

بقاسم بیگ کہ بحوالہ نصیر الملک بود و دنیاے معین

الملکی از آدم خان گرفتہ بہ نصیر الملک مرحمت نمودن

و وقع فوت خواجہ افضل ترکہ و دنیاے او را بجناب

یولچی بیگ حوالہ فرمودن

۱۱۶

۳۸ - ذکر نامزد نمودن علی حضرت شاہجہان آصف خان را با

امراے پنج ہزاری بر سر عادل شاہ و تسخیر مملکت

بیجاپور و بیان فرستادن شاہ علی بیگ را بہ پایہ سریر

خاقان سکندر شان برفاقت و فاخان مذکور و رفتن

حضرت شاہ جہان بکوچ متواتر از برہانپور بجناب

آگرہ و لاہور

۱۱۷

۳۹ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال

بجناب حیات آباد و در آن خطہ دلکشاء بقعہ بہشت آسا

بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سماط بجهت خاص

و عام عالمیان گستران و ختنہ محاسن اشرف نمودن

۱۲۲

۴۰ - بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار

و آسایش خلایق در خلال رافت و عاطفت خاقان

سکندر اقتدار و ذکر شمشہ از سخنان گوہر نثار سلطان

۱۲۸

یوسف عذار

۴۱ - ذکر قضاے میمنت و بجهت اقتضاے سال ہشتم جلوس

ہمایون اعلیٰ کہ مطابق اثنتہ و اربعین و الف ہجریست

و تفویض نمودن منصب رفیع سرخیلی بجناب میر

۱۳۰

فصیح الدین محمد تفرشی

۴۲ - ذکر خواستگاری نمودن علی حضرت عادل شاہ صبیہ محترمہ

خاقان جنت بارگاہ سلطان محمد قطب شاہ را نور مرقدہ

و بیان ارسال پالکی زر نگار جواہر نثار ماہ آستان

عصمت و اختر شب تاب برج عفت بجناب بیجاپور

۱۳۳

و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سوز پر سرور

۴۳ - بعضے از قضایاے متفرقہ این سنہ مذکورہ و بیان تغیر

و تبدل بعضے از مناصب کہ درین سال وقوع پذیرفتہ

۱۴۴

۴۴ - ذکر قضایاے عشرت و خرمی افزاے سال میمنت مآل نهم

جلوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ ثلث و اربعین و الف

۱۴۶

ہجریست

۴۵ - بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی

فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجناب

۱۴۸

شیخ محمد طاہر و روز شرف آفتاب

۴۶ - ذکر قضایاے سال میمنت و خرمی مآل دہم جلوس سعادت

مانوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ اربع و اربعین و الف

۱۵۲

ہجریست

- ۴۷ - ذکر گرفتن مهابت خان قلعه دولت آباد را و فتح خان و پسر نظام شاه را بقول از قلعه بیرون آوردن و مهابت خان سفر آخرت نمودن
- ۱۵۳ - ذکر آمدن ایلچی پادشاه ممالک ایران شاه صفی بهادر خان باتفاق خیرات خان حاجب این دولت خانه گیتی نشانه و بشرف ملاقات مشرف شدن
- ۱۵۶ - ۴۹ - دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدهم جلوس همایون اعلی که موافق سنه هزار و چهل و پنج هجریست
- ۱۵۸ - ۵۰ - ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفعه دیگر بنواب علامی فهامی شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن منصب سرخیلی به سید عبد الله خان مازندرانی
- ۱۶۴ - ۵۱ - ذکر آمدن عالی حضرت شاه جهان بجانب دولت آباد و فرستادن حاجب بخدمت قطب فلک جاه و جلال و بیان سوانح دیگر که درین ایام وقوع یافته
- ۱۶۸ - ۵۲ - ذکر قضاے دولت و اقبال سال میمنت مآل دوازدهم جلوس سعادت مانوس همایون که مطابق سنه ست و اربعین و الف هجریست
- ۱۷۵ - ۵۳ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جمال و چراغان موذن دور حوض دریای مثال
- ۱۸۰ - ۵۴ - ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابه محل دیلیرم و سیر سواحل رود خانه کشنا و گشت آن مقامات خرم شیده بام
- ۱۸۳ - ۵۵ - ذکر قضایای متفرقه که تا آخر این سال بحین ظهور رسیده
- ۱۸۷

- ۵۶ - ذکر سوانح سال میمنت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی ثمر اعلی حضرت خاقان سکندر حشر که مطابق سنه سبع و اربعین و الف هجریست از انجمله تفویض نمودن منصب جلیل القدر سرخیلی بمیر محمد سعید اردستانی
- ۱۹۰ - ۵۷ - ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتضی ننگر
- ۱۹۲ - ۵۸ - ذکر بعضی از وقایع متفرقه
- ۱۹۳ - ۵۹ - ذکر فرستادن اعلی حضرت شاهجهان میر حفظ الله را بحجابت بخدمت خاقان سکندر شان
- ۱۹۷ - ۶۰ - ذکر شمه از خصایل حمیده و افعال پسندیده خاقان یوسف جمال سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی که آن شهر یار نسبت به برادران اعز از چند بظهور میر ساند
- ۱۹۸ - ۶۱ - ذکر شمه از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت بسایر خواص و عوام طبقات انام و بذل جهد و رعایت صله رحم و شفقت بحال اقوام و اقربائے نیکو فرجام
- ۳۰۲ - ۶۲ - ذکر بعضی از فضلاء و اعیان دار السلطنه که در سنه مذکورہ بعالم بقاروان گریده اند
- ۲۱۰ - ۶۳ - ذکر قضایای میمنت مآل چهاردهم جلوس سعادت مانوس خاقان سکندر شان که موافق سنه ثمان و اربعین و الف هجریست
- ۲۱۵ - ۶۴ - ذکر آمدن حاجب شاهزاده اعظم اورنگ زیب بدار السلطنه
- ۲۲۰ - ۶۵ - ذکر نامزد نمودن یولچی بیگ بقلعه کولاس
- ۲۲۰ - ۶۶ - ذکر مغضوب شدن ملا اویس منشی
- ۲۲۱

- ۶۷ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت نمودن حجاب این دولت خانه از خدمت شاهزاده اورنگ زیب شاه زاده هندستان شاه جهان ۲۲۲
- ۶۸ - از سوانح این سال است ۲۲۳
- ۶۹ - از جمله وقایع این سال است (ایضا) ۲۲۴
- ۷۰ - ذکر قضای سال میمنت مآل یازدهم جلوس که مطابق سنه تسع و اربعین و الف هجریست ۲۲۵
- ۷۱ - ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال ۲۲۷
- ۷۲ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان سکندر شان بطرف مشرق زمین تا کفار بحر عمان ۲۲۹
- ۷۳ - ذکر تعیین نمودن بعضی از امرا و معتمدان را در دار السلطانه و بیان تزکی که در حال نزول و ارتحال مقرر شده و رفتن بحیات آباد جنت نهاد ۲۳۳
- ۷۴ - ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بحر عمان و بندر مچلی پتن و از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطانه ۲۳۸
- ۷۵ - بیان رسوخ پادشاه سکندر جاه در امور دینداری و ذکر شمه از حسن اطوار شهر یاری ۲۵۷
- ۷۶ - ذکر بعضی از سوانح ۲۵۹
- ۷۷ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل شانزدهم جلوس فرخنده فال اعلی حضرت خاقان سکندر فعال که مطابق سنه خمسین و الف هجریست ۲۶۰

- ۷۸ - ذکر اعمال ملا اویس عاقبت نامحمود و سزا یافتن آن مردود ۲۶۱
- ۷۹ - ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطانه و رخصت دادن حاجب ایران و فرستادن بحجاب لقمان الزمانی حکیم الملک را بخدمت پادشاه ایران ۲۶۸
- ۸۰ - ذکر چراغان آتشبازی که باهتیم بندگان اشرف در شب برات سر انجام یافته و ذکر بعضی از عمارات دولتیخانه عالیه مبارکه بالمیامن و السرور ۲۷۳
- ۸۱ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان سکندر صفات به بعضی از قلاع و ولایات ۲۸۲
- ۸۲ - سائحه دیگر اینست که ۲۸۷
- ۸۳ - ذکر قضایای سال میمنت مآل هفدهم جلوس و سعادت مانوس خاقان سکندر شان که مطابق سنه احدی و خمسین و الف هجریست ۲۸۹
- ۸۴ - ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر اقبال که مطابق سنه اثنی و خمسین و الف هجریست و بیان فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات که درین سال به یمن اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده ۲۹۵
- ۸۵ - ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر نشان از حضور پرنور بجانب ملک کر ناتک ۳۰۰
- ۸۶ - بیان دافل شدن عساکر اقبال بملک کر ناتک ۳۰۱
- ۸۷ - ذکر غزوات و فتوحات که عساکر اسلام را از میامن اقبال خاقان سکندر صفات بعد از فصل برشکال در ممالک کر ناتک روئے داد ۳۰۶

۳۱۱	۸۸ - ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرقه این سنه
۳۱۳	۸۹ - از جمله سوانح این سنه اینست
	۹۰ - ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون اعلی که موافق ثلاث و خمسين و الف هجریست
۳۱۴	۹۱ - ذکر سوانح متفرقه این سنه
۴۱۷	۹۲ - ایضا
"	۹۳ - از وقایع آن که
"	۹۴ - فهرست سلاطین قطب شاهیه
۳۱۹	۹۵ - فهرست تصاویر
	۱ - علامه سید علی اصغر بلاگرامی مرتب حدیقه
	۲ - ملا نظام الدین احمد مولف حدیقه
	۳ - سلطان قلی قطب شاه اول
	۴ - سلطان ابراهیم قلی قطب شاه
	۵ - سلطان محمد قلی قطب شاه
	۶ - سلطان محمد قطب شاه
	۷ - سلطان عبد الله قطب شاه
	۸ - میر محمد مومن استرآبادی
	۹ - عاشور خانہ پاد شاهی
	۱۰ - مرزا محمد امین میر جمله
	۱۱ - علامه شیخ محمد ابن خاتون
	۱۲ - خیرات خان
	۱۳ - قلعه گولکنده
	۱۴ - ملا غواصی
	۱۵ - چار منیار



## مقدمه

علم تاریخ يك آئینه عالم آرائی است که دیده بصیرت و تدبیر به تجول در صحایف او چنان وقایع و حوادث ماضی را مشاهده و معاینه می کند که گویا دیده بصیرت از حس بصر اقوی و اجلی می باشد و آن آئینه عالم آراء چنان وقایع پیشین را در جلو ناظرین بجلوه می آرد که گویا بحواس خمسہ بلکه عشره محسوس و بدیهی الادراک می شود .

فن تاریخ آئینه صورت نمائے گذشتگان است و در هر زمان در میان بنی نوع انسان فتنے گرامی و معزز بوده و دانشمندان هر قوم آن علم را بسیار محترم می شمردند و الحق سزاوار هر احترام نیز هست زیرا که هیچ طبیعتی را گمان نداریم که از شنیدن وقایع زمان پیش و از استماع و ادراک وضع و زندگانی و اخلاق و آداب گذشتگان ملال آرد بلکه بالعکس از استماع حادثات کدورت انگیز ملال می گیرد بحدی که گویا خود را در آن وقت حاضری بیند و در آن مسرت کدورت سهیم و شریک می باشد و افسوس است که علم شریف که دارای مقام بلند مخصوص بوده بدست پاره نا اهلان منفعت جوئے افتاده آنرا نیز آلت اغراض و اسباب پیش رفت مقاصد خود قرار دادند و رعایت مقام بلند آن را نکردند تا اینکه رفته رفته پایه شاعری رسیده و شرف مخصوص آن تا بیک درجه زایل شد و لے بسبب آن شرافت نامتناهی نام آن علم گرامی هنوز باقی است - غرض از بسط این مقالات انتقاد نیست بلکه مقصود این بود که سخنی چند در شرافت این علم مقدس گفته شود تا بمدارج

عبرت و بصیرت مطالعه کنندگان بیفزاید چون هر علم موضوعی دارد  
لذا مختصری بعنوان مقدمه در موضوع در اینجا گفته می شود.

تاریخ وقایع و سوانح گذشته را که در زمانهای پیشین  
در میان اقوام و ملل روی زمین اتفاق افتاده ثبت و ضبط نموده به  
آیندگان رسانیده مکشوف میدارد و از اخلاق و عادات گذشتگان  
آیندگان را آگاه و مطلع میازد تا اینکه محاسن اخلاق پیشینیان را  
سرمشق گیریم و از زمام اطوار آنان عبرت و دوری جوئیم و کوشش  
نمائیم که از خودمان آثار پسندیده باخلاف و اگذاریم چه تاریخ سرگذشت  
اسلاف را باخلاف نقل میکند و تأمل در تاریخ و سیر از روی وقت  
صیقل آئینه ضمیر است که صفای آن در مراتب هوش و ادراک شخص  
می افزاید و عبرت و تجربت آن از دیاد میگرد و بسبب آن در میان اقران  
محترم می گردد و منبع تاریخ بهترین منابع است برای اخذ اطلاعات  
و تحصیل معلومات اگرچه آثاره که از این منبع بدست می افتد باز بکلی  
از حشو و مبالغه خسته دروغ خالی نیست و باوجود این منافع جلیله آن  
را انکار نمی توان کرد. آنچه گزشت تکلم در فن تاریخ بود الحال کلمه  
چند در وظیفه مورخ یعنی نگارنده تاریخ نیز بنگارش میرود.

شخص تاریخ نگار برای توشیح نمودن اطلاعات خود که زبان  
اعتراض نکته چینان از آثار او کوتاه گردد باید در تدقیق مطالب  
و غور رسی در منابع خیلی دقت و زحمت بکار برد در تفریق بین سقیم  
و صحیح روایات موشگافی کند تا اینکه مجموعه خود را بحلیه اعتبار و وثوق  
جلوه ناظرین نماید و از سهام اعتراضات رهائی یابد. تکلیف هر شخص

مورخ آنست که کمال غور رسی و دقت در تتبع روایتهای کند و سخن  
از روی اطلاعات صحیحه گوید و در تاریخ نگاری غرض شخصی و خصومت  
نفسی و کورنش و زمانه سازی را کنار گذارد و قلم خود را پاک نگاه  
دارد یعنی مرده بیگانه را بدوزخ نفرستد و بهشت را مخصوص مرده گان  
دوستان خود قرار ندهد و غالب را مغلوب و مغلوب را غالب یاد نکند  
تعصب در هر مورد از هر شخص خوب نیست خاصه از شخص مورخ در  
مورد تاریخ که باید آنوقت تعصب را کنار گذارده مطلب را علی حسب  
الحقیقه نگارد تا اینکه تکلیف جلیله که در ذمه و عهده دارد بدرستی  
و صداقت ادا کرده باشد.

بعضی از علوم متداوله را نیز رابطه کلی بعلم تاریخ است که  
دانستن آنها در اطلاعات مورخ می افزاید و از انجمله علم جغرافی است  
و همچنان است علم انسان و انساب البشر و نیز علم تقویم که زمان و حساب  
را بنمایا دو نشان میدهد خیلی معاونت و یاری باعلم شریف تاریخ دارد  
مثلاً بواسطه علم تقویم یکی از وقایع مهمه تاریخی را اساس قرارداده  
سایر وقایع را بدان اضافه میکنند مثلاً میگویند چندین سال بعد از هبوط  
حضرت آدم یا اینکه قبل از میلاد و این وقایع را که اساس اتخاذ نموده اند  
راس تاریخ نام داده اند. امروز هر ملت نسبت بخود رأس تاریخی  
دارد مثلاً یهود خلقت عالم را برای خود شان رأس تاریخ قرار داده  
اند و عیسویان میلاد حضرت مسیح را و اسلامیان هجرت حضرت  
رسالت مآب صلعم را رأس تاریخ خود شان معین نموده اند.

اما علم تاریخ از چگونگی آفرینش این ساحت عنبریه چیزه  
برما معلوم نمی تواند بکند یعنی علم تاریخ را بدان احاطه نیست ولی

بر حسب دیانت پاک اسلام بطوریکه قرآن کریم بدان ناطق است بیک امر  
جلیل خداوندی رنگ هستی گرفته مسکن آدمیان شده است اما تاریخ  
خلقت درست معلوم نیست که کسی روئے داده و لهذا تاریخ موسویان  
در این باب قرین اعتبار تواند بود چه امروز خیلی دلایل واضح  
درمیان است که باندک تاملی در آنها معلوم میشود که این دنیا  
و خلقت بسے کهنه و قدیمتر از آنست که آنها حساب گرفته اند و در  
اینکه دنیا خیلی کهنه است و ادراک ما را بدان احاطه نیست  
حرفے نمی رود و لے دور نیست که آفرینش آدمیان مدتہای مدید  
بعد از آن باشد چنانچه آیتہ شریفه انی جاعل فی الارض خلیفه دلالت  
بر این دارد و ظاهر است از این آیه که وجود زمین اسبق است از  
وجود بشر و چون اراده الهیه جلّت عظمتہ تعلق بايجاد خلیفه روئے  
زمین گرفت آدم ابوالبشر را بعنوان خلیفه خالق نمود و حوا را نیز  
بسبب مواسست آنحضرت بیا فرید و هر دو را در بهشت جاعطا فرمود  
تا آنکه بسبب ترك اولی فرمان هبوط بارض از مصدر ربوبیت صادر  
شد و بزمین فرود آمدند و در روئے زمین ذریت آن حضرت متکثر  
شد چنانکه میگویند در حیوة خود حضرت آدم مقدار دُرّیاش بچهل  
هزار رسید و این خاکدان از آنوقت مسکن آدمیان گردید .  
من ملك بودم و فردوس برین جایم بود

آدم آوزد در این دیر خراب آبادم

تا اینکه قایل بسبب هم چشمی و حسادت هاییل را که اعز اولاد  
آن حضرت بود شهید نمود و اولین خونے که درمیان اولاد آدم بناحق  
ریخته شد خون آن پیغمبر زاده است و حضرت آدم در آن سوگواری

مرثیه بیان فرموده تاثرات قلبیه خود را در فقدان آن فرزند دلبد چنین  
اظهار ود .

فوا آسفی علی هاییل ابی قتیلاً قد تَضَمَّنَهُ الضریح

من هرچه از توصیف علم تاریخ بنویسم و هرچه در این مقام  
سخن پردازی نمایم باز هم شمه از این خلدبرین و قطره از این بحر موج بیان  
نکرده ام چون غرض مهمے در اطناب در این موضوع نمی بینم و لهذا  
میخواهم این کلمه بذکر یک نکته دیگرے ختم نمایم .

بدیهی است که عالم کون و فساد بحسب المشاهده و الوجدان  
متغیر و متجدد می باشد یعنی چیزے از موجودات کونیه علی حاله  
واحدة و طریقه مستمره باقی بوده و نخواهد بود و هر موجودے و  
عدمے و هر بقاے را فناے است و لیکن علم تاریخ در این مقام خدمت  
بزرگے که شکر آن توان کرد بعالم بشر رسانیده و آن چنین است  
که متکفل بیک نوع از بقا و دوام شده است که اگر اعیان حوادث  
منصرم و نابود شود نام و نشان آنها در صفحات با سعادت علم تاریخ مؤید  
و مشید میماند و چنان میماند که گویا اصل اعیان و حوادث مانده و عند  
المطالعه چنان بنظر آید که گویا بعد از عدم موجود و بعد از انصرام  
متجدد می شود پس بکمال وضوح میتوانم که علم تاریخ را چنان معرفی نمایم .  
علم تاریخ آئینه عالم آراء است و متکفل حفاظت اعیان حوادث  
از انعدام و فنا است پس حوادث قرون ماضیه و عصور خالیه و اقوام  
وامم بائده و بمالك سابقه و سلاطین گذشته و حالات لیل و نهار  
و تراجم مشاهیر اقطار و امصار و سیرت تاجداران نامدار و امرای

(۱) یعنی آنها ۱۲۰ (۲) گذشته

و الاتبار و علمائے ابرار و مولفین اخیر و وقایع عجیبه و حوادث غریبه که متعلق بزمان ماضی باشند همه در بطن تاریخ حتی الآن موجود و حاضر عند الناظر می باشد و کفی بهذا نغراً للتاریخ - اول ملت قدیمه که ذوق ضبط تاریخ یافته تاریخ خود و ملل متمدنه معاصر خود را ضبط نموده یونان است الحال بتوصیف کتاب مستطاب پردازیم .

این کتاب که الآن تقدیم و تعریف بخدمت ناظرین محترمین می شود نامش حدیقه السلاطین قطب شاهی شیرازی است و مولف او یکی از اجلته علماء و ادباء عصر سلطان عبدالله قطبشاه می باشد و نام مولف میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است - هر کتابی را که میخواهیم بشناسیم اول باید که چهار نقطه را محل نظر گذاریم و بسبب شناختن این چهار نقطه اساسی معرفت کامل بخود آن کتاب و اهمیت خواهد شد و آن چهار نقطه از این قرار است اول موضوع کتاب دوم مولف سوم عصر تالیف کتاب چهارم طرز تالیف کتاب پس الحال در هر یکی از این چهار مناسبت مقام تکلم مینمایم - از جمله خانواده سلطنت شعار که متصل یک قرن و نیم در مملکت دکن هندستان بالوراته ابا عن جد از سال (۹۲۴ هـ) تا (۱۰۹۸ هـ) سلطنت کردند عایله جلیل قطب شاهیه است که آثار خالده آن ملوک اماجد بر صفحات دهر تا کنون باقیست و این کتاب مستطاب داراے ترجمه و شرح سوانح بادشاه هفتم این سلسله ذکیه سلطان عبدالله قطب شاه (المتوفی سنه ۱۰۸۳ هـ) می باشد از سال تولد آن شهریار (۱۰۲۳ هـ) تا سال نوزدهم جلوس (۱۰۵۳ هـ) و موضوع این کتاب علم تاریخ است البته هر چه فضیلت و لیاقت مؤلف زیاد تر باشد تالیف او مفید تر و داراے مطالب عالیه و افکار ثاقبه خواهد بود مؤلف

این کتاب یکی از ادبای ایران زمین است که از وطن خود بطرف دکن هجرت نموده از کثرت لیاقت و استعداد مقرب بارگاه خلایق پناه قطب شاهی گردید و شاهد بر فضیلت او این مقدار بس است که عضو حوزه علمیه نواب علامه الزمان الشیخ محمد بن خاتون العاملی قدس سره الشریف هم بوده که پیشواے کل مملکت دکن در عهد سلطان عبدالله قطب شاه بدست تصرف و اقتدار آن عالم نامدار بوده چنانچه از مطاوی این کتاب مستفاد می شود که مؤلف ادیب از علامه معزی علیه هم بسے استفاده کرده از اثر تربیت او موفق بچنین تالیف مفیدے شده است پس مؤلف یکی از ادبای کاملین قرن یازدهم هجری می باشد و نام شریفش میرزا نظام الدین احمد بن عبدالله الصاعدی شیرازی است .

میز است قرن یازدهم از سایر قرون این است که انتشار علوم و ادب و تالیف و تصنیف در ممالک اسلامیة بحد کمال و اوج رسیده بود و علمای محققین و ادبای معتبرین که هر یکی از اساطین دهر اند در اطراف ممالک اسلامی خواه هندستان خواه ممالک ایران و عرب و ترک منتشر و ماثوث بودند و همه آنها نزد سلاطین و رعایا بدیده اعتبار منظور و بکمال احترام و اعزاز مجبور بودند و این تالیف منیف تولید شده این عصر ساطع و این قرن لامع می باشد و البته کتابی که در بهترین قرن تالیف می شود بهترین کتب خواهد بود .

کیفیت و طریقه تالیف و تصنیف محتاج به یک سلیقه کامله می باشد که نزد هر کسے موجود نیست و مفهوم سلیقه غیر از مفهوم علم و فضل می باشد چه ممکن است که علم باشد اما سلیقه نباشد و هم چنین



بالعکس و اگر عالمی و فاضلی منحه سلیقه را نداشته باشد هر چه در تالیفات خود تحقیق و تدقیق نماید باز هم موارد نقص و خلل در کیفیت تالیف هویدای می باشد پس مقتدر بر تالیف متیف آن شخص می باشد که جامع بین العلم و السلیقه باشد که علم در موضوع تالیف بکار اندازد و سلیقه کامله خود را در کیفیت تالیف مبذول نماید انگاه آن تالیف بعد از آمدن در حین وجود جامع بین صورت و معنی و حاوی هر یک از ماده و هیولی می باشد و مانند حور عینی است که خود را باعلی ترین تجملات آراسته و پیراسته جلوه ناظرین میدهد که بلا اختیار نعره تبارک الله احسن الخالقین تابا فقی اعلی بلند می شود - پس آنچه معلوم شد مولف این کتاب مستطاب داراے آن منحه لطیفه بوده و در کیفیت تالیف و بیان سلیقه معتبره خود را بخرج داده و به نظم و نسق عالی او را مرتب و مزین نموده که هر مطالعه کننده از تجول و سیر در باغ و بوستان این کتاب سیر نمی شود و به طبیعت و لو هر چه نازک باشد ملال و کلاله نمیرسد بمجرد شروع کردن در مطالعه شوق این کتاب در دل مطالع شعله ور می گردد .

مولفاتی که در موضوع تاریخ سلاطین قطب شاهیه تالیف شد بسیار است و غالب آنها هنوز خطی و در کتابخانه مصون است و بعضی از مواد اصلیه آنها از قرار ذیل است .

اول تاریخ منظوم هیرالعل المتخلص بخوشدل که منشی حیدر قلی پسر سلطان قلی قطب الملک اول بود احوال قطب شاهیه را بنظم در آورده و منظومه او مشتمل بر چهار مقاله است - مقاله اول در نسب نامه سلاطین قطب شاهیه - مقاله دوم در فتوحات سلطان قلی قطب شاه - مقاله سوم مشتمل بر احوال سلطان ابراهیم قطب شاه است - مقاله چهارم احوال

جلوس سلطان محمد قلی قطب شاه را دارا است و نسخه تاریخ منظوم خوشدل در کتابخانه ایشیاتک سوسایتی بنگاله موجود است .

دوم تاریخ فرشته تالیف حکیم محمد قاسم فرشته بن غلام علی هندو شاه امترآبادی که در این کتاب از زمان قدیم تا سنه ۱۰۱۵ ه واقعات هند مذکور است و در مقاله سوم روضه چهارم شمه از احوال سلاطین قطب شاهیه مذکور شده است .

سوم تاریخ سلطان محمد قطب شاه که در سنه ۱۰۲۵ ه حسب فرمایش آن شاه معظم مرتب شد و از دیباچه اش چنین مستفاد می شود که مصنف این تاریخ از امر سلطانی بایجاز و اختصار تاریخ آبا و اجداد عالمقدار که سابقا یکے از چاکران این درگاه در ضبط احوال ایشان نوشته بود و در بعضی جاها تطویل داشت که آنرا بتاریخ چندان نسبتی نبود مامور گشت و این تاریخ بربیک مقدمه و چهار مقاله مشتمل است - مقدمه در ذکر نسب سلاطین قطب شاهیه - مقاله اول در ذکر سلطان قلی قطب شاه مقاله دوم در ذکر جمشید قلی و پسرش سبحان قلی مقاله سوم در ذکر سلطان ابراهیم قطب شاه مقاله چهارم در ذکر سلطان محمد قلی قطب شاه - خاتمه احوال تخت نشینی سلطان محمد قطب شاه از سنه ۱۰۲۰ ه تا سنه ششم جلوس در این خاتمه ثبت است .

چهارم 'مآثر قطب شاهی تالیف محمد بن عبد الله النیشابوری که بعنوان تکمیل تاریخ سلطان محمد قطب شاه شده و در این کتاب وقایع تا زمان وفات سلطان مذکور مندرج است و علاوه بر این ذکر سلاطین معاصرین ایران را بوضاحت دارد سنه تا ۱۰۳۸ ه یعنی تا آخر زمان شاه عباس صفوی ثانی .

پنجم حقیقه السلاطین قطب شاهی که اسم سامی این کتاب مبحث ما است و مولفش میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است و از تولد سلطان عبدالله قطب شاه تا سال نوزدهم جلوس ۱۰۵۳ هیک حصه مهم خوب تاریخ مملکت چهل و یکساله او است .

این عده از تالیف و تصانیف است که در ذکر عاظر سلاطین قطب شاهیه نوشته شده است اگر یک نظر با معرفت بر این مولفات و این کتاب موصوف ببند ازیم خواهیم بوضاحت تمام امتیاز این کتاب را بر آن مولفات فهمید زیرا که حقیقه السلاطین مذکور چنانچه گذشت حاوی محاسن صوری و معنوی و میزات مادی و جوهری می باشد و وقایع او شیرین و بیان او شیرین تر و در مقام بیان سوانح و گزارشات چنان فصاحت و بلاغت نظم و نثر را بخرج داده که مرغ روح هر ادیبی و صاحب ذوقی عند مطالعه چنان مست باده بیان و معانی او می گردد که در قفس بدن بلا اختیار چون را مشگران سیمین اندام برقص در می آید .

البته طبیعت بشری و ذوق انسانی از استمرار بر یک چیز واحد خسته می شود و بتنگ می آید و همیشه طبیعت شوق تجدید و تحول را دارد اگر در خانه نشیند شوق بوستان را دارد و اگر در بوستان در آید میل سبزه و آب جاری و رود خانه نماید و اگر در لب رود خانه قدم زند و از نسیم علیل و شمال و بے مثال شام خود را تازه و روح را زنده گرداند همانا صید و سواری نماید و بگر دیدن کوه و درها در پی بچه آهوی طبیعت خرد را مصروف و مشغول سازد و زمانه نگزرد که باز خواهش چیز جدید در ضمیر او منقذ و با و متوجه و از عمل خود

باز ماند و این فطریات بشر و جبلیات نوع انسان است و لهذا حکماء گفته اند لیکل جدید لذة از برائے نو بے لذتے است . و هم چنین روح نسبتاً بامورات روحی و معنوی مانند مشغول شدن بمطالعه کردن یا چیز نوشتن و امثال آن زیرا که استمرار بر یک نوع مخصوصی از معلومات روح را خسته و شکسته می نماید و شوق را زایل میگرداند پس انسان مجبور است از برائے حفظ نشاط نفس و روح که موضوع ترا بدیگرے مبدل و معین نماید مثلاً اگر همیشه انسان در کتب معقول مطالعه کند لا جرم روح پژ مرده و استدعای تنقل بموضوع دیگرے می نماید پس از برائے تفریح روح ناچار باید از معقول به منقول و اثر بنظم و از این باب بآن باب و از این فصل بآن فصل منتقل و متحول شد و هر آینه کتابے را مطالعه نمائیم که مشتمل بر یک مطلب و یک اسلوب از اول تا آخر باشد البته می بینیم که در طبیعت رخنه و در روح از جارے پیدا می شود و رغبت و شوق از این کتاب بکتاب دیگرے و ازین مطلب بمطلب اخری خواهد شد .

از جمله میزات غالبه کتاب حقیقه السلاطین این است که روح و طبیعت مطالعه کننده در فصول و ابواب او خسته و رفته نمی شود زیرا که مؤلف فاضل به بهترین نظمے این کتاب را تالیف نموده که در هر فصل مطلب جدیدے و در هر بابے خبر تازه موجود و مسطور است . گاهے از ذکر سلاطین ناھدار بذکر علمایه اخبار منتقل و گاهے از ذکر رزم و رزم آوران و دلاوران صاحب تنگ و نام و جنگھایه خونریز ملل و اقوام بذکر بزم و بزم آرائیان محافل انس و نشاط و آنچه در این ضمن موجود است از حوریان سیمین اندازم و مهوشان پری نژاد انسی نام و ولدان مخلدین و مغزین و مطربین منتقل و گاهے از ذکر عمارات شاهی

و قصرهای سلطنتی و بوستانهای دولتی بذکر سیر و شکار و تجول اقطار و امصار پادشاه عالمقदार منتقل و گاهی از ذکر امرای دولت و بزرگان ملت و ترجمه احوالشان بذکر سفرای دول معاصرین و قناصر سلاطین منتقل و گاهی از ذکر مراسم و مواكب اعیاد ملی و سلطنتی و دینی بذکر محافل و مجالس سوگواری قومی و مذهبی منتقل و گاهی از ذکر قلاع و حصون منیعہ مملکت بذکر لاله زارهای صحرا و چمن و تالاب های خوش منظر و خوشنما منتقل و گاهی از اثر بنظم و گاهی از جد بهزل و گاهی از مدح و ثنائے خوبان بترسانیدن و آگاهی دادن از مکر بدان منتقل و همه اینها با عبارات بلیغہ موزون و الفاظ فصیحہ شیرین و مجمل کلامیه عالیہ کہ بزبور سجع و قافیہ محلی و مطرز است - و باید دانست کہ عبارات مسجع و مقفے کار هر کس نیست چه بسامی شود کہ در سجع و قافیہ تکلف بهم میرسد بحدے کہ طبع از شنیدن آن منزجر و منفعل میگردد و يك فاضل مزے باید کہ کلام خود را با کمال لذت بگوش نکته چینان عالم بوساند و الحمد لله کہ این تالیف منیف دارای این منحة عالیہ میباشد کہ کلمات مسجع و مقضای آن دارای يك دنیا حلاوت و طلاوت می باشد کہ توصیف آن نتوان کرد - حلوائے تفتتانی تا نخوری ندانی - تا انسان بنفس خود بمطالعه این کتاب مشغول نشود نخواهد لذت ییانات شیرین این کتاب را فهمید - و من ذاق عرف .

پس بمیرات این کتاب را کماحقه نمی توان بیان نمود مگر آنکه دارای قلم بلیغے مانند قلم مؤلف این کتاب باشم چه این کتاب را بزبان خودش باید تمجید و توصیف نمود پس شایقین ناظرین بعد از مطالعه بمیزات کتاب را بحسب الصورة والمعنی خواهند فهمد .

موافق اطلاع من از این کتاب چار نسخه خطی دیگر هم هست در متحف بریطانیائی لندن در کتابخانه اندیا آفس لندن در مخزن میکنزی بجمعه ولسن لندن در اداره آثار قدیمه حیدرآباد دکن - نسخه ای که به طبع می رسد در تصحیح و تنقیح او جهد وافر بعمل آمده و موارد تصحیح را با اکثر نسخ مذکورہ مقابلہ نمودم و بعد از فارغ شدن از تصحیح آن اقدام بر طبع آن کردم حالا نسخه که در دست ما هست خود بسیار مصحح و معتبر است و بحسب اعتبار صحت بر نسخه های دیگر مقدم و مبرز است - موارد مشکوکه الصحتہ کہ در نسخه اصل بنظر در آمد در متن کتاب تصحیح نمودم و در مواردی کہ تصحیح مهم بود علامت گذاشته در پاورقی داده شده هنگامیکه دوست عزیزم نواب عنایت جنگ بهادر به اروپا مسافرت می کردند این نسخه را با نشان داده خواهش کردم کہ با بعض نسخ لندن مقابلہ فرمایند حسن اتفاق آنکه نسخ آنجا با این نسخه خیلے کم اختلافات داشته - ما وراے تصحیح و تحشی برای زینت کتاب عدہ از تصاویر مهمه از متحف بریطانیائی و غیره برداشته بمناسبت موقع و مورد درین کتاب نهادم و برای استفاده مطالعه کنندگان فهرست سلاطین قطب شاهیه و اشاریه را در آخر کتاب اضافه نمودم .

سابقا در سنه ۱۳۵۰ هجری حصه اول حقیقه را اعجالا چاپ و نشر کرده بودم حالا از سعی موفور آقاي حسین ضابطه (مالک مدینه هوتل حیدرآباد) خلف مرحوم آقاي حسن هاشم (خیرآباد یزد ایران) و تحت سرپرستی اداره ادبیات اردو حیدرآباد دکن هر دو حصص کتاب را یکجا کرده کاملاً بعد نظر ثانی بزبور طبع آراسته منتشر و شایع می گردانم . و الله ولی التوفیق .

فرحت کده - اعظم جاهی سرک حیدرآباد (هند) سید علی اصغر بن سید حسن  
سرخ رمضان المبارک سنه ۱۳۷۹ هجری الحسینی الواسطی البلگرامی



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمة الكتاب

شکر و سپاس و ستایش بی قیاس حضرت پادشاه علی الاطلاق و آفرید  
گار انفس و آفاق را جلالت عظمت و الآتیه و نعمت عطیاته و نعماته که خواقین ذوالقدر  
عظیم الشان و سلاطین رفیع المکان نافذ فرمان (۱) را به محض قدرت کامله و رحمت  
شامله مظهر آثار قهر و جلال و مصدر حسن اخلاق و خصال و مرآت جمال با کمال  
خود گردانید و بخلعت خلافت و تشریف نیابت قامت با استقامت قابلیت ایشان را  
آراسته بر اورنگ سلطنت و شهر یاری و تخت خلافت و جهانداری متمکن ساخته  
افراد اصناف عالمیان را مطیع و منقاد او امر و نواهی ایشان نمود و بمیان معدلت  
و نصفت و مآثر سیاست و مهابت ایشان امور جمهور طبقات بنی آدم و مهام کل اهل  
عالم را ساخته و بسامان (۲) و بمحصول مطالب و مآرب فرق امم را مسرور و شادان  
گردانید و بخطاب مستطاب: «انا جعلناک خلیفة فی الارض» وجود قایض الجود  
ایشان را مخاطب فرمود و ساحت وسیع الطول و العرض ارض را محل حکومت  
و مقر خلافت ساخت و با لقب رفعت انتساب ظل الله فی الارضین ملقب نموده  
ذرات وجود ممکنات را از انوار عنایت بی غایت و پرتو عاطفت بی نهایت ایشان  
مستضعف و نور یاب گردانید .  
قطعه

از سایه چتر شهبان شد دهر با امن و امان

وزین عدل خسروان مرفوع شد ظلم از جهان

با طبع شاهان متفق تاثیر اجرام فلک

باظل چتر خسروان خورشید گشته تو امان

وصلوات نامعدود و تحیات نامحدود من الله الملك الودود نثار روح پرفروغ

(۱) نافذ فرمان (۲) بآمال .

برگزیده حضرت معبود و صاحب مقام محمود و خلاصه کل وجود و شفیع يوم موعود که بطفیل وجود فایض الجودش عالم و آدم موجود است و طبقات افلاک و ما فیها از برای ذات قدسی صفاتش مخلوق اعنی خاتم الانبیاء و المرسلین متکلم بکلام معجز « کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین » مخاطب بخطاب مقدس انتساب : « و ما ارسلناک إلا رحمة للعالمین » خورشید آسمان اصطفی ابو القاسم محمد مصطفی که عندلیب جواهر فشانش ندای جان فزای : « انا افصح العرب و العجم » بمسامع مجامع بلغای بنی آدم و بگوش هوش فصحای اهل عالم رسانید .

بیت

کتاب ملت از قبالتش مصحح مثال عصمت از آتش موشح  
و روایح صلوات و سلام و فوایح (۱) تحیات مشک آسای عنبر فام تحفه مشهد  
مقدس آن امام طوایف انام افضل الصحب و الال شمس فلك الكرامة و الاجلال  
سلطان خطه امامت و هدايت خاقان ممالك و لايت و کرامت ابن عم مصطفی و أخيه  
المجتبی امام المشارق و المغرب اسد الله الغالب و مظهر العجائب ابی الحسنین علی  
ابن ابی طالب .

قطعه

شاهبازانت منی راز دار لوکشف قاضی دین محمد قاسم دار القرار  
نام او در آسمان شد لاقی الاعلی تیغ او را جوهر لاسیف لا ذوالفقار  
و نسایم تسلیمات زاکیات که از گلشن رضوان و مر غزار جنان آید هدیه ایمة  
هادیان راه دین و والیان ممالك علم و یقین که هر یک از ایشان در درج رسالت و درج  
برج نبوت و قائم مقام صدر آرای انجمن خلافت و امامت اندباد .

نظم

شاهبازان روضه انس اند	ساکنان حظیره قدس اند
جمله مستغرق جمال قدم	فارغ از نقش عالم و آدم
مقتبس شوکه سر بسر نور اند	بر زمین حرّو بر فلك حور اند
گم شد آنکس که روی زیشان تافت	هر که چیزی بیافت زیشان یافت

(۱) یعنی اشیا خوشبودار .

اما بعد بر ضمایر صافی سراپا رباب بنیش و ایقان و بر طبایع دوی الصنایع اصحاب دانش و عرفان که لطایف معانی صحایف دانش و بنیش رامین و ظرایف جواهر رنگین ثمین معادن آفرینش را خازن اند مستور و محجوب نماند که این گوشه نشین خانقاه منقش سقف مدور و فضا تماشا بین لعبت بازان نیرنگ ساز قدر و قضا خوشه چین خرمن مزارع عرفا بنده کین بارگاه کیتی پناه سپهر اعتلاء المرجو و بفیوضات السرمدی الصمدی نظام الدین احمد بن عبدالله الشیرازی الصاعدی از مبداء طلوع نیر جهان افروز عالم آراء و از اول ظهور و تولد اعلم حضرت خاقان خورشید لقا که عنقریب اسم ساهی و نام نامیش بهنکام ذکر و لادت با سعادت همایونش چون آفتاب عالم تاب از مطلع مقدمه الکتتاب طالع و لامع خواهد شد و منجمین دور بین صدق آئین و مستخرجان رصد بند فلاطون قرین که در زانچه طالع خرمی مطالع احکام سلطنت ابندی و ارقام خلافت سرمدیش ثبت نموده اند به تصور افعال قدسی مثال شاهزاده یوسف جمال سکندر اقبال و بخيال احوال خجسته مال سال بسال آن سلطان بی نظیر و مثال ویرانه سینه را کنجینه جواهر و صدف لال می ساخت .

قطعه

هنوز پر توحشش نبود عالمگیر که ذره سان بهوایش بر آمدم ز حجاب  
هنوز چترش چون آسمان بنود محیط که بود ز آفت دوران مرا پناه و مآب  
ز شقه غلش نوریاب چشم و هنوز بنود نافته چون آفتاب عالم تاب  
تابتائید حضرت سبحان و خالق زمین و آسمان در سال هزار و سی و پنج از  
هجرت (۱۰۳۵ هـ) سپید انس و جان اکیل سلطنت از فر فرقد سای اورنگ  
خلافت از شرف قدوم فلك فرسای شاهنشاه خورشید لقا زیب و ضیا پذیرفت  
بحسن تربیت و ارشاد و یمن اصلاح و امداد نواب مستطاب زبده ، اعظم العلماء  
المتقدمین و قدوه اکابر الفضلا المتأخرین پیشوای شاهنشاه یوسف چهر سکندر  
مقام مقتدای خواص و عوام طبقات انام المختص بعواطف الصمد الاحد علامی  
فهامی شیخ محمد ادام الله ظللال ارشاده که .

قطعه

ز مومیائی اصلاح او درست شده شکسته که من از خامه کرده ام تحریر  
 ز کیمیای افادات او مس سختم زر تمام عیاری شد و رواج پذیر  
 کشوده چهره تصویرهای این ادراک چو مانی از قلم نکته ریز سحر نظیر  
 بترقیم ترتیب سوانح و تحریر تفصیل بجملات و قایع قبل از جلوس همایون که  
 در خزانه حافظه و گنجینه سینه محفوظ و مخزون داشت پرداخت و آنرا مقدمه بیان  
 مجالس بزم و منات حزم پادشاهی و ذکر معارک رزم و رسوخ عزم شاهنشاهی  
 و توصیف و فور سخاوت و کمال عدالت سلطانی و تعریف غایت شجاعت و نهایت  
 مهابت و سیاست خاقانی ساخت و قضایای سال بسال بعد از جلوس سعادت  
 و شرافت مانوس همایون را که غرض اصلیت در یک مقاله مرتب داشت و این  
 مجموعه بی شبه و قرین را که رنگین است از انواع شکوفه و اقسام ریاحین مسمی به  
 «حديقة السلاطين» گردانید رجا از بخشندگی حیات و دهنده توفیقات چنان است  
 که خلاصه عمر و زندگی را صرف ترتیب این تالیف منیف و وقف تنظیم این  
 نسخه شریف که ناسخ تواریخ سلاطین عالمقدار ما ضیه و دستور العمل خواقین  
 حال و مستقبله تواند شد نموده بدین وسیله و ذریعه که نام این مستهام بین الانام  
 الی انقراض الایام و قیام الساعة و ساعت القیام مشهور و مذکور خواهد بود  
 و حیات جاوید و عمر تأیید (۱) را فی الحقیقه در یابد و منه الاعانه و التوفیق و فی  
 هذا طریق هو الرقیق استدعا از ناظران خرده دان مدقق و مستمعان نیز  
 هوش محقق آنست که قلت بضاعت و عدم استطاعت این محرر مبتدی را ملاحظه  
 نموده بقلم اصلاح در رافع خطیات آن بکشند و بر معایب و نقایص آن ذیل  
 اغراض بیوشند

بیت

دارم امید اصلاح گرسهوس از قلم شد و ز معنی و عبارت کوتاه گشت و کم شد  
 مقدمه الکتاب - برد انایان کار آگاه عالم کون و فساد و بینایان حقایق جواهر  
 ارواح و اعراض اجساد مکشوف و عیانست که هر گاه مشیت حضرت ایندی  
 و قدرت بی علت سرمدی بظهور وجود شریف الذاتی تعلق گردد بنوعی که عاده الله

(۱) یعنی همیشگی ۱۲



سلطان قلمی قطب الملک اول (بانی سلطنت قطب شاه)

جار بست بوسایط و اسباب آن ذات کامل بعرضه شهود و وساحت و جود خرامد  
چنانکه ذات اشرف موجودات و اکمل مخلوقات حضرت مصطفای معلی و مجتبیای  
مزکی علیه التحیه و الثناء که غرض از آفرینش عالم و اتحاد نوع بنی آدم ظهور ذات  
اقدس اوست بتوسط هیولی و عقل اول و نفوس و اجسام افلاک و اجرام انجم  
و عناصر اربعه و موالید ثلثه و ایجاد ابو البشر و وقوع پذیرفت و نور محمدی از  
جبین مدین آدم صفی تابان بود و آن نور از اصلاب بار حام انتقال می نمود  
تادر جبهه و ناصیه حضرت ابراهیم و اسمعیل علیهم السلام تاقین گرفت و باز انتقال  
آن نور عالم افروز واقع می شد تادر چهره عبد مناف در رخشان شد و بعد از  
او پچهار واسطه از مشرق آسمان و جود عبد الله آن اقتاب عالم تاب طلوع نمود  
و ساحت گیتی بنور و جود فایض الجودش منور ساخت و خلائق را از بادیة  
ضلالت بسر منزل نجات رسانید هم چنین ظهور ذات قدسی صفات عالی حضرت  
خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتوسط اعزخان بن قراخان ترک که پادشاه ممالک  
ترکستان بود و سلسله آبا و اجدادش به یافت بن نوح علی نبینا و علیه السلام اتصال  
می یابد و وقوع یافت و چون این نور از ناصیه اش لامع بود بشرف اسلام مشرف  
شد و زیجۀ خودش را که دختر عمش بود مسلمان نمود و نور این ذات کامل الصفات  
بطنا بعد بطن انتقال می یافت تا از رخسار امیر قرا یوسف ترکان که معاصر امیر  
یتیمور گورگان و فرمان روای بعضی از ممالک ایران بود تا بان شد و بعد از این  
نور عالم افروز منتقل می شد تادر بشره ملک سلطان قلی قطب الملک که در ملک  
تلنگانه من اقلیم هندوستان علم صاحبقرانی چون آفتاب نورانی بر افراخته فرو زنده  
اکلیل سلطنت و فرا زنده اورنگ خلافت گردید و بعد از چهار پادشاه عالیجاه  
که از نسل این صاحبقران بر سریر سلطنت تمکن داشتند این نیر اعظم از مطلع  
آسمان جاه و جلال اعلی حضرت خاقان بلند اقبال فرشته خصال سلطان محمد قطب شاه  
طالع و لامع شد و عالم از ظهور و جودش بر نور گردید و این ولادت با سعادت  
بعد از هفت ساعت و پنجاه و چهار دقیقه روز دوشنبه بیست و هشتم شهر شوال سنه  
ثلاث و عشرين و الف هجری واقع شد و از حدیقه سلطنت قطب شاهی این نهال



طوبی مانند که سایه اش بر اقالیم سبعة گسترده خواهد شد سرافراز گردید و از بحر ذخار دودمان شاهنشاهی این گوهر گرانمایه که آفتاب تابان از اضواء تشخبل و بزردی مایل است درخشیدن گرفت در اصداف افلاك از ابتدای خلقت كره خاك گوهر شاهواری باین آب و نور تک یافت نشد و از امتزاج آبی علوی و امهات سفلی در مشیمه هستی این چنین جوهری که سرمایه عالم شهود است تکوین نیافته ریاض عالم از شکفتن این غنچه شاخسار سلطنت که رشك گلدسته گلزار خضرای فلك است حضرت (۱) و نصرت یافت و ساحت گیتی از لمعات این اختر برج یاد شاهی که نیر اعظم از انفعالش سر در نقاب تراب می کشد پرنور گردید اشتعال آتشکده ظلم و جور منطقی شد شرفات قصر طغیان و عدوان منهدم گردید دریایی پر تلاطم فتنه و فساد خشك شد گلدسته عیش و عشرت از سر خار غم و الم بدید و نسیم روح و راحت از مهب سرور و بهجت بوزید .

نظم

گشت تابنده اختری طالع ز آسمان شهنشه دوران  
 از فروغش جهان منور شد چشم خورشید گشت از و تابان  
 غنچه شاخ خسروی چو شکفت رنگ و بو یافت گلشن دوران  
 گوهر شاهوار نه صد فست که شده همچو افتاب عیان  
 سایه چتر او شود خورشید تا شود نور بخش کون و مکان  
 چون منهیان این خیر بهجت اثر و مبشران این بشارت خرمی ثمر بسمع اشرف  
 اعلی حضرت خاقان سلیمان چشم رسانیدند همانا که از غایت فرح و سرور نوید  
 حیات جاوید یافته از شادمانی این ولادت با سعادت فرمان جهان مطاع صادر  
 فرمودند که ابواب جشن و میزبانی بر روی عالمیان بکشایند و خلائق را از مایده  
 عام و خواص را از تشریف و انعام بهره مند سازند و طبل بشارت و دمامه  
 عیش و عشرت بنوازش در آورند و منجمان را که دانایان حقایق درجات و دقائق  
 افلاك دوار و بینایان آثار کواکب سبعة سیارند طلب نموده از کیفیت طالع وقت  
 ولادت و چگونگی نظرات انجم استفسار فرمودند منجمان دستخرجان مرقوم

(۱) حضرت یعنی سبزه .

بعد از ملاحظه زایچه و استخراج احکام وقت ولادت بعرض اشرف سلطان سلیمان منزلت رسانیدند که این شاهزاده سکندر فطنت پادشاهی شود که گلشن خزان دیده دوران از فرط معدلتش چون گلستان ارم خرم گردد و جهان زال زلیخا مثال از عشق وصال شاهزاده یوسف جمال عهد شباب و روزگار جوانی از سر گیرد عالمیان از وفور جودش خانهای آز را که در امتداد دهور و اعصار امنیت اسایش نمایند دست کریمش آنچه برخوان مدور کرده ارض است جمع نموده بیگ سایل نامراد دهد و طبع جوادش اندوخته کواکب سبعة سیار را که در ازمنه وادوار ذخیره ماند یک درویش محتاج بخشد سخاوت و شجاعتش در اقالیم سبعة ناسخ شهرت حاتم طای و رستم داستان گردد و فرمان واجب الادعائش بر سلاطین جهان احکام اسکندر و مثال سلیمان روان شود و آنچه از تاثیر گردش و نظرات کواکب استخراج نموده بودند بتفصیل عرض نمودند و گفتند چون دو ازده مرحله از مراحل عمر شاهزاده عالمیان طی شود باید که شاهنشاه دوران دیده بدیدار و جمال شاهزاده جهانیان منور سازند و اتفاق قرآن ثمین بعد از انقضای سنوات مذکور وقوع

پذیرد . شعر

که درین حکمت ایست از یزدان کر نظر های خلق هست نهای  
 ای بسار رازها که مستورست کان زادراک عقل بس دورست  
 پس پادشاه سلیمان جاه از استماع مقالات منجمان و سعادت حال شاهزاده  
 دوران بغایت مسرور و شادمان شده از وجود شاهزاده و بقای نسل خلف فی  
 الحقیقت عمر جاوید و حیات تابید خویش تصور فرموده رنگ صعوبت مفارقت  
 را از مرآت سینه خورشید قرینه بصیقل آثار مرضیه شاهزاده جهانیان زدودند  
 و تایلک هفته صلاقی عیش و عشرت بعالمیان در داده ارکان دولت و اعیان ملک  
 و ملت و مقربان سر بر سلطنت و امراء باحشمت را تشریف و خلعت علی قدر  
 مراتبهم مرحمت فرمودند .

نظم

در عیش بر روی عالم کشودند ز مرآت دل رنگ کلفت زدودند

مولود شهزاده نيك طالع جهان را پر از عيش و عشرت نمودند  
 نمودند اسباب عشرت مهيا ازان آنچه دروهم آيد فزودند  
 شعراي فصاحت شعار و سخنوران بلاغت دثار در تهنيت و مباركباد آن مولود مسعود  
 خجسته ورود قصايد غرا و تاريخهاي اعلا گفته بمسامع جاه و جلال اعلى حضرت  
 خاقان قدسي فعال رسانيده بصلات و جايزه هاے بسیار و تشريفها مفتخر و مباهي  
 شدند از جمله و تواريخي که شعراي آن عصر يافته اند چند تاريخ مرقوم نموده  
 شد اول تاريخي که نواب علامي فهامي پيشواي عالميان مير محمد مومن طاب  
 ثراه يافته اند و در قطعه درج فرموده اند (کام بخش جانها ۱۰۲۳ هـ) و يکي از  
 فضلاي زمان در قصيده که مشتمل بر تهنيت است اين مصرع تاريخ را ايراد  
 نموده (ع) موجب فيروزي سلطان محمد قطب شاه ۱۰۲۳ و جناب مير محمد الدين محمد  
 ولد مير محمد مومن رحمة الله اين دو تاريخ در دو قطعه عربي و فارسي فرموده اند  
 (قرة عين الانسان) اول فتح و ظفر آخر رنج و الم است ۱۰۲۳ و تاريخ فارسي را  
 بطريق تعميمه ادا فرموده اند و بزرگي اين تاريخ را يافته (خلد الله عمره ابدان)  
 و راقم اين رموز بهجت و مسرت اندوز درين عهد عشرت افزا و روز غم فرسا  
 بعنايت حضرت ذوالجلال و به يمن اقبال شاهزاده يوسف جمال اين تاريخ غرا  
 در سلك نظم کشيد و اليوم در نظر مورخين اين تاريخ معجز آئين چون سحر  
 مبین است و الفاظ و معاني مطابق حال قدسي مثال بادشاه زمان و زمين است  
 و آن اين است .

## قطعه

از آسمان قطب جهان نيرے طلوع کرده که سعد گشته از مهر و مشتملي  
 مهري طلوع کردز برج شهنشهي کز نور آن چو آئينه شد سطح اخبري  
 دري ز درج غيب عيان شد که پرتوش شد بر فراز قبه اين سقف اخصري  
 آن گوهر يگانه چو از بطن نه صدف آمد برون بشعشعه مهر خاوري  
 در داد اين ندا پشے تاريخ عقل کل باحسن يوسف آمد و شان سکندي  
 وايضا راقم اين رموز اين تاريخ عالی نیز يافته ربيسته که بنديل تاريخ است اينست



سلطان ابوالهپيم قطب شاه

بهر تاریخ عقل دور اندیش گفت (سلطان صورت معنی)  
 بعد از فراغ از جشن عقیقه و انقضای ایام سور و میزبانی آن گوهر شاهوار  
 محیط سلطنت را شاهزاده عبدالله میرزا موسوم ساخته زر و جواهر بسیار تثار فرق  
 فرقد سای آن نور دیده عالمیان و آن خلف ارجمند خسرو زمین و زمان نمودند.  
 ( ذکر تعیین نمودن مربی و الله بجهت شاهزاده عالم آرا و از جمله سادات  
 و فضلا و اقوام و اقرباها میر قطب الدین نعمت الله را اختیار نمودند  
 و او را با نیک خدمت گرامی از سایر عظامی سر بر سلطنت ممتاز فرمودند )  
 در ایام جشن عقیقه شاهزاده یوسف جمال اعلیضرت خاقان فرشته خصال  
 اراده فرمودند که بجهت خدمت و تربیت شاهزاده جهانیان یکی از مقربان اورنگ  
 خلافت را تعیین نمایند از زمره مقربان و معتمدان سیادت پناه فضیلت و تقاب  
 دستگاه میر قطب الدین نعمت الله را که از عمده نقباء طبقه سادات نسابه دار الملک  
 شیراز بود و به نسبت قرابتی این سلسله علیه بادشاهی مفتخر و مباهی او را بمنصب  
 رفیع جملة الملکی معزز و مکرم ساخته بخدمت للگی و خدمتگاری شاهزاده عالمیان  
 تعیین فرمودند سید مشار الیه آن نور دیده عالمیان را در گهواره مرصع گذاشته  
 با کمال اکرام و احترام بر داشته بمنزل خود برد و از شعشعه انوار جبین شاهزاده  
 اکرم آن خانه و کاشانه مثل فلک چهارم پر نور گردید میرمذکور جواهر و زر  
 بسیار تصدق و تثار شاهزاده عالمیان نموده باین خدمت و منصب عالی سر افتخار  
 به گنبد دوار سود و از سایر اعیان و اکابر مرتبه و منزلتش بیفزود و فدوی و ارجان  
 عزیز را در خدمت شاهزاده عالم ایثار می نمود و همه روزه خبر فرح اثر لحو و لعب  
 شاهزاده عالم را بسمع اقدس خاقان اعظم میر سانید و باعث انشراح صدر و  
 شادی جهان سلطان زمین و زمان می گردید و کارکنان سبعة سیار که مدبران عالم  
 کون و فسادند و عاملان عناصر اربعه که باعث تقویت امتزاج ارواح و اجساد  
 اند شبا نروزی بلو ازم خدمت و تربیت و تهیه اسباب قوت و قدرت شاهزاده  
 عالیقدر اشتغال مینمودند و شاهزاده جهانیان روز بروز و ماه بماه و سال بسال بر  
 معارج و مصاعد نشو و نما عروج و صعود میفرمودند و بعد از انتهای ایام رضاع  
 آثار سلطنت و شهر یاری از جبین مینش لامع و لایح میگردید و در هر قصر

و ایوان که مقام و آرام می گرفتند از شمعشما رخسار آفتاب آثارش چون سقف  
 اخضر سطح اغبر منور می گشت و در میان همسالان چون بدر کامل از کواکب  
 سیار امتیاز داشتند و اهل البیت پروانه وار بر گردان شمع شبستان خسرو گیتی مدار  
 میگردیدند و از پر تو عذارش حیات و زندگی جاوید آنا فانامی یافتند چون دست  
 صنع حضرت ایزدی بر رشته عمر و زندگی شاهزاده عالمیان پنج عقد (ع) که فروز  
 از عقود انجم باد) بست حسن یوسفی و شان سکندری از رخسار و ناصیه مبارکش  
 هویدا شد جشن عظیمی طرح انداخته تا یک هفته بر قاصی کلانند ان و اهل ساز  
 و نغمه و عیش و طرب اشتغال نمودند و ابواب شادی و عشرت بر روی خلاق  
 کشودند درین سال سیادت پناه لله عمر عزیز و حیات گرامی خود را فدائی شاهزاده  
 عالمیان نموده سفر عالم آخرت اختیار فرمود چون این خبر بعرض اعلیحضرت  
 خاقان زمان رسید منصب خدمت و رتبه لایکی شاهزاده عالمیان را بسیادت پناه  
 میرزا شریف شهر ستانی که در آن آوان داماد میر مغفور شده در سلك مجلسیان حضور  
 و افرالنور انتظام یافته بود عنایت فرمودند میرزای مشار الیه باین خدمت گرامی  
 سرافراز گردیده در لوازم تربیت و مراسم خدمت و فدویت بنوعی کوشید که  
 مزیدے بر آن متصور نبود و باین منصب والا بر جمیع اکابر و اعیان زمان سمیت  
 تفوق بهم رسانید و خدمت شاهزاده عالم سرمایه شادیاها و کامرانیها تصور نموده  
 بخدمت گذاری و جانفشانی مشغول می بود و همگی اوقات اطوار حمیده خصال  
 پسندیده شاهزاده مرضیه الشیم را بمسامع جاه و جلال خسرو سلیمان چشم میر  
 سانید و خاقان زمان روز بروز لوازم ما بحتاج و سایر تکلفات بجهت شاهزاده  
 عالم ترتیب داده ارسال می داشتند و با آنچه میل خاطر قدسی ما نرش بود می پر  
 داخند و در خواجه سرای معتمد یکی خواجه اعظم ملک مبارک قدم و دیگری  
 ملک یوسف صبح و شام بخدمت شاهزاده عالی مقام رفته احوال قدسی مثال  
 شاهزاده را بخدمت شهر یار زمان عرض میداشتند و چون آن شاهزاده دوران  
 به هشت سال رسید میرزا شریف از سعادت و شرافت عبودیت و بندگی و خدمت  
 محروم گردیده و داع بندگان و ملازمان شاهزاده عالم نموده بملك عقبی روان شد

بعد ازین حالت اعلیحضرت خاقان سلیمان منزلت بصلاح و صواب بدید نواب  
 علامی فهامی مرتضای الممالک اسلام میر محمد مومن قرار دادند که خدمت لایکی  
 شاهزاده عالم بمنشی الممالک خواجه مظفر علی مقرر دارند پس در منزل مشار الیه  
 قصری رفیع بنا فرموده به تکلفات گوناگون و تصرفات موزون با تمام رسانیدند  
 و در ساعتی که کواکب بشفاعت و سعادت بهم ناظر بودند شاهزاده مهر چهر را  
 با کمال احترام با تمام مسرت انتظام فرستادند خواجه مشار الیه قصر را چون  
 نگارخانه چین آراسته انواع ابریشمینیه و زر بافت پای انداز نموده زر و جواهر  
 و افر تصدق فرق فرقد سای شاهزاده دوران گردانیده باین منصب رفیع برا کابر  
 و اعیان عالم افتخار و مباحات نمود و خاقان زمان همه روزه ملکان عالیشان را  
 بانواع تکلفات و سایر ما بحتاج بخدمت میفرستادند و خبر مسرت اثر شاهزاده  
 عالمیان را سرمایه عیش و نشاط می ساختند .

بیان تعیین نمودن معلم بجهت شاهزاده زمین و زمان و خواندن

قرآن مبین و آموختن مسایل فرایض و سنن دین سید المرسلین

نظم

سن شهزاده چون بهشت رسید گل عشرت زباغ جان بدمید  
 دردش بنیش و شعور آمد سینة اش منبع سرور آمد  
 آنچه از عالم آمدش به نظر پشته تحقیق آن دلش رهبر  
 درك او در حقایق اشیا شعله سان گشت در شب یلدا

اعلیحضرت خاقان زمان بجهت تعلیم فرقان مبین و آموختن مسایل شرایع  
 و احکام دین مبین و تلقین فرایض و سنن ملت سید المرسلین معلمی خواستند که  
 تعیین فرمایند صلاحیت آثار تقوی شعار مولانا حسین شیرازی که در سلك کتاب  
 این دولت خانه عالی منتظم بود رخصت رفتن بمکه معظمه حاصل نموده بشرف  
 طواف بیت الله الحرام و سعادت زیارت مرقد مطهر حضرت خیر الانام و سایر  
 عتبات طاهرات ائمه کرام علیهم صلوات الله المملك العلام مشرف و مستسعد  
 گردیده درین وقت مراجعت نموده بود و بکبر سن و صلاح جلی و سلامت نفس

موصوف بود نواب مرتضای ممالک اسلام میر محمد مومن مولوی را بجهت این خدمت پسندیده مجدداً بشرف ملاقات خاقان زمان مشرف ساخته خلعت این خدمت عالی را بر قامت قابلیت مولوی مرتب داشتند جناب مولوی بشرف پای بوس شاهزاده جهانیان مشرف شده در ساعت مسعود بخدمت مأموره قیام نمود و گاهی که توجه شاهزاده عالمیان بخواندن بودی لمحۀ بتلاوت قرآن مجید را موخترن مسایل دین مبین اشتغال میفرمودند و بدین نوع آن گلبن چمن خلامت و آن نونهال ریاض سلطنت در نشوونما بود تا عمر آن سرورس افزاز گلشن اقبال به ده سال رسید آوازه حسن و جمال وصیت صفات حمیده آن شاهزاده ستوده خصال در اقطار عالم و میان طبقات بنی آدم اشتها و انتشار یافت اهل بصارت و ارباب فراست از فهرست صحیفه احوال شاهزاده عالم بطریق براعت استهلال اشارات شهر یاری و کنایات جهاننداری مطالعه مینمودند و خوانندگان ارقام صحایف قضا و قدر از طومار سر نوشتش طغرای غرای پادشاهی و جهان پناهی مشاهده میفرمودند .

بیت

از سحر معلوم گردد کافتاب آید برون

همچو بسم الله کزوی صد کتاب آید برون

درین سال مقال گوهر مثالش شمه از جواهر شمشیر و آب و رنگ جواهر اورنگ و اکلیل بود و فعال و خصالش همگی مشعر بر خواهش بحری و باز و سواری اسپ و فیل .

پس اعلی حضرت خاقان زمان مقرب سر بر السلطنة ملک یوسف و ملکان دیگر را مقرر فرمودند که هر صبح و شام بخدمت شاهزاده خورشید غلام رفته بخدمات مرجوعه قیام نمایند و چند راس اسپ کوت را هوار و چند چاوه فیل خوش کردار کوه آثار و چند عدد چرخ و باز و قوشچی زادگان ماه سیما بجهت سواری و شکار شاهزاده عالیقدر فرستادند تادر میدان و فضای قصر و باع دلکش مشغول سواری و شکار شوند و جمعی از خرد سالان صاحب جمال بخدمت شاهزاده عالم مقرر فرمودند که همیشه چون نجوم بر گردان بدر کامل

حاضر باشند و روز بروز آثار شهر یاری از ناصیه مبارک شاهزاده عالمیان هویدا ترمی شد و ماه بماه قدر پادشاهی و جهانندازی بر رخسار قر آثارش می افزود و درین زمان خواجه مظفر علی دبیر نقد عمر خود را فدای ذات مقدس شاهزاده عالم نموده نوبت خدمت و عبودیت را به بندگان دیگر گذاشت و مولانا حسین معلم بعد ازین قضیه شبان روزی در سلك بندگان شاهزاده اعظم منتظم می بود و همیشه سایه وار از ان آفتاب برج سلطنت جدا نمی شد ازین جهت شاهزاده عالم را کمال لطف و شفقت بحال مولوی بهم رسیده نمیخواستند که مولوی يك لحظه از قدم بهجت لزوم دوری نماید و علی الدوام مولوی بمراسم بندگی و خدمت قیام داشت اما از امتداد ایام مفارقت و اشتداد الامروزگار مهاجرت شوق دیدار مسرت آثار شاهزاده عالمیان بنوعی بر خاقان زمان غالب شد که دیگر امکان صبر و شکیبائی نماند و يك لحظه بی ذکر یاد آن نور دیده جهانیان میگذرانیدند و در حین مجلس و دیوان داری از کمال اشتیاق سخن از قابلیت و فرو شوکت شاهزاده عالمیان میگذرانیدند چون قرار داد چنین بود که بعد از انقضای دوازده سال از نور رخسار آفتاب آثار شاهزاده عالیقدر دیده مفارقت کشیده خسرو جهاندار منور گردد و آن وعده مذکور قریب شده بود از غایت شدت هر روز مثابه ماهی و هر ماه بطریق سالی میگذشت و اشتعال نیران مهاجرت را بزلال قرب وعده وصال منطقی می ساختند و هم چنین شاهزاده عالمیان نیز از روند دیدار بهجت و مسرت آثار پدر بزرگوار می بودند و اشتیاق سعادت حضور و افرات نور خسرو آفاق و ترصد و انتظار انقضای ایام فراق داشتند و خواجه عالیقدر ملک یوسف که از خدمت پادشاه زمان می آمد بشوق تمام متوجه پرسیدن احوال و اطوار والد ما جدگیتی پناه شده ایام ولیالی را بتدکار و تکرار آرزوی دیدار خرمی آثار پدر جهاندار رفیع مقدار میگذرانیدند .

( ذکر خوایی که شاهزاده عالمیان در بعضی از شهور سنه دوازدهم

دیده اند و بیان واقعه که در عالم منام مشاهده فرموده اند )

داستان فصاحت بیان رویای صالحه شاهزاده یوسف طلعت سکندر فطنت

بجهت شنودگان و مستمعان اخبار و آثار سلاطين ذوی الاقدار که طوطیان نکته  
 آفرین شکرستان بلاغت و عند لیسان نغمه برد از فصاحت اند بعبارات مسجع دلنشین  
 و فقرات نثر و نظم مرصع آئین ترتیب نموده بقلم مشک سود بر صفایح زر  
 اندود بدین نوع تحریر و ترقیم می نماید که چون سن اشرف شاهزاده معصوم  
 قدسی فعال از یازده تجاوز نموده بدوازده سال رسید قامتی چون سرو آزاد  
 بر افراخت و رخساری چون آفتاب عالمتاب بر افروخت ماه شب چهارده  
 پیش انوار عذارش کرم شب تاب و مهر تابان نزد پر تو رخسارش ذره بی  
 تاب می نمود شاهنشاه عهد را طاقت انتظار نماند و پیوسته در خیال وصال آن  
 قره العین روز را بشب می آور دند و بتصور جمال جهان افروزش شب  
 را بروز می رسانیدند و اختیار ساعت سعدی نموده میخواستند که شاهزاده  
 عالمیان را طلب نمایند اتفاقا شبی از شبها که رنگ لیلۃ القدر داشت و چهره زیبای  
 خود را بسفید اب نور و خال بدر می آراست شاهزاده عالمیان در عالم خواب  
 که حواس ظاهر از اعمال مدرکات خود معزول و سلطان روح در قصر پرکار  
 بدن باستراحت مشغول بود مشاهده نمودند که ابواب رحمت الهی و درهای  
 فیوض نامتناهی مفتوح شد و در مرغزاری مانند باغ ارم درآمد خرامان شدند  
 و در گلزاری چون بهشت خرم سیار گردیدند .

بیت

مگر گلشن قدس آن باغ بود که بر لاله خلد از و داغ بود  
 از آن مقام داکشا و از آن سیر فرح افزا غنچه طبع شگفتگی تمام داشت  
 که یکبار اشجا رطوبی آثار آن گلزاری همه در سجود آمدند و بهر چمن آن گلشن  
 که گذار فرمودند درختان مایل بقدم مسرت لزومش شده سرعبودیت برخاک  
 راه سودند و بزبان حال که گوش جان استماع رمز آن مقال مینماید تهنیت ورود  
 مقدم خورشید توامش نمودند چون از آن خواب فرح انگیز و از آن سنه مسرت  
 آمیز بیدار و هشیار گردیدند از آن رویا عجیب حالتی در نظر و غریب صورتی  
 در خاطر بود .

قطعه

آن چه صورت بود کامد در نظر آن چه معنی بود کامد در عیان  
 آن چه عالم بود و آن رویت چه بود کین دم از حس بصر گشته نهان  
 وقت سحر که طنطنه بر آمدن خورشید انور در اقطار و افاق سپهر دوار  
 انتشار و اشتها یافت و خسرو خاوری از خلوتخانه فلک نیلوفری باجمال پر نور  
 و ضیاء بر تخت فلک چهارم جلوه گری نمود .

بیت

آفتاب از افق هویدا شد بود پنهان هر آنچه پید اشد  
 مولوی معلم بعد از ادای مراسم عبودیت معبود بی شریک و انباز و گذاردن  
 فرایض و نوافل نماز روی نیاز بخدمت شاهزاده سرافراز آورد و جبین اخلاص  
 در ملازمت شاهزاده آفتاب طلعت سود و زبان فصاحت بیان بدعا و ثناء کشود  
 شاهزاده یوسف جمال متوجه جانب مولوی شده واقعه شب را بکیفیتی که مرئی  
 شده بود نقل فرمودند و قضیه رویا بنوعی که شهود گردیده تقریر نمودند مولوی  
 چون استماع آن حکایت سراسر بشارت نمود از فراست دریافت که تعبیر این  
 خواب چیست و کشاینده این باب کیست این مؤده چه کام است و بشارت چه  
 مقام است این نه خوا بیست که بی اثر باشد این نه شجریست که بی ثمر نماید  
 نسیم سحر که بشارت دهد که گلدسته مهر خواهد شگفت  
 پس تارک خود را بر قدم مبارک شاهزاده عالمیان گذاشته عرض نمود که  
 حقیقت این منام و تعبیر این رویا خلافت ارجمند و سلطنت ابد پیوندست و این  
 پیر حقیر خدمتگار متوقع است که باحدی از ملازمان این خواب را اظهار  
 نفرمائیده و این معنی را در ضمیر اقدس مستور دارند تا جمال حقیقت این رویا  
 از نقاب و حجاب نهان و هشیات این صورت زیبا در مرآت شهود و عیان جلوه  
 گر شده منظور انظار عالمیان گردد شاهزاده عالمیان بنا برین دیگر زبان گوهر  
 فشان به بیان نکشادند و در نهانخانه سینه بی کینه آن راز مکتوم و آن سر موهوم  
 رامکتون و مخزون داشتند و چون چند ماهی برین گذشت مولوی که نهایت بین

## حديقة السلاطين

را در یافته و ضعف شیخوخیت کمال قوت بهم رسانیده بود مزاج و بنیه اش کاسته و گداخته بیش ازین در ساحت حیات و فضای کائنات استقامت و استقامت نتوانست نمود و بر فراش ناتوانی متقاعد گردیده عزم ارتحال ازین دار پرملال جزم نمود بالضرورة و داع ملازمان و بندگان شاهزاده دوران و قطع تعلقات از حیات جسم و جان فرموده به بیت السرور جاودان روان گردید بعد ازین قضیه شاهزاده یوسف طلعت سکندر فطنت را تاب تنهائی نماند و مترصد بودند که کلفت بعد و هجر بالفق قرب و وصل مبدل گردد و جمال با کمال و الد ما جد فرشته خصال را بزودی مشاهده فرمایند و دیده محروم مانده را از نور عذار پدر بزرگوار جهاندار روشن سازند .

بیان طلب نمودن پادشاه سلیمان مرتبت شاهزاده یوسف طلعت را بدولتخانه گیتی نشانه و اتفاق ملاقات شاهزاده بر اورنگ شهر یاری و قران شمسین در برج شرف و کامکاری

ابواب گلزار ارم نمودار این حکایت مسرت آثار بر روی مشتاقان ظرافت و فطنت شعار و منتظران گلچین حدایق اثمار و اخبار باین طریق میکشاید و گلشن سخن را بطراوت حسن گل و شور عشق بلبل باین آئین می آراند که چون شاهنشاه با عدل وجود بعد از انقضای سنوات موعود و مرور شهر و ایام معهود روز مبارک و ساعت مسعود اختیار فرموده قرار دادند که شاهزاده عالمیان را بحضور وافر السرور طلب نمایند و دیده فراق دیده را از جمال با کمالش پر نور سازند پس ملکان عالیشان و امنای رفیع مکان را بخدمت شاهزاده دوران فرستادند و باعزاز و اکرام هر چه تمامتر و باحشمت و تجمل هر چه افزون تر شاهزاده عالمیان از منزلی که بودند بیار گاه گیتی پناه در آوردند و انواع جواهر و زرو سیم و افر تبار فرق مبارکش نموده فیل و اسب بسیار تصدق قدوم بهجت آثارش کرده جمعی از عبید را در سلك احرار کشیدند و پای انداز زربفت و مخمل گسترده شاهزاده اکرم را بر اورنگ پادشاه اعظم آوردند و اتفاق ملاقات شمسین و قران نیرین واقع شد .



سلطان محمد قلی قطب شاه

نظم

صدای طبل بشارت با آسمان برسد      صلاهی عیش بگوش جهانیان برسد  
 ز اتفاق ملاقات شاه و شهزاده      بطبع پیرو جوان عیش جاودان برسد  
 چو آفتاب به بیت الشرف نزول نمود      شکفتگی بهمه گلشن جهان برسد  
 چون دیده فراق دیده سلطان فرشته خصال از لمعات طلعت آفتاب برج  
 سلطنت و اقبال پر نور شد شاهزاده دید که رخسار عالم افروزش ناسخ حسن  
 یوسف کنعان و یحیی جبین مینش خجل کننده آفتاب تابان است نهالی از گلشن  
 سلطنت مانند سدره المنتهی سر کشیده و گلدسته با کمال طراوت و نصارت شکفته  
 گردیده فرق فرقد سایش شایسته اکیل جهانداری و قدوم عشرت لزومش زیب  
 دهنده اورنگ شهر یاری قصر فلک رفعت از شعشعه جمال عالم آرایش چون  
 آسمان چهارم پر نور شد و بارگاه گیتی پناه از وفور عشرت و نشاط دار السور  
 گردید .

نظم

تبارك الله از ان طلعت جهان افروز      که هر صباح ز دیدار او بود نوروز  
 بحسن یوسف دیگر کسی مثل نزند      ز فر عارض شهزاده جهان ز امروز  
 ز مقدمش بشد اورنگ همچو بدر منیر      ز افسرش علم و چتر در جهان فیروز

و شاهزاده عالمیان نیز پدر عالیقدر جم سریر سلیمان نظیر را که سالها  
 در انتظار ملاقاتش بود در یافته شان و شکوه سلطنت و عظمت و رتبه جلالت  
 و خلافت در شمائل ذات قدسی خصایل والد ماجد معاینه دید و از گلشن نزهت  
 افزای رخسارش صد گل شکفته خرمی و بهجت چید پس ان آفتاب ارج سلطنت  
 وان اختر سعادت اثر مشتری طلعت در مجلس انس و بزم سور از دیدار یکدیگر  
 کامیاب و مسرور شدند و از مشاهده و ملاحظه جمال با کمال همدیگر دیدها را پر نور  
 ساختند و مقربان اورنگ شهریار کامکار و نزد یکان پایه سر بر سپهر اعتبار  
 پیشانی را از سجده ان نور یحیی یزدانی نورانی ساختند و بطلاقت لسان و بلاغت  
 بیان فقرات مسجع متین نعوت و مناقب و عبارات رنگین دلنشین مدایح و محامد  
 بجواهر اشعار ثار و لالی ابیات دعاء موشح و مرشح نموده به تهنیت و مبارکباد



پرداختند و زر و جواهر تصدق و نثار شاهزاده خورشید عذار نمودند و روز دیگر بار عام دادند که جمیع بندگان و ملازمان بارگاه گیتی پناه بحضور موفور السرور آمده شرف بساطبوس دریا بندوهر یک فراخور حال تحفه و هدیه برگذار میکردند و از رخسار آفتاب آثار شاهزاده جهانیان دیدها را بر نور می ساختند و در آن هفته مبلغهای کلی از سیم و زر و تحف از پیشکش و نثار جمع گردید و شعرای فصاحت شعار و مداحان بلاغت دثار که قصاید غرا و قطعهای طرب افزا که در تهنیت و مبارکباد گفته بودند ازین وجه صلها و جایزهای زیاده از خواهش و آرزوی ایشان مرحمت شد و بسیار سادات و طلبه علوم و اهل مدارس و مستحقین زر و سیم بی شمار رسید چنانچه اسم و رسم فقرای خلق محو گردید .

بیت

فقرا همچو منعمان گشتند دزدها همچون اختران گشتند

پس پادشاه عالمیان از دیدار شاهزاده دوران بهره مند گردید و عمر عزیز را بکامرانی و شادمانی میگذرانیدند و دیدار بهجت آثارش را سرمایه لذات و راحت دانسته بخوشحالی تعیش میفرمودند ارکان دولت و اعیان حضرت از خدمت و عبودیت شاهزاده جهانیان مسرور و بدعای ارتفاع آفتاب عالم افروز سلطنت خسرو عالمیان مشغول می بودند هر هفته طرح جشنی افکنده ابواب عیش و نشاط بر روی اهل عالم میکشودند و شاهزاده عالمیان را با نواع کامرانی و عشرت محظوظ و مسرور میداشتند از مرات قلوب جهانیان زنگ کدورات و غموم و آلام مرفوع و از ساحت دلهای آدمیان غبار آزار روزگار و عنای ایام مدفوع بود و چند ماهی از تاثیر قران نیرین آسمان سلطنت و شهریاری شادمانی در عالمیان عام و خوشحالی که جنس نایاب است فراوان گردید .

شعر

در جهان خوشدلی فراوان شد جنس نایاب بین چه ارزان شد  
گشت مفتوح باب عیش و نشاط دهر بهر طرب کشوده بساط  
ز اقتران دو نیر شاهی عیش کن شد زماه تاماهی

شاه و شهزاده کامران گشتند جمله خلق شادمان گشتند  
آه ازین آسمان بگرفتار که ندارد بهیچ امر قرار  
ذکر رحلت پادشاه زمان و خسرو دوران از داری اعتبار دنیا  
و ازین عبرت سرای پر رنج و عنا و عروج نمودن از حضیض  
این مقام فانی با علا مدارج معارج جاودانی

بر خردمندان عاقبت اندیش هوشیار و آزاد مردان و ارسته از علاقه دنیا بی اعتبار مستور نیست که حیات مستعار آدمی را دوامی و لذات نفسانی را امتدادی نیست هر کرا خلعت زندگی در دار الشهود وجود پوشانیده اند قابض الارواح بنهایت شدت و صعوبت از قامت وجودش خلع نموده هر کس را که شربت بقا و حیات نوشانده اندها دم اللذات زهر موت و مرارت (۱) فنا باو چشانیده در گلزار روزگار اگر گل شکفته بنظر آید از بوته خار باید چید و اگر ذایقه آرزوی ادراک حلاوت عسل نماید از نیش زنبور باید مکید .

بیت

کس عسل بی نیش ازین دکان ندید کس گل بی خار ازین بستان نچید  
صحت مزاج با آلام اسقام قرین است و حیات با نجات در خلا و ملاهم  
نشین .

قطعه

یک گل نه شگفت در گلستان کاندردل او نبود صد چاک  
صد پاره دلش ز جور و آخر پژمرده شد و فتاد در خاک  
کل ذی حیات را از واقعه موت گریز نیست و سایر موجودات را ازین قضیه مهلکه گریزی به مضمون کریمه کل نفس ذائمه الموت مشعر برین معنیست و سزاوار وجود جاوید و بقای تایید ذات بی مثل و شریک حی لایموت است و بیق وجه ربك ذو الجلال و الاکرام موبد این مقالست و بنا بر مصدوقه کلام معجز نظام کل شیء هالک الا وجهه ملزوم است که کسی را حیات ابدی و زندگی سرمدی نخواهد بود و لذات نفسانی و روحانی در صدد انتقال و معرض زوال در خواهد آمد .

(۱) مرارت یعنی تلخی .

## قطعه

هر بهاری را خزان در پی است هر طلوعی را غروب در قفا  
 هر حیاتی را مماتی در عقب هر بقای را بود آخر فنا  
 هست هر راحت قرین صدالم خنده هر گز نبا شد بی بکا  
 غرق میگردد دبدریا کوه و ریگ موت چون آید چه سلطان چه گدا  
 آنکه بر تخت شهی دار دمقر وانکه باشد خوابگاهش بوربا  
 جمله را در زیر خاک آمد مقام ای دریغا زین مقام بی وفا

غرض از تمهید این مقدمات حیرت انگیز و ترتیب این فقرات وحشت آمیز آنست که چون اعلیحضرت خاقان زمان و شاهنشاه دوران از دیدار فرخنده آثار شاهزاده عالمیان مسرور و محظوظ گردیدند ایام و لیالی را بعیش و عشرت متوالی میگذرانیدند و همگی اوقات بتربیت شاهزاده هوشمند دانا دل پر داخته در تعلیم قواعد جهانداری و معدلت و اداب گیتی ارائی و نصفت و قانون مجلس و دیوان داری و مراسم پادشاهی و شهر یاری و اهتمام عساکر و رعایت رعایا و مرحمت بر سایر خلائق و کافه برایا عمر عزیز را صرف مینمودند و همیشه گوش هوش شاهزاده عالمیان را به در رنصایح و لالی مواظب که مشتمل بر اداب سلطنت و رسوم خلافت بود مزین میساختند و خزانه حافظه اش از جواهر و لالی تواریخ و اخبار و سیر سلاطین و وقایع روزگار و تجارب خواقین عالیمقدار از منه و اعصار که هر یک بوقت خود در کار است مملو و مشحون میداشتند و چند ماهی باین نوع میگذرانیدند که چرخ جفا کار ستم پیشه غدار چنانکه شیوه و شعار اوست کوب و جود فایض الجود سلطان زمان را از مدارج اوج صحت به حسیض ملالت و از معارج شرف توانائی بهبوط ناتوانی رسانید و زلال تعیش و زندگانی اعلی حضرت خاقانی را بعبار عوارض سقم و ناتوانی مکرر ساخت و مزاج وها جش از طریق اعتدال و صحت انحراف نمود و حرارت تپ بر وجودش مستولی گردید و گلشن طبیعتش که از شکفتگی زیب و زینت ساحت کائنات بود از سموم



سلطان محمد قطب شاه

جهانسوز حدت تب فرود شد و روز دوم و سیوم بنوعی حرارت تب بر مزاج اقدسش غالب آمد که مطلقا طراوت و نضارت در گلدسته طبیعتش نماند و شدت الم بر تبه طغیان یافت که یکباره صفا و ضیای مرآت ذات حمیده صفاتش پوشیده گردیده اکثر اوقات بیهوش میشدند ازین واقعه هایله والده سیده ماجده خاقان زمان را دود حیرت از کاخ دماغ صعود نمود و از بیرون مقربان عظام و محرمان لازم الاحترام متحیر و متفکر گردیدند و حکما غریب و اطبای هند همه بر بالین نازنین آن خسرو زمان و زمین حاضر شدند و برای های مختلف تشخیص بیماری و عارضه ناهای می نمودند حکمای عراق و اطبای هند درین باب سخنان مختلف گفتند چه رای حکمای ایران این بود که دفع حرارت تب بمبردات باید نمود و اطبای هند ادویه حار تجویز میکردند و میگفتند که ماده عارضه از برودت است و والده سیده پادشاه خلایق پناه در منا قضت و مخالفت اطباء بغایت حیرت بهم رسانیدند و محرمان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت نیز در بیرون متفکر بودند و پادشاه عالم نیز در آن حدت تب و شدت زحمت نمیدا نستند که بسخن کدام یک از اطباء عمل نمایند پس سیده سرادات عصمت و الده پادشاه فرشته خصلت فرمودند که طبابت اطباء به امر چه که در بلاد هند نشو و نما یافته اند موافق ترمی نماید ولی آنست که طبیبان هند معالجه بکنند ازین سخنان حکمای عراق بیتاب شده گفتند که این غلط و خطا و این جور و جفا چون توان روا داشت باید که حدت آتش تب را بزلال مبردات منطقی سازند العیاذ بالله که این آتش التهاب و اشتعال یابد جان جهانی بسوزد و مقربان سریر پادشاهی درین سخن با حکماء متفق بودند اما اهل حرم و ملکان خاص و منصور خان حبشی عین الملکی با طبیبان هند و همداستان شده متابعت والده سیده اعلی حضرت خاقانی نمودند و قرار دادند که اطباء هند شروع در علاج و تداوی نمایند چون پیمانہ حیات پادشاه فرشته خصال از شربت زندگی مالا مال شده بود و آفتاب زندگی سلطانی مشرف بر افول و غروب گردیده بود در آنچه قلم تقدیر بر صحیفه احوالش تحریر نموده بود تغییر نپذیرفت .

بیت

بتدبیر تغییر تقدیر نتوان که سیلاب بستان بزنجیر نتوان  
پس ادویه حاره چون نار و ارد مزاج و امعای شهر یاری اختیار نمودند  
و مدت پنج روز آتش بر آتش افزودند در روز هشتم خسرو زمان بغایت بی  
تاب شدند و کمال اضطراب بهم رسانیدند و امید نجات ازین حادثه مهلکه قطع  
فرموده دانستند که محل انتقال ازین دار پر ملال قریب شد و آثار ارتحال ازین  
رباط دود رومزل پر خوف و خطر بظهور رسید فرمودند که اکنون وقت  
وصیت و وداع و زمان افتراق و انقطاع است امر نمودند که شاهزاده عالمیان  
را بحضور بیاورند چون شاهزاده یوسف طلعت را حاضر ساختند و مواجعه  
واقع شد فرمودند ای فرزند دلبنده ای جگر گوشه ارجمند ای نور دیده پدر  
مستمند ای راحت جان حزین و سرور سینه نژاد (۱)

بیت

ای گلبن گلستان تنزیه ای غنچه شاخسار تقدیس  
دعای در حق پدر ناتوان و افتاده بر بستر یاس و حرمان کن که استدعای  
معصوم در درگاه حضرت بیچون بعزای جابت مقرون است شاهزاده ملک خصال  
یوسف جمال روی توجه بقبله دعا آورده مسألت صحت و استدعای شفای پدر  
بزرگوار از حضرت پروردگار نمودند و پیشانی نورانی را بر سجاده نیاز سوختند  
پادشاه گیتی پناه فرمودند که شاهزاده عالمیان بجهت حصول مرتبه سلطنت و خلود  
حشمت و شوکت خود دعا کرد و الحمد لله و المنه که در درگاه حضرت قاضی  
الحاجات و واهب العطیات مستجاب گردید بعد از آن متوجه والده سیده خود  
شده فرمودند که مبلغ چهارده هزار ابراهیمی موافق اسامی مبارکه چهارده  
معصوم علیهم السلام الله الملك القيوم که در بازار منی از مهر بیع و شری حاصل  
شده و غایت حلالت دارد بطریق امانت در فلان صندوق معین گذاشته شده است  
بنماز و روزه و زیارات و حج و رد مظالم و سایر تصدقات و خیرات صرف باید  
کرد و شاهزاده عالمیان را بر تخت سلطنت اجلاس باید فرمود و حضرت حق

(۱) نژاد یعنی عمگین

سبحانه تعالی که خالق الاشیاء است حافظ بلاد و ناصر عبادت و جمیع امور  
باقتضای مشیت حضرت آفریدگار است و از والده مهربان غمخوار که پروانه  
وار جان عزیز مردم نثار مینمود حلیت حاصل نموده متوجه خاصان و محرمان  
و نزدیکان بالین نازنین شده حلیت خواستند درین وقت خروش گریه و نوحه از  
درون بگیند بلند فلک نیلگون رسید و اهل البیت بشیون وزاری پر داخند پس  
آنجماعت را از آن رحمت بازداشته بوالده ماجده فرمودند که زمانی آرام گیرید  
و لحظه خاموش باشید و در اطراف و جوانب بستر و بالین شهر یار نازنین باواز  
حزین و دل اندوهگین تلاوت فرقان مبین می نمودند و بجهت انس آن مسافر عالم  
عقبی و سالک طریق مملکت اخری باحن جانفزا و نعمه داکشا قرآن مجید میخواندند  
اندند باستماع آیه کریمه از جمعی الی ربك راضیه مرضیه توجه بمقام شهود نموده  
در یک مهر روز چهارشنبه سیزدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و سی و پنج هجری  
شاهباز روح پرفتوحش از اشیانه تن و دامگاه پر محن پرواز فرمود انا لله و انا الیه  
راجعون غریب و غلغله نوحه از ساکنان سطح غربا در طبقات فلک خضرا به پیچید  
و فریاد و فغان زمینیان گوش کرو بیان ملاء اعلی را اصم ساخت خلاق به یکبار  
از درون بیرون بنوحه وزاری پر داخند و عالمیان درین عزای اشد خون از  
دیده روان ساختند (نظم) آفتاب ملک و ملت گشت در مغرب نهان روز روشن  
تیره شد در دیده اهل جهان از فراز تخت روحش سوی علین شتافت -  
شد بروح انبیاء محشور در باغ جنان + منصور خان حبشی که بر تبه وزارت  
عین الملکی معزز بود باملك الماس و ملك یوسف در مقام رفع خلل و رفع فساد  
اهل بازار و او باش شده قاسم بیگ کو توال را فرمودند که در چاوری مهابت تمام  
بنشیند و حسن بیگ نایب او در چارمینار قرار گرفته مردم اسواق را تا کید بلیغ  
نمایند که هر کس بکار و شغل خود مشغول باشد و اگر خلاف امر از کسی واقع  
شود فوراً سیاست نمایند و دروازه عالیه شیر علی را مفتوح داشته امر کردند  
که خاصه خیل در محلها و کل چاکران جایجا حاضر باشند و سایر مردم از شغل  
و عمل خود باز نمانند تصور خلل و فسادند نمایند و مردم غریب و اهل ایران چه

چاکر و چه سوداگر که درین دولت خانه مکرم بمنزله کبوتران حرم بودند کمال حیرت و بیم داشتند که آیا درین حادثه عظمی دشمنان جان و غارت کنندگان خان و مان (۱) عداوت جهل ظاهر ساخته چه فتنه و فساد برانگیزند پس بموجب وصیت پادشاه غفران مآل شاهزاده یوسف جمال را با فرو کروی لباس و کسوت خسروی آراسته در شاه نشین قصر محمدی محل بر اورنگ سلطنت اجلاس فرمودند و بار عام دادند تا خلائق از درون و بیرون زمین بوس و سجده پادشاه یوسف جمال سکندر اقبال بکنند و جمیع چاکران چه از مقربان عظام و مجلسیان کرام و سرداران و سلحداران و خاصه خیل و سایر ملازمان به توره و تزک بترتیب فوج فوج بر طبقات قصر فلك رفعت برآمده شرف بساطبوسی و سعادت عبودیت دریا قند و بعد از آن قضیه و حشمت انگیز این حالت مسرت آمیز روی نمود و آن واقعه پر شور و شربامنیست و سرور تبدیل یافت و جار چیان و منادیان در بازار و اسواق بر بالای فیلان و شتران سوار شده منادی بنام نامی حذیو جهان و القاب سلطنت انتساب شهریار زمین و زمان نمودند و بعد از فراغ این امور وقت عصر نعلش محصور بر حمت حی لایموت پادشاه ملک خصال را در سنگاسن زر نگار سوارش گذاشته جمیع مقربان و اعیان و امرا و وزراء و سادات و فضلا پیاده تشییع جنازه مغفرت اندازه خسرو جنت مقام نموده در لنگر فیض اثر که مدفن این دودمان رفیع الشان است و گنبدی چون سپهر اخضر که اعلی حضرت خاقان رضوان مرتبت در حیات خود طرح انداخته بودند و عمارت آن قریب با تمام رسیده بود برده مانند گنج مدفون ساختند و بفاتحه و دعای آمرزش روح اطهرش را مستغرق دریای مریح غفار نمودند.

مثنوی

افسوس ز پادشاه دوران زینت ده کار گاه امکان  
در اول عمر و بشادمانی بشتافت بملک جاودانی  
نا داشته چله (۲) بدوران شد جانب خلد همچو رضوان  
با قلت عمر کرده حاصل انواع کمال و گشته کامل

(۱) خانمان (۲) چله یعنی بعمر چهل سالگی رسیده -

کونین همیشه در ترا زوش برداشته ثقل هر دو بازوش  
شمع خردین همیشه بر نور زوخانه دین و ملک معمور  
مستغرق رحمت خدا باد محشور بروح مصطفی باد

مدت سلطنت پادشاه مغفرت دستگاه انار الله برهانه چهارده سال و پنج ماه و بیست و شش روز بود و عمر اشرفش سی و چهار سال و یک ماه و بیست روز و پنج فرزند سعادت مند بیادگار گذاشتند فرزندان اول که از همه بکبر سن و وفور عقل و دانش اختصاص داشت اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بودند که باستحقاق ذاتی و استعداد و صفات جبلی برجای والد بزرگوار قرار گرفته مالک سریر سلطنت و اورنگ خلافت شدند و فرزند دوم مهد علیا و ستر معلی همشیره مکرمه معظمه ایشان که در سال هفتم جلوس میمنت مانوس پادشاهی که بعد ازین در قضایا و سوانح سال مذکور سمت گذارش خواهد یافت در حباله نکاح حضرت سلطنت و خلافت دستگاه سلطان محمد عادل شاه در آمده ملکه آن دولت عظمی شدند و بعد از ایشان شاهزاده ابراهیم میرزا بودند که از صبیبه عالی حضرت ابراهیم عادل شاه که در نکاح خسرو غفران پناه در آمده بود و در سال دوم جلوس همایون طایر روح معصومش بر شاخسار اشجار بهشت آرام و قرار گرفت و دو پسر دیگر بعد از آن از یک مادر که بخورشید بی بی مسمی بود و پادشاه مغفرت پناه را نهایت تعلق خاطر بمومی الیها بود و قبل از رحلت ایشان بجوار رحمت ایزدی پیوست و در جنب گنبد مملو از رحمت ایشان گنبد دیگر محل دفن حضرت مومی الیهاست بوجود آمدند و الحال در ظل رافت و تربیت خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بر فاهیت و فراغت تمام بکسب کالات قیام دارند و از محدثات و مخترعات ایشان مسجد جامع رفیع و سیمعیست که در دار السلطنة حیدرآباد بنا نموده اند و قریب سی چهل هزار هون خرج آن شده و نا تمام مانده بود و در دوفرسخی شرقی دار السلطنة حیدرآباد صانها الله فی ظل دولت والیها عن الفساد طرح شهری انداخته بسطان نگر موسوم ساختند و دو اساس عریض متین بجهت دو قلعه و وسیع که یکی حصار شهر باشد و دیگری حصار دولت خانه عالی بنا گذاشتند و بعضی پنجاه ذرع

خندقی بر دور حصار شهر حفر فرمودند که بمنبع آب رسانیده از انجا بنیاد حصار بردارند و بیست و پنج گز دیوار را مقرر داشتند که بسنگ و آهک برآورده چون بزمین برابر شود بیست گز مرتفع ساخته کنگره و سنگ انداز بسازند و جمیع عمارات و محلهای چهار بسته دیوانی با تمام رسانیده عمارت میدان در بار و دکا کین چهار بازار و چهار منار می ساختند و قریب سه لک هون خرج آنجا شده بود و آن نیز قبل از آنکه با تمام رسد رحلت نمودند و دیگر قصبه سلطان پور که در حوالی لنگر فیض اثر قلعه گولاکننده متصل بگنبدی که بجهت مدفن خود ساخته بودند احداث فرمودند و آن بقدری معمور است و عمارات و قصرهای الهی محل و محمدی محل و حیدر محل و توابع و لواحق آن که بهفت طبقه خاقان جنت مکان سلطان محمد قلی قطبشاه ساخته بودند و چند لک هون خرج آن شده بود و مثل آن قصرها بر روی زمین بنائشده در روز تولد شاهزاده ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادلشاه بوجود آمده بود جمیع قصرهای فلک رفعت مذکور را آتش در گرفت و سوخت و شعلهای آن بفلک اثیر رسید و مدت چند روز که میسوخت احدی را میسر نبود که هزار قدم و دو هزار قدم راه بحوالی آن گذار نماید و این قضیه از قضایای عجیبه غریبه روزگار بود بعد از سوختن آن قصرها بجای آن قصر داد محل و حیدر محل و امان محل بچهار طبقه ساختند و مبلغهای کلی خرج آن قصرهای آسمان رفعت نمودند و در باغ بهشت اسائی مسمی بیاغ نبی جانب شمال دار السلطنه واقع است قصر رفیع و وسیعی بطرز عمارات عراق بدو طبقه ساخته معماران ماهر و بنایان نادر تکلف بسیار در آن نموده اند و نقاشان مانی قلم بطلا و لاجورد بطرح دلفریب نقاشی کرده اند و چندین عمارات دیگر در هر جا از آن پادشاه مغفرت دستگاہ بیادگار مانده است و ذات اشرف اقدسش جامع علوم عقلی و نقلی بود و در فنون فضایل مکتسبه و حیثیات متعارفه سعی موفور بظهور رسانیده بودند و بعبادت و صلاحیت بغایت مایل بودند و هر صبح یک جزو قرآن مجید تلاوت مینمودند و بطریق التزام هر ماه یک ختم مصحف میفرمودند و قوت حافظه کامل داشتند چنانچه کتب سیر و تواریخ را که مطالعه نموده بودند همه را مستحضر

و بطلاقت لسان و فصاحت بیان نقل هر حکایت و داستان مینمودند و فضلالی پایه سریر رفیعهای خورش تفریر بکالات و استعداد آن سلطان مغفور مبرور اعتراف داشتند و از فن انشا نیز بهره کامل داشتند و بر ظهر کتابهای نثر و نظم که بنظر فیض اثر در می آوردند و مطالعه آن از اول تا آخر مینمودند احوال مصنف و مؤلف آن از کتب دیگر تحقیق نموده بعبارات دلپذیر تحریر میفرمودند و گاه گاهی واردات طبع اقدس را در سلك نظم میکشیدند و چند غزل و رباعی و ترکیب بندی در مرثیه حضرت سید الشهداء از آن خسرو علین مکان بیادگار مانده است و صفات حمیده و اخلاق پسندیده آن پادشاه مغفرت دستگاہ در السنه و افواه کافه آدمیان ساری و جاریست و زیاده از آنست که درین کتاب ثبت توان نمود رحمه الله علیه

مقاله الکتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اغنی شهر یار مکرم بافر فریدون و شوکت جم از مطلع اورنگ خلافت بر آمدن و بر چهار بالش قدرت و عظمت و حشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار معدلت و نصفت و لمعات مرحمت و مکرمت روشن و نورانی ساختن

بر عقلای خبیر و عرفای بصیر که عالم آثار کواکب فلک سیر و عارف اسرار خفیات نهانخانه تقدیر اند مبرهن و روشن است که چون حضرت خالق ذو الجلال از دمتعال بجهت اعلی مرتبه خلافت و اسنی منزله نیابت خود ذات قدسی صفاتی را از نوع انسان که احسن مخلوقات و اشرف موجودات و مجموعه کاینات است برگزیند از معارج کبریای مقدس خالقیت و مدارج اعلای منزله ربوبیت اشراقات فروضات و لمعات مواهب و عطیات بجهت تربیت آن جرهر گرانمایه معدن وجود و برای تصفیه و تجلیه آن گوهر شاهوار بحر شهود نازل نماید و سعادت آثار کواکب سبعة سیار و شرافت اطوار گردش فلک دوار را بنشوو نما و ظهور و بروزش شامل و واصل سازد و طینت اور از لال اخلاق حمیده و اوصاف پسندیده مخمر نموده بانواع مکارم و اصناف محاسن آن ذات خجسته را آراسته منظور عالمیان و مشهود آدمیان گرداند و بوقت خاص و زمان

با اختصاص بر اورنگ عرش آسای سروری و سریر فلک فرسای خسروی متمکن ساخته زمام احکام و انتظام اقالیم عالم و عنان اهتمام مهام طبقات نبی آدم بقبضه اقتدار و سرپیجه اختیارش سپرده رفاهیت کافه عباد و امنیت کل ممالک و بلاد بآئین معدلت و نصفت و قوانین سیاست و مهابتش منوط و مربوط دارد . قطعه حضرت ایزد چو ذات کاملی را برگزید بر سریر خسروی بنشانندش با عز و جاه آسمان و اختران را تابع امرش کنند از برای خلق سازد سایه چترش پناه و موافق این سیاق و مطابق این مصداق انبعاث ذات کامل الصفات شاهنشاه جهان و خدیو زمین و زمان است که از بد و فطرت تا زمان جلوس بر اورنگ سلطنت یوما فیوما حضرت موجود کل و جود از محض رحمت و جود عطیات نا محدود و اصل ذات قدسی خصال و شامل احوال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال گرداینده است و وجود فایض الجودش را بزبور استعداد جهاننداری وزینت کجالات شهر یاری مزین و بجلی ساخته بعد از آنکه سن اشرفش بیازده سال و پنج ماه و پانزده روز رسیده بود بر اورنگ پادشاهی و سریر سلطنت و فرمان روائی صعود نمودند و بلغات و اشارات افسر و چتر خسروی ظلمت ظلم از جهان کهن محو فرمودند .

مثنوی

دوران کهن دگر جوان شد	گلزار زمین چو آسمان شد
دوران ز جهان ملال گسترده	درد هر بساط عیش گسترده
ابواب نشاط و کامرانی	مفتوح بشد بشادمانی
شاهنشاه مهر چهره بر تخت	اقبال غلام و بنده اش بخت
بر تخت نشست همچو جمشید	بالای فلک چنانکه خورشید
از فر قدوم حضرت شاه	اورنگ منیر گشت چون ماه
اکلیل چو مهر نور ورشد	بر تارک آشه بزین و فر شد
خود تاج کون چو آفتاب است	چون بر سر شاه کامیاب است
از خطبه بلند گشت منبر	زد پای بفرق چرخ اخضر
در خطبه چو نام شاه آمد	صد حادثه را پناه آمد



سلطان عبداللہ قطب شاہ

از نام جهان پناه بادل  
 از روز جلوس روز نوروز  
 این روز جلوس روز عید است  
 زین روز به گلشن سخن روی  
 زین روز کینم داستان سر  
 ز امروز ز شاه کام جوئیم  
 از نوک قلم گهر بیاریم  
 از گوشه برای ای نظاما  
 از نوک قلم به بند آئین  
 درهای کنوز طبع بکشای  
 دارم ز شه سکندر آثار  
 از پر تو آفتاب تابان  
 پیدا شده ز آفتاب پر نور  
 من نیز چو ذره ام مکدر  
 در گوشه انزوا بامید  
 اکنون که جهان شده است پر نور  
 رفتم که سخن طراز کردم  
 در مجلس خاص شه در آیم  
 زر یافت دگر عیار کامل  
 صد فیض گرفت و گشت فیروز  
 دروی همه خرمی پدید است  
 آریم چو بلبل نوا جوی  
 از خسرو مهر چهر جم فر  
 عیش و طرب مدام جوئیم  
 باغ ارم از قلم برانیم (۱)  
 بنا ز تنور جوش دریا  
 بنای نگارخانه چین  
 صد کنج هنر بخلق بنمای  
 امید توجهی درین کار  
 یاقوت شود جماد در کان  
 از نخل رطب ز تانگ انگور  
 رخشان بشوم ز مهر انور  
 بودم عمری بیاد خورشید  
 کی ذره شود ز مهر مهجور  
 زین راه دراز باز گردم  
 از کلک چونی سخن سرایم

بالجمله در صبح چهاردهم ماه جمادی الاول سنه خمس و ثلاثین و الف هجری  
 (سنه ۱۰۳۵ هـ) از کرباس گردون اساس نقارخانه پادشاهی صدای رعد آوای  
 نوازش دمامه و طبل و کوس و کور که بشارت و نوای کرنا و صفیر نفیر بکره  
 اثیر رسیده صلاهی عیش و عشرت بعالمیان در دادند و بارگاه گیتی پناه از ازدحام  
 عسا کر نصرت نشان و امرای عظیم الشان روز رای رفیع مکان و عمال کاردان  
 و سایر طوایف چاکران مثابه فضای دلکشای بهجت افزای عیدگاه گردید قصر  
 فلک رفعت خسروی از جمعیت مجلسیان عظام و فضلالی لازم الاحترام و مقربان



عالی مقام چون دار السلام شد ساحت بارگاه از انواع تجملات پادشاهی آراسته  
و مانند گلشن فردوس از کدورات پیراسته خدیو بی همال اعنی خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال بر فراز اورنگ خسروی قرار گرفت و آفتاب علمت کسب  
نور و ضیاء از رخسار گیتی آرایش نموده در برابر منصب آئینه داری اختصاص  
یافت ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان سریر سلطنت جا بجا در محل و مقام  
خود ایستاده جبین اخلاص و نیاز مندی بر زمین عبودیت و بندگی سویدند و بدعا  
و ثنای خسرو یوسف جمال و تهنیت و مبارکی جلوس همایون فالش زبان فصاحت  
بیان کشودند .

دعای و ثنای شهنشاه گیتی نمودند خاصان اورنگ اعلا  
بالفاظ خوب و معانی دلکش باشعار نغز و بایات زینا

و امر جهان مطاع و فرمان خلاق اتباع عز صدور یافت که ابواب خزانه  
و جامدار خانه مفتوح ساخته زر و افر و مرصع آلات متکاثر و تشریفات فاخر  
بو آورند و ارکان دولت و اعیان ملک و ملت را بخلعتهای اعلی و تشریفهای گران  
بها نوازش فرمودند و عاملان عظام و نایکواران کرام و قلعه داران معتمد و  
معتبران هر ملک و بلد را عنبر چها و طوقها و هت کراهی مرصع با تشریفها  
عنایت فرمودند و سایر چاکران درگاه اعلی علی قدر مراتبهم بانعام و اکرام  
مسرور گردانیدند و منشیان عطار د فضاخت پیشه و دبیران بلاغت اندیشه  
را امر معلی صادر شد که بحکام بلاد و عمال محال و عهده داران بنا درو گو تو الان  
فلاع فرامین بشارت جلوس همایون اعلی تحریر نموده بسکه و مهر مجدد و توفیق  
وقیع امجد مزین سازند و باخلعتها و تشریفها بجانب ایشان ارسال دارند و آنروز  
سادات عالی درجات و اهل مدارس و طلبه علوم و سایر مستحقین را احسان  
و اکرام شاهنشاهی شمول یافت و هر یک نصیبی کامل یافتند و برقیلها و عربها  
زر و شکر بار کرده در اسواق و بازارها گردانیده بتمام عوام الناس قسمت نمودند  
و از حبس و زندان جمیع بندیان و مجرمان را که بمعاصی و ذنوب کبیره و صغیره  
ماخوذ و مقید بودند ازاد فرمودند و شعرای فصاحت شعار سخن آفرین که در

تهنیت و مبارک باد پادشاه زمان و زمین قصیده های غرا و تاریخهای معجزه آسا  
گفته بودند صلحهای زیاده از حوصله و خواهش ایشان مرحمت شد از انجمله مولانا  
رونقی این ماده تاریخ را در قطعه درج نموده است (مصرع)  
مزمین شد جهانی (۱۰۳۵) از جلوس شاه عبداللہ  
و قیصر مداح که در سلك چاکران و مداحان منتظم بود این ماده  
تاریخ را در قطعه بسته است (مصرع)

پس طبقات انام از میمنت جلوس خسرو عالی مقام در محال امنیت و سرای  
آسایش مقام و آرام گرفتند دوران کهن دور جوانی از سر گرفت و خارستان  
غم و الم بهارستان شادمانی و نعم تبدیل یافت .

روزگار خزان شد و ز بهار خرمی یافت گلشن و گلزار  
بست امن جهان درین ایام از جلوس شه نکو فرجام  
در عیش و طرب بشد مفتوح عالمی شادمان ز جام صبح  
عهد سلطان شده چو فصل بهار خلق عالم شکفته چون گلزار  
باد این عهد تابروز قیام خلق از لطف شه همیشه بکام  
ظل چو ترش بدهر گسترده دشمن از حزم اوست پو مرده

ذکر قضا های بهجت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون اعلی که  
مشمتمل است بر آمدن حجاب عالی شان از جانب سلاطین با تمکین دکن و هندوستان  
چون خبر و حشمت اثر رحلت پادشاه رضوان مرتبت و بشارت خرمی  
اشارت جلوس سلطان یوسف طلعت سکندر حشمت بمسامع جلال و جاه  
سلاطین با تمکین دکن اعنی عادل شاه و نظام شاه رسید عالی حضرت سلطنت دستگاه  
ابراهیم عادل شاه ابو الحسن و عالی حضرت جمجاه نظام شاه میر جعفر را که هر  
یک معتمد و مقرب آن پادشاهان عالی جاه بودند بجهت تهنیت بخدمت خسرو ممالک  
تلنگانه ارسال داشتند و مکاتیب خیمه اسالیب که مضمونش مشتمل بر پرش  
و تعزیت سلطان جنت مکان و مبارکباد و تهنیت جلوس خسرو سکندر نشان بود

مع تحف وهدایا از اسپ و فیل و مرصع آلات مرغوب مصحوب حاجبان چرب  
 زبان ارسال داشتند چون حاجبان عالیمرتبہ بحوالی دار السلطنه حیدر آباد صانها الله  
 فی ظل حمایه و الیها عن الخلل و الفساد رسیدند از پایه سریر عرش قرین دو مرد  
 معتمد امین باستقبال ایشان مامور گردیدند که برسوم ضیافت و لوازم مهمانی  
 قیام نموده مشارالیهما را بیارگاه گیتی پناه بیاورند و آن دو معتمد باستقبال ایشان  
 رفته باآداب پسندیده و قانون شائسته بامور مرجوعه پرداخته باکرام تمام ایشانرا  
 پیایه سریر سلطنت مصیر آوردند و حاجبین مذکورین شرف ملاقات کثیره الحسنات  
 و سعادت حضور و افرا نور دریافته از قبل پادشاهان ثریامکان زبان فصاحت  
 بیان به پرسش و تعزیه خاقان جنت مکان کشودند و مبارکباد و تهنیت جلوس  
 خسرو بادین و داد اقدام نمودند و اعلحضرت خاقان یوسف طلعت سکندر  
 حشمت حجاب عالیشان را بتشریفات خاص نوازش فرموده بانعام واکرام  
 سرافراز ساختند و منازل رفیعہ و عمارات وسیعہ بجهت نزول ایشان تعیین فرمودند  
 و در بعضی از شهور سنه جلوس همایون اعلی اخلاص خان قزوینی از جانب  
 شاهزاده اعظم شاهزاده خرم ولد امجد خسرو بمالک هندوستان نورالدین جهانگیر  
 پادشاه بن جلال الدین اکبر پادشاه بجهت تهنیت و مبارکباد باتبرکات شاهانه  
 و مکتوب تهنیت اسلوب آن شاهزاده عالیجاه پیایه سریر سلطنت رسیده بشرف  
 بساطبوس مشرف شد و مقربان بارگاه جهان پناه تعظیم و تکریم او کاینبغی نمودند  
 و بجهت نزول منزله عالی معین شد و برنسبت حجاب دیگر بانعام واکرام پادشاه  
 یوسف جمال مفتخر و مباهی گردید و بعد از چندگاه دو مجلس عالیشان را بانحف  
 وهدایا و اسپ و فیل و کتابات محبت آیات که مضمونش اظهار یگانگی و داد  
 و مفهوش مراسم دوستی و اتحاد بود بچانب پادشاهان رفیع الشان دکن ارسال داشتند  
 و حاجب شاهزاده عالمیان را که بجهت ادای وظایف تهنیت و مبارکباد آمده بود  
 و بعض مدعیات دیگر نیز داشت مستدعیات او بعزاجابت مقرون گردانیدند و خان  
 مذکور نیز از مرحمت و مکرمت اعلحضرت خاقان یوسف طلعت سکندر  
 احتشام مسرور و مقضی المرام بخدمت شاهزاده رفیع المقام روان گردید .

ذکر تعیین گرون پیشوا و میر جمله که دورکن اعظم سلطنت اند  
و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمده درین سال به نسبت سابق  
در اوخر زمان خاقان علین مکان نواب علامی فهامی میر محمد مومن که برحمت  
ایزدی پیوست خاقان گیتی پناه منصب جلیل القدر پیشوای را بهیچ یک از  
مقربان سریر خلافت تفویض نفرموده بنفس اقدس و رای صوابنای مهرانجلای  
خود حل و عقد مهمات مملکت و قبض و بسط امور سلطنت و معاملات تدبیر  
و راجوت را متکفل بوده در جمیع مهم عباد و انتظام امور ممالک و بلاد اهتمام  
تمام می نمودند و جناب سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را که بعد از  
خواجه مظفر علی منصب دبیری بتوجه نواب علامی مرتضای ممالک اسلام  
مرحمت کرده بودند بواسطت مشارالیه نیز بعض مهمات سر انجام می یافت درین  
زمان فرخنده نشان که اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بر تخت سلطنت و اورنگ  
خلافت صعود فرموده ظللال چتر خورشید تنویر را بر جهان و جهانیان گسترده  
رای عالم آرای خورشید ضیا اقتضای آن نمود که پیشوای با عقل و تدبیر و میر  
جمله آصف نظیر بجهت ضبط قواعد سلطنت و ربط معاهد مهم سپاه و رعیت  
در پایه سریر سلطنت مصیر باشند و والده (۱) سیده خاقان جنت مکان درین وقت  
متوجه داماد خود شاه محمد (۲) ولد شاه علی عربشاه بشاه پیر زاده شد باملکان  
و خواجهای مقرب قرار دادند که مشارالیه را پیشوا کنند و منصور خان حبشی  
را که سابقا بحواله داری لشکر کابخانه و سرداری دنیا اعظم عین المملکی سرافراز  
تشریف میر جمگی دادند و میرزا روز بهان اصفهانی را که سلطان جنت مکان  
بود بعد از عزل خواجه افضل ترکه بمنصب ارجمند سرخیلی سرافراز فرموده بودند  
و مدت ده ماه باین امر جلیل اشتغال داشت معزول گردانند پس درین عزایم  
جازم شدند و در اول سال جلوس همایون اعلی شاه محمد مذکور را تشریف  
پیشوای دادند و چون طبع مشارالیه از تدبیر و کاردانی و پیش بینی در امور  
سلطنت بهره بود عالیجناب علامی شیخ محمد الشهیر باین خاتون را که از حجاب  
(۱) اعی خام آغا زوجه شهزاده میرزا محمد امین (۲) شاه محمد پدر شاه خوند کار



میر مکه مومن استرآبادی

سفر و ممالک ایران مراجعت نموده بود و خاقان علین مکان مغفورا را ده داشتند که منصب بزرگی که مناسب رتبه و منزلتش باشد تفویض فرمایند که قضیه هایلر روی داد درین وقت منصب پیشوائی بدیگری رجوع شده بود خلعت نایب پیشوائی بمشار الیه دادند و رخصت نشستن در مجلس حضور وافر النور بر نسبت شاه محمد پیشوا مرحمت فرمودند و چون منصب رفیع مذکور با شتراک بود منصب دبیری را از محمد رضای استرآبادی گرفته بعالیجناب علامی عنایت کردند و مشار الیه باین دو منصب از چند در میان اکابر و اعیان سرافراز گردیده با مور جزوی و کلی این دو مهم کامیابی می پرداخت و طبقات انام بواسطت ایشان از شاهنشاه نوجوان بهره مند و کامیاب میگرددند و شاه محمد پیشوا ازین جهت در سینه پر کینه تخم نفاق میکاشت و بوتهای خار میر و یانید و ابواب اتفاق با ایشان در همه حال مسدود می داشت اما منصور خان چون بمنصب رفیع القدر جمله المملکی سرافراز شد از فن نویسنده و عملداری بهره نداشت با مدد و اعانت بها منته (۱) شروع در عمل مذکور نمود و اکثر متوجه حال سپاهی شده در مقام اهتمام این طبقه در آمد و چون ربط او با بعضی پیشتر از بعضی دیگر بود و متوجه احوال بعضی پیشتر میشد افراط و تفریط در احوال طبقات مردم واقع شده بعضی کامیاب و بعضی ناکام می بودند و چون با طبقه غریبان خیر اندیش که ضابط در ایج مملک و ملت اندو در مهیات دین و دولت ازین جماعت تمشیت می باید یک رنگ نبود متوجه پیش آمدن این طبقه نمی گردید و عنان حکومتش در قبضه عمل بها منته بوده منصب سرنوینی و حواله داری خاصه خیل در زمان خاقان جنت مکان بعد از عزل ملک آدم بملک یوسف که از ملکان معتبر قدیم الخدمه این دولتخانه بود مرحمت شده بود بنا بر نسبت خدمت سابق مرتبه مدکی و خدمت گاری حضور سر بلند شد و بجهت قرب و منزلت حضور میان امثال و اقران خود کمال امتیاز بهم رسانید و اکثر مهیات سلطنت به پروانگی و ساطت او سر انجام می یافت و مقرب سریر سپهر اساس ملک الماس که از قدمای ملکان و عظامی غلامان دولتخانه عالیه است و خدمت سه پادشاه مغفرت دستگاه نور الله مر اقدم نموده

و همیشه مکرم و معظم بوده بحواله داری بعضی کارخانجات مثل سرکاری عمارات و زراد (۱) خانه و زر گر خانه و توپخانه و چند قصبه حوالی شهر و بعضی مناصب رفیعه دیگر فایم داشت درین وقت تقرب تمام یافته یکی از ارکان اربعه دولت گردید و در اکثر امور درین هنگام طرف شور (۲) می بود و ملک عنبر که از جمله معتمدان و مقربان سلطان جنت مکان بود دنیائی که یک لک هون تنخواه داشت حواله او بود و حواله داری جامدار خانه عامره و فیل خانه و طویله با حواله داری دیده بانان و دیگر مناصب رفیعه با و مفوض بود و قریب سی صد غلام گرجی و حبشی از زر سنجی خریده با اسپان و اسلحه و یراق ضمیمه لشکر نصرت اثر کرده بود چون درین وقت نوایر حسد در کانون سینه هم جنسان او اشتعال یافته بود در مقام سعایت در آمده امری چند غیر واقع با و نسبت دادند و او را از نظر اعتبار انداختند و دنیای او را با حواله داری فیلخانه و طویله عامره و بعضی کارخانجات دیگر بملک یوسف مذکور مرحمت نمودند و محل جامدار خانه را بملک ادراک سپردند و مشار الیه را در کنج بیکاری مزوی داشتند و غلامان گرجی و حبشی مذکور را از حواله جدا نموده علی قدر مراتبهم از هزار تنکه تا سه هزار ماهیانه مقرر کرده در بیرون دولتخانه منازل دادند و ازین جماعت چهار نفر را که بقدر امتیاز داشتند و آثار رشد و تمیز در ناصیه حال ایشان ظاهر بود یکی را که غلام ترکی نژاد بود خطاب فیروز خانی دادند و سه نفر دیگر را که حبشی بودند یکی را از دو نفر امتیاز داشت خطاب آدم خانی و دو دیگر یکی را یاقوت خان و دیگر پراحمید خان نام گذاشته هر یک را سردار فوجی از عساکر گردانیدند و قاسم بیک ولد مرشد قلی بیک ترکان را که در زمان سلطنت جنت مکان بمنصب رفیع القدر کو توالی داز السلطنه که از مناصب عمده است سرافراز بود و حسن بیک شیرازی نایب او بود درین وقت مشار الیهما را بر نسبت سابق معین داشتند و میر قاسم اردستانی که بعد از میر یزدی بمنصب عالی نظارت ممالک مکرم بود اکنون نیز ناظر الممالک شد و وزارت پناه خواجه افضل ترکه که در زمان پادشاه علین بارگاه مدت نه سال بمنصب عالی رفیع القدر سرخیلی

معزز و محترم بود و دنیائی که يك لك هون تنخواه داشت بحواله او بود چون در او اخر زمان سلطنت جنت مکان از سرخیلی معزول شد و دنیای مذکور نیز ازو تغییر یافته حواله میر محمد تقی طباطبا شده بود و درین وقت بسعی منصور خان همان سنجنی حواله مشار الیه شد و مجددا از جمله امرای عظام گردید و اعتماد راو برهن که سابقا بمنصب دبیری فرامین هندوی سرافراز بود هم چنان باخدمت مذکور مقرب اورنگ بادشاهی گردید و ناراین راو برهن که بمنصب رفیع مجموع داری که عبارت از استیفای ممالک است سرافراز بود درین وقت نیز این منصب رفیع باو مقرر شد و سرورای برهن که بمنصب شروع نویسی سرافراز بود درین وقت همان خدمت باو مفوض شد و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان و عهده داران عظام و عاملان کرام و نایکواریان هزاره و منصب داران بزرگ که تفصیل اسامی ایشان باعث طول مقال است چه در دار السلطنه و چه در ولایت هر يك بطریق سابق بخدمات مرجوعه خود معین گردیدند و جمیع رسوم و قواعد سلطنت که سابقا رسوم و معمول بود بهمان نوع جاری شد و حکام و عمال سابق درین وقت نیز بکار و عمل خود مشغول شدند .

ذکر قضایای سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی دار السلطنه رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری گذرانیدن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودند .

چون اعلحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتائید ذوالجلال و توفیق مهمن متعال بر سریر سلطنت و اجلال قرار گرفتند لوای شوکت و عظمت خسروی بر فراز طارم انجم مرتفع شده مشهود عالمیان گردید و طنطنه کامرانی و کامگاری و دبدبه شوکت و شهر یارش مسموع سلاطین دوران و منظور خواقین زمان شد و وصیت سخاوت و مکرمت آوازه نصفت و معدلتش در گنبد بلند بی ستون فلک نیلگون پیچیده و بمسامع جهانیان و کافه آدمیان رسید هر روز مجلس دیوان داری از انوار رخسار آفتاب آتارش پر نور بود و درگاه گیتی پناه از ازدحام امرا و وزرا و عساکر نصرت مآثر مشابه مجامع یوم نشور و کل خلائق از

مراحم و احسان نامتنا هیش بهره مند و مسرور و دیو صفتان مغرور از بیم قهرمان سیاستش در مضایق زوایای نیستی مستور قطعه  
ذله بند بعد ازین امنیت صدساله را عالم پرشور و شر در عهد شاه نو جوان ز آسمان نازل نخواهد گشت دیگر حادثات  
چترشه چون سایه گسترده است بر خلق جهان  
گشته آثار کواکب سعد در دوران چرخ

تا لوای حشمتش شد مرتفع بر آسمان  
و بعد از انتظام مهام سپاه و رعیت و استقرار امور ملک و ملت طبع اقدس اشرف اعلی مایل بسیر و سواری شد و فصل برشکال ملک هندوستان که به منزله فصل بهار ایران است بر مساحت زمین از سبزه نوخیز فرش مخمل بر گسترانیده و طبع نباتی از شگوفه و ریاحین باغات و بساتین را چون نگارخانه چین گردانیده لطافت هوا در غایت اعتدال و از کمال رطوبت انهار و چشمه سار پر از ماء معین و آب زلال نظم

زمین از سبزه و گل همچون سخن آسمان گشته

بسان کهکشانش نهری بهر جانب روان گشته  
زمین از لاله و نسیرین بنوعی یافته تزئین  
که گلزار جنان از دیده مردم نهان گشته  
برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شاخی هزاران غنچه در گلشن عیان گشته  
در چنین فصل فرح انگیز مسرت آمیز بسیر باغ لنگم بلی که قلعه ایست  
از بهشت برین و خاقان علین مکان جنت آشیان سلطان محمد قلی قطبشاه نور الله  
مضجع احداث آن باغ و غرس (۱) آن گلزار فردوس نمودار فرموده عمارات  
عالی و قصر متعالی در آن بنا فرموده اند محل عیش و عشرت آن خسرو رضوان  
مرتب بود متوجه گردیدند و در آن باغ ارم مانند و صحرای اطراف آن خیام  
(۱) تنصیب اشجار -

فلک ارتفاع سراپردهای گیتی اتساع برافراخته آن نزهتگاه رشک باع مینو و روضه خورنق (۱) ساختند و امرای عظام و وزرای با احتشام فرسخ در فرسخ قبهای خیمه و خرگاه را بفلک مهر و ماه رسانیدند و بزم خاص که از حور نوادان ماه سیما و پری پیکران خورشید لقا آراسته گردیده از نشأمل (۲) رخسار ماه رویان مشکین کا کل گل شگفتن گرفت و نغمه تار و ناله نای و مو سيقار مدهوشان بزم طرب را خاصیت انفاس مسیحا میداد و هوشیاران محفل عشرت را مدهوش و شیدا میساخت .

قطعه

تبارك الله از ان بزمگاه بر عشرت که دیده و دل از ویافته است نور و سرور  
شهنشاه است چو رضوان و بزم چون جنت

بگرد تخت ستاده پری رخان چون حور

و اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت باشاهدان زمره ساز و پری زادان  
دلنواز دران گلشن فردوس مثال مدت يك هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند  
و شادی و خرمی از بزم خاص خسروی رخصت بارگاه عام یافته جمیع خلائق  
بکامرانی مشغول شدند و زنگ کلفت ایام در آن فصل مسرت انجام از مرآت  
قلوب زدودند و از ان مقام دلکشنا بکوه بنات گهات که از جانب شمال متصل  
بیباغات دار السلطنه واقع است تشریف حضور وافر النور ارزانی داشتند و آن  
کوه و باغات را از ین قدوم بهجت و خرمی لزوم نمودار گلشن فلک خضرا  
ساختند و اطراف آن کوه پر شکوه مقدار دو فرسخ در دو فرسخ باغات پر اشجار  
و بساتین پر شگوفه و ازهارات (۳) و عمارات رفیع و ابنیه وسیع بغایت عمیق  
و بضر و طول يك فرسخ در يك فرسخ شاید که باشد و سدے بطول يك فرسخ  
بارتفاع صد ذرع و بعرض پنجاه ذرع تخمینا از گچ و سنگ برکنار آن دریاچه بسه  
اند گویند که اعلی حضرت خاقان سلیمان شان علین مکان ابراهیم قطبشاه نورالله  
مرقده دولک هون خرج حفر و سد آن حوض نموده اند از آب باران که در عنذوبت  
(۱) یعنی محل نعمان بن منذر که برائے رهایش بهرام گور ساخته شده بود (۲) یعنی  
نسایم (۳) یعنی عنجه و گل .

چون آب چشمه آب حیوان است ملو گردیده و بر فراز آل کوه مدور که مانند  
کلاه بر فرق زمین اغبر است پادشاه مغفرت دستگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراه  
عمارتی بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه ساخه اند و چندین عمارات دیگر که اثاثه  
سلطنت و تجملات حشمت و شوکت و اسباب کار خانجئات در آن گنجد از بالا  
تا پائین جابجا ترتیب داده اند و هشت محل که در دولت خانه گیتی نشانه بجهت  
جاگیری طبقات چا کران ترتیب داده اند درین دولت خانه نیز مرتب گردیده .

قطعه

بر فراز کوه آن قصر رفیع بر فلک چون عرش سلطان قدیم  
حوض و نهر باغهای دور او کوثر و تسنیم و جنات نعیم  
يك طرف دریای پر ز آب زلال يك طرف باغات و اشجار عظیم

سیاحان روی زمین و مسافران جهان بین بدین آئین سیرگاهی در اقالیم  
سبعه ندیده اند و مورخین راست گفتار از هیچ شهر یار جهاندار این نوع  
نستاری (۱) در زیر این گنبد زر نگار نشان نداده اند خسرو سکندر اقبال  
یوسف جمال مدتی در آن مقام دلکشا و آن محل نزهت افزا بعیش و عشرت  
گذرانیدند و از اینجا بیاغی که شبیه گلشن فردوس است و عمارت عالی  
رفیعی در آن باغ در زمان خاقان جنت مکان سلطان محمد قطبشاه بطرح عمارات  
عراق ساخته اند و تکلفات بسیار از طلا و لاجورد و نقاشی و جام الوان در ان  
عمارات دلپذیر واقع شده تشریف حضور ارزانی داشته چند روزی در ان مقام  
دلکشنا کامرانی فرمودند بالجمله اکثر فصل برسات را در گلشن و گل زار و سیر  
و شکار گذرانیده داد عیش و عشرت دادند و درین ایام که از اردوی معلی  
باغات و صحرا زیب و زینت پذیرفته بود و امرای عظیم الشان هر صبح در  
مرغزاری و هر شام در گلزاری میگذرانیدند در ولایت دکن اشتهار و انتشار  
یافته بود که غازیان نصرت شعار و امرای عالی مقام خاقان سکندر اقتدار یوسف  
عذار بقصد تسخیر ممالک طی مسالک می نماید سلاطین ذی جاه و خواقین عالم پناه

(۱) از لست یعنی چیز خوب و نیکو .

خوف عظیم و کمال بیم داشتند که ایا مقدمه الجیش از بجای ظهور خواهد نمود و قراول سپاه شجاعت و نصرت دستگاه بکدام مملکت نزول خواهد فرمود چون ایام منقضی شد اعلیحضرت خاقان سگندر شان کامیاب و کامران بدار السلطنه مراجعت فرمودند و امرا و وزرای عالیقدر و عساکر فیروزی شعار در ظل چتر سلطنت خسرو جهاندار قوار گرفتند سلاطین اطراف عالم و پادشاهان معظم را امینتی حاصل آمد و وحشت و دهشت ایشان زایل شده تفرقه بجمعیت تبدیل یافت -

تعریف جشن و توصیف میزبانی سالگره اعلیحضرت خاقان یوسف  
طلعت سگندر حشمت که مستمعان از استماع آن بشاشت  
عهد شباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت شراب روحانی  
از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند

یارب چه عشرت است که شد در جهان پدید این نوع جشن سور بعالم کسی ندید  
در گلستان دهر ازین نو بهار عیش صد غنچه نشاط زهر شاخ بردمید  
با عید نسبی نبود این نشاط را خال (۱) ایست بر جمال چنین سور صبح عید  
سبحان الله این چه جشن جهان آراست که فلک دوار با هزاران هزار چشم  
بیدار هر شب تا صبح بر کنار این انجمن محو تماشا گردیده و العظمة لله این چه  
سور پر سرور است که کارداران سبعة سیمار چون شجها و جامدار از برای اهتمام  
و رونق این بساط پر نشاط هر یک بکاری خاص اشتغال نموده سبحان ذی الملک  
و الملائکوت و سبحان ذی الکبریاء و القدرة و الجبروت • رباعی

جشنیست که عالمی از آن شادانست زین سور جهان کهنه آبادان ست  
باداگره سال خداوند جهان چند آنکه ستاره بر فلک تابان ست  
این دوران دهن سال و این جهان زلیخا مثال در عشق وصال بادشاه یوسف  
جمال عهد شباب و ایام جوانی از سر گرفته و گلستان جهان و بهارستان دوران  
ازین سور پر سرور و جشن سالگره خدیو زمان غایت عشرت و نصرت پذیرفته  
(۱) خالیست •

نظم

جهان چون گلستان شد درین جشن جهان آرا  
عروس دهر زیور بست در این سور سر تا پا  
هزاران گل شکفت اندر ریاض دهر زین عشرت  
ز عشق طلعت یوسف زلیخا باز شد برنا

الحق جشنیت که صد و نشینان عالم بالا و مسند آریان ملاء اعلا در آرزوی آند  
که سرعت سیر از افلاک گردان و دیده بنیش از کواکب تابان استعاره نمایند  
بر ساحت این بساط پر نشاط نازل شده بتفرج مشغول گردند و سور نیست که  
ساکنان خطه زمین چه از خطا و چه از چین قوافل مراحل و منازل طی نموده  
بهر تماشای این جشن و سور میمون و تفرج میزبانی سالگره همایون بیارگاه  
خلاق پناه آیند -  
قطعه

اندرین بار که چون فلکست پر زحور و پری و از ملک است  
ز آدمی زادگان بحسن و جمال به زحور و پری فزون زلک است  
بود این جشن و سور پادشهی که به تختش سماک تاسمک است  
زیر حکمش سپهر پنداری کله فیل و تیغه کجست  
بز مکا هیست بدان و سعت که هر انجمنی از آن چون فضای فلک مشحون از  
کواکب ثوابت و سیمار و عشرت سرائیست چنانچه بقسحت که هر گوشه اش  
بهشتیست پر از حور و غلمان چه مست و چه هشیار درین هنگام فرح انجام از  
گریاس نقارخانه گردون اساس صدای عشرت افزای طبل و دمامه صلابی عیش  
و نشاط بهالمیان در داده و صفیر نفیر و نوای کرناوندای شادمانی بگوش صغیر  
و کبیر عالی و اهالی جهانیان رسانیده غلغله نقاره و صور ناصح (۱) جوش  
و خروش در دراز و پهنای وسیع فضای زمین و آسمان انداخته و مشقه اعلام  
خرمی و طرب اعلام برفه خیمهای فلک از تفاع بر افراخته  
نوای طرب بر فلک بر شده ز شادی دماغ جهان تر شده  
زغریدن کوس گوش فلک شده پر چو از جوش ذکر ملک

(۱) یعنی چنگ -

صغیر و نفیر و صلاهی نشاط هم آهنگ گشته پی انبساط  
 هر صبح و شام فراش زادگان کبک خرام جاروب دستهای زرین و سیمین  
 در کف دست بجای رومی و فراشی و سقا پسران مقبول مشکهای بلغاری پر از آب  
 حیات کرده در عین آب پاشی قضای عشرت سرا مانند ساحت بهشت بس باصفا  
 و در نزاهت و لطافت هوا مشابه گلزار ارم و قردوس معلی نظم  
 از صفای فضاش چشم منیر و زهواش مزاج قوت گیر  
 روح ازان یافته حیات ابد چشم را دیدنش علاج رمد  
 نور ینش سواد سیاحت او راحت جان و دل نزاهت او  
 کلا و ندان رقاص تلنگانه و حیدرآباد و بهاک و شان خوش صورت  
 کرنا تک و پاتران زیبا شمایل احمدآباد و لولیان صبیح الوجه کابل و لاهور و هر کنیهای  
 ملیح الحسن آگره و برهانپور و مندلی نوازان با اصول و تال زنان بس مقبول  
 جوق جوق در هر طرف بر قاصی و محو تماشا و مدهوش تفرج چه صالح و چه  
 عاصی هنگامه جشن و مجلس بزم بنوعی گرم میدارند که لمحۃ البصر تماشا ئیان را  
 فراعی نیست و استادان خواننده و سازنده هر ملک و هر دیار که هر یک چون  
 بار بد و نکیس در فن موسیقی یکتای بی همتا اند در سیر مقامات و شعبها بنغمهای  
 دلکش و ترانههای روح افزا آب را از جریان و مرغ را از طیران باز میدارند  
 ساقیان شگفته روی مهر سیما جام بدر آسا از شراب صاف لبریز کرده صلاهی نوشا  
 نوش بمحبوبان باده نوش در داده هوش را چه یار که در آن بزم دم از هشیاری  
 زند و عقل را چه حد که در آن عشرت سرا لاف شعور و خبرداری نماید حریفان  
 باده پیم با معشوقان ماه سیما هم نشین و ممدوش و سرمست و مدهوش گاهی معشوق  
 نازنین سر در کنار عاشق مسمتند حزین نهاده و گاهی عاشق زار سر بر پای معشوق  
 گلرخسار گذاشته از غایت استغنا معشوق دلنو از در عین ناز و از نهایت افتادگی  
 عاشق زار در کمال عجز و نیاز -  
 عاشقان را کام دل امروز حاصل می شود زانکه معشوقان ز عین لطف ناظر گشته اند  
 عشقبازان را چه شاد بهاست در این انجمن زانکه محبوبان عالم جمله حاضر گشته اند

درین اوقات اگر دیدهای تیزبین بغیر از دیدن رخسار آفتاب طلعتان شغلی  
 پیش گیرد در حدقه بی نور ماند و دست و پنجه اگر بمساعدت بخت بر نخ سیمین  
 و ساعد و ساق بلورین در نیا و یزد معطل و بی زور گردد رخسار دلبران از کیفیت  
 شراب لعل فام اگر لمعه لمعه آتش شوق در سینه عاشقان بر افروز درو است  
 و عشوه و کرشمه پری رویان اگر دل اسیران بیچارها ز جا برد بجا از طرفی  
 فوجی از محبوبان مشکل موزون با هزاران غنچ و دلال و از طرفی جوقی از  
 بخونان مفتون با کمال حیرت لال از گوشه هر چهره با چشم و ابر و شیوههای شیرین  
 پیشه کرده و از گوشه چون هلال کاسته عمل فرهاد و تیشه کرده صاحب  
 مذاقان شیرین مقال در انجمنها با جوانان گلرخسار در عین مذاق و نظر بازان  
 خیره چشم در گوشه و کنار بمطالعه صفحات چهرهای آفتاب اشراق . مثنوی  
 هر دلی کامیاب گردیده ذره چون آفتاب گردیده  
 خوب رویان همه چو حور و پری دلبر و کامده بعشوه گری  
 همه خوش روی و خوش قد و خوش گوی برده دلهای عاشقان چون توی  
 همچو طاؤس هست پر زیور جلو هر گر هر یک از دگر بهتر  
 هر کجا جمعی ز اهل بهشت لیک از اهل دیر و اهل کنشت  
 هر طرف نغمه های روح افزا خاصه خوانند های حور لقا  
 چشم از حسن نورور گشته گوش از نغمه پر دُرر گشته  
 در چنین بزم خسرو عادل مایه عیش جاودان حاصل  
 تبارک الله از روایح افزای بخور و عطریات و طیوب که قوت شامه از ادراک  
 انواع آن قاصر ست بجزهای زرین و سیمین در هر طرف مجلس و محفل گذاشته  
 اند و صاحب حستان مقطع بتقطیعات فاخره بخور عود و بر مکی و کشته بر افروخته  
 و صندل و زعفران و مشک و چو ه در بادیه های طلا و نقره مملو ساخته در  
 خو انهای مصور مطلا گذاشته و عبیر و انواع خوشبوی طبق طبق چیده و اقسام  
 گلهای خوشبوی مثل هولسری و چنپا و مگره و سینوتی و یاسمن و رایبل گلدستها  
 و طرها و کلبند بها که محبوبان صاحب جمال سر بان می آریند ساخته و بسته اند



وبه نازنین گل اندام صبح و شام تقسیم می نمایند هیچ بیاض گردنی نیست که زیب از صندل تر نیافته باشد و هیچ سینه و بر دلبری نیست که زعفران و مشک بطرز خاص نمالیده باشند و تنبول طبق طبق بسایر محبوبان و خاص و عام میدهند و کیفدانهای مرصع پر از کیفیات و مفرحات و حبوب بطلا و جواهر مزوج شده بجهت خاصان مجلس می آوردند و هر کس هر چه میخواهد تناول و سبز چهرهای ملیح و گندم گونهای صبیح لب و چشم و دست از پان و کیف و حنا سرخ کرده با جامها و پیرایها و لباسهای الوان با انواع حلی و زیور در برابر قصر فلک فرسا و محل بهشت آسا جایجا بر قاصی مشغول می باشند چه قصری که سقفش با عرش اعظم دعوی همسری نموده و سطحش با فلک الافلاک برابر (۱) بسته طاق کسری در پیشگاه رفعتش نرد بان پایه و بارگاه سلیمان در جنب وسعت و زینتش بیقدر و مایه -

قطعه

در عهد شاهان سلف زینسان عمارت بر زمین

چشم فلک در قرنهای نادیده با چندین ضیاء

بر هفتمین سقف فلک کیوان خجل از رفعتش

چرخ نهم در وسعتش مانند گوی در هوا

طاق ز ایوانش فلک خدام در گاهش ملک

روح الامین چون طایری طیران کند در آن فضا

و در بالای طبقه اعلی که بر فعت اعظم است فروش زربفت و ابریشمین گمترده و در و دیوار آنرا نقاشان مانی قلم و طراحان اورنگ رقم بطرح دلقریب و نقوش بس غریب بانواع زینت و زیب طراحی و نقاشی نموده اند و طاقچههای آنرا از ظروف و آوانی (۲) فغفوری و بغوری چینی و آگینه حلبی بترتیب مطبوع چیده اند و در آن مقام که بمنزله اعلایین است هیچکس را قدرت عروج و صعود نیست مگر ذات خجسته صفائی که از غایت خلوص و و داد و نهایت صدق و سداد بآن مرتبه رسیده بحرمیت آن مقام قدسی احترام حاصل نموده باشد و در هر طبقه از طبقات آن قصر فلک منظر از طبقات نام فراخور دولتخواهی

(۱) برابری (۲) جمع آنیه و آنیه جمع انا بمعنی ظرف •

و خدمت گذاری مرتبت و منزلت یافته بعبودیت قیام می نمایند و در طبقه بالا که محل اخص خواص است قریب صد دانشمند بی مثل و مانند که هر یک از ایشان سر آمد اقلیم اند و اکثر ایشان بشرف سیادت و رتبه نجابت مشرف و ممتازند بز انوی ادب در آمده اند و مخاطب بخطاب مجلسیان حضورند و حجاب سلاطین نامدار و رسل خواقین عالممقدار که از اقلیم ایران و ممالک هندوستان و از هر ملک و دیار آمده اند هر یک در مقام مناسب بغایت ادب قرار گرفته اند و بعضی از ملکان معتمد و خواجه سراهای معتبر بر حوالی بساط عالم انبساط نزدیک و درر ایستاده در خدمت گذاری اند و در طبقه دیگر از طبقات آن قصر سپهر نظیر جمعی از خواص ناس که عدد ایشان قریب بسیصد نفر باشد از و رای حجاب دور ایستادگان پایه سریر خلافت مصیر را مشاهده مینماید بعبودیت مامور و بخطاب دولت محلی معزز مسرورند و جمعی از اعیان نوع انسان که هر یک زبده دودمانی اند در پیشگاه این طبقه رفیعه دستهای بالای هم گذاشته بکمال ادب ایستاده اند و بخطاب سلحدار محلدار اشتهار دارند و در زمین و یسار آن پیشگاه دو صف از غلامان ترکی نواد و حبشیان زندگی نهاد که چون دیوان مازندران و هر یک چون رستم داستان و سام نریمانند بعضی از بشان عصاهای طلا بکف و بیدهای نقره گرفته ایستاده اند و سلاحداران که موسوم بخاصه خیل اند چهار هزار مردکار زار شمشیر زن چابک سوار نیزه گذار که هر یک بهادر زمان و تهمت دور اند در طبقات دیگر صف در صف زده اند و حواله داران عظام عهده داران با احترام و سرداران عالیشان و وزرای رفیع مکان هر یک در محل ولای خود چه بالا و چه پائین مجابجا ایستاده اند سر نوبتان مریخ صولت عصاهای مرصع بدست گرفته باهتمام بارگاه پادشاه اشتغال دارند طبقات چاکران دیگر از ملازمان بچده کارخانه و سر پرده داران و دیده بانان افزون از چند و چون دیده و ر ایستاده شده اند و فیلان کوه آثار و اسپان عربی نواد برق رفتار با حلهای زربفت و مخمل و عبائیهای زر دوزی و زنجیر و جامهای نقره و طلا در فضای بهشت اسای آن قصر فلک رفعت جایجا ایستاده کردند با جمله درین جشن و میزبانی سالگره خاقان

یوسف جمال مجلسیان عظام و مقربان کرام و سرداران با احتشام و امرای عالی مقام و عجمان دولتخواه خیر اندیش و عربان شجاعت و سخاوت کیش و ترکان باتهور پرستیز و حبشیان جنگجوی شور انگیز و دکنیان جلادت شعار یکنک باز و بهمنان حیلت گر نیرنگ ساز و کل طبقات چاکران دیگر هر یک در مکان خویش محو بارگاه گیتی پناه اعلیحضرت ظل الهی گردیده و بر بالای طبقه هفتم که مشابه عرش اعظم است خدیو اعظم و خاقان اکرم شاهنشاه یوسف طلحت سکندر حشمت ناهید عشرت - نظم مثنوی

شاهی که مهر تو (۱) از نور رای اوست این نه رواق چرخ بزیر لوای اوست  
 نورد و چشم عالمیان خاک پای اوست هر کس که هست ذره صفت در هوای اوست  
 خورشید شقه علم عرش سای اوست مه نیز نخل (۲) خنک خلافت سرای اوست  
 چندین هزار جان مقدس فدای اوست او از برای عالم و عالم برای اوست  
 شهر یار عالم پناه الموبد بتائیدات الاله سلطان عبد الله قطبشاه لازالت ظلال  
 سلطنة مصنونه عن النقصان و الزوال و اساس حشمته محفوظه عن الفتور  
 و الاختلال مادام الدال مقدا علی الذال و الذال اکثر عددا من الدال بر زبر  
 اورنگ تمام طلا و مرصع بجواهر قیمتی آبدار و مکمل بدرر شاهوار تکیه زده  
 از مقام جبروتی و محل لاهوتی نظری مانند آفتاب عالمتاب بر جمیع ذرات خلاق  
 چه فوق و چه تحت انداخته و هر یک از افراد انسانی و احاد بنی آدم بقدر حال از  
 پر تو عاطفت و رافت سلطانی بهره کامل یافته و خلاق فردا نوعی شادمان  
 و کلمیاب که همانا وصول بهشت اعلا و وصول سعادات و راحت فردوس معلی  
 میسر شده است . بیت

ز مشرق چو طالع بشد آفتاب بگردید ذرات ازان نور یاب  
 کجاست دیده که لمحّه بر جمال جهان آرایش تواند نگریست و کراست  
 بینشی که لحظه طلعت خورشید اشراقش مشاهده تواند نمود و چند خرد سال  
 صاحب جمال سرخ دستار که هر یک از ایشان چون آفتاب تابان و رشک حور  
 و غلمان است و چهل و چهار چیز که در حسن کامل معتبر است در هر یک

(۱) مهر نور و (۲) یعنی عطیه بخشش -

موجود و نزد از باب فراست آن کجالات در ایشان معدود بالباسهای پر تکلف و انواع حلی و زیور در برو ساعد و گردن و اعضای دیگر مرتب داشته اند بغایت ادب در عقب ایستاده رومالهای لاجوردی رنگ پر طلا می افشانند و بنوعی رموز فهم و اشارت یابند که آنچه در ضمیر غیب دان اعلیحضرت ظل الهی گذرد فهمیده بآن امر قیام مینمایند و این هنگامه بزم آرائی و جشن سالگره را تا یک ماه گرم میدارند و در شب آخر در فضای دلکشای میدان داد محل و چاوری تهانه و کوتوالخانه که در طرفین این میدان واقع است چراغانی میکنند که ناظران را هزار چشم باید تا تفرج آن نمائید فلک البروج با آن همه کواکب ثوابت که بر بالا واقعست از خجالت و انفعال حجابی چون سحاب از دود آن بر روی خود کشیده و چراغان خود را پوشیده و آن شب تاریک چون روز روشن گردیده اگر بالفرض آفتاب از افق طالع گردد و مثل در روز نماید یا چون چراغ نزد فروغ مهر بی ضیا و نور بماند و آتشبازی میکنند که اگر ابراهیم خلیل گل ریزان را مشاهده کردی گلزار خود را بآن تبدیل میساختی و اگر در آن شب ماه طالع بودی از ماهتاب کسب ضیاء یکماهه در یک لمحّه میکردی و دعوی همسری با آفتاب خاوری مینمودی و بلکه در ضیا خود را چون ید بیضا می شمردی و چنان سر بر فلک دوار کشیده و از شرر فلک قمر را پر از کواکب و شهاب ثاقب ساخته و نیز از قبه فلک ائیر گذشته تا بکجا رود ماهتاب لون گلریز نوع نوع بالجمله صد و چند قسم آتشبازی در آنشب سوخته می شود و آنشب تا صبح داد عیش و عشرت می دهند و بر رشته ابریشم و زرتار که طولش چون طول ازل و ابد است گره میزنند و این جشن میزبانی سال گره سال دو از دهم است از ولادت باسعادت که وقوع پذیرفت امید از خالق لیل و نهار و گرداننده افلاک دوار چنان است که این عیش و سورما دامت الاعصار و الدهور هر سال به یمن اقبال شاهنشاه یوسف جمال مجدد و بتائید اینزد متعال تمتد و مخلد باشد -

مثنوی

نیست کس را بهیچ شهر و بلاد این چنین بزم و سور و عشرت یاد

گرچه پايام نرفته بهر سفر ليك بس دیده ام کتب زسير  
 کرده ام سير جمله عالم گرچه ره طی نکرده ام بقدم  
 آنچه بگذشته زينجهان از نقل همه رادیده ام بدیده عقل  
 خوانده ام سرگذشت هر شاهي دیده ام جشن هر شهنشاهي  
 مجلس اراني بسي سلطان بزم پيراني بسي شاهان  
 خود بنودست اين چنين قانون هيچ شه را بهيچ عهد وقرون  
 پادشاهان کنون که در عالم زيב مسند بداده اند چو جم  
 بر افاليم حکمشان جاريست ليك ازين جشن طبعشان عار يست  
 هر يکي چون هر بر در رزم اند ليك قاصر زا نيچنين بزم اند  
 اين عنايات ذوالجلال آمد که بشاه نکو خصال آمد  
 کي توانم که وصف شاه کنم وصف شاه جهان پناه کنم  
 مورچه چون رود بدور سپهر دزه کي کند احاطه مهر  
 و چون درين جشن و سور عظاي پايه سرير سلطنت و شعرا و فضحاي  
 حسان مرتبت زبان بعوت و مناقب کشودند و موزونان دار السلطنة بزبان  
 فارسي و دکني قصايد غرابسلك نظم در آورده بمسامع جاه و جلال خاقان  
 يوسف جمال سکندر اقبال مير سانيدند جامع اين رموز بهجت و مسرت اندوز  
 اين داستان را ترتيب داده باین تقريبي مي خواست - مصراع

مورصفت نزد سليمان رود

و درين ره و ز طرب و شادي افروز تعريف و توصيف جشن سالگه همايون  
 را همين داستان مرقوم ساخت و ذکر اين بزم گيتي آرا را اين سور طرب اتزا  
 بهمين شرح و بيان اکتفا نمود -

ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سيد الشهداء عليه النجيه  
 والثناء را يام غم انجام عاشورا و بيان رسوم و قانون اين عزاي پر رنج

و عناکه مخصوص سلسله عليه رفيعه قطب شاهيه است

دوين سراي بوقلبون عيش باغم است گر گلشن است دهر خزانش محرم است



عاشورخانه بادشاهی

ترك طرب کنند خلائق درین عزا کز ذکر قصه شهدا دیده پرتم است  
 گردند خلق جمله سیه پوش و سوگووار بر بوریا فقیر و بر اورنگ گرجم است  
 رسم عزای قتل جگر گوشه رسول از قطبشاه شهره آفاق عالم است  
 رسمست قدیم و قانونست مدیم از ابتدای سلطنت خاندان علیه عالیہ قطبشاهیه  
 خصوصا از زمان خاقان جنت بارگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراه و درین زمان  
 سعادت و میمنت مال ابدی الاتصال سلطان یوسف جمال سکندر اقبال بر نسبت  
 سابق بازواید ولو احق معمول و مرسوم است که چون هلال پر ملال ماه محرم  
 که مثابه شقه علم عسا کر الم و مشابه ما هیچہ لوای افواج کربت و چشم غم  
 است از کنار آسمان کدورت بنیان نیلگون غریق دریای خون مشهود ساکنان  
 این دیار عقیدت دثار و منظور بحبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم السلام  
 الله بعدد اقطار الامطار گردد بجهت رسوم تعزیه شهادت حضرت سید الشهداء  
 و غریبی و بیکی شهیدان ستم دیده دشت کربلا بنا بر متابعت روح مقدس محزون  
 مصطفای معلی و موافقت نفس اقدس مغموم و مغموم مرآتضای مزکی و بتول  
 زهرا و مرافقت قلوب پرملالت ائمه هدی علیهم التحیه و الثناء خسرو جهان دار  
 عالم مدار از اورنگ زرنگار خورشید آثار فرود آیند و بساط نشاط در نور دیده  
 عیش و عشرت بدرود فرمایند و افسر مهر شعاع از فرق فرقدار تفاع بردارند  
 و لباس سلطنت و کسوت شهرباری بحامه عزا و سوگواری مبدل سازند و طرب  
 سرای سینه و دل پر شکوه راما وای حزن و اندوه گردانند و امرها نمطاع بجمیع  
 ممالک محروسه صادر فرمایند که در تقاره خانهای فلک رفعت دست از نوازش  
 کوس و تقاره و طبل و دمامه بازدارند و ارباب ساز و نغمه آلات صنعت خود در  
 غلاف کرده از ارتکاب عمل خود مجتنب باشند و بجمیع خوان سالاران و چاشنی  
 گران حکم معلی شرف نفاذ یابد که در مطبخ خاص و عام مطبخیان و باورچیان ادخال  
 لحوم در اغذیه و اطعمه خاصه و خرجی نه نمایند و در بازار و محلات حکم فرمایند  
 که دکا کین تازی و سندی و بنگ و مغیرات حرام و حلال در ایام عاشورا به  
 بندند و قصابها قنارها از بازار بردارند و تنبولیان تنبول نفر و شند و کسی مباشر

حوردن گوشت و تبول نشود و حجامان در حمامات سر نتراشند و کیسه نمالند  
 بالجمله جمیع تکلفات و لذات محرمه و مباحه متروک و ممنوع می باشد و احکام  
 مذکور بر جمیع مسلم و کافر و طبقات انام درین ایام غم انجام در مالک محروسه  
 جاری میدارند و از جامدار خانه عامره چند هزار دست رخت سیاه و کبود  
 باعصاهای سبز و سیاه آنوسی که لازمه عزا و ماتم است بجمیع مقربان بساط  
 گیتی انبساط و امرا و وزرا و مجلسیان و باکثر ملازمان و بندگان بارگاه جهان  
 پناه و ذاکران و مداحان قسمت می نمایند و دو عمارت عالی اساس منبع  
 الکریماس یکی درون دولتخانه گیتی نشانه و دیگری در بازار دار السلطنه ساخته  
 اند سخن این دو ایوان وسیع را بفروش سقر لاط سبز و سیاه مفروش مینمایند  
 و سقف آنرا بمخمل اطلس کبود می پوشند و دیوانهای آن ایوان کاشی کاری  
 الوان که ادعیه و دوازده امام و بطرحی مرغوب مطبوع منقوش است نموده  
 اند و در هر یک ازین دو عمارت چهارده شده باسم چهارده معصوم علیهم  
 سلام الله الملك القيوم باسروطهای پولاد و معصص بطلا و نقره که استادان  
 نادر و هنر مندان ماهر بطریق کار نامه آنها ساخته اند و زربقتهای چهارده  
 ذرعی که سور قرآنی و ادعیه ماثوره شعر بافان کامل سرکار عالی بطرح دل  
 فریب با کمال زینت و زیب دران بافته اند بران شدها پوشیده بر سر پای میگذرانند  
 و در جدار فضای وسیع آن دو عمارت ده صف طاقیچه تعبیه کرده اند  
 موازی یکدیگر و در هر یک طاقیچه جای چراغی ساخته اند موازی یکدیگر و در  
 هر یک طاقیچه جای چراغی ساخته اند در شب اول مقرر است که صف اول از  
 پائین چراغان می کنند و در شب دوم صف اول و دوم و در شب سوم صف اول  
 و دوم و سیوم و برین قیاس هر شب یک صف زیاده می شود تا در شب دهم جمیع  
 صفوف دهگانه روشن و چراغان میکنند چنانچه مجموع چراغها از ده هزار متجاوز  
 می شود چراغدان های بزرگ برنجی که در هر یک صد و دو یست شمع و چراغ  
 روشن می شود بصورت اشجار بر شاخ ساخته از برابر ایوانهای مذکور

گذاشته و شمعهای کافوری بلندتر از قامت آدمی بالای ایوان و اطراف حوض  
 آن چیده هر شب روشن مینمایند و سیاه پوشان عزای سید الشهداء و عزاداران شهدای  
 دشت کر بلا صبح و شام بلکه علی الدوام در آن مقام حاضر می باشند و جمعی  
 از ذاکران خوش آواز و خوش خوانان نغمه پرداز مرثیه های دلسوز و اشعار  
 غم اندوز بناهای حزین و دل اندوه گین میخوانند و مستمعان عزا دار و ماتمیان  
 دلفگار را برقت و گریه درمی آرند و مداحان مدایح و مناقب ائمه معصومین  
 و مطاعن اعدای دین و دشمنان ذریه سید المرسلین بآهنگهای حزین می سرایند مجلس  
 ماتم داران از جوش و خروش ذاکران گرم و دلهای عزا داران از آتش حزن  
 و اندوه نرم رباعی

دلهامه ز آتش عزا بریان است چشمان همه دم ازین الم گریا نیست  
 در سینه همیشه سوز ازین ماتم هست از دیده همیشه اشک در جریا نیست  
 و وقت عصر از قصر داد محل اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال ملبس بلباس بنفش و آل بر مرکب بغایت نرم نرم رفتار یابر سنگاسن مخمل  
 و اطلس سیاه که بجهت ایام عاشورا ترتیب داده اند سوار شده و جمیع مقربان  
 و مجلسیان و امرا و وزرا و طبقات چاکران همه سیاه پوش و دوش بردوش همراه  
 مرکب آسمان رنگ بایوان الاوه توجه میفرمایند و دو مداح خوش آواز بر جانب  
 یمن و یسار سنگاسن آفتاب مسکن بخوانند مرثیه های که از جمله و اردات طبع  
 خسرویت اشتغال می نمایند و چون بعبارت الاوه میر سنند از دروازه آن ماتم  
 سر پایاده شده برهنه پای باندر و ایوانی که شده ادران گذاشته اند در می آیند و بدست  
 مبارک خود تسبیح های گل بر شدها می بندند و وقت شام شمعهای کافوری و چراغهای  
 که در برابر ایوان گذاشته اند یک یک بدست مبارک روشن می نمایند درین وقت  
 ذاکران مرثیه خوانی و مداحان بخواندن مدایح حضرات ائمه معصومین مشغول  
 میگرددند و بعد از ذراغ از گلبندی و روشن کردن شمع و چراغ خطیب فصیح  
 بلیغ پیش صفوف خدام پادشاه گیتی پناه ایستاده برای ترویج ارواح شهدای  
 کربلا و حصول ثواب عزرا شهادت سید الشهداء و خلود سلطنت خسرو عالم آراء

باواز بلند و عبارات دلپسند فاتحه میخواند و بعد از آن حضرت اعلی سجده شکر توفیق این عبادت بجای آورده متوجه قصر و محل دولت خانه میشوند و مجلسیان رفیع الشان و امرای عالیمکان در خدمت پیشوای عالیمان در ایوان الاوه قرار میگیرند و قصه پرسوز واقعه کربلا و شداید محن و مصایب سیدالشهدا استماع مینمایند و بجای اشک خون از دیده میریزند و بعد از فراغ از مراسم تعزیه کنند و رومی که بغیر از گوشت انواع تکلفات در اطعمه و اغذیه نموده اند صرف می کنند و پیش هر کس طبقه از نانریزه که بقرنفل و هیل و نبات و اشیا خوش طعم که بمنزله تنول است میگذارند و پیاله های شربت نبات و قند با گلاب آمیخته در خوانهای بزرگ گذاشته بمجلس می آورند و بتمام اهل مجلس مکرر میرسانند و ذاکران و مداحان بنوبت ذکر میکنند و مدح میخوانند و تا نصف شب مجلس تعزیه و ماتم برین وجه داشته میشود و هم چنین در الاوه بیرون دولتخانه عالیه که بحواله کوتوال شهر ست برسوم و آداب تعزیه بطریق که در الاوه اندرون معمول است بعمل می آید و در آن الاوه نیز جمعی کثیر از مجلسی و سلحدار و مردم تجار و جمله اهل شهر از خواص و عوام جمع میشوند و رخت سیاه بر نسبت الاوه حضور بمردم قسمت مینمایند و کندوری و نانریزه نیز بهمان طریق صرف مینمایند و جمیع اخراجات و تکلفات این الاوه نیز از سرکار فیض آثار واقع میشود تا نصف شب مراسم ماتم و عزادگی و خواندن روضه الشهدا اشتغال میدارند و درسی چهل محل دیگر چه در دار السلطنه و چه در حوالی و نواحی شهر از اقوام و اقربا و منسوبان خاقان ثریا مکان مثل قصبه حیات آباد و کثوم پور و بالا پور و خیرت آباد و لنگر فیض اثر و فیلیخانه و طویله و کارخانه جات دیگر برسوم ماتم و عزادری ایام عاشورا بعمل می آورند و کل ما بحتاج و انواع تکلفات این الاوها از سرکار اشرف سامان می یابد و شب ششم محرم شدهای الاوه بیرون دولت خانه که بحواله کوتوال است مقرر است که بمیدان دلگشای وسیع الفضا داد محل بیاورند و راسته بازارهای راه و اطراف میدان را چراغان بکنند و تابوت و گنبدها بغایت زیب و زینت و بانواع تکلفات نقاشی نموده

درون و بیرون آنها شمع بسیار روشن کرده باشد و می آورند و از چوب صور اشجار عظیمه و هیاکل جسیمه ساخته آنها را نیز چراغان ابنوه کرده فانوس بسیار و مشاعل بے شمار پیش پیش شدهای برند و جمعی کثیر از عرب و عجم و شیعیان و محبان ائمه مطهر محترم دورویه شمعها بدست گرفته و ذاکران و مداحان در میان بمرثیه خوانی و مداحی اشتغال مینمایند و بدین آئین به تانی بمیدان داد محل می آیند و در پای داد محل چراغان بردور و شدهادر میان و مجموع سیاه پوشان و ذاکران بر اطراف می ایستند و جوش و خروش عزاداران و اهل ذکر بطبقه چهارم داد محل که مثابه فلک چهارم است میرسد و در آن شب اعلیحضرت خاقان یوسف جمال از بالای داد محل آن مجمع بر چراغ را که مشابه سینهای ماتم زده پر داغ یالاله زاری که در صحرای کربلا شکفته شده باشد مشاهده نموده از شور و شیون عزاداران سرور شهدا رقی فرموده بجهت سیاه پوشان دلفگار خوان نانریزه از حضور ارسال میدارند و کوتوال مذکور با سایر خلایق فاتحه دوام حشمت و خلود سلطنت خسرو سکندر اقبال خواننده بآئین سابق بالاوه مراجعت مینمایند و همچنین تا آخر ایام عاشورا هر شب از لاهای محلات مذکور شدهای آورند خصوصاً شب هفتم از حیات آباد که منسوب بعلیا جناب مریم انتساب والده مکرم اعلیحضرت خاقان سکندر شان است شدها و سرطوقها بهمان روش با چراغها و فانوس و مشعل بسیار و از چوب صور متنوعه و چوب بندهای مختلفه ترتیب داده با چراغان ابنوه و چندین هزار آدم از جمیع مجلسیان و امرای و وزرا جمعیت عظیمی نموده بانفاق سرخیل شاهی که اهتمام این امور بمشار الیه مرجوع است بمیدان داد محل درمی آیند و جمیع دکانین از بالا و پائین و میدان داد محل را چراغان بسیار میکنند و اعلیحضرت خاقان یوسف جمال از فراز داد محل ملاحظه جوش و خروش عزاداران و چراغان نموده بهمان دستور نانریزه ارسال می دارند و اینجماعت بعد از ساعتی مراجعت مینمایند و صبح هفتم محرم اعلیحضرت خاقان سکندر حشم بقصر فلک رفعت ندی محل تشریف حضور و افر النور ارزانی داشته در شاه نشین آن ایوان بر سر پای می ایستند و حجاب عظیم الشان فرمان

روای ایران و خسرو و بلاد هندوستان را که در دار السلطنه اند طلب مینمایند و جمیع مجلسیان و امرا و وزرا و مقربان و کل طبقات چاکران همه سیاه پوش بتوره و تزك در محل و مقام خود ایستاده می شوند و شدهای الاوه اندرون بیرون و شدهای لنگر فیض اثر و شدهای حیات آباد و محلات مذکور دیگر را از دروازه دوازده امام بدریون دولتخانه طلب می نمایند و باشدها کل خلایق شهر را بارعام میدهند و سایر نام از کهر و استلام هجوم عام نموده در میدان و فضای ندی محل بکثرت و ابنوهی روز محشر مجتمع میشوند و بترتیب شدهای محلات را از نظر اقدس اعلا میگذرانند و در آن وقت شور و شیون عزائم و ماتم بگوش ساکنان عرش اعظم میرسد و ناظران صورت و اقامه مصیبت زدگان دشت کربلا و محنت و اسیری و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده آل عبا از تابوتها و محفها و گنبدها بنظر اعتبار در آورده بی اختیار اشک بر رخسار میریزند و خسرو گیتی پناه از مشاهده شور و شیون و تصور مظلومی و گرفتاری سرور شهدا در ارض کربلا محرومی از معاون و مددگار دوران دشت پر غدر و جفا رقت تاسف امیز میفرمایند و عاملان جامه دار خانه عامره مامور میشوند که شده هر الاوه را که بنظر درمی آورند بحضور طلب نموده يك عدو شده پوش ابریشمی بران بسته خریطه زری بخادمان آن شده عنایت می نمایند و شد های جمیع محلات بتشریف و انعام خسروی مشرف شده وقت ظهر از دولت خانه گیتی نشانه بر میگرددند و در شب هفتم محرم خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بطریق که مذکور شد از قصر داد محل بالاوه حضور تشریف و افر نور آورده بعد از فراغ گل بستن و شمع و چراغ روشن نمودن حجاب عالیشان سلاطین زمان را طلب نموده در مجلس تعزیه قرار میگیرند و ارکان دولت و اعیان حضرت و سایر مقربان سریر سلطنت همه سیاه پوش جا بجا در محل و مقام خود بخدمت قیام مینمایند و قصه مصایب شهدای دشت کربلا و قضایای محنت و کربت سرور شهدا را استماع میفرمایند و دل و دیده را بموافقیت روح مکرم مصطفی و دل اندر همگین علی مرتضی محزون و گریان میسازند و اهل مجلس

بگریه و شیون می پردازند و در شب نهم محرم الحرام مقررست که شدهای الاره اندرون دولت خانه عالیه را بمیدان وسیع فضای دربار خسردی می آرند در آن شب اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بعد از فراغ از خدمت گل بستن و شدها را آراسته نمودن شمعهای کافوری خاصه را بدست مبارک بجمیع مجلسیان و مقربان و حجاب عظیم الشان قسمت مینمایند و سپس سار بکل سلحداران و عساکر نصرت نشان تقسیم میکنند و شمشیر خاصه را بدست سرخیل شاهی داده با جمیع مجلسیان و سرداران و اعیان و اکابر رفیع الشان با جمیع چاکران درگاه از اعلی و اوسط و ادنی شمعها بدست گرفته با مشعل و چراغ و فانوس بسیار شدها را از دروازه الاوه بر آورده بمیدان دربار روان میفرمایند و پیش ایوانهای میدان دربار را از روی زمین قریب بار تفاع چهارده پانزده ذرع بطراحی دلپذیر و صور فیل و شیر و اشجار سرو و غیرهم خوب منبت نموده و چهار طاق آن میدان را که هر یک سر بر فاك اخضر کشیده از پائین تا بالا نیز بهیأت طاقها و محرابها و اشجار و انواع طراحی نموده مجموع آنها را در آن شب چراغان ابوه میکنند و تمام فضای میدان را نیز چوب بند نموده چراغان میکنند و اعلیحضرت خاقان یوسف جمال با جمعی از اخص خواص از بالای دیوار عربیضی که از کنار آن دیوار شدها را بمیدان می برند قریب پانصد قدم راه از بالای دیوار بهمراهی شدها روان شده بر بالای طاق رفیع که از جمله چهار طاق میدان است بر می آیند آن میدان و آن ایوانها و طاقهای بلند مذکور از پائین تا بالا چراغان شده یکباره بنظر اشرف در می آرند خلایق از شریف و وضع و کبیر و صغیر و ذکور و اناث زیاده از حد و حساب در آن میدان عالم پهنا جمع آمده تماشای ان چراغان و تفرج گلزار و گلستان آتشی می نمایند .

قطعه

آسمان پر ز اختر می کشد بر روی خود

پردۀ از دودهای این چراغان ز انفصال

بر فراز این چراغان زمین گردیده است

آسمان و اختران تار یک و تیره چون سفال

بدر گشتی ز اقباس این چراغان بر فلک  
می شدی مستغنی از خورشید اگر بودی هلال  
مهر اگر طالع شدی در این چراغان فی المثل  
مینمودی چون چراغی نزد خود وقت زوال  
فخر دارد برهما از این چراغان سطح ارض  
زانکه دارد صد هزاران اختر روشن جمال

الحق تا فلک گردان بدیده مهر و ماه بر فضای نگران است اینچنین چراغانی  
در هیچ عهد و زمان ندیده و سیاحان روی زمین که تماشا بین عجایب و غرایب  
عالم انداز هیچ پادشاه ذی جاهی این نوع چراغانی خبر نداده اند و در کتب  
تواریخ و سیر مورخین بلاغت گستر از هیچ سلطان عظیم الشانی بیان چنین  
چراغانی نفرموده بالجمله شد های مذکور را در میان میدان بکثرت و جمعیت  
عظیم آورده ایستاده می نمایند و ذاکران و مداحان حلقه حلقه شده ذکر میکنند  
و مدح میخوانند و قریب بدوساعت ان چراغان روشن میباشند و اعلیحضرت  
خاقان یوسف جمال بعد ازین مراتب بآئین مذکور از بالای طاق و دیوار باشدها  
مراجعت مینمایند و مقربان حضور و همراهان و افرانور بوظایف دعا و فاتحه  
پر داخته مرخص میگرددند و صبح دهم محرم پادشاه یوسف طلعت کسوت سیاه  
پوشیده پای برهنه را برخاک راه سوده جمیع اعیان و امرا و مقربان و وزراء  
و مجلسیان و اکثر ملازمان و چاکران همه سیاه پوش و برهنه پا و جمعی از غلامان  
خاص زاری و شیون کنان و فرقه از غریبان ذاکر و مداح مرثیهای پر سوز  
خوانده پیش پیش شدهای که همراه است بجانب الاوه حضور روان میشوند  
و اعلیحضرت خاقان زمان سینه بی کینه را بیت احزان و دیده عزادیده را گریان  
ساخته و از مقربان حضور و مردمان ز دلب و دور آراز نوحه و زاری برخاسته  
قریب سه هزار قدم راه را پای برهنه بتانی طی نموده تا بمسجدی که متصل ایوان  
الاهوه حضور است در می آیند و در آن مسجد قرار میگیرند و قصه شهادت شهدای  
کربلا و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده آل عبا و محروم ماندن

زیار و مددگار در آن صحرای پر کرب و بلا استماع نمایند غریب و غنغله نوحه  
و گریه از خلایق بر میخیزد و از تصریر و شنیدن آن مصایب دلها همه خوناب  
چشمها مثابه سیلاب میگردد .  
نظم

ز ماتم شهدا شور در جهان افتاد زرستخیز بخلق جهان گمان افتاد  
یو فتاد ز فرق سپهر افسر مهر بکر بلا چو سر شاه انس و جان افتاد  
و بعد از اتمام قصه پر غصه شهدای کربلا خطیب فصیح بعبارات دلپذیر  
و انشاء مسجع بی نظیر بآراز بلند فاتحه ترویج ارواح شهدای دشت کربلا و حصول  
ثواب تعزیه و ماتم حضرت سید الشهداء و خلود و دوام خسرو گیتی آرا میخوانند  
و اعلیحضرت خاقانی از مسجد مذکور برآمده بدولت خانه مراجعت مینمایند  
و زیارت حضرت سید الشهداء و نمازی که درین روز عزا منقولست اشتغال  
میفرمایند و بعد از ان کندوری خاص و عام صرف نموده امر معلی صادر میفر  
مایند که دو یست سید زاده یتیم که از پدران مهربان مایوس و محروم مانده اند  
پیدا کرده از جامدار خانه عامره دو یست دست رخت نفیس و هریک رازری  
بدهند تا ثواب یتیم نوازی در آن روز غم اندوز عاید حال و شامل احوال خجسته  
مال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بشود و در کل ممالک محروسه تلنگانه چه  
قلاع و بقاع و شهرها و بنا در مقررست که در ایام عاشورا در دیوانخانها شدها  
بر سر پای کرده عمال محال بمراسم تعزیه مشغول شوند و مبلغهای کلی بجهت  
اخراجات ایام عاشورا در سایر ممالک معین کرده و در دفترخانه پادشاهی از عهده  
داران و عاملان آن اخراجات محسوب و مجراست و جمیع اهل اسلام از اعلی  
و ادنی در منازل خود (۱) بر سر پای کرده در ایام عاشورا رسم عزا بجای می آورند  
و از میامن محبت و برکت ولای مبرا از شائبه ریای اعلیحضرت خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال است که حوادث عظمی و بلیات کبری که باقتضای گردش  
فلک گردان و تاثیر سیر اختران نزول و ظهوری نماید باسهل و جهی بر و نق  
مدعا و مرام مدفوع و باحسن طریزی بر طبق خواهش و کام مرفوع میگردد  
و آثار اعتقاد اعلیحضرت خاقان یوسف عذار سکندر اقتدار و نتایج نیات

(۱) خود شدها بر سر پای کرده -



محبان و شیعیان حیدر کرار و ائمه اطهار که متوطنان این دیارند شامل حال وواصل  
هنود مطیع الاسلام این بلاد مصئون از فساد شده است و رسوخ عقیده این  
جماعت بیگانه ملت آشنا سیرت بمرتبه ایست که ازواج و نسوان و دختران  
و پسران اغنیا و فقیران ایشان در ایام عاشورا غسل کرده کسوت پاکیزه پوشیده  
سبوهای شربت قند و شکر بر سر خود گذاشته برابر ایوان الاوه می آیند و شربت  
نخادمان آنجا قسمت مینمایند و بطریق نذر شدهای طلا و نقره و زر و سیم و افر می  
آورند و مطالب و مدعیات خود را به نیاز و اخلاص تمام استدعا میکنند و در آن  
سال اکثر ایشان موصول بموصول امانی و آمال خود میشوند و پسری که در ایام  
عاشورا متولد شود مسمی بحسین می نمایند و جمعی از طبقات مسلمان و کار که  
ابواب بخت و نصیب بر روی تعیش و زندگانی ایشان مسدود مانده ققاهای بر لبان  
و دهان خود میزنند و در برابر ایوان الاوه به نهایت خضوع و غایت خشوع  
مسألت فتوحات مینمایند در شب دهم محرم آن ققاهای از زبان ردهان ایشان بخودی  
خود کشوده بوعی که

مصراع

بفند قفل جالی بره جالی

و این صورت عجیب از کرامت روح مقدس حضرت سید الشهداء علیه  
التحیه و الثناء مشهور و منظور آشنا و بیگانه ملت و مذهب میگردد و در آن سال  
ابواب کامرانی بر وجنات زندگانی ایشان مفتوح میشود امید ورجا از حضرت  
خالق الاشیا چنانست که ظلال عاطفت و رافت خسرو یوسف جمال سکندر  
اقبال بر رؤس کافه انام چه اهل کفر و فرقه اسلام تا قیام الساعه و ساعه القیام  
پاینده و مستدام باشد و جمیع عبده اصنام از تاثیر عقاید و نیات خسرو بانگ  
و نام شرف اسلام و سعادت و هب منزله از لوت انام حضرات ائمه کرام علیهم  
صلوات الله الملك الغلام در یابند

قطعه

از یمن اعتقاد شهنشاه مهر چهر گردد زهند تیرگی کفر بر طرف  
چون مذهب ائمه دین رایج از شه است یابند کافران همه زین دین حق شرف  
ذکر آئین بندی و سور و جشن مولود برگزیده حضرت معبود و شفیع یوم و عود

علیه الصلوة من الملك الودود که چند سال متروک بود و در زمان سلطنت  
اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت صورت تجدید پذیرفت  
دلا بکشازبان و وصف مولود پیمبر کن - قلم بردار و عالم راز تعریفش معبر کن  
دلا بکشازبان و وصف مولود پیمبر کن - قلم بردار و عالم راز تعریفش  
معبر کن - چو گیتی از وجود مصطفی پر نور گردیده - تودر توصیف مولودش  
جهانی را منور کن - چو ذات احمد مرسل ز عبد الله شد ظاهر - بمولودش توجش  
شاه عبد الله را سر کن - نکرده آنچه عبد الله در مولود پیمبر - بکرده شاه عبد الله  
اینک بین و باور کن - چو شاه صورت و معنی جهان را بسته است آئین -  
بوصفش رتو آئین بندی اوراق و دفتر کن - نظام از نظم و نثر خوش بلفظ و معنی  
رنگین - ثانی شاه یوسف چهر صاحب بخت و افسر کن - بر مستمعان صاحب  
هوش و رای و شنوندگان اخبار این عشرت سرای مستور نماید که در زمان سلطنت  
خاقان جنت مکان علین بارگاه سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقد و جعل الجنة  
روضه میزبانی و سور مولود حضرت سیه اولاد آدم و زبده خلاصه کل عالم  
مصطفای معلای مکرم صلوات الله علیه و آله و سلم موقوف و متروک بود و خلاق  
ازین عیش و عشرت مهجور و محروم بودند و وجه اخراجات آنرا بعلما و فضلا  
و صلحا و اتقیا قسمت مینمودند و بخوان سالار و چاشنیگران امر مطاع عز صدور  
می یافت که در ماه مبارک مولود چند نوبت سفره عام بانواع اطعمه و اشربه و جمیع  
تکلفات ما کولات و اغذیه گسترده سایر طبقات اسلام را از ان مانده محظوظ  
و ملذذ دارند مقرر بود که خرج سفره هزارهون بشود و در عهد و روزگار سلطنت  
پادشاه علین مکان هر سال و هر ماه مولود حضرت خیر البشر مبلغ کلی باین  
نوع صرف میشد تا از مشیت تقدیر حضرت آفریدگار و اقتضای گردش فلک  
دوار و تغیر و تبدیل لیل و نهار در سنه هزار و پنجم از هجرت سرور مهاجر  
و انصار علیه التحیه من الملك الغفار آفتاب عالمتاب وجود اشرف اعلی از افق  
تخت سلطنت و مطلع اورنگ خلافت طالع و لامع شد و ساحت بسیط غیرا  
از انوار طلعت همایونش زیب و ضیاء پذیرفت (۱) جهان مطاع واجب الاتباع

(۱) فرمان جهان مطاع .

حدیقه السلاطین

شرف نفاذ یافت که تهیه جشن و سور و میزبانی و استعداد آئین بندی مولود برگزیده حضرت واجب الوجود و خلاصه کل موجود و صاحب مقام محمود و شفیع روز موعود علیه الصلوة من الملك الودود چنانکه در سنوات سابق بود بازواید و لواحق آئین دکان اطراف میدان و راسته بازارها و تکلفات دیگر اعضا مضاعفه بکنند تا روح مطهر مصطفای معلی

آنکه مارا شفیع روز جزا ست خلاق را رهنا بسوی خداست

خوشود و خلاق درین ایام مسرت انجام مسرور و باکام باشند بنا علیه بسامان و استعداد لوازم و اسباب عشرت پرداختند و جهان کهن را با آئین نو مزین ساختند و چون این بزم آرائی و آئین بندی در فضای دلکشای میدان داد محل واقع میشود تقدیم تعریف این مقام فرح ارتسام و عمارات آئین بندی اولیست و آن آنچنانست که در تحت جانب جنوب قصر کوه پیکر داد محل میدانست و وسیع تر از فضای دلهای صاحب همم کشاده تراز حوصله و طبایع ارباب گرم سطحش چون مرات مصفا و صیقل و شکلش مربع مستطیل و در سه طرف آن میدان باز آرو دکان و هر یک از آن از ز فور جواهر و نفایس مانند معدن و کان و در شرقی و غربی آن میدان دو عمارت رفیع الاساس منبع الکریماس که چاوری تهاه و کوتوالخانه گویند مقابل همدیگر ساخته اند و از ایوان تاپیشگاه هر عمارت چهار سقف متصل بهم و ارفع از هم که باصطلاح اینجا مندبه (۱) گویند بر افراخته اند و در هر یک نشیمنهای خاص ترتیب داده اند این دو عمارت عالی را از فرش تا عرش و آن دکان را از بالا تا پایین آئین می بندند و در میان میدان برابر قصر داد محل خیمه بچهل ستون چهار صد طناب بر سر پای میکنند و وسط آن خیمه از مخمل و اطلس و اطراف آنرا زردوزی و منقش کرده اند و مثابه فلک اعلی سطح غیر آفر و گرفته و زمین را از آسمان مستغنی نموده و مدتی قبل از روز مولود پیش آن دو عمارت استادان صنایع و هنرمندان صاحب تصرف و اختراع انواع ابداع بکار میبرند و هر یک بطریق کارنامه در صنعت و حرفت خود میکوشند تا در هفتم ماه ربیع الاول که باصح قولها روز مولود آن خلاصه عالم وجود

(۱) یعنی مندبه .

حدیقه السلاطین

است و پردهای فلک نمودار یکبار از روی آن دو عمارت آئین بسته و بانواع صنایع آراسته می اندازند و در آن حین بنوعی از کوس و دمامه و نقاره و نفیر و کرناغریو و غلغله بر میخیزد که پنداری صور اسرافیل درد میدند جمیع عالمیان در آن میدان دل کشا منظر تماشا گوی که عالم کون و مکان در نور دیدند و بهشت جاودان هویدا ساختند ناظران را هزار چشم چون کواکب تابان باید تا تماشا بین آن آئین کردند و بینندگان را دیدها چون خورشید و ماه شاید که تفرج آن نزهتگاه نمایند حس بصر در محترعات غریب و موضوعات عجیب آن آئین دلنشین متحیر و قوت ذکا که از احاطه بدایع و صنایع آن تماشا گاه قاصر صد هزار نگار خانه چین در هر گوشه آن آئین بهشت آئین تعیین نموده اند و هزار کارنامه غرایب نکار در اضلاع و کنار آن نزهت گاه خلد آثار قرار داده اند - قطعه

جنت که ز دیدها نهان بود گویا بجها نیان عیان شد  
از نقش خوش و نگار آئین این سخن زمین چو آسمان شد

و ایوان های آن دو قصر دلکش را جمیعا مصور نموده در برابر شبیه مجلس سلطنت بهشت آئین خسرو یوسف جمال بطریق که اعلیحضرت سکندر اقبال بر اورنگ قرار گرفته اند و مقربان سریر و نزد یکان تخت سلطنت معیر و مجلسیان عظام و بزرگان رفیع مقام و امرا و وزرا بنوعی که توره و تزک پادشاهیست جا بجا تصویر نموده اند چنانچه ناظران در آن تفرج انگشت حیرت در دهن و دیدها از دیدنش روشن میدارند و در طرف یمن آن ایوان شبیه مجلس خسرو ممالک ایران با خومانین و سلاطین قزلباشی و جانب یسار شبیه جرو که (۱) پادشاه هندوستان با امرای رفیع المکان بهیات و لباس ایشان مصوره نموده اند و سقف آنرا بصور و نقوش متنوعه مثل صور ملایکه و ثمار طبقهای نور و غیره بطرح دلفریب ترتیب داده اند و ستونهای آنرا ابنقاشی طلا و لاجورد ابروی صنعت ترصیع برده اند و هم چنین بر اطراف آن عمارات رفیع جا بجا شبیه محافل و مجالس سلاطین روی زمین بهیات و لباس و صورت ایشان کشیده اند چنانچه صور پاد شاهان عالم درین آئین دلنشین بهیات مختلفه و لباس متنوعه

(۱) یعنی جهر و که -

مخسوس و مشهود خلایق میشود و شیشه سواری خاقان بادین و داد بر فیل کوه نهاد یا بر اسپ عربی نثراد با خیل چشم و لشکر و خدم و شیشه شکارگاه و نخچیر و صور بهر و شیر و چرنده و پرنده و صیاد سوار و پیاده و صید دونده و افتاده و شیشه مجلس سلیمان و مجمع دیوان و آدمیان و وحوش و طیور و شیشه معراج حضرت نبی جلیل و صعود براق و جبرئیل و افواج ملایک و انداختن انگشتر بجانب شیر و شیشه مجلس زلیخا بازنان مصر و طشت و آفتابه در دست یوسف و بردن زنان ترنج با کف دست شیشه شیرین بازنان در میان آب و رسیدن خسرو پرویز و او را در میان آب دیدن و شیشه بجنون در صحرا و هامون و انفت او با آهوان مطبوع موزون و آمدن لیلی بدیدن او و جنگ رستم با دیو سفید در غار و با اشکبوس در معرکه کارزار و امثال ذلك بی حد و نهایت در بن دو عمارت تصویر نموده اند و هیاهای عظیمه و صور جسمه فیل و شیر و آدم و اسپ و چندین صور مختلفه الهیات در هر ضلعی از اضلاع ابداع و اختراع نموده اند.

قطعه

زین تفرج مردمان دیده را حیرت فرود

کآنچه ناید در تصور جمله اینجا حاضر است  
حاجت سیر زمین بنود دگر سیاح را

زانکه اینجا صورت آفاق و اشیا حاضر است  
بعد ازین عاشق نخواهد رفت اندر کوی یار

کاندرین آئین بهر جا حسن زیبا حاضر است  
گلر خان را میل سیر گلستان بنود دگر

کز برای سیر فردوس معلی حاضر است  
و خیمه فلك رفعتی که در میدان مذکور بر افراخته اند با نواع تکلفات  
می آریند و بر بالای صفت که در زیر خیمه بسته اند تحت پادشاهی که تمام از  
طلاست و بجواهر قیمتی تر صیغ نموده اند با اشیا تجملات و تقطیعات که زیب  
و زینت مجلس خسرو بست گذاشته اند و هم چنین در ایوانهای دو عمارت مذکور

صفه پادشاهی میگذرانند و کلا و ندان رقاص مقبول از کل ممالک محروسه زیاده از عدد و شمار جمع آمده اند و در هر يك از دو عمارت و خیمه يك هزار کلاوند رقاص مقبول و در حرکات و سکنات صاحب اصول برابر صفه های پادشاهی بر قاصی مشغول میشوند و بهاگ و شان صاحب حسن شیرین اطوار و لولیان مقبول صیغ العذار هنگامه عیش و نشاط و مجلس عشرت و انبساط گرم میدارند و بازیگران مثل ریسبان باز و لعبت باز و حقه باز و مقلدان و اهل هزل و ضحك و شب بازان و امثال ذلك در میدان معرکهها ساخته اند و خلایق بر روی هم ایستاده شب و روز تماشا میکنند و وقت عصر که پهر آخر روز و اول عیش و طرب دل افروز است کلا و ندان رقاص و محبوبان خاص بالباسهای فاخر و تقطیعات متکاثر از پای تاسر در حلی و زیور هر يك چون طاوس مست بجلوه گری و چون حور و پری در دلبری حلقه حلقه شده رقص میکنند و دران پهر رخسارهای بر افروخته بجنونان مانند طبقهای زمرد و یاقوت رمان بیت

لبهای نوشین از پان رنگین گوی که باشد لعل بدخشان

ازان افروختگی لمعه لمعه آتش سوزان در دل عاشقان فروزان و ازین  
سرخ مردم دیدهها محو و حیران و بیاضهای گردن سیمین هر نازنینی از صندل  
ترتیزین یافته و سینه و برهر دلبری بزعفران و مشک اذفر معطر گردید سر و بر سمن  
بران سنبل موی از گلهای خوشبوی ار استه شده هر يك چون خرمن گل گردیده  
رخسارهای معشوقان مانند شمع شبستان یا چون آفتاب درخشان و دیدههای  
عاشقان مانند پروانه و حرا با از غایت شوق افتان و خیزان از آتش حسن محبوبان  
صبر و آرام در سینها چون زینق بیقرار و مردم دیده چون وانهای سپید افروخته  
و تابدار در هر گوشه پری رخساری بادلفگاری سرگرم ناز و نیاز و هر بلبل  
زاری با گلهذاری همدم و همراز نیازمندان عاشق پیشه از هر طرف با صد و شغف  
در تفرج و تماشای محبوبان پری رخسار و صاحب مذاقان شیرین گفتار و دیدار  
بینان تغافل شعار در گوشه و کنار و یمن و یسار سیار گاهی رشته نگاه مستمندی  
کند نیاز درد مندی پای بند کبک خرام نوش خندی و ماه عذار دلپسندی

گردیده و گاهی غمزه و ناز مطلوبی و عشوه و اگر شمه محبوبی دل و جان شیر مردی و آرام و صبر صاحب دردی بوده ان یکی بچشم و ابرو دل داده از زخم عشق افتاده را مرهم ملاطفت میگذارد و از زمین عجز و نیاز بر میدارد و ان دیگری مرد شجاعت پیشه بر جای ایستاده را نخچیر ناز و سنان غمزه زخم کاری میزند و بخاک خواری می افکند

شوق چنان گرم ساخت معرکه عاشقی کز دل زهاد نیز عشق پدیدار شد بعضی از حریفان طراز روز مستور شب سیا و شب مستان روز در رخار

روز ردای صلاح و تقوی بردوش شب می نوش نازنین در آغوش روز زاهد با نماز شب رند شاهد باز روز همه روز در انتظار شب شب همه شب بعیش و طرب شبها در یسار و بین بامعشوقان همسر وهم نشین اما رندان جاسوس طبع در مکین و حریفان شبگرد غافل ازین

عشرت شبهای نهانی خوش است لذت ایام جوانی خوش است شب گذردی چون برخ امروان گو بگذر روز بروی دیوان

درین ایام فرح انجام ذرات صحرای شباب و جوانی همه افتاب پر نور و قطرات سحاب نشاط و کامرانی همه دریای پر شور شگفتگی غنچه طرب مانند گلزار ارم خار و خسک لهو و لعب نوبهار خرم شراره شوق آتشکده فارس ریگ راه امید یاقوت و الماس - شعر

از فیض عشق ذره همه افتاب شد هر قطره که بود در خوشاب شد کز نقطه نهاد قلم در بیان عشق از فرط لفظ و معنی خوش چون کتاب شد

لفظ سراب گر بزبان قلم گذشت ازین عشق سطرچوموج شراب شد گراز نقاب لعه از حسن شد عیان ان لعه افتاب صفت بی نقاب شد

و ایضا در فضای عالم پهنای میدان دروازه شیر علی که در بند اول بیت المعمور و در بارخانه شهر یار خود دستور است خیمه اطلسی چون فلک اطلس برافراخته و صدر دیوانی بر بالای چبوتره و صفة که مقرر ادب و تعظیم است گذاشته اند و عهده داران معظم بصددار (۱) قیام می نمایند و فوجی از کلا و ندان و زمرة (۱) بصددر داری -

از رامشگران روز شب بعیش و طرب اشتغال دارند و ازین در بند تا محل خاص و قصر با اختصاص که بمنزله اعلی علیین است در هشت قصر و محل که بمثابه هشت بهشت است مجلس عیش و عشرت آراسته میدارند و آن ایوان فضای اندرون دروازه شیر علی و چهار صفة و لعل محل و گکن محل چندن محل و صفة و بیجن محل و دروازه معظم بستان است و در هر يك ازین قصر های آسمان آسا صفة ها گذاشته اند و حواله داران معتبر بصفة داری و مجاس آرای مشغول اند و سلاحداران عظام و حواله داران کرام در هر يك از محلهها مذکور نشسته و کلا و ندان رقاص طایفه بنوبت رقص میکنند و زعفران و صندل و مشک و چوهره و زباد در بادیههای طلا و نقره ملو ساخته هر روز باطبق طبق بان خاصه زیاده از صد هزار در هر محل صرف میکنند و هر روز سفره و کدوری که بانواع طعمه و اشربه و سایر تکلفات ماکولات ترتیب یافته در دروازه محل عیش و عشرت اندرون بیرون می کشند و جمیع خواص و عوام از ان تناول مییابند و در حضور و افران نور کلا و ندان منتخب و زبده اهل عشرت و طرب و لولیان با اصول کنجینان مقبول و زیبا پسران خوش آواز و رعنا دختران پر ناز بتقطیعات فاخره و زر این موفره هر یکی فتنه عالمی و آشوب اقلیمی همه دلبا و جان بخش همه آدمی زاد و حوروش همه نازنین زیبا شکل و ربایندگان دین و عقل سرو قامتان ماه رو آهو چشمان کمان ابرو تیر اندازان بی خطا بگناه نگاه و شمشیر زنان تغافل گاه گاه در برابر قصر فلک منظر سرور نوع بشر و خسرو هفت کشور رقص میکنند و استادان خواننده و سازنده ملک ایران و هندوستان هر يك بلجن داودی و بتار ساز حیات بخش مانند مسیحازهره را در آن بزم جز دم کشی شغلی نه و بار بدو نکیسارا بغیر از خجالت حاصلی نه لعبت بازان قضا و قدر که بازی گران کارگاه خیر و شر اند انواع اختراع و اصناف ابداع که در پس پرده غیب و حجاب لاریب داشتند درین عصر و زمان از برای تفریح و تماشای شهنشاه یوسف طلعت سکندرشان بساحت ظهور و نمود و بفضای وجود و شهود آوردند و کارکنان سیمه سیار و خازنان عناصر اربعه و عاملان مواید ثلاثه

درین ایام عشرت انجم به تهیه اسباب کامگاری و تنظیم تجمعات سلطنت و شهر یاری سلطان صورت و معنی اقدام مینمایند  
 این چه هنگامه این چه بازار است که جهان عیش را خریدار است  
 جمله دله طرب پرست شده در جهان هر که هست مست شده  
 اند رین بزم خسرو عالم نیست در هیچ دل غبار الم  
 دور آخر این ماه جشن و میزبانی و منتهای عشرت و کامرانی خاقان یوسف جمال سکندر اقبال از طرب سرای خاص و محل بزم با اختصاص عزم تفریح و تماشای آئین بندی عمارات میدان میفرمایند و فیلبان خاصه کیوان مرتبت جثه فیل منگلوئی پنج گزی کوه شکوه را بجهت سواری بزعفران و صندل می اندایند و بزنجیرها و زنگ های طلا و به جل تمام مروارید چون فلک ثوابت و کلگی (۱) مرصع و تقطیعات دیگری آرایند و وقت عصر پادشاه زمین وزمان بر بالای آن فیل که مثابه فلک چهارم است چون آفتاب تابان سوار شده با آئین خسرو پرویز بجانب میدان روان میشوند و جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان پایه سریر و نزدیکان اورنگ خلافت مصیر و سرداران عالیشان و وزیران رفیع مکان و حواله داران با احترام و سلاح داران با احتشام و لشکریان بانگ و نام و کل طبقات چاکران زیاده از شمار و حساب در رکاب نصرت و ظفر اتساع پیاده خرامان میشوند و جمیع کلاوندان رقص علات اندرون و بیرون و لولیان و خواننده و سازنده لباس و کسوت سرخ که از سرکار اشرف اعلی عنایت شده است پوشیده پیش پیش فیل با رقص و ساز میروند و خدا یکان عالم بر آن فیل آسمان توأم مانند ملک مکرم منظور و مشهود عالمیان میشوند و خلاق در آن وقت در بازارها و دکانها و سر راهها و بالای باها و نضای میدان بکثرت و اینوهی روز محشر مجتمع میگردند و خلاق پناه را چون ماه نوه مشاهده مینمایند و زبان بدعا و ثنای خسرو دوران میکشایند و دیده و دل را از جمال با کمال پادشاه مهر چهر پر نور میسازند و شاهنشاه زمان با آن عظمت و شوکت بمیدان دلکش در آمده به چاوری تهانه و کو تو الحانه رسیده فیل کوه شکوه را بکجک مرصع

(۱) یعنی کلفی -

لمحه نگاه میدارند و عهده داران طبقهای زر و جواهر تار میکنند و پیشکش برگزار مینمایند و سودا گران و تاجران عالیشان که دکا کین میدان را با انواع تکلفات و مرصع آلات و اقسام نفایس روزگار آئین بسته اند تحفه های مرغوب گذراینده به تشریف و انعام سرفراز میشوند و بعد از فراغ از تماشا با همان شوکت و حشمت مراجعت میفرمایند و خلاق فرداً فرداً بنوعی شادان که گوئی بحصول مطالب جاوید رسیده اند و اعلی مآرب کونین در یافته اند جامهای عیش و طرب لبریز شده و فواره عشرت سرشار و هلال شادمانی بدر بی زوال و دله از کامرانی مالا مال -  
 قطعه

جام بزم وصال شد لبریز	گشت فواره طرب سرشار
شد هلال نشاط بدر تمام	مهر تاید بر صغار و گبار
جمله خلق شادمان گشتند	اند رین جشن شاه مهر عذار

و در شب آخرین سور پر سرور سفره کندوری عای در میدان داد محل میکشند و خواص و عوام طبقات اسلام در آن مقام جمعیت نموده تناول مینمایند و تمام اطراف میدان را در آن شب چراغان میکنند و آتشبازی بسیار در اندرون دولت خانه و بیرون می سوزانند و آن شب تا صباح داد عیش و عشرت میدهند و هنگامه رقص و ساز را تا طلوع آفتاب جهات تاب گرم میدارند و جمیع کلاوندان رقص و ارباب سرود و نغمه را تشریفات و انعامات فراخور حال میدهند و مدت دوازده روز و شب این سور پر سرور را امتداد می یابد و محاسبان دفتر شاهی هر سال اخراجات این جشن و میزبانی را سی هزار هون بقید قلم در می آورند  
 قطعه

چرخ خمیده پشت کهن سال هیچ گاه	هرگز ندیده است چنین سور در جهان
چندین هزار دور نموده است این فلک	دوری چنین ندیده که اکنون شده عیان
اطفال مهد گریه باهنگ می کنند	از فرط عیش و عشرت شاهنشاه زمان
دله زغم زدود شده همچو آئینه	شاید که اندران بنمایند جمال جان
سلطان بحسن یوسف و شان سکندری	داده صلاهی عشرت و شادی جاودان

پاینده باد سلطنت با ابد قرین تابنده باد طلعت خورشید توامان  
(بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مال سوم جلوس همایون اعلی که مطابق  
هزاروسی و هفت هجر است و ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوه  
طور و در آن مقام و افر السرور آراستن بزم عشرت و سور)

عند لیب هزار داستان ناطقه شیرین مقال داستان خرمی فصل برشکال  
و حکایت سواری و سیر خاقان یوسف جمال را برای تماشاگران گلستان اخبار  
و سیاران بوستا اسرار روزگار فقرات فصاحت آثار مسجع با جواهر اشعار مرصع  
نموده بلجن صریخامه مشکبار باین آئین دلنشین می سراید که چون فصل برشکال  
که مبداء خرمی هر سال است پیدا شد روی زمین و فضای باغ و بساتین از سبزه  
خود رو و شگوفه و ازهار خوشبو کمال حضرت و نصرت بهم رسانید سبزه زار  
کنار انهار مثابه خط تازه نوش لبان شیرین گفتار منظور انظار اولو الابصار  
گردید و حله خضرای جبل مطرز بطراز سیمین انهار چشمه سار و منقش بنقوش  
شگوفه و ازهار شد -

نظم

زمین پر سبزه شد بستان پر از گل رخ خوبان شگفته گل گل از مل  
هوای جان فزای فصل برسات دمیده جان در جزای نباتات  
بدلها عیش و عشرت گشته انبوه ز سیر مرغزار و دامن کوه

درین موسم مسرت و خرمی آثار اعلی حضرت خاقان یوسف عذار  
سکندر اقتدار عزم سواری و اراده شکار فرمودند و در جانب جنوب متصل  
بدر و ازه دار السلطنه کوهی واقعست که پنداری خلقت او را از روز ازل با جزای  
عشرت و سرور نموده اند و احجار و طین او را بزلال خرمی و شادی مخمر  
و منجمد ساخته اند همواره فیوض نامتناهی از مهبط انوار الهی بر فراز آن  
کوه نازل و غایت فرح و نهایت شادمانی از سیر آن نزهتگاه خاقان جهان را  
حاصل و سلطان علیین بارگاه محمد قلی قطب شاه طاب ثراه بر بالای آن کوه عمارت  
و قصری بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه و ایوانهای وسیع و شاه نشینها و غرفها  
بتکلفات گوناگون و تصرفات موزون ساخته اند و پیش آن قصر فلک منظر

طاقهای بلند ساخته فضای وسیع محاذی آن از آهک و سنگ ترتیب داده اند و بر  
زیر آن حوضی بطول پنجاه گز و عرض سی گز بسته اند و در اندرون آن قصر  
و ایوانها و شاه نشینها حوضها ساخته بجزایرهای ثقیل آب را از نشیب آن کوه  
بفراز برده جمیع حوضها را از آب مملو ساخته فوارهای بلند را از ان زلال  
کوثر مثال جوشنده و چون بر مطیر در فضائی هوا و سطح آب بارنده گردانیده  
اند و در دامنه آن کوه فلک شکوه مثابه بروج عمارات دیگر تجملات سلطنت و  
اثاثه بادشاهی در آن گنجد جایجا بنا نموده اند و آن جبل پر صفا و نور زامسمی  
بکوه طور گردانیده اند و اطراف و انحاء (۱) آرا فرسخ در فرسخ بساتین پر  
اشجار و باغات بر اعمار غرس (۲) نموده اند و امرای عالیشان و وزیران رفیع المکان  
نیز بر حوالی آن کوه باغات وسیع و عمارات رفیع ساخته اند و این کوه طور  
مقابل کوه نبات گهات که در جانب باغات شمال دار السلطنه است واقع شده  
و مسافت ما بین که قریب بچهار فرسخ است جمیع باغات و عمارات  
دار السلطنه است در صبحی که هوا از غایت لطافت هنوز شمیم بحری داشت  
و لمعات صبح صادق در کار پرده دری بود و موسم ربیع بفر بال ابر رطوبت  
بیزی میگردید گاهی سحاب باران ریزی نمود - مصرع

کلمه آسا بکوه طور شد شاه

و بر بالای آن کوه و عمارت فلک شکوه برآمده جهان بیز و خرم و سواد  
عمارات و حضرت بساتین و باغات چندانکه حس بصر مشاهده نماید از اطراف  
بنظر در آورده از غایت فرح و نشاط و عیش و عشرت انبساط فرمودند و ماه  
رویانه زهره جبین و شاهدن حورالعین بر اطراف اورنگ شهر یار خسرو آئین  
حلقه زده بخدمت قیام نمودند و صراحیهای راح ارغوانی چون آفتاب توراتی  
بر فراز آن کوه تجلی نمود و جامها چون بدر منیر از آب آتش انگیز لب ریز شد  
صلای نوشا نوش بمحبوبان باده نوش در دادند و از نشاء شراب روحانی رخسار  
حور نودان گل افشانی آغاز کرد دورا مشگران مسیح اثر و خواننده و سازنده

(۱) یعنی دور - (۲) یعنی نشانیدن اشجار -

بزم جنت اطوار مضراب دلنواز بتار ساز آشنا ساختند و از رنگ جان مستمعان علم علم شعله شوق از آتش عشق بر افراختند خسرو و جم چشم بر اورنگ آسمان توام چون نیر اعظم آرام گرفته و عالم و ما فیها در نظر سمت اقدسش چون ذرات بی مقدار نموده شد شعله انوار جمالش بر فضا و بام زمین و آسمان تابیده و لمعات طلعت همایونش باقطار آفاق و افلاک رسیده دل چون دریای محیط موج عشرت انگیز و کف چون سحاب عالمگیر باران سیم و زر ریز.

مثنوی

زیکسو مجلس اعیان دولت زیکسو بزم خاص اهل عشرت  
 سران و سرور آن یکسو ستاده زیکسو فوج محبوبان ساده  
 زیک جانب صفی از نامداران همه با فتروشان شهریاران  
 زیک جانب بهشتی شد پدیدار ز غلمان و پری و حور بسیار  
 و امرای ذی جاه و وزرای حشمت دستگاه در دامنه کوه طور خیام و سرا  
 برده و خرگاه بذروه مهر و ماه رسانیده و خلایق بعدد ملخ و مور و بانوهای یوم  
 نشور بر اطراف کوه طور اردو بازار کشاده و قطرات امطار علی الاتصال از  
 فضای هوا بر ساحت زمین ریزان و آفتاب عالمتاب همیشه در حجاب سحاب متواری  
 و پنهان شام را کیفیت هوای صبحی از غایت اعتدال و صباح تا شام بر یک  
 و تیره و منوال اعلی حضرت خاقان یوسف جمال مدت یک ماه در آن عشرت سرا  
 روز و شب بعیش و عشرت و طرب اشتغال نمودند و از کوه طور فرو آمده  
 بیاضات حوالی و حواشی آن که هر کدام چون بهشت خرم و در حضرت  
 و نصرت مثل گلزار ارم است زول اجلال فرمودند و هر روز یکشب به گلزاری  
 و سیر شکر فیه زاری توجه مینمودند و گاشن طبع اقدس را در آن آب و هوا  
 و فصل فرح افزا شگفتگی می افزودند تا ایام برشکال منقضی شد و فصل برسات  
 بنهایت انجامید متوجه دار الساطة شده شهر را ز گرد سمت خورشید سم نور  
 و ضیا بخشیدند و امرای عالی شان و وزرای رفیع مکان با فوج لشکر روی بشهر  
 آورده محلات و اسواق را آبادان و معمور نمودند

(ذکر استغناء کردن قاسم بیک ترکان از منصب کوتوالی و طلب نمودن منصور خان میر جمله ملا محمد تقی حواله دار بندر مچلی پتن را جهت تفویض نمودن منصب کوتوالی و بعنایت خسروی به حسن بیک نایب کوتوال این منصب عالی مفوض گردیدن) قبل ازین بخامه بدایع نگار در سواخ سنه جلوس خسرو یوسف عذار مرقوم گردیده بود که منصور خان حبشی را بمنصب رفیع القدر جمله الملکی سرافراز فرمودند و سابقا سرداری عین الملکی که از اعظم وزارت است و حواله داری لشکر رکابخانه با او بود با این مناصب بزرگ قرب و منزلت تمام در پایه سریر سلطان سکندر احتشام بهم رسانیده با جمیع اکابر و اعیان دولت خانه غائبانه سلوک می نمودند و در میزان اعتبار کفیه رتبه خود را از مقربان و منصب داران عالیقدر ثقیل ترمی سنجید و از استبقائی (۱) قاسم بیک کوتوال آزرده خاطر بود و از شاه محمد پیشوا نیز باطنا انحراف مزاج داشت در اواخر سال دوم جلوس همایون اعلی مکتوبی که مشتمل بر ترغیب و تحریص آمدن اینجناب و تفویض بعضی از مناصب بود بجهت سیادت پناه میر سید محمد اسفراینی که در زمان پادشاه معفرت و رضوان دستگاه تورا الله روضه مدت چند سال در بن دولت خانه گیتی نشانه مجلسی حضور و افران نور بود و از اینجا رخصت برآیند که مظلومه و مدینه مکرمه حاصل نموده بجانب هندوستان روان شده چون به بلده لاهور رسید در خدمت پادشاه تیموری نژاد نور الدین جهانگیر پادشاه اقامت نموده و بعد از مرگ آن پادشاه در خدمت ولدا مجدش شاه جهان می بود فرستاد و در توطیه این بود که خاقان یوسف جمال منصب کوتوالی را از قاسم بیک گرفته یکی از ملازمان بارگاه گیتی پناه مرحمت نمایند تا در تاریخ نهم شهر محرم الحرام سنه سبع و ثلثین و الف هجری در شب چراغان میدان در بار که قاسم بیک کوتوال در اهتمام چراغان و صفای میدان بود یکی از حبشیان غلام دیوانی با او بی ادبی کرده سخن بی نسبت گفت و تادیب آن غلام بواسطه حمایت منصور

(۱) یعنی باقی ماندن اردر منصب خود

مجلسی در خدمت پادشاه تیموری نژاد نور الدین جهانگیر پادشاه اقامت نموده و بعد از مرگ آن پادشاه در خدمت ولدا مجدش شاه جهان می بود فرستاد و در توطیه این بود که خاقان یوسف جمال منصب کوتوالی را از قاسم بیک گرفته یکی از ملازمان بارگاه گیتی پناه مرحمت نمایند تا در تاریخ نهم شهر محرم الحرام سنه سبع و ثلثین و الف هجری در شب چراغان میدان در بار که قاسم بیک کوتوال در اهتمام چراغان و صفای میدان بود یکی از حبشیان غلام دیوانی با او بی ادبی کرده سخن بی نسبت گفت و تادیب آن غلام بواسطه حمایت منصور

خان چون میسر بنود ازین خفت ملال بهم رسانید و ترك منصب کوتوالی نموده حشم حواله را بکوتوالخانه فرستاد و بخانه خود رفت و منصور خان درین وقت فرصت را غنیمت شمرده ملا محمد تفرشی (۱) را که حواله دار بندر معموره مچلی پتن بود بسرعت تمام طلب داشت و مولوی بدلخوشی تمام يك زنجیر فیل بزرگ و پنج هزارهون نقد و تحف و هدایای نفیسه برداشته بدار السلطنت آمد و منصور خان از ورود مولوی شادمان و مسرور گردیده قرار داد که بحضور اشرف اقدس اعلی برده به تشریف کوتوالی سرفراز گرداند چون خواست حضرت ایزدی چنان بود که مولوی قایم مقام منصور خان گردیده بمنصب رفیع سرخیلی مکرم شود در مدت سه ماه مولوی را چند نوبت به اندرون دولت خانه عالیه برد و زر فیل و تحف و هدایا ز نظر ملازمان پایه سریر اشرف گذرانید اما اتفاق سعادت بساطبوسی و ملاقات مولوی نیفتاد و هر نوبت سببی از اسباب توقف پیدا شد و حسن بيك نایب کوتوال از عاشر محرم الحرام روزها در سر انجام مهام و منصفیهای کوتوالخانه و شبها بگشت و حراست شهر و محلات اشتغال مینمود و غایت جهد و کمال سعی میزدول میداشت تا ایرادی بجهت تقصیر و فرو گذاشت امور واقع نشود بلکه بکثرت خدمات مورد تحسین گردید و مترصد که از عالم غیب چه خبر به چیز ظهور آید تا در هفدهم ماه ربیع الاول سنه مذکوره که آئین بندی چاوری کوتوالخانه بجهت مولود بر گردیده حضرت معبود وزبده کل موجود علیه الصلوة من الملك لودود کرده بساط عیش و عشرت عام انبساط نموده بودند اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بواسطه و فور خدمت و اجتهادی که درین سه ماه از حسن بيك بظهور رسیده بود بحضور و وفور السرور طلب فرموده تشریف کوتوالی کل مرحمت نمودند چون حسن بيك از ین عواطف خسروانه باعلی مرتبه حکومت صعود نمود بیشتر از ایشان را بدست آورده مبلغها از ایشان باز یافت نموده آنها را در دروازهها و راهها بردار کشید و برای فیلهای بست و رونود (۲) و او را بش ترك اعمال خود نمودند

(۱) ملا محمد تقی تفرشی - (۲) رونود جمع رنده

و باین خدمات جدید منظور انظار خسرو سکندر اقدار گردیده کمال اعتبار یافت اما منصور خان ملا محمد تقی را پیش خود نگاهداشته جمیع مهمات میر جمگی را که بمراتب اعظم از کوتوالی است باو رجوع نموده زمام کل مهام دیوانی را به نیابت خود بقبضه اختیار مولوی باز گذاشت و مولوی در امور ملایکی تصرف نموده بسر انجام مهام قیام داشت و مدت يك سال به نیابت خان مذکور مشغول این مهم عظیم بود میر فصیح الدین محمد تفرشی را به بندر معموره مچلی پتن فرستادند و آن محل را حواله مشار الیه نمودند -

(بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زاده اجین از خدمت پادشاه تیموری نواد شاه خرم بحجابت پایه سریر خاقان یوسف جمال سکندر اقبال) چون فرمان روای ممالک هندوستان خرم بادشاه الملقب بشاه جهان بعد از فوت پدرش جهانگیر پادشاه از ولایت جنیر و ناسک ترمک که محل اقامت ایشان بود با اتفاق و سرگردگی مها بتخان از گجرات بجانب دار السلطنت آگره رفته بسعی و جهد آصفخان که رکن السلطنت و اعتماد الدولته بود بجای پدر در سنه هزار و سی و شش هجری بر تخت سلطنت جلوس نمود و قطع نسل نور الدین جهانگیر پادشاه از اولاد و احفاد که هشت نفر بودند کمال استقلال بهم رسانید و در سال دیگر بقصد دفع و رفع خان جهان خان که در زمان جهانگیر پادشاه صاحب صوبه برهانپور بود و درین وقت متوهم گردیده بی رضا از دار السلطنت آگره برآمده متوجه برهانپور شد چون برهانپور رسید خان جهان بانظام شاه ملاقات نموده با اتفاق نظامشاه اراده مقابله بالشکر پادشاهی نمود و چون عالیحضرت شاه جهان در زمان خاقان علیین نشان نور مرقد عزم رفتن بنگاله از جانب ولایت محروسه تلنگانه نموده داخل ممالک مذکور شدند بنا بر امر و فرمان خاقان جنت مکان عمال محال بلو ازم خدمت و شرایط ضیافت قیام نموده بودند و مراسم خدمتگاری بتقدیم رسانیده درین زمان که پادشاه نافذ (۱) فرمان کل ولایت هندوستان گردیدند اراده نمودند که حاجی نزد قطب فلك جاه و جلال اعی خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ارسال دارند پس شیخ محی الدین پیر زاده



اجین را با چند راس اسب و تحف و هدایای دیگر و مکتوب محبت اسلوب بخدمت خاقان یوسف جمال روانه نمودند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور نزد حضرت عادلشاه فرستادند چون شیخ محی الدین داخل سرحد ممالک محروسه شد چنانکه داب و رسم این دولتخانه است امر عالی عز صدور یافت که سید عبدالله خان مرتضای مازند رانی را که در سلك مجلسیان دولت محل انتظام داشت تا سرحد باستقبال رفته منزل بمنزل بوظایف ضیافت و علوفه رسانی قیام نماید و چون (۱) منزل پیش آمدند سیادت پناه میر قاسم ناظر الممالک را امر فرمودند که با جمعی از حواله داران و لشکر خاصه خیل باستقبال برود میر مشار الیه بلوازم استقبال پرداخته در محل تیلچور که سه کاوی دار السلطنة است طرح ضیافت ملوکانه انداخته حاجب را بار قفا بر سر خوان سماط دیوانی آورد و بعد از فراغ از مجلس اکل و صرف خوشبوی و زعفران و پان از قبل پادشاه سکندر جاه حاجب را به تشریفات فاخر و تواضعات متکثر مسرور ساخته روز دیگر ایشانرا بکنار حوض درک فرود آوردند و در اینجا نیز شرائط مهمانی باداب سلطانی بتقدیم رسید و اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال از دار السلطنة برآمده بجانب حوض درک تشریف حضور ار زانی داشتند و جمیع امرا و وزرا و مقربان و لشکر نصرت آر در رکاب ظفر اتساب بودند چون به محل مذکور رسیدند در خیمه و بار گاهی که چون فلک اطلس بر افراخته بودند و به تجملات سلطنت آراسته نزول اجلال فرمودند و شیخ حاجب در ان مقام مسرت انتظام بشرف ملاقات مشرف شده تحف و هدایا و مکتوب را گذرانید و خاقان سکندر شان حاجب را نوازش بسیار فرموده تشریف ملوکانه با چند راس اسب و دو زنجیر فیل با و مرحمت فرمودند و به بعضی از ملازمان خاص امر فرمودند که حاجب را بشهر در آورده در باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی که قطعه ایست از بهشت برین فرود آورند و بدولت و اقیال سوار ابرش براق تمثال شده باشکوه سلطنت و کمال حشمت بجانب دولت خانه گیتی نشانه مراجعت نمودند و مرتبه دیگر در دولتخانه عالی حاجب را طیده به تشریفات شاهانه نواخته یک زنجیر فیل



مرزا محمد امین مهر جمله

بزرگ و دوراس اسپ عراقی مرحمت کردند و دوکس از مرم خاص او را تشریفات فاخر عنایت نمودند و روز سوم و چهارم خاقان سکندر اقبال بر بالای داد محل بر آمده جمیع توابع و منسوبان او را که صد نفر بودند هر يك را علی قدر مراتبهم از ده هون قاصد هون انعام مرحمت کردند و پنجهزار هون نقد و صد کندی (۱) غله از هر جنس بجهت علوفه بر رسم اقامت بجهت حاجب فرستادند و هر ماه سه هزار هون برای خرچ او مقرر فرمودند که از خزانه عامه میداده باشند و حاجب تادرد ار السلطنة بود هر مرتبه که ملاقات واقع می شد يك زنجیر فیل و دوراس اسپ و تشریف خاصه عنایت مینمودند چنانچه در مدت اقامت حاجب با او و متعلقان و قربانان او يك لك و پنجاه هزار نقد و ده زنجیر فیل و پنجاه راس اسپ مع تشریفات فاخر رسیده بود و چون در وقت آمدن او شاه محمد پیشوا بود از عدم کاردانی و تدبیر مهیات حجاب را از روی دولتخواهی فیصل نمی توانست داد هر يك از حجاب سلاطین که در پایه سر بر بودند توقعات و دوایعی داشتند خصوصاً شیخ محی الدین که عالی حضرت شاه جهان متعاقب او به برهانپور آمدند و هر چند گاه احدی می آمد و حاجب در مطالب ابرام و تقاضا مینمود بنابرین اعلی حضرت خاقان سکندر شان از شاه محمد ملال بهمرسانیده متوجه نواب علایمی فهامی شیخ محمد شدند و تتمه احوال مذکور در وقت پیشوائی نواب علایمی مرقوم خواهد شد انشاء الله تعالی -

( ذکر سوانح اقبال سال چهارم جلوس خاقان یوسف جمال

که مطابق سنه هزار و سی و هشت هجر است از انجمله

ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جمله گر دیدن )

قبل ازین مرقوم قلم غرایب رقم گردیده بود که منصور خان ملا محمد تقی را بجهت منصب کوتوالی از بندر مچلی پتن طلب نموده بود و خاقان سکندر نظیر متوجه حال حسن بیگ شده در روز مولود حضرت بنوی منصب رفیع کوتوالی کل را بوی تفویض فرمودند و ملا محمد تقی را به نیابت منصور خان تعیین فرمودند که مهیات میر جمله گی را که بمراتب اعظم از مهم کوتوالیست

(۱) یعنی کندی -

اشتغال نماید تا در اول این سال میمنت مآل که اعلحضرت خاقان یوسف جمال از سیر باغات و کوه بنات گهات فارغ شده در غره محرم این سنه بدار السلطنه تشریف حضور ارزانی داشتند منصور خان را بیماری ناگهانی عارض شده بر بستر ناتوانی افتاده بعالم بقاروان شد مدت حکومتش دو سال و هفت ماه و کسری بود و بعد از رفتن او جمعی اراعیان عمال و از باب قلم که در پایه سریر سلطنت مصیر خاقان یوسف جمال بودند هر يك پیش کشهای کلی قبول کردند و تلاش در گرفتن این منصب عالی نمودند و چون ملا محمد تقی در زمان منصور خان بر تق و وفق مهات دیوانی مشغول بود و خان مکررا تعریف مولوی بیایه سریر سلطنت مصیر کرده رُشد و کاردانی مولوی را مرکز قلوب ساخته بود درین وقت آنچه دیگران پیشکش مینمودند مولوی با وجود آن قبلاات نفی های دیگر نیز نموده مقربان بساط عالم انبساط را راضی ساخت و توجه اعلحضرت خاقان یوسف جمال شامل حال مولوی گردیده در بیست و سیوم شهر صفر سنه مذکوره تشریف جلیل القدر سرخیلی بمولوی مرحمت فرمودند و مسود این رموز بهجت و مسرت اندوز قطعه در نهیت و مبارک باد جناب مولوی گفته مذیل بمصرع تاریخ ساخت و آن اینست

خسرو یوسف رخ جمشید جاه شاه عبد الله شاه کامیاب  
از قدویش تخت از شان سپهر تاج از فوقش شده چو آفتاب  
گیتی اندر ظل چترش همچو خلد در گهش چون مجمع یوم الحساب  
دشمنش افسرده و پژمرده باد گر بود خرم برین سطح تر آب  
مولوی را بهر سرخیلی نمود از میان جمله اعیان انتخاب  
تربیت بنمود او را همچو مهر تا که شد یاقوت سان با آب تاب  
عقل بهر منصبش تاریخ گفت دایما سرخیلی با داد کامیاب (۱)

و چون جناب مولوی بتشریف خاص سرخیلی مکرم شد بانندک روزی محرمیت حضور وافر انور پیدا کرده در جمیع مهات دیوانی و کل معاملات

سلطانی بر آسه بنوعی تصرف نمود که عمال دیگر را مجال دخلی نماند و بها منه محیل رادست تصرف از ولایت کوتاه شد و مبلغهای کلی خارج حاصل ولایت و ممالک بهم رسانید از انجمله صدوسی هزار هون از نار این را و مجموع دار بجهت سرکار فیض آثار اشرف اعلی گرفت و چند چودهری معتبر و رؤسای ممالک را که سالک و ادی تمبر و نفاق بودند از روی تدبیر گرفته سرهای ایشان را از پیکر بدن جدا نموده ذخایر و اموال ایشانرا بحیطه ضبط در آوردند بعد ازین بخطاب مستطاب شریف الملکی معزز و محترم گردید و قلدان مرصع که بعد از میرزا محمد امین میر جمله بکسی مرحمت نشده بود بمشار الیه عنایت فرمودند و در آن وقت آمدن لشکر مغول بجانب دکن شیاع بهم رسانیده بود خاقان سکندر اقبال یوسف جمال پنجاه هزار هون ولایت نواب شریف الملک مرحمت فرمودند که لشکر (۱) نگاه داشته سر داری نیز باسر خیلی جمع نماید و چند زنجیر فیل مست از فیل خانه خاصه حواله نواب آصفجاهی نمودند مشار الیه لشکر رنگین از غریب و دکنی و عرب و پتان (۲) و غیره افواج آراسته در میدان دلکشای داد محل از نظر ملازمان پایه سریر اعلی گذر اینده مشمول عاطفت بی غایت پادشاهی گردیده باعلی مدارج قرب و منزلت صعود نمود و یوما فیوما درجات قرب او در ترفی بود تا مرجع اکابر و اعیان روزگار گردید و صبح و شام طوایف انام بملازمتش قیام مینمودند و در همین ایام و وزارت سرداری اعظم عین الملکی را که بحواله منصور خان بود و صلاح ملکان حضور این بود که باز یکی از غلامان دولتخانه گیتی نشانه رجوع فرمایند از جمله غلامان آدم خان حبشی را سزاوار این منصب دانسته تشریف وزارت عین الملکی با و مرحمت فرمودند و او را از سایر غلامان ممتاز ساختند و وزارت سابق او را به الله قلی گرجی که در سلك غلامان خدمتگار منسلك گردیده بود عنایت نمودند و حواله داری فوج رکابخانه را که بمنصور خان رجوع بوده پسر او تفویض فرمودند -

(۱) لشکر را نگا هداشته - (۲) یعنی پتان -

(ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عربشاه را از منصب  
پیشوایی و بنواب علامی فهامی شیخ محمد تفویض فرمودن  
و منصب دبیری را بنجاب ملا اویس مرحمت نمودن)  
قبل ازین بخاتمہ مشک سود بر صفایح زراندود این کتاب شرافت اتساب  
مرفوم شده بود که در اول سال جلوس همایون اعلی بوساطت والده خاقان علیبن  
مکان نورالله مرقدہا شاه محمد پیرزاده بمنصب پیشوایی ارتقا نمود و طبع مشار  
الیہ (۱) از تدبیر و رای و کاردانی بهره (۲) بود بتشریف نایب پیشوایی بنواب  
علامی شیخ محمد مرحمت نموده بر نسبت پیشوای رخصت نشستن نزدیک اورنگ  
خورشید رنگ عنایت فرموده بودند و بعد ازین منصب دبیری از میر محمد رضای  
استرآبادی گرفته بنواب علامی داده اند چون از شاه محمد افعلی که مشتمل بر عدم  
خیر خواهی بلکه دلیل بر خیانت و بی رای بود بظهور میر سید و درین وقت که  
شیخ محی الدین از جانب پادشاه دهلی بحجابت آمده توقعات بی جا بسیار مینمود  
و حاجب حضرت عادلشاه و نظامشاه نیز هر یک دواعی بی نسبت داشتند و پیشوایی  
مذکور از روی حکمت و تدبیر نمی توانست که جواب هر یک بنوعی که صلاح  
دولت در آن باشد بگوید و از غایت نفاق بانواب علامی نیز موافقت نمی نمود  
تا ازین رای و تدبیر مشار الیه کارها متمشی شود ازین جهت مزاج و هاج اعلی حضرت  
خاقان سکندر مرتبت تقری (۳) پیدا کرده بود و وزارت دستگاہ خواجہ افضل  
تر که در این وقت عرایض اورا که بحضرت عادلشاه نوشته فرستاده بود در راه  
گرفته بنظر ملازمان پایہ سریر خسروی رسانید و نواب علامی عرضہ بخط شاه  
قاضی حوالہ دار لشکر فیض اثر که شاه محمد بجهت عادلشاه نویسانیدہ بود زیرا که  
شاه خود خط و سواد نداشت بعد از فوت شاه قاضی از تلمذانش برآوردہ بنظر  
بندگان سریر پادشاهی رسانید بنا برین سبب ها با اسباب دیگر شاه محمد را عزال نموده  
در کنج خانه باز داشتند و در نهم ماه مبارک رمضان سنہ مذکورہ تشریف رفیع  
القدر پیشوائی کل بنواب تلامی مرحمت فرمودند و جمعی از موز و نان سخن آفرین  
و نکته سنجان فصاحت آئین دار السلطنت که در مدرس فیض مہبط نواب علامی

(۱) مشار الیه را (۲) بهره نہ بود (۳) تفسیرے -

یا فضلا و علماء همدرس و هم نشین و جلس و قرین بودند قصاید و قطعها در  
 مهینیت و مبارکباد گفته گذرانیدند این صف نعال نشین آماجس بهشت آئین نیز  
 قطعه مذیل بمصرع تاریخ ساخت و در وقت مبارکباد گذرانید و آن اینست .

قطعه  
 شه یوسف رخ جمشید حشمت که حاتم میکند از وی گدائی  
 ز فرط مرحمت کرده ممکن محمد را بصدر پیشوائی  
 بسامان شد مهام ملک و ملت که بود ابر ز آفات سمائی  
 متاع فضل و دانش بود کاسد کنون بگرفت در عهدش روانی  
 جهان معمور گردیده بد انسان که شد محواز خلائق بی نوائی  
 بالهام آمد این مصرع تاریخ محمد یافت از حق پیشوائی

و مولانا عرب خوش نویس شیرازی این ماده تاریخ را بغایت خوب  
 یافته (مصرع) محمد ابن علی پیشوای سلطان شد ۱۰۳۸ چون نواب علامی  
 فهامی بر مسند پیشوای متمکن شدند ابتداء متوجه مهبات حجاب گردید و چون  
 شیخ محی الدین از جانب عالیحضرت شاه جهان آمده تو قعات بیجا ازین دولتخانه  
 داشت و در مقاصد ابرام مینمود نواب علامی مکاتیب نزد آصفخان و امرای  
 ذیشان عالیحضرت شاه جهان فرستاده حکم پادشاهی صادر نمودند که مسند  
 شیخ محی الدین تخلف از رضای خاطر اشرف قطب فلك جاه و جلال نموده در  
 جمیع امور متابعت نماید و صلاح و رضای ایشان را عین صلاح و رضای پادشاهی  
 داند بنا برین شیخ محی الدین ترك ادادت (۱) و دواعی نموده اکثر اوقات خود  
 و منسوبانش بدولتخانه نواب علامی تردد میکردند و حجاب سلاطین دیگر نیز  
 بطریق (۲) متابعت و انقیاد پیمودند و بجهت این خدمات پسندیده که کمال  
 خیر خواهی و مبالغه صرّفه پادشاهی بود رخصت سواره بدرون دولت خانه آمدن  
 دادند و نواب مشارالیه از دروازه دوازده امام علیهم السلام تا به ندی محل اسوار  
 پالکی شده آمد و رفت مینمودند و کمال قرب و منزلت بهم رسانیدند و بخدمات  
 مستحسنه مکرم و محترم گردیدند و طبقات انام هر صبح و شام بملازمت شریفش



علامه شیخ محمد ابن خاتون

(۱) ایرادات (۲) طریق .

آمده در جمیع مهمان رجوع بآن قدوة از باب کرام مینمودند و منصب رفیع دبیری که پیش از این بنواب علامی تعلق داشت اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال میخواستند بکسی رجوع فرمایند که مرضی الطبع و محل اعتماد باشد جناب جامع الفنون و انکالات مولانا اویس را که بحسن خطوط سبعة موصوف بود بجهت این منصب عالی اختیار فرموده تشریف دبیری مرحمت فرمودند و مشار الیه منشی الممالک شده در اندک زمانی بر مدارج و معارج محرمیت و قرب صعود و عروج فرموده در جمیع امور دبیری بلکه در کل معاملات پادشاهی کمال تصرف نمود و سایر طبقات چاکران بملازمتش تردد مینمودند و قبل ازین مرقوم قلم سوانح رقم گردیده بود که منصور خان مکتوبی بطاب سیادت پناه میرسید محمد اسفرائینی فرستاده بود در زمانی که شریف الملک بمنصب سرخیلی و نواب علامی بمرتبہ اعلامی پیشوائی سرافراز شده بودند میر مشار الیه بدار السلطه رسید چون نسبت بندگی قدیم درین دولت خانه گیتی نشانه داشت اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال متوجه حال ایشان شده بر نسبت سابق برتبہ مجلسی حضور و قرب پایة اورنگ وافر النور معزز و مسرور گردانیده مبلغ پنجهزار هون خرج سالیانه ایشان مقرر نموده ولایت ابراهیم پور را که دوازده قطعه دیه است تنخواه دادند و اکثر اوقات مشمول عنایات و منظور انظار خسرو سکندر اقتدار یوسف عذار میگردند (۱) و بطفیل میر مذکور دو پسر بزرگ و چند نفر از اقوام مشار الیه در سلك مجاسیان دولت محل منتظم شدند و هر يك را مشاھره لایق مقرر گردیده و دیه مرحمت نمودند.

(ذکر فرستادن خیرات خان سر نوبت را برفاقت محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ پرن بخدمت فرمانروای ممالک ایران شاه عباس صفوی موسوی)

بر مستمعان اخبار سلاطین عظیم الشان دوران و خوانندگان اوراق آثار خوانین نافذ فرمانی (۲) مستور نماند که از قدیم ایام میان خاندان شریفه جلیله اسمعیلیه صفویه موسویه و دودمان رفیعہ قطب شاهیہ قرا یوسفیہ ادام الله ضلال سلطنتها علی مفارق کافه البریه نسبت موافقت و رابطه مصادقت بوده چه طلوع

(۱) میگردیدند (۲) نافذ فرمان



خیرات خان

نیر اوج سلطنت علیین مکان شاه اسمعیل از انور الله برهانه و لموع دری برج خلافت  
پادشاه جنت بازگاه ملک سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقده از فق عشر  
ازل مایه عاشره هجریه نبویه علیه و علی آله افضل الصلوة والتجیه مصرع  
آن یکی در ملک ایران این یکی در ملک هند

وقوع پذیرفته و از آن تاریخ الی بومنا هذا ما بین اولاد امجاد و احفاد این  
دو سلطنت نژاد که هر یک از ایشان سلطان باین و داد و خاقان عالم اقتیاد بوده  
اند رسوم محبت و و داد و قواعد یگانگی و اتحاد مرعی بوده و حجاب عالیشان  
و ایابچیان رفیع مکان از ایران به هندوستان و از هند بایران در عهد و زمان طریق  
مودت ایشان می پیموده اند و در تشیع و ولای ذریه حضرت سید المرسلین و رواج  
و رونق مذهب برحق ثمه اجله معصومین صلوات الله علیهم اجمعین که هادیان  
سبیل سداد و مرشدان مناهج ارشاد اند همیشه یگانگی و اتحاد داشته اند و یکرنگی  
این دو سلسله علیه رفیه میان سلاطین عالم مشهور و در السنه و افواه کافه بنی آدم  
مذکور است و بنا بر این مقدمات در ایل سلطنت اعلی حضرت خاقان تلین  
مکان جنت آشین سلطان محمد قطب شاه نور الله مضجعه پادشاه کشورستان  
خسرو ممالک ایران شاه عباس صفوی موسوی ایالت پناه حسین بیگ قباچی را  
بجهت تهنیت و مبارکباد به پایه سر بر سلطنت مصیر فرستاده بودند و در سال هزار  
و بسبب و چهار هجری نواب علامی فهامی شیخ محمد را تشریف حجابت پادشاه  
مملکت ایران مرحمت فرموده برفاقت حسین بیگ مذکور روانه عرق نموده  
بودند و نواب معلی القاب بخدمت پادشاه گیتی پناه مشرف شده چند سال در آن  
مملکت جنت مثال بوده مورد توجهات پادشاهی و مشمول عنایات نامتناهی  
گردیده و وقت مراجعت ایالت و حکومت دستگاه قاسم بیگ پرن سپهسالار  
ملک مازندوان را همراه نواب مشار الیه فرستادند و حاجبین طی مسافت نموده  
از راه گبیج و مکران که بتصرف امرای پادشاه ایران در آن ایام در آمده بود  
بملک هندوستان آمدند و ز آنجا بملک دکن روان شده بخدمت اعلی حضرت خاقان  
جنت مکان رسیدند و در اقم این رموز بهجت اندرز در آن عهد این قطعه و تاریخ بهجت

ورود نواب علامی گفته بود -

قطعه

چو آمد شیخ الاسلامی ز ایران ضیا آمد ز روی او پهر چشم  
 براهش بود چشم جمله مردم رود اکنون براه او بسر چشم  
 خرد پهر و رودش گفت تاریخ چو جان آمد بحسبم و نور در چشم  
 نواب علامی و قاسم بیگ بعواطف خسروی سرافراز گردیدند و مدت  
 دو سال حاجب مذکور در دار السلطنه بود و بعد از آن بجوار رحمت یزدان  
 شتافت و محرر این مقالات در آن حین قطعه گفته این مصراع را ماده تاریخ  
 ساخته بود -  
 مصرع

رفت قاسم بیگ ایلچی از جهان (۱۰۳۴)

و محمد قلی بیگ نام پسرش را که در آن شب و آن حسن بود اعلی حضرت  
 پادشاه مغفرت دستگاه نوازش بسیار فرموده قائم مقام پدرش داشتند تا در  
 زمان اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال محمد قلی بیگ اراده رفتن  
 بجناب مملکت ایران نمود و تحف و هدایا از اقمشه و امتعه نفیسه نیز مستعد شده  
 بود از میان ملازمان پایه سریر و معتمدان بارگاه خلافت مصیر وزارت پناه  
 خیرات خان سر نوبت را که برفور مال و کثرت خیرات و خدمات شایسته از  
 امثال و اقران امتیاز دارد بجهت رفاقت مشار الیه تشریف حاجت پادشاه جمشید  
 شان خسرو ممالک ایران مرحمت نمودند و خان مذکور که سالها در آرزوی این  
 مطلب عالی بود کامیاب و مسرور گردیده محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ را که بعد  
 از رحلت پدر قائم مقام و نایب مناب پدر بود با توابع و رفقا ضیافت نمایان  
 کرده تشریفات فاخر و تحف و هدایا بایشان داد مشار الیهما بکار سازی و استعداد  
 سفر مشغول شدند در اوایل این سال حاجبین را تشریف رخصت مرحمت  
 فرمودند و تحف و هدایا از اقسام متاع و انواع قدس و مرصع آلات مرغوب  
 و جواهر الوان با مکتوب محبت اسلوب مصحوب مشار الیه ما ارسال داشتند  
 و ایشان از دار الساطه حیدر آباد روانه شده متوجه ساحل بحر عمان گردیدند  
 چون به بندر سورت رسیدند خسرو چنگیزی نسبت تیموری حشمت شاه جهان

که در آن ایوان بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس فرموده بود مشار الیهما را به  
 آگره طلب نموده حاجبین از بندر سورت بحسب دار السلطنه آگره رفتند و با  
 پادشاه ذبحاء ملاقات نمودند مکتوبی که بجهت خاقان کشورستان سلطان ممالک  
 ایوان نوشته بود و پیغام زبانی که داشت بحاجبین سپرده و گفته به بندر سورت  
 روانه فرمود و ایشان مراجعت نموده از بندر مذکور بر مرکب عجیب الهیاء  
 بی دست و پا که پشت چوبی و شکم کرباسی بر سطح بحر چرخ کشتی هلال که  
 در دریای اخضر فلک سیار است جولان مینماید  
 قطعه

بقوت شکم پر زیاد آن مرکب بروی آب چو کوه عظیم گشته روان  
 بساعتی برود بیشتر ز صد فرسخ فذر سرعت او تو در عقب ز کمان  
 بوسعتست چو شهر و برفت است چو کوه بسرعت است چو برق و ولی ندارد دجان  
 سوار گردیده از ساحت دریای عمان عبور نمودند چون به بندر عباسی  
 رسیدند و فرود آمدند خبر وحشت اثر تنقال و رحلت خاقان عالمگیر گیتی ستان  
 شاه عباس بجوار رحمت و مغفرت یزدان و باعلا مدارج بهشت جاردان و بشارت  
 فرح افزای غمزدی (۱) جلوس پادشاه نوجوان زینت دهنده ممالک ایران فرزند  
 تخت جهاننداری فرزند اکلبل شهریاری نیره خسرو مغفور جنت مکان شاه صفی  
 بهادر خان استماع نمودند و این قضیه هایاه در تاریخ بیست و دوم ماه جمادی الاول  
 سنه هزار سی و هفت هجری در خطه فرح آباد واقع شده بود در ساخ شمبان  
 سنه ثمان و ثلثین و الف ۱۰۳۸ هجری عریضه خیرات خان مشتمل بر مضمون مذکور  
 بپایه سریر سلطنت مصیر رسید و حسن بیگ ترک قاچار که در سلك سلجوداران  
 این دولتمخانه عالیه منتظم بود برای آن واقعه این قطعه و تاریخ گفته  
 شاه عرش آشیان خلد مکان آنکه شد منزلش بهشت برین  
 تا برخش مراده بود سوار نامرادی ندید روی زمین  
 در جهان داد عدل ز آسان داد کز سپهرش رسید صد تحسین  
 رایت فتح را بخت (۱) زد شد میسر بارهمن و همین  
 پهر تاریخ رحلتش ز خرد باول بر فراغ و جان جزین

(۱) عم زدای (۲) به جنت



استعانت طلب نمودم گفت بصفی داد شاه تاج و نگین  
و دیگری کلمه ظل حق (۱۰۳۶) را تاریخ جلوس پادشاه نوجوان یافته و خیرات  
خان و محمد قلی بیگ ز بندر عباسی بجانب دار السلطه اصفهان روان شدند و در  
آن شهر دلشای مسرت افزا که شاعر در وصف و ستایش گفته بیت  
اصفهان نیمه جهان گفتم نیمه وصف اصفهان گفتم  
بشرف ملاقات و سعادت بسا طوبوس پادشاه جهان پناه مظهر لطف و قهر اله  
مثنوی

که مهر از طاعت او متفعل بود بجا نها مهر او مانند دل بود  
شکفته چهره زیبایش چون گل در آن گلشن نروینده است سنبل  
به بیت دیو و باهیات فرشته ز قور و لطف یزدانی سرشته  
خدایو و خسرو اقلیم ایران گرفته باج از ایران و توران  
فراز تخت بنشسته چو جمشید چو بالای فلک تابنده خورشید  
نموده پر توروش جهان را چنان روشن که خورشید آسمان را  
گهی تیغش بر کسان زده برق بقسط طین زده آتش بی حرق  
ز شمشیرش شده قیصر هراسان ز تیرش روی گردان گشته قآن  
ز رویش توفه نور خدائی ز خور پر تو نمیدارد جدائی  
ندارد چشم تاب دیدن او که چون خورشید تابان است آنرو  
مشرف و مستعجب شده جبهه را از خاک پای آن خسرو زمین و زمان  
و دیده را از طاعت آن اقباب تابان مزین و نور پادشاه در پناه مرزوح  
و شادمانی ایام شباب و لذت حیات و زندگی دوباره ادرک نمود و تحف و هدایای  
مرسوله را بر گزار نموده مکتوب مرغوب خاقان یوسف جمال سکندر اقبال  
را که فخر آتش مشتمل بر لطایف نکات محبت و وداد و کلماتش مشعر بر خلوص  
اعتقاد و رموز یگانگی و اتحاد بود گدراینده شاهنشاه نوجوان را از آن تحف  
مرغوب و مکتوب صداقت اسلوب کمال خرمی و بهجت روی داد خلایع فاخره  
با اسبانی لجام وزین زرین مرحمت نموده اکرام و احسان وافر نسبت بخیرات خان

فرمودند و قریه که اقوام او یماق خیر اتخان در آن میباشند بطریق انعام باو بخشیدند  
و توجهات خسرو و ممالک ایران نسبت بخان مذکور بوجه اتم شمول یافت و مشار  
الیه صورت و قایع را مرقوم نموده چند سراسپ منتخب مع عریضه از دار  
السلطه صفاهان پیاپی سریر سلطنت مصیر ارسال داشت -

( ذکر قضاء یا متفرقه که در تمام این سال میمنت مآل بجز ظهور پیوسته است )  
از جمله سوانح این سنه آنست که مقرب سریر سلطنت ملک یوسف چون  
شب و روز نزدیک اورنگ خورشید رنگ خاقان یوسف جمال می بود و فرصت  
سر انجام مهم لشکر خاصه خیل که خاقان جنت مکان بحواله او نموده بودند نداشت  
و بامور ضروری ایشان نمی توانست پرداخت خاقان سکندر اقبال متوجه احوال  
لشکر نصرت اثر شده نصیر الملک دکئی سر نوبت را بجهت حواله داری خاصه  
خیل پسندیده تشریف این منصب عالی به نصیر الملک دادند و پسرش را نوازش  
فرموده منصب رفیع سر نوبتی را باور جوع فرمودند و نصیر الملک با بجماع  
مرام خاصه خیل پرداخته در مقام اهتمام ایشان شد و هفته یک نوبت تایلک کاوراه  
بسواری رفته لشکر را ورزش سواری که در معرکه کارزار مفید است می فرمود  
و ایضا درین سال ملک عنبر را که قبل ازین از جمیع مناصب باز داشته در کنج  
بیکاری نشانیده بودند خاقان یوسف طلعت بحال او شفقت و عنایت فرموده  
تشریف خاص مرحمت نمودند و باز از جمله ملکان رفیع مکان گردیده و دنیائی  
که قبل ازین با و منسوب بود و بملک یوسف حواله فرموده بودند باز بمشار الیه  
مرحمت شد و ولایت مقاصرا را که قریب یک لک هون حاصل داشت معمور  
و آباد ان نموده لشکر جدید از غریب و دکئی و پتان و راجپوت نگاه داشت  
و سنجنی را رنگین و بسامان نمود و محل جامدار خانه عامره را که بملک ادرک  
سپرده بودند باز بملک مذکور رجوع فرمودند و او یک لک هون ولایت تنخواه  
محل مذکور را بحیطه ضبط در آورده متوجه پشے سامانی این محل شده اقمشه  
وامتعه و سایر ما محتاج را مجددا خریده محل جامدار خانه را بطریق اول معمور  
نمود - و ایضا میر ابو المعالی المخاطب بدیانت خان که از اعظام عمل مجال بود

و چند سال بحکومت محل مصطفی نگر که معظم قلاع ولایت محروسه تلنگانه و محل بندر مچلی پتن و بنادر دیگر اشتغال داشت و در زمان میر جملگی منصور خان ولایت و سبع مرتضی نگر با و تفویض نموده بودند و بجهت سرکشی بعضی از رعایای آنجا امارت با حکومت جمع نموده بود و قریب پنجاه هزار هون ولایت بجهت لشکر تحویل او شده بود و به کمال استقلال در آن محل حکومت مینمود درین وقت باطایفه سانپ نیر که رعایای سرکش سرحد مرتضی نگر اند برای تحصیل زر رعیتی نزاع واقع شد و خان مذکور با وجود عساکر و حشر (۱) که در خدمتش بودند همه را در مرتضی نگر گذاشته با معدودی از غریبان فدوی و غلامان تفنگچی بی خبر بر سر ایشان رفت و اراده داشت که روسای آنها را اقیل و اسیر سازد و باین تدبیر بیخ و بن آن بوتهای خار را که تمام آن محرو را ولایت را فرو گرفته اند و پهن گردیده اند بر کند و چون بمحل و مقام ایشان رسید و آنجماعت را هدف بتر نشانه تفنگ ساخت آن جماعت دیانت خان را که همیشه با افواج لشکر و حشم و حشر دیده بودند اکنون با معدودی دیده فرصت غنیمت شمرده ایشان را در میان گرفتند چون پیمانه حیات دیانت خان پر شده بود گلوله تفنگ جان شکاری بر سینه اش خورده از اسب در افتاد میر حبیب الله ما زنده رانی سلحدار و غریبان دیگر چون خان را کشته دیدند بی تاب گشته بکمانداری ایستادند و آنها نیز در آن صحرا کشته گشتند بعد از این قضیه طایفه سانپ نیر سبقت بر مردم مرتضی نگر نموده عریضه به ملازمان بارگاه فلک اشتباه نوشته فرستادند که ما بندگان رسم رعیتی مرعی داشته نمرده نموده ایم و زر رعیتی داده ایم دیانت خان از روی ظلم رعایای پادشاهی را قتل عام می خواست بکند بحسب تقدیر کشته شد و ما همان بنده و رعیت پادشاه عالم پناهم چون این مضمون به مسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید بجهت تادیب و سیاست آن جماعت و حراست مملکت وزارت و شجاعت دستگاه خواجه افضل ترکه را تشریف حکومت آن مملکت مرحمت نموده بان جانب روانه فرمودند جناب خواجه افضل باحشمت تمام متوجه مرتضی نگر گردیده و در راه هر جا

(۱) یعنی گروه و انبوه .

دزد و خرابی که بود گرفته بردار میکشید و در آن حوالی چهار صد دزد طیار عیار را یکبار گرفت که اکثر روسای آنجماعت بودند در تمام راههای آن ولایت آن جماعت را بردارهای عبرت آویخت تا تنبیه سرکشان دیگر شد و ساحت آن مملکت را از خس و خاشاک آن طاغیان پاک ساخت و در سال غلا و قحط در آن ولایت باهتمام خلایق و حفظ و حراست مملکت و استعداد اذوقه قلاعی که در آن ولایت است بروجه احسن پرداخته غایت سعی در انتظام مهام آنجا بظهور رسانید .

( ذکر قضایای سال پنجم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار

و سی و نه هجریست و بنای قصر فلک رفعت و باغ جنت

صفت که بر فراز فضای آن عمارت واقع شده )

در اول این سال خرمی آل خاقان یوسف جمال سکندر اقبال را بخاطر دریا مقاطر رسید که قصر بلند پایه قریب به عمارت عالیه سابقا بنا فرمایند پس بنایان ماهر و هنرمندان نادر را امر فرمودند که طرح کشیده قصری رفیع بسازند الحق بنای عالم پهنا را بر سطح اغبر چون فلک اخضر برافراختند و طبقات آن را مانند طبقات افلاک بر بالای هم پرداختند هر طبقه مانند آسمانی و هر مرتبه مثابه جهانی ایوانهای وسیع و منتهای (۱) رفیع و شاه نشینها و غرفها در هر طبقه بتکلفات گوناگون و تصرفات موزون ساخته اند و طبقه چهارم آن قصریست بهشت آسای مجلسیست فلک فرسا ایوان آن مانند فلک کیوان برافراخته اند و پیشگاهی مانند فلک اطلس از پیش آن ساخته اند هر ستونی چون خط محور از فرش اغبر بزیر فلک اخضر کشیده و سقفش چون عرش اعظم تا ساحت لامکان رسیده و در و محجران را از تخته های صندل ملاقه (۲) و عاج تلنگانه ساخته اند و استادان صنایع و هنرمندان صاحب تصرف و اختراع صنایع غریب و بدایع دلفریب در هر ایوان و نشیمن آن قصر فلک منظر نموده اند و مصوران مانی قلم و نقاشان اثر رنگ رقم تصویرهای دلفریب و طرحهای عجیب آن محل بازینت و زیب را چون نگارخانه چین آراسته اند

مثنوی

(۱) یعنی مندرها (۲) یعنی ملا که Malacca

قصر عالی بنای شاهنشاه هست بر کله زمین چو کلاه  
 تاج بر سر نهاده شخص زمین میکند نخر بر سپهر برین  
 چرخ طاقی به پیش منظر او مهر و مه هر دو شمشه در او  
 آسمان در فضای او گوی چرخ زن هر دمی بهر سوی  
 در و دیوار و سقف شاه نشین عاج سیمین و صندل زرین  
 هست دار السرور حضرت شاه که جهان را بعدل اوست پناه  
 در چنین قصر و در چنین ایوان که بود پاسبان او کیوان  
 شاه بادا بعشرت جاوید بر فراز سپهر چون خورشید  
 چهر او همچو مهر گسترده دشمن از حزم اوست پژمرده  
 و در برابر آن قصر سپهر منظر فضای دلکشای مساوی ارتفاع آن قصر  
 از آهک و سنگ ترتیب داده اند و بر سطح آن گلزاری مانند باغ ارم و گلستان  
 چون فردوس خرم غرس نموده اند اشجار میوه دار گستاخ شاخ در شاخ یکدیگر  
 آمیخته و میوه های تروتازه از شاخساز آن آویخته در ایحه ریاحین و بوی گلهای باغ  
 دماغ جانرا معطر و مشام ناظران معبر ساخته گلهای خوشبوی و ریاحین رنگین  
 ازها نخانه غیبی بمدد طبیعت فصل بهار در کنار شاخسار ظهور نموده بکمال نظافت  
 و نظارت می بالند و بلبل خوش الحان چون عاشقان حیران در هر گوشه و کنار  
 باناهای زار می نالد دیدها را دیدن آن گلزار ضیا و نور حاصل و دلها را از  
 تفرج آن گلستان فرج و سرور و اصل عجب حالتی که میگویند بهشت جاودان  
 بر فراز آسمان است و از نظر خلاق پنهان است اکنون بر بالای آسمان گل زار  
 چنان چسانست (۱) که در دیده جهانیان عیان است این مگر از بمن اقبال شاهنشاه  
 آخر الزمان است

قصر سپهر منظر و گلزار چون بهشت از اختراع خسرو آخر زمان بود  
 گویند خلد بر فلک است از نظر نهان این خلد و این فلک بنگر چون عیان بود  
 سلطان مهر چهر بر اورنگ خسروی با مهر بر سپهر همی تو امان بود  
 بادا مدام سلطنت شاه بر قرار تا اقباب و ماه برین آسمان بود

(۱) جنان است

راقم این مسودات چند تاریخ بجهت قصر و گل زار نزهت آثار یافته از  
 آن جمله پنج تاریخ مرقوم نموده شد  
 بیت  
 الشرف آباد بادا (۱۰۳۹) خانه باعیش آباد (۱۰۳۹) هشت پادشاهی (۱۰۳۹)  
 محل صندل شاه معانی و صوری (۱۰۳۹) قصر فلک سای شاه عبدالله (۱۰۳۹)  
 ( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان یوسف جمال  
 سکندر اقبال در فصل بر شکل این سال خرمی مال )

بر مستمعان تواریخ سلاطین عالیقدر مستور نماید که در فصل بر شکل  
 این سال اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بطریق سنوات سابق عزم  
 سواری و اراده سیر باغات و ممتزهاط اطراف و انحاء دار السلطنه که بر قطعه  
 از آن مثل گل زار رضوان و فردوس جنان است فرموده باحشمت و عظمت  
 و کمال بهجت و مسرت متوجه باغات جانب قبلی دار السلطنه گشتند و بیاب و گلشنی  
 که به بعضی از غلامان خاص خسروی منسوب است نزول اجلال فرموده  
 قهای خیمه فلک رفعت بقبه فلک مهر و ماه رسانیدند و تمام وزرا و امرا و ارکان  
 دولت و اعیان حضرت هریک در قطعه از زمین که از وفور گل و ریاحین چون  
 خلد برین بود خیمه و سرا پردها برافراخته آن صحرا و دشت را چون شهر  
 ساختند و خسرو یوسف طلعت باحور نثر اذان نازنین و ماه رویان زهره جبین  
 بعیش و عشرت پرداختند و صبح و شام بلکه علی الدوام از لعل سیراب نوش  
 لبان که مفرح دل و ماده الحیات جان عبارت از آنست کام ستان می بودند و مدت  
 یکماه که از لطافت هوا شام را از سحر قفاوی نبود و از توالی قطرات امطار  
 تمام روز را کیفیت صبح بود در گل زار و باغات بعیش و کامرانی پرداخته  
 از انجا متوجه دیدنی قلمه گلگوننده که کنگره حصارش از غایت رفعت بر فلک  
 اطلس می ساید و هر بر جش از نهایت وسعت چون فلک البروج مینماید شدند  
 و بر فراز کوه درون قلعه عمارات عالی و منازل متعالی سلاطین مغفور مبرور  
 نور الله مضاجعهم احداث فرموده اند از آن جمله قصر جهان نما که بر قلعه رفیع  
 منبعی بنا شده و تمام جهان از بالای آن نمایان است بسیر آن مقامات و بعیش

و عشرت در آن عمارات مشغول گردیدند و بعد ازان متوجه لنگر فیض اثر که محل مرقد منور سلاطین معدت گستر سلسله علیه رفیعہ قطبشاهیہ است گردیدند چه در ایام سلطنت ابد پیوند زیارت قبور اجدا در فیض مقدار خصوصاً زیارت روضه مطهر منور خاقان علیین مکان و الد ما جد رحمهم الله تشریف حضور موفور السرور ارزانی نداشته بودند در این سال میمنت مآل بعد از سیر و گشت آن سمت زیارت مرقد منوره رفته ارواح مظهرات آن شهریاران بادین و داد را بفتح و مغفرت شادان و غریق رحمت بزانی ساختند و در روضه مطهر و الد مکرم مبلع کلی از نفود و اجناس شال و شیلہ بسیار گذاشتند تا متولیان و خدام و حفاظ و صلحا و اتقیا و سایر مستحقین آن مقام قسمت نموده بدعای از دیاد عمر و حشمت سلطنت ابد پیوند و آمرزش روح مطهر معطر خاقان علیین مکان اشتغال نمایند و از انجا کامیاب و کامران بدار السلطنه مراجعت نمودند -

( از جمله سوانح این سال میمنت مآل است )

که المیا پسر پداری پدی چودری (۱) در ولایت کلبگور که در میان چودریان و رؤسای ولایات و امثال و اقران خود بوفور مال و منال و کثرت ثروت و مکننت غایت امتیاز داشت و همیشه دو بیست سیصد سوار و پیاده بسیار جرار را مشاھرہ داده نگاه میداشت بیھانہ اینکه حراست سرحد ولایت حضرت عادلشاه مینایم و گاہ گاهی در هوای فضای متابعت و انقیادش آثار غبار تخلف و تمرد بظهور میر سید و بعض اوقات دیدہ دلش بخاک ادبار تیره و تار میگردد و سوار و پیادہ مذکور را بجهت حفظ خود نگاه میداشت و هر سال تحف و پیشکش فرستادہ خود بحضور وافر السرور نمی آمد و جبین عبودیت برخاک آستان رفیع الشان بارگاہ گیتی پناه نمی سود و متوسل به بها نها و عذرهای نامسموع میشد تا در جمادی الاول سنہ مذکورہ کہ اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بسواری باغات محمد انگر و زیارت روضه مطهر پدر بزرگوار عالیقدر نورالله روضتہ تشریف

(۱) یعنی چودھری -

حضور ارزانی داشته آن مقامات دلکش را رشک فردوس معلی ساخته بودند و مملکت مداری شریف المملک کہ در رکاب ظفر انتساب در خدمت اشرف قرار داد کہ شجاعت و وزارت دستگاہ یولچی بیگ را بقید و اخذ المیای چودری نامزد نمایند پس امر معلی شرف نفاذ یافت کہ اعظم الوزرا بر سر آن عاصی طاعی تاخت بزد و مشار الیہ از جمیع لشکر و حشم موفور خود دوازده نفر غریب کجا ندار چابک سوار رفیق خود ساخته اول شب از قلعه محمد انگر بجانب قصبہ کلبگور روانہ گردید و آن شب و روز و شب دیگر مسافت بعید را بسرعت تمام طی نموده وقت صبح کہ هنوز آن کافر شجاع زبر دست سر از خواب غفلت برنداشته بود و از ورود اجل ناگہانی بی خبر کہ در خانہ اش ریختند و در بانانش را بقتل در آورده بخوابگاه او در آمدند و آن کافر در آن شب تا سحر بعیش و عشرت مشغول بوده و سر بخواب غفلت گذاشته بود کہ از صدای پای جوانان سراسیمہ بیدار شدہ دست بشمشیر برده بود کہ فی الفور اشجع الامرا باچند جوان او را دستگیر کردہ سر پرش را بی توقف از پیکر بدن جدا کردہ همان دم بجانب قلعه گلگونہ مراجعت نمودند غوغای عظیم در قصبہ کلبگور افتاد و جمعی کثیر بجهت تحقیق حال بدنبال آمدند اما جناب وزارت پناه با جوانان بر اسپان از باد سریع تر سوار شدہ روان گردیدہ در رفتی کہ اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال از دروازہ قلعه گلگونہ برآمدہ متوجه دار السلطنہ حیدرآباد بودند سر آن کافر مغرور را بر سر نیزہ کردہ از نظر ملازمان رکاب نصرت انتساب گذرانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر شان بجلدوی این خدمت جناب یولچی بیگ را نوازش فرمودہ اسپ تازی بایراق زرین و تشریف ملو کانه عنایت نمودند و اثاث البیت آن کافر را کہ مبلغهای گلی میشد بمشار الیہ مراجعت فرمودند و اموال و اسباب و نفود و اجناس او در سرکار جمع شد و آن ولایت از خس و خاشاک وجود آن کافر و اقوام و متعلقان او پاک گردید و رعایای آن مملکت مرفہ الحال شدند -

( ذکر سوانح اقبال سال میمنت مال ششم جلوس همایون که مطابق هزار و چهل هجریست و یوسف شاه المخاطب بوقاخان را برفاقت شیخ محی الدین برهان پور بخدمت عالیحضرت شاه خرم فرستادن )

قبل ازین مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که در شهور سنه سبع ثلاثین و الف هجری (۱۰۳۷) عالیحضرت شاه خرم شیخ محی الدین را بحجابت پیایه سریر خسرو سکندر نظیر فرستاده بودند متعاقب او را از دار السلطنه آگره بگرفتن خانجهان پتان صاحب صوبه برهانپور متوجه جانب برهانپور شدند و خان جهان مقرر حکومت خود را گذاشته از بالای گهات سرحد دکن گذشته نزد حضرت نظامشاه آمده یک چندی بانظامشاه می بود عالیحضرت خرم پادشاه برهانپور رسیده آنجا اقامت فرمودند و شیخ محی الدین از آن تاریخ در پیایه سریر خاقان سکندر نظیر بود و چون درین سال مسرت مال تحف و هدایا و انواع نقایس که بجهت عالیحضرت شاه جهان می خواستند ارسال نمایند موجود و مستعد شده بود و حضرت شاه جهان هر ماه احدی از برهانپور بخدمت خاقان سکندر نظیر میفرستادند و در ضمن اظهار مطالب تاکید روانه نمودن شیخ محی الدین تکرار میکردند خاقان سکندر اقبال یوسف جمال یوسف شاه را که از مجلسیان حضور وافر النور و بکبر سن و کار دانی موصوف و یکچندی بوزارت عین المملکی سرافراز بود بحجابت فرمان روای دهلی مقرر فرموده به تشریف خاص و خطاب وفا خانی مکرم و محترم نمودند و تحف و هدایا و فیل و اسب و طلائی خالص و مرصع آلات مرغوب تحویل و فاختان گردانیدند و در حقیقت رجب سنه اربعین و الف (۱۰۴۰) شیخ محی الدین را تشریف رخصت مرحمت نموده و فاختان را برفاقت مشار الیه روانه کردند و در حین رخصت شیخ محی الدین را چند راس اسب و چند زنجیر فیل و سی هزار هون نقد و رای آنچه سابقا باو عنایت شده بود مرحمت نمودند چون مشار الیه و وفا خان طی منازل نموده به بلده برهان پور رسیدند بواسطت بعضی مقربان و فاختان ملاقات با پادشاه ممالک هندوستان نموده تحف و هدایای مرسوله را گذراننده به تشریف خاص مشرف

شد و بجهت سبقت ارسال هدایا و پیشکش و اظهار اخلاص نسبت بسلاطین دکن پادشاه تیموری نثراد اظهار محبت بی نهایت بخاقان سکندر حشمت یوسف طلعت نمودند و وفا خان مورد شفقت و عنایات پادشاهی گردید و شیخ محی الدین بواسطه بدسلوکی که درین دولت خانه عالی در مبداء حال نموده بود و از جاده ادب بقدر (۱) منحرف شده اعوجاجی در سلوک داشته مغضوب و مردود گردید و آنچه درین دولت خانه عالی بهمرسانیده بود به زواج شدیده از و بازیافت نمودند و در آن اردوی گیهان پوی بغایت خوار و بی اعتبار شد و پسر و اقربای او را نیز تادیب بلیغ نمودند و از مرتبه عزت بادی پیایه مذلت افتادند و وفاخان توجهات خسرو هندوستان را باحالات دیگر در عریضه درج نموده بیارگاه گیتی پناه ارسال داشت -

( ذکر آمدن باقرخان صاحب صوبه بنگاله بحجابت ولایت

کسیمکوت و بحار به نمودن سپه سالار و امرای آن مملکت

با او و بیان بعضی از قضایا که درین ضمن وقوع یافته )

چون فرمان روای ممالک هندوستان شاه جهان در برهانپور یک چندی اقامت نمودند ارادت خان را با جمعی از امرای عالیشان و بال لشکر مغل به بالای کوتلی که بگهات مشهور است فرستادند که خانجهان پتان را که بنظا مشاه توسل جسته بود بگیرند و امرای بولایت نظامشاه در آمده متفرق گردیدند و صابریک نام از امرای مذکور که در خطاب نصیری خانی در آن حین سرافراز شده بود به کندهار (۲) که قلعه آن قریب بسرحد ممالک محروسه است بافوجی از لشکر مغل آمده اقامت نمود بنابرین خاقان یوسف جمال سکندر اقبال آدم خان حبشی را که دنیای اعظم عین المملک با و مفوض بود و الله قلی ترک سردار را با بعضی ازوزرا بحجابت قلعه رفیع کولاس که ولایتش سرحد است فرستادند که تاحراست از طرف (۳) نمایند و سر داران منیوار که در سرحد های آنجناب جا گیر و مقاصدا داشتند تشریفها و هت کرها و طوقهای مرصع مرحمت فرموده در محاسن (۱) بقدرے (۲) یعنی قندهار (۳) از آنطرف -

فظت طرُق مرحد و حراست ولایت تا کید بلیغ نمودند درین وقت عریضه از جانب سید محمد ولد میر زنبیل مصطفی خان که در ولایت کسیمکوت و کلنک سپهسالار بود بپایه سریر خسرو سکندر اقبال رسید که با قرخان صاحب صوبه بنگاله بجانب ولایت کسیمکوت آمده بالشکر جرار و مردان معرکه کارزار در مقام حرب و قتال و جنگ و جدال است و اکثر ایام لشکر او بمحوالی مملکت آمده بی اعتدالی مینا بند و لشکری که درین مملکت است احتیاج بمدد و کمک دارند تا با خصم قوی محاربه نموده بدفع ایشان پردازند خاقان سکندر شان بعد از اطلاع بر مضمون عریضه سید عبد الله خان قرابت شیجاع الملک میر زاده مازندران را بسر داری و بخطاب خانی سرافراز ساخته تشریف خاص مرحمت فرمودند شاه علی ولد سبحان قلی را که از جوانان نمایان و در اول عمر و شباب بود بمرتبه وزارت سرافراز ساخته سردار فوجی از لشکر ظفر اثر نموده بودند و یاقوت خان حبشی که از امرای عظام بود چند نفر از نایکواریان معتبر و حواله داران خاصه خلیل را تشریفها عنایت نموده همراه سید عبد الله خان بولایت کسیمکوت روانه نمودند چون این افواج قاهره با امر بولایت مذکور رسیده با سید محمد مصطفی خان ملاقات نمودند باقرخان بعد از آنکه تاخت به کالا پهار آورده بقدر (۱) خرابی نموده مراجعت کرده بعد امر او لشکر مذکور در کالا پهار رفته اقامت نمودند زیرا که آوازه بود که باقرخان باز با استعداد تمام بقصد محاربه خواهد آمد سید محمد مصطفی خان و جناب سید عبد الله خان با امر ای مذکور و شیر خان احمد نگری و دهر مار او و آسیر او و رایان دیگر با دیو اعظم کشنا دیو و منیالان دیگر در حفظ آن مملکت متفق شده سر راهها و طرق مرور لشکر مغل را مسدود و مضبوط می نمودند و در حراست و ولایت سعی بلیغ داشتند درین اثنا سید محمد مصطفی خان بواسطه از دیاد بیماری که سابقاً داشت بر بستر ناتوانی افتاده بدار الملک عقبی شتافت سید عبد الله خان حقیقت حالات را بملازمان بارگاه فلک اشتباه عرض نموده استدعای سپهسالاری آن لشکر نمود چون آن ولایت بی وجود سردار ذی اعتبار انتظام نداشت خاقان سکندر اقبال تشریف و شمشیر

(۱) بقدرے -

سر لشکری آن عسا کر ظفر ماثرا بجهت سید عبد الله خان ارسال داشتند و او را از جمیع امرای آنجا ممتاز فرمودند و تا کید بلیغ در حفظ و حراست آن مملکت نمودند و سید مشار الیه را با کمال استقلال بعد از وصول فرمان معلی بانفاق امر او و وزرا و نایکواریان و منیالان آنجا در حفظ آن مملکت سعی موفور بظهور رسانید و بعد ازین شیر خان که از جمله امرای معتبر آن ولایت بود ومدت بیست سال در آن مملکت اقامت داشت و به تجمل و ثروت و اعتبار از وزرای آن ملک امتیاز بهر سانیده بود سفر آخرت اختیار فرمود درین وقت باقر خان از جانب ملک بنگاله با استعداد تمام متوجه ولایت کسیمکوت شد سید عبد الله خان بعد از مشورت قرار داد که شاه علی ولد سبحان قلی و یاقوت خان و سرداران دیگر از مسلمانان و نایکواریان را باستقبال بفرستند و متعاقب ایشان خود حرکت نماید پس ۰۰۰۰۰ (۱) مذکور را بالشکر روانه نموده خود در کالا پهار توقف نمود ایشان بسرحد رفته در جامه که نهرهای آب و گل بسیار بود بباقرخان برخوردند و آنکه تا ملی و توقیفی بکنند صف جدال را بر روی خصم آراستند و لشکر باقرخان نیز بمحاربه تاختند و از طرفین معرکه رزم گرم گردید و بهادران و دلاوران داد مردی و مردانگی دادند و جمعی از هر دو لشکر زخمدار و کشته گردید درین اثنا اسپ شاه علی بهرب پر کلی میرسد و لشکر باقرخان از اطراف او درمی آیند و آن جوان شیر صولت بعد از آنکه چند کس را بضرب شمشیر از پای در آورده بود عسا کر خصم هجوم نموده او را شربت شهادت چشاندند و یاقوت خان و امرای دیگر عنان مقاومت بر تاقه مراجعت نمودند و بقدر (۲) چشم زخمی بان لشکر رسید سید عبد الله خان سر لشکر از استعداد و یساری لشکر باقرخان اطلاع یافته عریضه بملازمان پایه سریر سلطنت مصیر نوشته مقدمات گذشته و استیلای خصم را در آن درج نموده استدعای امداد نمود تا به یمن اقبال پادشاهی دفع و رفع اعادی نماید .

(۱) پس شاه علی مذکور (۲) بقدرے -

( ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجه افضل ترکه را از مرتضی نگر و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رفتن خواجه با عظمت تمام بولایت کسیمکوت و برگشتن باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن )  
چون مضمون عریضه سید عبدالله خان بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید از زمره امراء و وزرای عالیشان خواجه افضل ترکه را بمقابله باقر خان تعیین نمودند چون خواجه مذکور بحکومت ولایت مرتضی نگر اشتغال داشت مسرعان را بطلب خواجه افضل فرستادند که لشکر و حشم را گذاشته بسرعت برق بحضور آید چون این خبر بخواجه رسید -  
مصراع  
همان ساعت همان لحظه همان دم

بر اسپ باد پا سوار شده هشتاد فرسخ راه را در سه روز طی نموده آستان رفیع الشان خسرو سکندر اقبال را مسجد عبودیت ساخت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بغایت مسرور و خوشحال شده در هفتم رجب سنه مذکوره تشریف و خلعت خاص با اسپ و زین و لجام سیمین مرحمت فرموده بجانب باقر خان نامزد نمودند و شجاع الملک ولد مغفرت پناه شجاع الملک را تشریف دنیای (۱) شیر خان مذکور و رفاقت خواجه دادند و شیر محمد خان و چند سردار دکنی و چند نفر از حواله داران با هزار سوار خاصه خیل همراه خواجه افضل نمودند و فرمان جهان مطاع صادر شد که جمیع منیوران ولایت کسیمکوت مطیع و منقاد خواجه بوده در هیچ امری تخلف نمایند و مصحوب هوجی راؤ بر همین حواله دار دیده بانان تشریفهای شاهانه و اسپها و هت کرهای مرصع بجهت دیو اعظم کشنا دیو و منیا لان و روسا و زمینداران آنجا ارسال داشتند و تا کیند بلیغ فرمودند که راهها را محافظت نموده با امرای عظیم الشان در جمیع امور موافقت نمایند و در حفظ مملکت بکوشند و میان حسینی حواله دار دروازه عالیبه شیر علی را بقلعه راجندری فرستادند که برج و باروی آن قلعه را تعمیر نموده آلات و ادوات آن قلعه را مستعد نموده باستعداد ازوقه و مایحتاج آنجا مشغول باشد و خواجه افضل (۱) یعنی مال و دولت و جاه و ثروت -

ترکه بحشمت هر چه تمام تر متوجه قلعه راجندری که اول ولایت کسیمکوت است گردید و روز بروز شوکت و حشمت خواجه در منازل می افزود و لشکر خواجه که در ولایت و قلعه مرتضی نگر بودند از رودخانه کشنا (۱) باستعداد تمام گذشته در مصطفی نگر باردوی خواجه ملحق شدند و خواجه بالشکر سپار (۳) با کمال عظمت و حشمت بملك راجندری رسید اما باقر خان داخل محلات اسکه شده بود و تهیه پیش آمدن مینمود و عالیحضرت شاه جهان چون باخاقان سکندر شان همیشه طریق محبت مرعی میداشتند و در مقام تدارک و تلافی حقوق خدمات سابق می بودند آمدن باقر خان بسرحد کسیمکوت مسموعش شده مکرراً فرامین بنام باقر خان ارسال داشت که ترک جرأت نموده ولایات مقبوضه را بوکلا قطب آسمان جاه و جلال مرکز دایره مروت و افضال سپرده قدوم ندامت ازوم را از قلعه منصور کر (۳) پس گذاشته به بنگاله مراجعت نماید و فرمان با احدی نیز بدار السلطنه حیدرآباد فرستاد که از اینجا پیش باقر خان برود و باقر خان آمدن خواجه افضل ترکه را بالشکر گران و رسیدن احدی با فرمان حضرت شاه جهان شنیده حاجی پیاپی سر بر سکندر نظیر فرستاده در مقام اعتذار شد و دیگر جرات پیش آمدن نه نمود و پیشوا الزمانی علایمی فهای احدی عالیحضرت شاه جهان را پیش باقر خان فرستادند و صادق بیگ ترک را که از زمرة بندگان این دولتخانه عالیبه بود با بجانب (۴) روانه نمودند که ترک دواعی فاسده نموده برگردد چون عالیحضرت شاه جهان از برهانپور و لشکرش از ولایت دکن مراجعت نمودند باقر خان از سرحد کسیمکوت بجانب بنگاله روان گردید و سید عبد الله خان و امرا که در آن ممالک بودند در اصلاح حال رعایا و معموری مملکت کوشیدند و خواجه افضل بعد ازین مراتب که وقوع یافت از راه آن ولایت که میرفت عریضه به پایه ملازمان سر بر اشرف نوشته مترصد امر معلی بود و از جانب اشرف اعلی فرمان معلی نافذ شد که در قلعه راجندری چند روزی اقامت نماید و بعد از آن متوجه دار السلطنه حیدرآباد گردد -

(۱) یعنی کرشنا (۲) بسیار (۳) منصور گده (۴) یعنی بجانب باقر خان -

( ذکر غلا و قحطی که در سنه اربعین و الف هجری واقع شد  
و از شدت جوع خلق نا معدود تلف گردیدن و خلاق

شهر بصحرا بجهت نماز استسقا رفتن )

از جمله غرایب آثار روزگار و تاثیر گردش فلک دوار و نتایج کواکب  
سبعه سیار آنکه درین سته مذکور قحط عظیمی که دیده اهل آن دوروز زمان  
اینچنین حادثه ندیده بود واقع شد و قضیه که در عهد سلطنت حضرت یوسف  
علی نبینا و علیه السلام در مملکت (۱) و قوع پذیرفته بود درین عصر خاقان  
یوسف جمال سکندر اقبال مشهور عالمیان گردید و تفصیل این اجمال آنست که  
در اول فصل برسات به جهت نباریدن باران اجناس ما کوله قیمت بهم رسانید  
و چون دوسه سال پیهم باران کم باریده بود درین سال که مطلق نبارید گران شد  
و در اول برشکال در بعضی از مواضع تخم بر زمین ریختند و مترصد باران بودند  
چون نبارید هیچ نروئید و در اکثر ولایات زمینها نامرز و ماند و پائزده من برنج  
که به یک هون بود بهفت من شد و رفته رفته چهار من و سه من شد چون نصف  
فصل برسات گذشته و نبارید خاقان سکندر اقبال یوسف جمال امر فرمودند  
که محبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم الصلوات الله بعدد اقطار  
الامطار سه روز روزه گرفته روز جمعه بنماز استسقا بروند پس علما و فضلا  
و صلحا و اتقیا دار السلطنته حیدرآباد بنابر فرمان خاقان بادین و داد سه روز  
روزه گرفته صبح روز جمعه در خدمت نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی همه  
پای برهنه نوعی که در آداب نماز استسقا مذکور است روان شدند و ایام  
و اطفال مسلمین و فقرا و مساکین گروه گروه همه بدرگاه و اهب الارزاق فریاد  
اللهم ارحم کنان بصحرا رفتند و سپهسالار جمیع لشکر خاصه خیل و امرا و وزرا  
باعسا کرو حشم خود و کوتوال باجمیع تاجران و سوداگران شهر و مردم غیر  
چاکر و هم چنین بزرگ صاحب منصب با توابع خودها پای برهنه و ذکر کنان  
طی مسافت نموده بصحرا رفتند و در راه بدرگاه حضرت رب الارباب و خالق  
خاک و آب و روزی دهنده ذی حیات و پرورنده مخلوقات استغاثه و استسقا

(۱) مملکت مصر و قوع -



نموده و از رود کنار شهر گذشته در میدانی که برابر ندی محل واقع است  
جمع گردیدند و چون جمیع جاندار روزی خوار حضرت پروردگارند به برامه  
و گوشه نشینان و زهاد کفار بلکه مجموع ایشان را نیز امر جهان مطاع واقع شد  
که برسوم و قانونی که دارند بصحرا رفته از خالق جسم و جان و رازق اهل کفر  
و ایمان مستدعی باران شوند و ایشان نیز باجمیت عظیمی در یک ضلع از صحرا  
و کنار رود خانه بقانون خود رفتند و کل خلاق در آن پهن دشت جا بجا فرقه  
فوقه جمع آمدند پنداری که صحرای عرصات و ازدحام و کثرت روز محشر نمودار  
شد و از کافه مسلمین و مومنین صفوف مطلوله ترتیب یافت و جناب عمده  
الفضلا قاضی احسن مشهور به قاضی مکه معظمه و خطیب و پیشماز پیش  
صفوف ایستاده بکمال خضوع و خشوع بنماز استسقا مشغول گردیدند و ادعیه  
که از ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین منقولست با آواز حزین و دل  
اندوهگین خواندند و استسقا از حضرت رب العالمین نمودند و بعد از فراغ از  
آداب نماز و خواندن ادعیه منقوله ما ثوره مجلسی مشحون از علما و فضلا  
و صلحا و اتقیا و اکابر دین حضرت سید المرسلین و عظامی وزرا و امرای دولت  
ابد قرین انعقاد یافت و نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی ادام الله عمره و دولته  
بر صدر مجلس قرار گرفته کیسههای زر سرخ و سفید که خاقان سکندر اقبال  
بجهت فقرا ارسال داشته بودند بمیان آورده بمجمیع مستحقین و سایر صلحا و اتقیا  
و فقرا علی قدر مراتبهم قسمت نمودند و پول که بر فیل و شتر بار کرده نزد سرکار  
اشرف آورده بودند بتام درویشان و محتاجان حواله دارلنگر فیض اثر را تعیین  
نمودند که تقسیم نماید و وقت عصر نواب علامی فهامی باجمیع خلاق فاتحه از دیاد  
عمر و افزونی حشمت خاقان یوسف جمال خوانده به شهر مراجعت نمودند  
و در آن روز به ین اعتقاد خاقان سکندر سدا دو برکت دعای صلحا و فضلائی  
صاحب ارشاد بقدر (۱) بارانی بارید و زمین نمناک شد اما دیگر از سحاب سراب  
آسامقدار اشک چشمی آب بر روی زمین نرسید و در عین فصل برشکال  
حوضهای بزرگ مثل حوض پانگل و حوض ابراهیم پتن و حوض دار السلطنته

(۱) بقدرے -



و حوض حسين ساغر و چاههای عمیق که در قرون ماضیه کسی کم آب ندیده بود خشک گردید و اگر بطون اودیه را صد گز میکنند آب نمودار نمی شد فریاد العطش از ساکنان زمین برخاست در باغات اشجار نو و کهن خشک شد صحرا و دشت از عدم آب و گیاه حیوانات و در تلف شدند و در ولایت و دیها خانها انبار اموات شد و در محلات و اشواق شهر چندان مرده افتاده بود که فرصت برداشتن نمیشد خلایق در آرزوی نان جان میدادند خاقان یوسف جمال امر فرمودند که در هر جا اجناس غلات ذخیره باشد همه را بشهر آورده بفروشند و نگاه ندارند ازینجهت درد ار السلطنه بقدر (۱) از اجناس ما کوله یافت میشود و در آخر این سال برنج دوازده سیر به یکهون و روغن چهار سیر به یک هون و نخود و گندم بقیمت برنج میفروختند اما در ولایت دیگر اجناس مطلق بهم نمیرسید و مشمت برنج به مشمت زر میدادند و خاقان سکندر اقبال باوجود چند لنگر که صبح و شام بقفرا آشی می دادند امر فرمودند که در هر محله لنگرهای ساخته طعام و آشی بهر که خواهد بدهند و در بیرون در و از های شهر لنگرهای بزرگ مقرر فرمودند که فقرا بیرون شهر محتاج به لنگرهای شهر نباشند و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان را امر فرمودند که بر در های خانه های خود آشی بقفرا میداده باشند و دیگرهای بزرگ آشی را در محلات و بازارها میگردانند که هر کرا قدرت حرکت نمانده باشد در گلویش می ریخته باشند و در هر محله چاهها را چندان به کنند که اگر آن طرف زمین باید رفت رفته آب برآرند و بنوعی در ابقای حیات خلایق اهتمام فرمودند که مافوق آن متصور نبود و در قریبهای سابق که قحط شد هیچ پادشاه عالم پناهی خلایق را چنین نه پرورده و هیچ سلطان عظیم الشانی اهتمام خلق الله را باین مرتبه ننموده و این قحط در اکثر ممالک هندوستان شده بواسطه آنکه در ولایات هند باران نه بارید و از برهانپور خبر آوردند که در آن مملکت آب و گیاه مطلق بهم نمیرسد و کل ذی حیات تلف گردیدند و در ولایت گجرات و احمد آباد گوشت آدم را آدم میخورد و باوجود این حادثه عظیمی عالیحضرت شاه جهان زر بیحد و نهایت

(۱) بقدرے -

که خزانهها از آن مملو بود در ایام قحط خرج نموده از برهانپور نقل مکان فرموده رحل اقامت انداختند تا اکثر لشکر و خزانه تلف گردید و در دار السلطنه حیدرآباد از کو تو الخانه آنچه در دفتر ثبت نموده اند قریب يك لك آدم از اموات را کفن داده بودند و رای آنچه از مسلمان و کفار بی کفن بزیر خاک رفتند -  
قطعه

بود چون طوفان نوح این قحط سال کاسیان را انجم آمد در وبال  
جمله جاندار از ملک وجود در عدم کردند از جوع انتقال  
آتش افروخت این باد سموم کز قفس شد گلشن گیتی ز کال  
آب را در خواب اگر دیدی کسی خویشتر را چون خضر کردی خیال  
برزبان نان گر کسی را آمدی بر سر او خلق را بودی قتال  
شد نفسها شعله سان از تف جوع سوخت اجزای بدن زین اشتعال  
کرگس و سگ بر هوا و بر زمین کام خود را یافتند از قحط سال  
و کلمه مرگ خلق آمده و غم و مرض تاریخ این حادثه عظمی است -

۱۰۴۰ ۱۰۴۰-۲۳۰

(ذکر طلوع کوکب قمر مثال از مطلع اسهان خاقان یوسف جمال سکندر اقبال)  
چون ایزد متعال و خالق ذوالجلال ذات بی همال اعلی حضرت خاقان  
یوسف جمال را از کل موجودات برگزیده است از مبداء کرامت مرتبه سلطنت  
که قرین رتبه بنوت و رسالت است - نظم  
گفته آنهاست که آزاده اند کین دوزیک اصل و نسب زاده اند  
نزد خرد شاهی و پیغمبری چون دونگین اندویک انگشتی  
ابواب خزاین غیبی و درهای کنوز لاری بی بمفاتیح سعادات ابدی و مقالید  
میان سرمدی مکشوف و مفتوح ساخته نفایس جواهر آمال و امانی و لطایف  
مآرب و مطالب کامرانی بر ساحت ظهور و بساط نمود گذاشته در نظر بصیرتش  
جلوه میدهند و از مؤیدات این مقال لالی مثال آنست که در پهر آخر روز چهارشنبه  
ششم شهر رمضان المبارک سنه مذکوره یکی از سرپرده نشینان تنق عصمت

و بزم آریان انجمن عشرت که از خاقان یوسف طلعت سکندر فطنت حمل داشت وضع نمود و گوهر شجر اغی از مخزن غیب در شبستان وجود پرتو افکن شد و کوی قهرمانند از برج سلطنت تابان گردید و بقیس الزمان و خدیجه الدوران (۱) اغی زیب دهنده بارگاه عصمت و صلاح صدر نشین محافل قدسی شمایل عفت و فلاح حیات بخش خاصان حرم مکرم محترم و انده اعز سلطان سکندر شیم بجهت این فرزند دلبند آوین که نصرت رب العالمین بخاقان زمان و زمین کرامت و عنایت فرمود و بارگاه حرم محترم بساط عیش و عشرت انبساط فرموده بجمع مخدرات طاهرات که بمنزله شگوفه و ریاحین گلزار سلطنت اندو بقرابتی و قرب منزلت معزز و مکرم تشریفهای خاص عنایت فرمودند و جناب آصف مرتبت شریف المملک سرخیل شاهی درین روز عشرت اندوز صدگردون شکر در محلات و اسواق دار السلطنه بنام خلیق تقسیم نمود و زبده الفضلای الزمان قاضی احسن و ملا محمد تقی منجم که برای تحقیق وقت و ساعت آن مولود مسمود نجسته و رود و ملاحظه اطوار و آثار اختران مرصود و گردش فلک کبود مامور بودند تشریفات فاخر و انعامات متکثر مرحمت فرمودند و جامع این نسخه مبارکه در همان روز بجهت اندوز برای تولد آن دُر درج عصمت و دری برج عفت بالبدیهه این ماده تاریخ را یافته - مصراع نمایان شد مهی از برج تاریخ -

( ذکر و فات مملکت مداری شریف المملک سرخیل شاهی و خاقان

سکندر شان منصب سرخیلی را بمیرزا حمزه استرآبادی تفویض

فرمودن و او چند ماهی باین امر جلیل سرافراز بودن )

چون ملا محمد تقی تفرشی بمنصب رفیع القدر سرخیلی مکرم شده بخطاب مستطاب شریف المملکی محترم گردیده باعلی مدارج و معارج قرب حضور و افرانور صعود و عروج نمود به کمال استقلال بر تق و وفق مهمات دیوانی و ضبط و ربط امور مملکت و معاملات سلطانی اشتغال مینمود و رتبه سرداری چون بامنصب سرخیلی جمع داشت آخرهای روز بمیدان دلگشای کنار رود خانه که

(۱) خدیجه دوران -

دربرا برندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک سوار چوگان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسپ دوآیندن و گوی بامنصب سرخیلی جمع داشت آخرهای روز بمیدان دلگشای کنار رود خانه که دربرا برندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک سوار چون گان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسپ دوآیندن و گوی زدن از فرس نیز تک رده شده اعضایش بقدری کوفت ناک گردید و بعد از یکچندی که اندک تخیفی در شدت الم حاصل شده بود در سلخ شعبان در اعلی باغ جشن کلوخ اندازان رمضان میکرد از افراط اکل و بدهنمی بهیضه و اسهال منجر شد و در تمام ماه رمضان با وجود کوفت مذکور صبح و شام بدولتخانه گیتی نشانه آمده بخدمت قیام مینمود کوفتش روی در اشتداد داشت و روز عید رمضان که خاقان سکندر شان بر اورنگ سلطنت قرار گرفته بمجلس سلطنت و بساط عالم انبساط خلافت آراسته بارعام جنود ظفر و رود داده بودند تا وقت عصر بر سر پای ایستاده بچاکری و عرض حاجات لشکر و خدمات دیگر مشغول بود و بعد از عید کوفتش شدت تمام پیدا کرده دیگر دیوان اعلی نتوانست که برود و حکیم اسمعیل گیلانی و اطباء هند معالجه مینمودند اما فایده نمیکرد و شدت المش روز بروز می افزود خاقان یوسف جمال سکندر اقبال حسن علیخان غلام حضور و افرانور را بجهت پرسش احوال او فرستادند و طبیبان سرکار اشرف را نیز بمعالجه امر فرمودند چون پیماناه حیات مولوی پر شده بود رفع تقدیر بهیچ علاج و تدبیر نگر دید و در صبح نوزدهم شهر شوال سنه مذکوره ناکام ازین مقام حسرت فرجام بعالم عقبی روان شد و لفظ مرض و ختم ۱۰۴۰ موافق عدد این سال است مدت حکومتش دو سال و هشت ماه بود اعلیحضرت خاقان سکندر شان را تاسفی از رفتن آن خدمتگار نیکو کار بهمرسید زیرا که تا شرف خدمت حضور و افرانور دریافته بود بنوعی درد قایق خدمتگاری و آداب عبودیت و شیوه خیر خواهی میکوشید که مزیدی بر آن متصور نبود و مراتب قرب و منزلتش یوما فیوما می افزود و توجهات خسروی

بوجه اتم شامل حالش گردیده و کمال محرمیت بهم رسانیده بود و بعد ازین قضیه انواع توجه بیاز ماندهای او نموده تفقدات بحال زوجة او فرمودند و قرابتان و همشهریانش را نوازشات فرموده همه را با سامان کلی رخصت رفتن عراق مرحمت کردند و نواب علای فهایم پیشوا از زمانی بعد از شریف المملک صلاح چنان دیدند که ناخاقان سکندر شان شخص قابلی را بجهت این منصب عالی تعیین فرمایند. میر قاسم ناظر المملک و میر معز الدین محمد مشرف و ناراین را و بمجموعه عدار و عمال دیگر تمشیت امور دیوانی و سرانجام معاملات پادشاهی مینموده باشند پس عمال مذکور بامور کار خانها و راتب کھوتی و مطبخ و فیلخانه و طویله وامی رسیدند و درین سال چون اجناس غله قیمت پیدا کرده بود و از ولایت غلات بجهت خرج کارخانجات کمتر می آمد و هر روز قریب دوهزارهون جنس برای سرکار بایست خرید کار بر عمال تنگ شد و از هر محل فریاد برخاست و از ولایت بواسطه نشدن زراعت زر کمتر بخرانه عامه می آمد و قواعد دخل و خرج دیوانی بهم خورده مهیات معطل ماند رمدت سه ماه باین طریق میگذشت پس اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال میرزا حمزه استرآبادی را که به صفات راستی و امانت و دیانت موصوف بود و دنیای که شصت هزارهون ست داشت بحواله او بود بجهت منصب جلیل القدر سرخیلی پسندیده در بیست و چهارم ذی الحجه سنه مذکور بتشریف این منصب عالی سرافراز فرمودند و میرزای مشار الیه بمرتبہ اعلائی حکومت صعود نموده شروع در عمل نموده بر راستی و دیانت انجام مراسم و تمشیت مهام می پرداخت چون مهارتی در فن استیفا و قلمرانی و بصارتی در عملداری و کار دانی نداشت از مکر و حیله بهمانه در بعض امور متوقف میشد بنابراین تعطیل در کارها بهم میرسید و ازین جهت فریاد از اهل کار خانها و محلات برخاست و قرب و عزتی که لازم این منصب رفیع است جناب میرزارا بهم برسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بالضروره نظر بحال لشکر و رعیت و اصناف چاکران کرده در فکر آن شدند که منصب رفیع سرخیلی را بمراد کار دانی که از عهده آن کما ینبغی تو اندر آید تفویض فرمایند تا مهیات پادشاهی و امور

جمهور رعیت و سپاهی بی فریاد تمشیت یابد و اکثر اوقات بنفس اقدس متوجه حل و عقد مهیات سلطنت سامان کلیات امور سپاه و رعیت میشدند به رای صوابهای مهر انجلا در اندفاغ ظلمات شبهات و تیرگئی توققات و تعطیلات مهیات بدیضا مینمودند و طبقات انام از اهتمام سلطان سکندر احتشام کمال رفاهیت می یافتند از مراحم و عواطف شاهنشاه گیتی پناه کامیاب و بهره مند میگرددیدند.

( ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل هفتم جلوس همایون که مطابق هزار و

چهل و یک هجریست و بیان مجملی از احوال نظامشاه که بقدری

نسبتی بآمدن مرهروی بر همین سپه سالار عادلشاه بسرحد

قلعه کولاس دار دو شرح بعض قضایای منسوب بآن)

برضایر فطنت ماثرا باب فهم و ادراک که دانایان آثار کواکب و گردش

افلاک اند مستور نماید که در تاریخ هزار و سی و سه هجری ملک عنبر نظامشاهی

که بدار المملک عقبی روان شد نظامشاه مطلق العنان گردیده زمام مهام سلطنت

بقبضه اختیار و اقتدار خود در آورده بمعذلت و نصفیت و حفظ ممالک بلند

آوازه شد وصیت شجاعتش باطراف ممالک انتشار یافت و فتح خان پسر ملک

عنبر حبشی جهت دواعی فاسده و بیم و هراسی که داشت در خدمت نظام شاه

بدلگرائی و منافقت میگذرائند تا آنکه روی اطاعت بسوی کفران نعمت تافته

بولایت مغل رفته ملتجی بفرمان روای ممالک هندوستان گردید و لشکر گرائی

باچند سردار و امرای مغل برداشته بر سر نظامشاه آمده در حوالی قلعه دولت

آباد برابر نظامشاه صفوف لشکر بجهت قتال برآ راست و شامت کفران

و عدوان شامل حال آن جاهل نادان گردیده در معرکه محاربه و مقاتله زخم

منکر از دست نظامشاه خورده دستگیر شد و شکست بر لشکر مغل افتاده بعضی

از اعیان ایشان به ذل اسیری و خواری گرفتاری منکوب شدند و نظامشاه فتح

خان و مفسدان دیگر را به قیود سلاسل و اغلال مقید نموده محبوس ساخت

و امرای اسیر مغل را تشریف و خرجی داده بدرگاه پادشاهی فرستاد و بعد

ازین فتح قدرت و عظمت نظامشاه از دیاد پذیرفته کمال استقلال بهم رسانید تا در سال هزار و سی و شش هجری که عالیحضرت شاه جهان بعد از والد ماجد خود بر سریر سلطنت و فرمان روای متمکن شدند بگرفتن خان جهان پتان که از اعظم امرای پنجهزاری بود و بشجاعت و کثرت اقوام و اقربا و جمعیت از سایر اعیان آنجا کمال امتیاز داشت و در زمان نور الدین جهانگیر پادشاه صاحب صوبه ولایت خاندیس و برهانپور بود و از آثار نفاق بظهور رسیده متوجه شدند و خان جهان از پادشاه و برگردان بردیده از بالای گهات گذشته بانظامشاه ملاقات نمود و چند روزی اقامت کرد تا ملاحظه نماید که از نهانخانه عیب چه به حین ظهور میرسد و نظام شاه با خانجهان کمال گرمی و مردی نموده در رعایت خاطر او میکوشید و درین وقت فتح خان را از حبس بر آورده غایت شفقت و مرحمت بحال او نموده از مقربان و محرمان خود گردانید و عالیحضرت شاه جهان چون در برهانپور نزول اجلال فرمودند ارادت خان و نصیری خان و بعضی از امرای عظیم الشان را بالشکر فراوان بر سر گهات و ولایت نظام شاه بگرفتن خانجهان فرستادند امرای مذکور بولایت نظام شاه در آمده طلب خان جهان از مشارالیه نمودند نظام شاه جواب داد که خانجهان را من نه طلبیده ام او خود آمده اگر خواهد خودش بخدمت پادشاه خواهد رفت والا آنچه اقتضای مشیت حضرت ایزدی باشد چنان خواهد شد چون از آمدن لشکر مغل عرصه بر نظام شاه بقدری تنگ شده و غلا و قحط باعث از دیاد ترضیق گردیده بود خان جهان بانفاق لشکر نظام شاهی چند نوبت با امرای مغل محاربه نموده دیگر قوت مقاومت در خود و مصالحت بودن در آن مملکت ندیده با اقوام واقربا که قریب هزار نفر بودند از ملک دکن بر خصت نظام شاه بجانب آگره روان شد که شاید خود را بافغانان بنگاله برساند و در راه هر جا افغان و پتان که بود بخان جهان ملحق میشد چون عالیحضرت شاه جهان شنید که خانجهان از ملک دکن بیرون رفته عبد الله خان زخمی و مظفر خان و چند سر امرای دیگر را بتعاقب خان جهان فرستاده و ایشان در راه آگره بخان جهان برخوردند و او از کمال تهور

بای مقاومت در میدان محاربه استوار ساخته از صبح تا وقت ظهر جنگ مردانه کرده لشکر مغل را برهم زده بود چون اقبال پادشاهی بلند بود در اثنای جنگ تیری یا تفنگی برو خورده از اسب در افتاده اقربای او چون روی بجای دیگر نداشتند همه در معرکه کشته گشتند عبد الله خان سرخانجهان و سر اعیان اقوام او را بریده به برهانپور آمده در زیر سم عالیحضرت شاه جهان انداخت و بعد ازین فتح حضرت شاه جهان در مقام تسخیر ولایت نظامشاه شد و جمعی از امرای که در آن ولایت متفرق شده بودند هر کدام قلعه و جاها را گرفته نشسته بودند و نظام شاه بی امداد و معاونت سلاطین دکن دل بر کرم و عنایت الهی بسته در دوات آباد نشسته بود از غایت کلفت و ملالت تغیری در مزاج و خبطی در دماغ او پیدا شد و بفتح خان که غلام زاده قدیمی بود اعتماد نموده عنان حل و عقد معاملات سلطنت بقبضه اختیار او سپردا و خود کینه دیرینه در خزینه سینه داشت و همیشه متر صد فرصت می بود تا نظام شاه را معدوم ساخته بر نسبت ملک عنبر پدرش صاحب اختیار سلسله نظام شاهی گردد و از آن روزی که از حبس نجات یافته بود در فکر ظهور این امر می بود و تدبیر او موافق تقدیر آمده در شبی که نظام شاه بر بستر غفلت با صد کلفت غنوده بود با بعضی از اهل شقاوت و عناد نظام شاه را گرفته مقید و محبوس ساخت و پسر صغیر السن او را پیادشاهی برداشت

نظم

مده فرصت بسست دشمن خویش که آنچه تو نکردی او کند پیش  
تو در خوابی و دشمن سخت یدار زمرده تا بزنده فرق بسیار  
و قریب پنجاه نفر از مقربان و ارکان دولت نظام شاه را بقتل آورد و بعد از چند روز از کوری دیده باطن وزشتی طینت قصد صاحب ولی نعمت کرده نظام شاه را بملک عدم فرستاد و این امر قبیح شنیع را که باعث لغت خدا و بیزاری کل خلایق بود خوشامد عالیحضرت شاه جهان دانسته متابعت و مبايعت ایشان نمود و بحسب ظاهر مورد نوازش گردید و در ملک خود امر نمود که خطبه عالیحضرت شاه جهان را در مساجد بخوانند و آخر سزای این حرام خوری

شامل حال او شد چنانچه عنقریب مذکور خواهد گردید و سرداران و لشکر مرهته نظامشاهی چون بے صاحب شدند و متابعت فتح خان حرا بخور نمی نمودند و اکثر جاگیر و مقاصی ایشان را لشکر مغل متصرف شده بودند بناچار ترك اوطان قدیمی نموده بعضی با امرای مغل پیوستند و بعضی بخدمت حضرت عادل شاه رفتند و جمعی اراده نمودند که التیجا باستان سلطنت نشان خاقان سکندر شان بیاورند و درین وقت ارادت خان که سر لشکر افواج پادشاهی بود و بواسطه گرفتن خاججهان بالای گهات آمده بود قلعه دهاوور را که از قلاع مشهور ولایت نظامشاه بود بتصرف در آورده بمحاصره قلعه پرینده که این نیز حصن متین و سرحد ولایت عادل شاه است اشتغال داشت و حضرت عادلشاه ملاحظه نمود که اگر تغافل کرده شود قلعه پرینده نیز به تصرف مغل درمی آید و چون بسرحد اتصال دارد بهم مقاصد دیگر هست بصلاح دید مصطفی خان و خواص خان که دو رکن اعظم آن دولتخانه اند مرهری پندیت را سر لشکر کرده باده دوازده هزار سوار بمدد قلعه پرینده فرستاد و مرهری مذکور بالشکر موفور نظام شاهی و عادلشاهی بنواح لشکر مغل رفته ایشان را از دور قلعه پرینده برخیزانید و تا کنار رود خانه که در آن حوالی است تعاقب ایشان نمود و چون از مرآن لشکر خاطر خود را جمع نمود بجانب سرحد کولاس که از جمله ممالک محروسه است آمد و با امرای نظامشاهی که التیجا بدرگاه گیتی پناه می آوردند برخوردند ایشانرا بخلاص شاهانه و نوید جاگیرها و مقاصی مرغوب فریفته ضمیمه لشکر خود نمود و خیر بنزد شاه ابوالحسن حاجب عادلشاه که در دار السلطنه مقیم (۱) است فرستاده استدعای مدد خرج ازین دولتخانه عالیه نمود چه در زمانی که شاه محمد پیرزاده پیشوا بوده رعایای سرحد ممالک محروسه با سرداران سرحد عادلشاه منازعه نموده بودند اندوچند دیبه و پرگنه از سرحد عادلشاه بغارت و تاراج رفته بود و شاه محمد بجهت تدارک آن خرابی قرار داده بود که مدد خرجی بفرستد تا آن ولایت ویران شده معمور نمایند مرهری سپهسالار طلب آن وجه مینمود که درین وقت سامان لشکر نموده بمحاربه امرای مغل قیام نماید

(۱) مقیم است -

و شاه ابوالحسن حاجب نیز از روی دولتخواهی التماس امداد و اعانت مینمود اما مرهری را چون تا کید بلیغ از جانب عادلشاه شده بود که بزودی کارسازی نموده باستعداد لشکر پردازد تقاضا و ابرام سپار (۱) مینمود و قلعه کولاس را محاصره کرده مدت يك ماه در حوالی حصار قلعه منیع مکرر جنگ واقع شد و جمعی از طرفین مقتول و مجروح گشتند و مستحفظان قلعه کولاس بروج و باروی حصار را بتوپ و تفنگ و بان و انواع آتشبازی استحکام تمام داده هر روز آن لشکر را هدف تیربلاهی ساختند و جمعی را بخاک خواری می انداختند و مرهری چون در محاصره بغیر از خسبران حاصلی ندید دست از محاصره بازداشته با جمعیت عظیمی که قریب بسیت هزار سوار و پیاده و هرزه کار بسیار بودند چند منزل پیش آمده شروع در تهب و تاراج رعیت نموده جمعی از مینوار که در آن سمت بودند حقیقت حالات را بملا زمان بارگاه عالم پناه عرض می نمودند -

(ذکره نامزد نمودن سرداران رفیع الشان بجهت دفع سپهسالار

عادلشاه و مرهری از روی ملایمت برادر خود را پایه سریر

سلطنت فرستادن و منازعه بمصالحه مبدل شدن)

چون خبری اعتدالی مرهری سپهسالار عادلشاه بمسامع ملازمان سده بارگاه گیتی پناه رسید در محلی که بارگاه از جمیع امرا و وزرا و اعیان و مقرران پایه سریر و معتمدان اورنگ سلطنت مصیر مشحون بود از جرات مرهری آتش غضب پادشاهی که مثابه نیران عالم سوز قهر الهی است بنوعی اشتعال یافت که نزدیک بود که خس و خاشاک وجود مرهری و لشکرش و کار فرمایان او را بشرارهای مانند بوارق خاطفه در لمحة البصر سوخته و خاکستر گردانند مقرران اورنگ خسروی خصوصاً نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی در آن حالت جرأت رخصت عرض مطالب نموده بعد از شرف حصول رضا زبان بدعا و ثنای خسرو کشور گشا کشوده فرمودند که -

نظم

پادشاه ظل چترت بر جهان گسترده باد از سموم قهر تو گلزار خصم افسرده باد  
اگر بحر غضب پادشاهی در تلاطم آید امواج افواج لشکر و حشر جهان را

(۱) بسیار -

زیر و زبر خواهند گردانید و از نهیب مهیب رعد آوای خسروی اگر دشمنان  
چو کوه پابرجای باشند زلزله ریشه دراز جزای جمعیت ایشان افتاده بودند و پیوند  
اعضای ایشان بنوعی متلاشی گردد که در نفخ صور مجتمع نگرددند -

قطعه

شعله قهرت از علم بکشد بشود همچون برق عالم سوز

دست خشمت اگر زندسبیل بشود همچو شام چهره روز

بغضب گرنگه کنی بفضول همچو دیماه میشود نو روز

طبیعت بحر خاصیت پادشاهی مقتضی آنست که ازین عارضه جزئی کدورت  
پذیر نگردد و از تصادم حوادث کلی ذره از وقار کوه آثار خسرو جهاندار تحریک  
نماید اگر مرهروی سالك طریق اعتدال نشود و زبان استغفار نکشاید - یکی از  
ملازمان پایه سریر سلطنت را امر فرمایند که با نجار فته گوش او را بنوعی بمالد  
که سرش از پیکر بدن جدا شود و عبرت سرکشان دیگر گردد پس بزلال سخنان  
حکمت مآب نواب علامی پیشوا الرمانی شعله نیران غضب خاقان یوسف جمال  
سکندر اقبال بقدری منطقی گردیده قرار دادند که جمعی از امرای عالیشان را  
بافوجی از جنود ظفر و رود بر سر مرهروی نامزد نمایند و متوجه امرای که در  
دار السلطنه حاضر بودند شدند و دنیای که بحواله شریف الملک بود و جاگیر  
خوب و مقاصد مرغوب داشت بشجاعت آثار خدا و یردی سلطان که بتازگی  
از جانب مملکت بنگاله منصب عالی حضرت شاه جهان را گذاشته التجا باین آستان  
ملک پاسبان آورده بود مرحمت نموده در سلك وزیرای ذی اعتبار منتظم فرمودند  
و یاقوت خان حبشی را که در ولایت کسیمکوت در معرکه بنرد باقر خان صاحب  
صوبه بنگاله باقدام جلالت پیش نرفته بر دطالب نموده بودند دنیای او را بمظفر  
خان پتان مرحمت فرمودند پس اعظم الوزرا و اشجع الامرا یولجی بیگ و خدا  
و یردی سلطان و قزلباش خان و مظفر خان و عالم خان و چند سردار دیگر از  
مسلمان و چند نفر از حواله داران لشکر خاصه خیل مثل ازدها خان و استقلال  
خان و از سرداران هندو جگدیر اوو بها لیرا و آتی راو و بعض سرداران منیوار

را که هر يك دوهزار پیاده داشتند بمقابله لشکر عادلشاه نامزد نمودند و حکم اشرف  
صادر شد که مرهروی کافر اگر اراده پیش آمدن نماید نگذارند و چون جاسوسان  
خبر رسانیدند که مرهروی سرداران نظامشاهی را با خود متفق ساخته قریب سی  
هزار سوار و پیاده و جمعی کثیر از غارت کنان او باش هرزه کار مجتمع ساخته  
قصد پیش آمدن دارد خاقان سکندرشان بجهت دفع ایشان امر فرمودند که خیمه  
و بارگاه نه گزی را چون سپهر اخضر بر سمت لشکر عادلشاه و نظامشاه برافرازند  
و جمعی از سرداران عالیشان را که بجانب باقر خان نامزد فرموده بودند مثل  
شجاعت و وزیران دستگاہ اعظم الامرا خواجه افضل ترکه بالشکر خودش  
و شیر محمد خان و حواله داران لشکر خاصه خیل را طلب فرمودند که با استعداد  
حرب و ضرب متوجه دار السلطنه گردند و امر شد که شجاع الملک در ولایت  
کسیمکوت با امرای آنجا اقامت نماید و چند نفر از غریب و دکنی را درین  
وقت سردار کردند اول علیخان بیگ افشار را که در سلك بندگان کیوان پاسبان  
منتظم بوده ده هزار هون تنخواه مرحمت فرمودند که صد جوان بهادر ترک  
نگاه دارد و میرم بیگ ذوالقدر را که او نیز از جمله بندگان این دولتخانه عالیه بود  
ده هزار هون جاگیر دادند که صد سوار تفنگچی قدر انداز نگاه دارد و محمد سعید  
بیگ بدخشی را که جوان شجاع بود در سلك ملازمان آستان رفیع الشان منتظم  
ساخته بر نسبت دو نفر مذکور تنخواه دادند و سید بابو و مخدوم ملک دکنی و چند  
کس دیگر از اهل دکن را که بشجاعت و دلاوری موصوف بودند نوازش  
فرموده بمرتب سرداری سرافراز ساخته مقاصد تنخواه دادند و امرای جدید  
بالشکر مکمل و مسلح و اسپان تیزی و ترکی فوج فوج در میدان دلکشای داد  
محل از نظر ملازمان پایه سریر سلطنت مصیر گذشته بتشریف و تحسین سرافراز  
شدند و قبل ازین مذکور شده بود که سرداران نظامشاهی بقصد ملازمت و بندگی  
این دولتخانه گیتی نشانه می آمدند مرهروی محیل ایشان را فریب داده نگاه داشته  
بود رای عالم آرای شاهنشاه جهان پناه اقتضای آن نمود که سلك تفرقه در جمعیت  
مرهروی انداخته قولنامه با تشریفهای فاخر بجهت آن سرداران از سال دارند

از الجمله و یتهو جی کانتیا مرهته که دوسه هزار سوار جرار داشت چون قول و تشریف با و رسید سر مفاخرت بر آسمان سوده جمیع لشکر و چند سردار تابع خود از اردوی مرهری جدا شده بر یک کنار نشست و قوت غرور و استکبار مرهری بضعف و انکسار تبدیل یافت و خاقان سکندر شان جمعی از پیادهای منیوار طرار عیار را نامزد فرمودند که در شبهای تار باردوی مرهری غدار در آمده بداس الماس آثار گوش و بینی کفار را بریده یابورند و مقرر شد که جایزه بینی آوردن یک هون و گوش ها آوردن یک هون داده شود و سرداران عالیشان که نامزد شده بودند مقدار سه کاو راه بسمت لشکر عادلشاهی رفته بشان و شوکت سنجری قرار گرفتند مرهری بعد از ملاحظه این احوال ترک فضولی نموده بشیوه تملق و اعتذار پیش آمد و خواهر زاده خود زهری نام را بپایه اورنگ خاقان سکندر احتشام فرستاده بوساطت شاه ابو الحسن حاجب عرض نمود که غرض از آمدن این خدمتگار دولتخواه محض استعانت و استمداد است چون دشمن قوی بکمال بی مروئی روی به مملکت دکن آورده اگر اتفاق واقع نشود ممکن که اهل نفاق را تصرف درین ممالک بهم رسد و مدافعه دشمن بر ذمت همت سلاطین دکن که همیشه آبا و اجداد ایشان متفق و متحد بوده اند از لوازم است چون سخنان مرهری مشتمل بر خیر خواهی بود اعیان دولت خواهان پایه سریر سلطنت مصیر تجویز نمودند که باطنا با عا دلشاه موافقت نمودن اولی و انطباق است و امداد و اعانت ایشان فرمودن تا بالشکری که نامزد ولایت دکن شده اند رفته در مقام زد و خورد با ایشان در آیند احسن است و در تاریخ پانزدهم شهر صفر سنه مذکوره به تدبیر مصلحان خیر اندیش فیما بین صلح واقع شد و تفرقه عوام الناس به جمعیت تبدیل یافت و خلایق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر منزلت یوسف طلعت در مها دامن و امان آرام و قرار گرفتند -

( بیان آمدن سیلاب دریا مثال در اول فصل برشکال بن سال خرمی مال )

بقلم و قایع نگار مشکبار در قضایا و سوانح سال گذشته ترقیم و تحریر یافته بود که چون باران مطلق نه باریده بود قحط عظیم واقع شد در فصل برشکال

این سال حضرت کریم رحیم از غایت ترحم و کرم عمیم روزی خواران بسیط زمین را حیات مجدد کرامت فرمود و از و فورو کثرت اقطار امطار و توالی و تواتر رحمت بی شمار ساحت دشت و صحرا مثابه دریا شد و مدت چهار ماه علی الاتصال از عالم بالا و فضای هوا باران چون سیلاب بر زمین می آمد و حوض های بزرگ بحر آساور و د خانها از آب مملو گردیده رود خانه که از جانب شمال متصل بدار السلطنه حیدرآباد است در صبح چهارشنبه سوری بیست و هفتم ماه صفر بشدت تمام آمده از بالای پل گذشته بدرون شهر ریخت و تادر خانه علی آقای کوتوال ماضی آب آمده اکثر عمارات را فرو گرفت و پاره اشجار باغ محمد شاهی را که در دولت خانه عالی و کنار رود خانه واقع است سیلاب برد و جانب دروازه بشیر پور را اکثر عمارات عالی و منازل فقرا و ایران ساخت چنانچه جماعت معمر میگفتند که در هیچ قرنی سیلاب باین بسیاری و شدت نیامده بود و جوش آن از وقت صبح تا دوپهرو سه گهبری روز بود و بعد از آن جوش و زیاده شدن آب روی در تخفیف داشت -

( ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیلی بمهرز اروز

بهان صفاهانی بامداد نواب علامی پیشوا الزمانی )

قبل ازین در صفایح سوانح سنه سابقه بخانه عنبرین شاهه مرقوم شده بود که منصب عالی سرخیلی را بسیادت پناه میر حمزه تفویض فرموده بودند و مشار الیه در تمشیت مهم پادشاهی بقدری راجل بود و امور رعیت و سپاهی چنانکه بایست سر انجام نمی یافت و بهامنه محیل را دست تصرف در از شده بود بنابراین خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فکر این شدند که بمردامین کار دانی رجوع فرمایند درین وقت نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی میرزا روز بهان صفاهانی را که در او اخر سلطنت پادشاه سکندر دستگاه علین بارگاه نور الله مرقد سرخیل بود و منصور خان حبشی که در اول سلطنت خاقان یوسف جمال میر حمله شد او را معزول کرده در سلك مجلسیان حضور منسلك ساخت بجهت این منصب جلیل تجویز نموده کار دانی اور انسماع جاه و جلال خسرو سکندر

مرصع و هت کره مرصع و بیست و هفت راس اسپ و پنج زنجیر فیل مرحمت فرمودند و آن سگس را تشریفات لایق دادند و مبلغ سه لک هون جاگیر و مقاصد با انجاعت مرحمت نمودند و در سلک امرای این دولتخانه گیتی نشانه منتظم کردند و ولای دنیای ایشان بعد از دنیای عین الملک مقرر شد و بهره و گیتی ایشان نیز در میدان دلکشی داد محل بعد از دنیای عین الملکی واقع می شد - ( ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حواله داری خاصه خیل بقاسم بیگ که بحواله نصیر الملک بود و دنیای عین الملکی از آدم خان گرفته نصیر الملک مرحمت نمودن و وقوع فوت خواجه افضل ترکه و دنیای او را به جناب یولچی بیگ حواله فرمودن )

چون قاسم بیگ ولد ارشد قلی بیگ ترکان که آبای عظام ایشان از منسوبان این خاندان و بندگان خاص این دودمان عظیم الشان بوده اند منصب رفیع که توالمی را گذاشته بسلام صبح و شام اشتغال داشت و خاقان سکندر شان متوجه حال او شده منصب لایق باو تفویض می خواستند بکنند و آدم خان حبشی را که در قلعه کولاس بود و در وقت آمدن مرهری آنچنانکه باید در حفظ و حراست آن سرحد نکوشیده در تدبیر محاربه و قانون مقاتله از عدم و قوف قاصر آمده بود او را از آن قلعه طلب داشتند و وزارت اعظم عین الملکی که بی سامان و رونق گردیده بود از او گرفته به نصیر الملک مرحمت فرمودند و منصب حواله داری خاصه خیل را که از مناصب بزرگ است و به نصیر الملک مرجوع بود بقاسم بیگ عنایت نمودند و او از جمله منصب داران گردید و قبل ازین مرقوم شده بود که شجاعت و وزارت دستگاه خواجه افضل ترکه را از قلعه را اجندری طلب نموده بودند مشار الیه در آن ولایت بیماری صعبی بهم رسانیده بود و در حالت بیماری بدار السلطنه آمده سعادت بساطبوس خسرو سکندر منزلت یوسف طلعت دریافت و کوفتش امتداد و اشتداد بهم رسانیده روز بروز از دیاد پذیرفت و در هجدهم ماه جمادی الاخر سنه مذکور متوجه دارالملک عقبی شد مشار الیه مدت نه سال در خدمت خاقان علین مکان نور الله مرقد سرخیل با استقلال بود و در

بندگی اعلحضرت سلطان سکندر شان خلد الله عمره و ملکه مدت شش سال و کسری باقارت و وزارت اشتغال داشت و به تحمل و ثروت از امثال و اقران بغایت ممتاز بود بعد از او دنیای معمور حواله او را که قریب یک هزار سوار ترک و عرب و عجم و غیره داشت بشجاعت و سخاوت دستگاه یولچی بیگ مرحمت فرمودند و دنیای حواله مشار الیه را بجناب قزلباش خان که از ملازمان قدیم الخدمه این دولت خانه عالیّه است عنایت نمودند و ولایت مرتضی نگر را که بحواله خواجه مغفور بود بمیر فصیح الدین محمد تفرشی رجوع فرمودند ( ایضا ) در بعضی از شهور سنه مذکور از جانب فتح خان پسر ملک عنبر نظام شاه ابوالحسن نام حاجی بیایه سریر سلطنت مصیر آمده تحفه و هدیه گذرانید و میر جعفر جهرمی و وسوچی برهن هر کاره را که از قبل مغفرت پناه نظام شاه بودند معزول گردانید اعلحضرت خاقان سکندر شان حاجب مذکور را مشمول عنایت فرموده منزلی بجهت اقامت و علوفه جهت او و مردم او مرحمت کردند و وسوچی هر کاره چون قبل از این وصی ویتوچی کاتباً مرهفته شده در سلک آنجماعت مندرج گشت چاکری او بر نسبت سرداران و حواله سنجنی لشکر مرهفته مقرر شد و بعد از چندگاه خاقان یوسف جمال متوجه حال میر جعفر جهرمی گشته در سلک مجلسیان حضور و زمره بندگان بارگاه موفور السرور منتظم فرمودند و مشار الیهما از جمله ملازمان درگاه گیتی پناه گردیده سرمفاخرت بر آسمان سوئند - ( ذکر نامزد نمودن عالیحضرت شاه جهان آصف خان را با امرای پنجهازاری بر سر عا دلشاه و تسخیر مملکت بیجاپور و بیان فرستادن شاه علی بیگ را بیایه سریر خاقان سکندر شان برفاقت و فاختان مذکور و رفتن حضرت

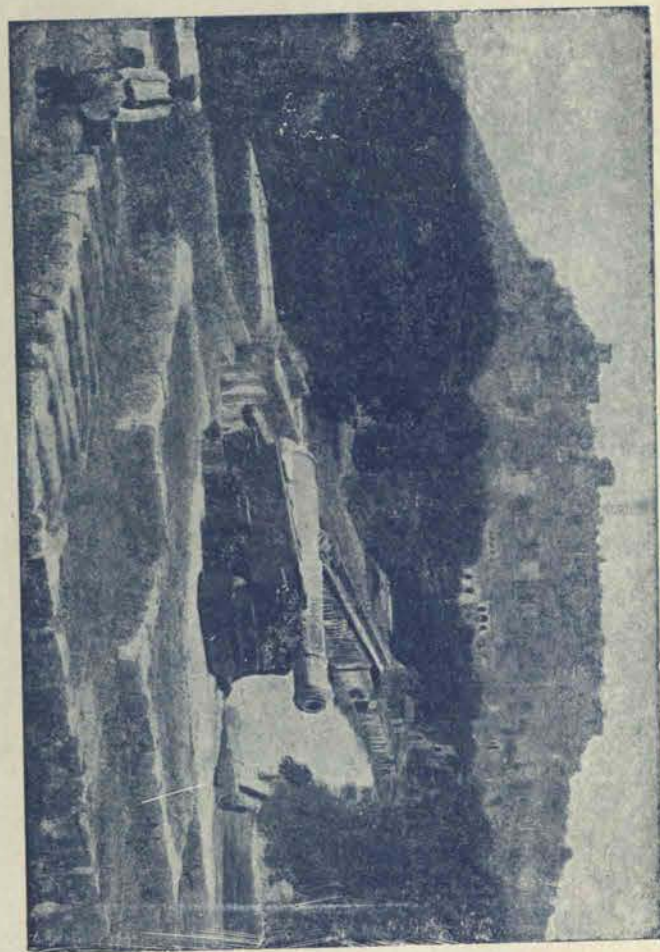
شاهجهان بکوچ متواتر از برهانپور بجانب آگره و لاهور ) در قضایای سنه سابقه و سوانح ماضیه چنین مرقوم گردیده بود که شیخ محی الدین پیرزاده را عالیحضرت شاه جهان بدار السلطنه حیدرآباد بحجابت فرستادند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور روانه گردانیدند و عا دلشاه



قرار داده بود که نه لك هون و صدز بخیر فیل و تحف دیگر پیشکش بفرستند چون امرای مغل بولایت نظامشاه در آمده متفرق شدند بسرحدولایت عادلشاه رسیده دستبردها نمودند و مرهري برهمن؛ سرداران دکنی بمنعت لشکر مغل ر حفظ ولایت خود میگردند و عادلشاه بنا بر این و بجهت امور دیگر که روی داده بود فسخ عزیمت ار سال پیشکش نمود و شیخ معین الدین از بیجاپور برآمده می خواست به لشکر مغل ملحق شود چون بشهر بیدر رسید مرجان حبشی که از جانب عادلشاه کوتوال و حارس آن قلعه بود شیخ مذکور را هما نجا بازداشت و نگذاشت که برود و اکثر اوقات بوساطت شیخ محی الدین ازین دولت خانه عالی به شیخ معین الدین مدد خرج مرحمت میشد چون از جانب عادلشاه پیشکش بخدمت عالیحضرت شاه جهان رسید در اول سنه مذکوره هجری آصفجان را با اکثر امرای پنجهزاری و پنجاه شصت هزار سوار مغل به بیجاپور نامزد فرمودند و آصف خان باحشمت و عظمت تمام به بالای گهات روان شد و سابقا مذکور شده بود که و فاخان به رفاقت شیخ محی الدین بخدمت عالیحضرت شاه جهان رفته تحف و هدایا گذرینده مورد التفات گردیده بود درین وقت حضرت شاهجهان و فاخان را تشریف رخصت مرحمت نموده شاه علی بیگ را که از امرای هزاری بود بر رفاقت خان مشار الیه بیایه سریر خاقان سکندر اقبال روانه گردانیدند اما آصفخان از بالای کوتل فرود آمده در ولایت نظامشاه خیام حشمت بر افراخت و فتح خان که در دولت آباد بود اظهار اطاعت و انقیاد نموده در سلك امرای پنجهزاری منسلک گردید و اکثر قلاع ولایت نظامشاه در تصرف مغل درآمد و آصفخان از راه گلبرگه باعظمت تمام به بیجاپور روان گردید و در شهرودیه و ولایتی که بر سمت مرور لشکر مغول بود بغارت و تاراج رفت و مردم بسیار از هر صنف مقتول و اسیر شدند و بسی خاندانها بی نام و نشان گردیدند تا لشکر مغل به بیجاپور رسیده قلعه بیجاپور را محاصره نمودند و عادل شاه بروج و باروی قلعه را بتوپ و تفنگ و بان و آتشباری سپار (۱) استحکام تمام داده نگذاشتند که کسی از بیرون بحوالی حصار گذار نماید و سرداران عادل

شاهی در بیرون دروازهای قلعه خیمه و بارگاه برافراخته گاه گاهی دستبردی به لشکر مغول می نمودند و چند نوبت فیما بین محاربه واقع شد و بعضی از شجاعان لشکر مغول بر اطراف حصا و تا کنار خندق آمده از ضربات توپ و تفنگ و بان و آتشبازی ضایع و تلف می شدند و مصطفی خان پیشوائی عادل شاه بخدمت آصف خان رفته سخن صلح در میان آورده پیشکش سابق را قبول نموده بود هر روز فرامین تا کید اعلیحضرت شاه جهان به آصف خان به جهت تسخیر بیجاپور میرسید و ملا محمد مقیم که در بیجاپور بحجابت رفته بود اخبار آنجا را بخدمت ملازمان بارگاه گیتی پناه اعلام می نمود و جاسوسان متعاقب یکدیگر قضایای آنجا را بموقف عرض میرسانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بجهت احتیاط قراز دادند که سرداران نامدار بمحافظت سرحداتی آن طرف نامزد نمایند چه در قلعه کهندهار (۱) نظام شاهی که متصل بسرحد ولایت رامگیر است نصیرخان که از امرای سه هزاری بود با فوجی از مغول نشسته بود و مرور لشکر مغل اکثر از آن قلعه واقع میشد پس نصیر الملک سردار عین الملک را به تشریف واسپ و شمشیر سپهسالاری نوازش فرموده شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ و خدا و یردی سلطان و قزلباش خان و پسر و یتهوچی گانتیا که بخطاب پدر سرافراز شده بود و عالم خان و شیر محمد خان و مظفر خان و جمعی از سراران مینوار مثل دهر مارا و نایکواری هزاره و جگدی را و بهالیرا و را بجانب سرحد روانه فرمودند و امرای مذکور بطریق که امر شده بود در محال و مقام معهود جا بجا خیمها و سراپردها مثابه فلک مهر و ماه بر افراخته بحراست سرحد و محافظت طرق قیام نمودند و امرای عالی صادر شد که در قلعه محمد انگر عرف گلکونده باستعداد آتشبازی و مرحمت (۲) توپها و آلات حرب و ادوات ضرب پردازند و معتمد السیریر السلطانی ملک عنبر که سردار يك لكهون جا کیر و مقاصا است بقلعه مذکور رفته بادتمام امور قلعه و تهیه یراق و اسلحه و ساختن آتشبازی اشتغال نماید ملک مذکور بقلعه گلکونده رفته شصت برج آن قلعه را که در هر يك پنج توپ شش توپ بزرگ که هر يك پنج من و ده من گلوله سنگ می اندازد

(۱) یعنی قندهار (۲) مرمت -



قلعه گرگندهار

وسی صد منجنیق که هر یک سنگ پاره را تا بفلک اثیر برده بر زمین پراکنده میسازد و دوازده هزار کنگره که بیست و چهار هزار تفنگچی قدر انداز دارد به تعمیر و اهتمام بروج و بارود ساختن آتشبازی مشغول شد و امر معلی شریف نفاذ یافت که از زراد خانه خاصه جو شن و جبه و دزه و خود و چهار آینه بجمع حمله سلاح و عساکر نصرت مآثر قسمت مینمایند و ایشان نیز باستعداد یراق جدال و قتال اشتغال نمودند اما از انجانب و فاخان باجناب شاه علی بیگ چون از ولایت نظام شاه گذشته داخل سرحد ممالک محروسه شدند بقلعه رفیعه رام گیر رسیدند و فاخان پهلوی توانای بر بستر ناتوانی نهاده روح حزینش که مدت هشتاد سال در حصن تن و قلعه بدن اقامت داشت بجانب فضای بی انتهای عالم عقبی روان شد -

مصراع

جسد چون زخاک ست شد سوی خاک

و شاه علی بیگ باپسر و فاخان متوجه پایه سریر خسرو سکندر اقبال گردیدند چون به حسین ساغر رسیدند میر فصیح الدین محمد را امر عالی نافذ شد که باستقبال شاه علی بیگ روان شود میر مشار الیه با آداب شایسته بمنزل مذکور رفته بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنانکه قانون این دولتخانه عالییه است پرداخت و شاه علی بیگ و رفقا اور ابر سرخوان نعمت آورد و کندوری صرف نمودند و پان و خوشبوی قسمت شد و در عاشر شهر جمادی الاول سنه مذکوره اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بائین خسروی و شان و شوکت سکندری بجانب حسین ساغر توجه فرموده در آن مقام داکشا ملاقات شاه علی بیگ گرفتند و مکتوب مرغوب عالیحضرت شاهجهان بنظر اشرف رسید و منشی عطار دلفظت مضمون آنرا بمسامع جاه و جلال رسانید و حاجپ را به تشریف خاص و یک سلسله فیل بزرگ و در راس اسپ نوازش فرموده باحشت سلطنت بدار السلطنه مراجعت فرمودند و در دوازدهم ماه مذکور حاجب را بدار السلطنه در آورده در باغ میر جمله ماضی فرود آوردند و در هفدهم ماه مذکور خاقان یوسف جمال مجلس شاهانه آراسته در هر محل و قصر مجلسیان عظام و سلحداران اندک و نام و اصناف چاکران از طبقات امام جا بجا آرام گرفتند و اسپان بازین

ولجام زرین و فیلان کوه پیکر باجلهای زربفت و ابریشمین در دروازهای هر محل و قصر ایستاده کردند و بارگاه خاص از امرای عظیم الشان و وزرای رفیع مکان و مجلسیان ذوی الاحترام و مقربان عالی مقام مشحون گردید و جناب میر فصیح را با کریم خان سرنوبت بطلب حاجب فرستادند و مشار الیه را با کرام تمام بحضور وافر النور آوردند و دفعه دیگر حاجب بشرف ملاقات مشرف گردید خاقان سکندر شان زبان مبارک به پرسش احوال پادشاه تیموری نواد کشوده بهمزبانی حاجب را سرافراز ساختند و بخلعت ملوکانه و دو راس اسپ و یک زنجیر فیل نوازش نمودند و پسرش را با دو سه کس که همراه بودند خلعتهای شاهانه مرحمت کردند و تا آخر ماه رمضان المبارک شاه علی بیگ در دار السلطنه بود و هر چند روز احدی از جانب عالیحضرت شاه جهان می آمد و پیغام چندی که بمسامع مقربان اورنگ سلطنت و گوش هوش ملازمان بساط عالم انبساط خلافت را استماع آن گران بود می آوردند و چند لك هون و چند زنجیر فیل منتخب و جواهر نفیسه که از معادن این ملک بهم میرسید میخواستند نواب علامی و فهامی پیشوا الزمانی بانواع ملاطفات حاجب و احدیان را تسلی می نمودند تا به بینند که از نهانخانه غیب و خلوتسرای لاریب چه بجز ظهور میرسد و چون در مرات رای مهر انجلائی غیب نمای اعلیحضرت خاقان سکندر شان این معنی مرئی و عیان بود که حضرت شاه جهان بی نیل مرام و بی حصول کام از مملکت دکن مراجعت خواهند فرمود و آصفخان با پنجهزاریان که بجانب بیجاپور رفته بودند از ان ولایت تا کام با تفرقه تمام برخوانند گشت با حاجب مذکور و احدیان که متواتر می آمدند بقدری مدارائی میفرمودند تا در اواخر ماه رمضان جاسوسان از برهان پور خبر آوردند که حضرت شاه جهان بسرعت تمام از برهانپور کوچ نموده بجانب آگره و لاهور روان شدند و احدی نیز متعاقب بطلب حاجب آمده خبر رفتن پادشاه را آورد جمعی از جاسوسان که در بیجاپور بودند خبر آوردند که در اردوی آصف خان قحط پیدا شد و آذوقه از هیچ جانی رسید و هرگاه با سرداران عادل شاه محاربه واقع میشد شکست بر

لشکر مغولی افتاد و از ضربات توپ و باد پیچ نیز جمعی کثیر هلاک شدند و کسی نزدیک حصار نتوانست برود و درین حالات احدی شاهجهان بقدر عن تمام بطلب آصفخان آمد و مشار الیه بغایت سرعت از آن مملکت متوجه حضور شد و لشکر مغل با تفرقه فاحش از آن ولایت مراجعت نمودند پس شاه علی بیگ نیز ازین جانب ناکام و بی نیل مرام بسرعت تمام در غره ماه ذی القعدة الحرام روانه گردید و هر چند سعی نمود که دست خالی نرود فایده ار تملقات و ابرام او بظهور نرسید و این چنین قضیه صعبی و حادثه عظیمی که در مملکت دکن در هیچ قرنی حادث نگردد دیده بود به من اقبال پادشاه گیتی پناه سکندر بارگاه خدا الله عمره و ملکه ابدان بخیر گذشت و بپرکت حمایت و امداد ارواح مقدسه و انقاس مطهره ائمه معصومین و برگزیدگان حضرت رب العالمین که همیشه اهل این بلاد دم از ولا و محبت ایشان زده اند مملکت تلنگانه از آفات و حادثات محفوظ و مصنون و از بلیات مامون ماند قطعه

محرمان حرم و صل که جان بازاند کی گذارند که در بزم در آیند اغیار  
در حرم فوج کبوتر چو به پرواز آیند کرگس و بوم نگردند در انجا طیار  
باغ جنت که در و سدره و طوبی رسته باغبان چون بکند غرس در آن بوته خار  
مدت اقامت حضرت شاه جهان در برهانپور سه سال و کسری بود و این بقلت اذوقه و قحط گذشت گویند خزانهای که در قرنهای و اعصار از حاصل هندوستان جمع شده بود درین روزگار غلا و قحط خرج شد و خلقتی نامعدود که از جمیع ممالک هند و هر دیار در بلده برهانپور در پایه سریر عالیحضرت شاه جهان جمع آمده بودند از عدم قوت و شدت جوع بصحرای بی انتهای عقبی شتافتند -

(ذکر سواری عالیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال بجانب حیات آباد و در آن خطه دلکش و بقعه بهشت آسا بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سباط بجهت خاص و عام عالمیان گستران و ختنه محاسن اشرف نمودن ) چون فصل برشکال که ابتدای خرمی هر سال است در زیر فلک نیلگون

و روزگار و قلهون هویدا شد بر پشت کوه و روی صحرا سبزه و گل ریحان و سنبل دمیدن گرفت و از تاب آفتاب که اشجار باغات خشک و بی آب بود از ترشح ابر گوهر بار و رطوبت هوای مسرت آثار سرسبزی آغاز نهاد و کنار آنها و اطراف چشمه سار چون خط تازه نوش لبان شکر نثار سبزه نوخیز نمودار و پدیدار شد -

گشت عالم تازه خرم ز فصل نو بهار سبزه و سنبل پدید آمد بطرف جویبار  
سبزه نوره نوره بر اطراف چو در گلستان میدهد یا داز خط نوشین بسان گلغذار  
بر نهال تازه گر طره پیچیده است هست همچون قامت رعنا بستی ز نار دار  
در چنین فصل فرح انگیز طرب آمیز که مزاج پیران را هوس نشاط جوانان بهم میرسد و شعله آتش شوق طبع جوانان از عشق حسن محبوبان دل ربای علم علم میکشید عالیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال که ذات اشرف قدسی صفاتش نامتناهی گردش فلک دوار و سیر کواکب سبعة سیار و امتداد سواد لیل و بیاض نهار بر تخت سلطنت و اورنگ خلافت پاینده و لمعات آفتاب جمال جهان آرایش بر ذرات کاینات تابنده باد اراده فرمودند و عزیمت آن نمودند که ختنه محاسن اشرف بنمایند و از گلدسته عذار آفتاب آثار غبار غالیه نمودار بز دانید -

بدر بی هاله آفتاب ضیا است آئینه بی غبار روی نما است  
مهر بی ابر را بود پر تو شمع بی دود پیش (۱) دارد ضو  
و در ممالک محروسه دکن رسم است که از ابتداء چون موی محاسن بسترند  
بیش و سور باین امر قیام نمایند و بعشرت و سرور این مرام بانجام رسانند بنا برین عالیحضرت مریم عصمت بلقیس هنزلت خدیجه مرتبت نقر النساء الزمان حیات بخش خاصگیان سرادق حرم خاقان زمان والده ماجده عالیحضرت یوسف طلعت سکندر شان متکفل اخراجات این جشن طرب افزای خسروانه و متحمل این میزبانی شامانه گردیده قرار دادند که این بزم عالم آرا و این سور عشرت افزا در خطه حیات آباد که قطعه ایست از بهشت برین و بقعه ایست جنت آئین

و در دو فرسخی جانب شرقی دار السلطنه حیدرآباد صانها الله فی ظل دولته و الیها  
 عن الفتن و الفساد در ابتدای سال جلوس شرافت ما نوس خاقان یوسف جمال  
 بطرح دلنشین و طرز فردوس قرین احداث فرموده اند و از وفور اهل صنعت  
 و حرفت و جمعیت اصناف طبقات انام و کثرت ابنیه و عمارات رفیعہ و بسیاری  
 باغات و بساتین مثابہ شهری شده واقع شود پس امر جها نمطاع صادر شد که  
 مثل آئین بندی ایام مولود برگزیده حضرت معبود و باعث و جود کل موجود  
 علیه الصلوة من الملك الودود جاوریها و دکا کین میدان و بازار برابر داد محل  
 حیات آباد را آئین بندند و و کلا عالی حضرت مهد علیا باستعداد اسباب عیش  
 و سرور و لوازم جشن و سور قیام نمایند و در بیست و چهارم ماه رجب المرجب  
 سنه مذکوره شهریار یوسف عذار سکندر اقتدار باحشمت و شوکت جم برخیل  
 آسمان توام سوار شده از دار السلطنه بجانب سید آباد روان شدند و آن قصبه  
 بهشت مثال را محل نزول اجلال و مضرب خیام جاه و جلال ساختند و روز  
 دیگر شقهای لوای نصرت و اقبال جبال مثال چون خورشید بی زوال بر قبه آسمان  
 رسانیدند و به قصبه منصور آباد تشریف حضور و افرالنور برده آن منزل  
 جنت قرین را از فرقدوم بجهت لزوم بصد مرتبه خوشتر از گلزار ارم حضرت  
 و نصرت بخشیدند و صبح روز سیوم بجانب خطه فرح بخش حیات آباد که دیده  
 را از سوادش نور و سینه را از هوایش سرور حاصل است مانند خورشید  
 گیتی افروز که روز نور و زبه بیت الشرف آید تشریف ورود ارزانی داشتند  
 و آن مقام دلکش را از لمعات انوار حضور و افرالسرور منور ساختند و قبهای  
 خیمه و خرگاه و سراپرده و بارگاه در فضای عشرت فزای میدان برابر داد محل  
 و ساحت میدان دربار و در بندهای دولتخانه گیتی نشانه باوج فلک مهر و ماه  
 رسانیدند و کلاوندان رقاص مملکت تلنگانه و دار السلطنه حیدرآباد که رشک  
 لولیان شیرین حرکات لاهور و احمدآباد اند بانواع حلی و زیور و رخسارهای  
 چون شمس و قمر بزم سور و محفل عشرت و سرور بآئین دلبران جان بخش و باعشوه  
 و کرشمهای دلکش در آمده هنگامه عیش و طرب گرم ساختند و جهانیان به

نشاط و کامرانی پرداختند - نظم

کشادند بر خلق درهای سور بهر جاز جوش طرب خاست شور  
 زهر دل گل خرمی برده مید بهر جانسیمی زعشرت وزید  
 بطبع جوانان شادی طالب در آمد خیال وصال و طرب  
 شده قطره دل چو دریای شوق زبانرا زگفتار عشق است ذوق  
 جو گلشن شد از گلر خان انجمن سرایند گل بلبلان چمن  
 و ارباب نغمه و ساز که هر یک بارید و نکیسای عصراند به لحن روح افزا  
 و نغمه غمزدا غنچه دهلی مستمعان را شکفته و جان عاشقان را آشفته می ساختند  
 نغمه تارویی و طنبور خون فسرده در شریان بجوش می آورد و نوای ن  
 و موسیقار به مستان بزم عشرت خاصیت انفاس مسیحا میداد - قطعه  
 ناله نای و نغمه طنبور از دل جان ربود هوش و شعور  
 در دل آمد بجای هوش هوس گشت در جان شعور عین سرور  
 خس و خاشاک زهد را آتش برق لامع بخرم من مستور  
 در محافل قدس و مجالس انس اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال باحور زادن خاص و پری طلعتان رقاص - شعر  
 فوجی ز پری نواد و از حور کز طلعت شان قمر برد نور  
 هر یک صنمی بدلربای از نوش لبان بجان فزای  
 با قامت سروروی چون گل گل گل بشکفته هر یک از مل  
 بر بساط نشاط با کمال انبساط بادراک لذات روحانی اشتغال میدا اشتند

مشوی

از نشاء راح از غوانی رخ چون گل باغ نوجوانی  
 از بوی عبیر و مشک و عنبر گر دیده دماغها معطر  
 از رایحه بخور گشته جان را مدد حیات گشته  
 و خاقان سکندر شاز بر اورنگ شهر یاری و سریر کامگاری مانند جم  
 و کسری آرام گرفته در اطراف و جوانب لعبتان پری زاد و پری پیکر ان حور

نژاد هر يك ناهید مثال به را مشگري و نغمه سرای می پرداختند - نظم  
 شاهنشاه مهر چهر بر تخت اقبال غلام و بنده اش بخت  
 تابنده ز نور ذو الجلالی ایشان چون نجوم بر حوالی  
 طلعتش (۱) هست شمس در ظلمت مجلسش هست گلشن جنت  
 گل عیش شهنشاهی بشگفت تهنیت بلبل بهشت بگفت  
 بالجملة درین ایام فرح انجام جمیع خلائق از صغیر و کبیر و برنا و پیر  
 بعیش و طرب مشغول گردیدند در طبع پیران لذت عهد شباب و شادای عفوان  
 جوانی و مزاج جوانان را ذوق ادراك وصال و کامرانی پیدا آمد -

نظم

چو نور و زاست این عهد طرب خیز شده در بزم عشرت جام لبریز  
 شگفته غنچه شادی زهر دل نوای نغمه چو لحن عنا دل  
 گلستان ارم گر دیده عالم گل بی خار گشته عیش بی غم  
 مدت دوازده روز داد عیش و عشرت داده در شب دوازدهم بمبار کی  
 و فرخی و کامرانی خسته محاسن اشرف اقدس واقع شد - مثنوی  
 به تراشید خط زروی و چوماه ملک خوبی به تیغ داشت نگاه  
 باغبان سبزه چون ز گلشن رفت جای آن لاله و گل بشگفت  
 سبزه تازه را زباغ بچید گل نسرين زهر طرف بد مید  
 بود گردی بری آب حیات صاف شد همچو صفحه مرات  
 هاله بود دور بدر پدید هاله شد محو و بدر شد خورشید  
 داشت مرآت رونمای غبار شد مصفا و گشت مهر آثار  
 سنبل و گل بهم اگر چه نکوست لیک گلهای سرخ آتش خواست  
 گرچه ریحان دمیده از آتش موی از شعله کی شود سرکش  
 و بعد از فراغ عیش و عشرت آنشب روز دوازدهم اعلیحضرت خاقان

(۱) طلعتش شمس بی ظلمت

مجلسش هست گلشن جنت

گل عیش شهنشاهی بشگفت

تهنیت بلبل بهشت بگفت

یوسف طلعت بر اورنگ سلطنت قرار گرفته مقرر بان خاص و محرمان با اختصاص  
 را بجملتهای ملوکانه نواخته بیست راس اسپ عراقی بازین و لجام زرین و سیمین  
 و عبایهای زربفت و ابریشمین مرحمت فرمودند و بجمع ارکان دولت قاهره و امرا  
 و سرداران و مجلسیان حضور و افران نور و ملکان رفیع مکان تشریفهای خاصه  
 بعضی را اسپ و جیغه و بعضی را پدک مرصع عنایت شد و خوانندها و سازندها  
 و ارباب طرب علی قدر مراتبهم بخلعت پادشاهی مفتخر و مباهی گردیدند و چون  
 شاه علی بیگ حاجب عالیحضرت شاه جهان درین حین در دار السلطنته بود امر  
 اعلی عزصد و ریافت که خیمه و شامیانه های مخمل و اطلس در خطه حیات آباد  
 بر افراخته فروش نفیس گسترده حاجب مذکور را طلبیده در آن خیمه فرود آوردند  
 و روزی که عظامی سریر سلطنت را بخلاص شاهانه نوازش میفرمودند مشارالیه  
 را در آن بزم فردس قرین طلب فرموده خلعت سراسر طلا با دور اسب  
 و یک سلسله فیل و به پسرش خلعت اعلا و یک راس اسپ مرحمت فرمودند  
 و حاجب حضرت عادلشاه ابوالحسن را نیز طلب نمودند (۱) خلعت شاهانه و یک  
 راس اسپ عنایت نمودند و هم چنین حجاب سلاطین دیگر که در دار السلطنته  
 بودند علی قدر مراتبهم به تشریفها نوازش فرمودند به بعض حجاب این دولتخانه  
 عالیه که در خدمت شاه جهان و پادشاه ایران و سایر سلاطین عظیم الشان رفته  
 بودند علی قدر مراتبهم تشریفات فاخر فرستادند و بجهت سرداران و امرای  
 بزرگ که در سر حدها و خارج دار السلطنته بودند نیز تشریف و اسپ ارسال  
 داشتند و و کلاه عالیحضرت مهد علیا که مباشر این اخراجات بودند خرج این  
 جشن شاهانه را که همه از سرکار فیض آثار ایشان سامان یافته بود دواک هون  
 بقلم تخمین در آوردند و بعد از فراغ از این عشرت و سور اعلیحضرت خاقانی  
 ملاحظه زیب زینت و رنگینی و وفور اسباب جشن و تزک ملوکانه و داد و هدش  
 پادشاهانه نموده گلشن گلشن شگفتگی و عالم عالم کشاده روتی بر روی علیا حضرت  
 والده والا درجه ظاهر ساخته قامت قابلیت ایشان را به تشریفات خاص الخاص  
 و زراین و حلی پر جواهر قیمتی اختصاص دادند و فیلان کوه پیکر و اسپان تازی

(۱) نموده

بایراق مرصع و پالکی تمام طلا مکل به بعض احجاز بلند بها و چند پرگنه و دیبه به سبیل انعام داده نوازش بیش از پیش فرمودند و باتفاق ایشان با سایر صدر نشینان سرادقات عزت و خاصگیان محفل عشرت متوجه دار السلطنه شده از پرتو چتر مهر آثار شهر را پر نور ساختند -

( بیان آرام یافتن عسا کر ظفر ماثر از تحمل مشقت اسفار و آسایش

خلائق در ظللال رافت و عاطفت خاقان سکندر اقتدار و ذکر

شمه از سخنان گوهر نثار سلطان یوسف عذار )

چون اعلیحضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از سواری و سیر فرح بخش حیات آباد کامیاب و کامران بدار السلطنه حیدرآباد مراجعت فرموده بر اورنگ سلطنت صعود نموده بر چهار بالش شوکت و قدرت و عظمت تکیه نمودند اخبار بهجت آثار برگشتن اعلیحضرت شاهجان از برهانپور و مراجعت آصف خان و امرای عالیشان از بیجاپور و رفتن باقرخان از سرحد ولایت کسیمکوت باعث انشراح و انبساط خاطر همایون گردید گلشن طبع خاقان سکندر نشان را طراوت و نضارت تازه و شگفتگی بی اندازه حاصل آمد عظامی مقربان سریر سلطنت و کبرای نزدیکان اورنگ خلافت زبان فصاحت بیان بلاغت تبیان بدعای و ثنای خسرو دوران کشوده فقرات مسرت آمیز دلپذیر و عبارات فرح انگیز بلاغت مسیر که مشعر است بر ازدیاد و ارتفاع و اعتلای اعلام نصرت اعلام سلطنت ابد انتظام و مخبر است از خلود و دوام استحکام قوایم سریر خلافت ار تسام چون لالی تمین و جواهر رنگین در رشته تقریر و سلك بیان کشیده تهنیت دفع اعدا و مبارک باد رفع خصمای پرغدر و جفا فرمودند اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از استماع لطایف آن کلام بلاغت فرجام فصاحت انتظام گلشن گلشن شگفتگی فرموده بر زبان گوهر نثار آوردند که چون جد امجد ما خاقان کشورستان صاحب قرآن ممالک هندوستان نور الله مرقد باعانت روح مطهر حضرت پیغمبر حضرت امیر المؤمنین حیدر و بامداد انفاس مقدس ائمه اثنی عشر علیهم صلوات الله الملک

الا کبر در این مملکت شمشیر ذوالفقار آثار را بقوت و قدرت تهور و شجاعت بر فرق و اعناق روسای کفار نابکار و هنود خاکسار زده حشر و لشکر ایشان راه آتش صاعقه تیغ برق شعار و شعله جوهر خنجر خونخوار مانند خس و خاشاک سوخته این مملکت را بقبضه تسخیر در آورده رواج ملت مصطفوی و رونق مذهب مرتضوی داده اندازان تاریخ قریب یکصد و چهل سال است که این بلاد از حوادث روزگار و تغلب و تعدی اغیار محفوظ و مصون است و ایوم که بمحض عنایت حضرت سبحان و کرامت بی نهایت خالق انس و جان اکلیل شهر یاری بر فرق فرق سای و اورنگ کامگاری مقرر جلوس میمنت اتمای ما است چون بهمان نسبت خزینه سینه بی کینه را از جواهر محبت خاندان مصطفی و مرتضی و ائمه هدی مملو داریم و شفهای لوای فلك سای مهر انجلاهی سلطنت و خلافت ابد پیوند ما که بطراز زراندای ولای ائمه اثنی عشر و تشیع حضرت امیر المؤمنین حیدر مطرز است در آفاق و اقطار عالم مشهود پادشاهان معظم او منظور فرق امم گردیده است یقین که اعتقادات صادقه و نیات صافیة ما نیز همان نتایج خواهد داد و دیگر آنکه فضلالی روزگار و علمای عالممقدار هر دیار و نجبای اولاد سید مختار و نقباء ذریه حیدر کرار و محبان و شیعیان ائمه اطهار در پایه سریر سلطنت شعار و درگاه گیتی مدار ما چندان مجتمع شده اند که بجمعیّت و وفور خلق حیدرآباد مثابه دار السلطنه صفاهان گردیده ودعای بی ربای ایشان یقین که در درگاه حضرت بیچون بشرف اجابت مقرون است و از آثار آن کافه عباد و کل ممالک و بلاد از حوادث مصون و از آفات مامون پس مقربان اورنگ خلافت جواهر دعا و لالی ثنا نثار کلام معجز نظام اعلیحضرت سلطان سکندر احتشام کرده این دویست ضمیمه آن نمودند - قطعه

لطایف سخن پادشاه صورت و معنی کند چو وحی بدلهای مستمع تاثیر سزد زهر کتابت مداد از خورشید که دیده خرد از دیدنش شده است منیر و از حضرت خالق انس و جان و دارنده زمین و آسمان مسألت فرمودند که تانفخ صور و قیام یوم نشور مملکت دکن از حوادث و شرور و تعدی خصما مغرور

موتمن باشد و خلائق در ظلال رافت و عاطفت خاقان یوسف چهر سکندر  
 حشم با کمال امنیت آرام گیرند و بعد از این خاقان سکندر مرتبت فرمان جهان  
 مطاع بجانب امرای عالیشان که به حراست سرحداتی ممالک و حفظ طرق  
 و مسالک ما مور بودند ارسال فرموده ایشان را طلب کردند امرای ذی جاه  
 بآرزوی تقبیل سده سنیه بارگاه گیتی پناه روی بدار السلطنته آوردند در شهر  
 ذی القعدة الحرام سنه مذکوره نصیر الملک سپهسالار و شجاعت دستگاه یولچی  
 بیگ و ویتھوجی کانتیای مرهته و خدا و بردی سلطان و قزلباش خان و امرای  
 دیگر و نایکواریان عظام هزاره داخل دار السلطنته شده در میدان و سبغ  
 الفضای داد محل از نظر ملازمان بارگاه خسروی گذشتند و حضرت خاقان  
 اعلی امرای عالیشان را به تشریفات پادشاهی نوازش فرموده رخصت بمنازل  
 عنایت نمودند و شهر از وجود ایشان معمور گردید (و ایضا) در اواخر سال  
 اختری تابنده از مشرق جاه و جلال خاقان بی همال طالع گردید یعنی روز دوشنبه  
 یازدهم ذی القعدة الحرام این سنه حضرت خلاق بی منت و وهاب بی ظنت  
 خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت را فرزندی کرامت فرمود - مصراع  
 که دیده از رخ او شد هنیر و دل مسرور

و به نیکر انه این موهبت خاقان سکندر منزلت مبلغی کلی بعلمها و فضلا  
 و صلحا اکرام و احسان فرمودند و بقرا و مساکین نقود و اجناس بسیار تصدق  
 نمودند و جمعی از شعرا تاریخهای که یافته بودند بمسامع جاه و جلال خسرویوسف  
 جمال رسانیدند از انجمله این سه تاریخ مرقوم گردید اول تاریخی که ملا و جهی  
 شاعر دکنی یافته است - مصراع

آفتاب از آفتاب آمد پدید (۱۰۳۱)

و ملا غواصی که در شعر دکنی از امثال خود ممتاز است این کلمه را ماده  
 تاریخ ساخته است - محفوظ باد (۱۰۳۱) و راقم این رموز به جهت اندوز سه  
 تاریخ یافته و سه قطعه گفته از انجمله این قطعه و تاریخ مرقوم نمود -



ملا غواصی



قطعه

شاه خورشید لقا عبد الله      که مسلم بودش پادشاهی  
 گشته ذرات جهان چون مه و مهر      از رخس تافته تافر شهی  
 عهد پر عشرت شاهست مدام      طرب افزا چو دم صبجگهی  
 در گلستان طرب وقت خرام      پای در گل ز قدش سروسهی  
 حق عطا کرد بشه فرزندی      خوشتر از قرص مه چاردهی  
 گیتی از مقدم او شد آباد      محو گردید ز عالم تبهی  
 باد پانیده شه و شهزاده      تا که خور حک کند از شب سیهی  
 گفت تاریخ تولدها تف (۱۰۳۱) آفتاب فلك قطب شهی  
 و ماده تاریخ دیگر این است که      گهر تاج پادشاه زمان  
 ( ذکر قضایای میمنت و بهجت اقتضای سال هشتم جلوس همایون اعلی که  
 مطابق اثی و اربعین و الف هجریست و تفویض نمودن منصب

رفیع سرخیلی بجناب میر فصیح الدین محمد تفرش

قبل ازین بخامه مشکبیز در صفایح ذکر سوانح تحریر نموده بود که میرزا  
 روز بهان چون سرخیلی شد مشغول سر انجام معاملات سلطنت و انجام مرام  
 سپاهی و رعیت گردید ما بجهت عدم توجه و التفات خاقان سکندر شان کوکب  
 ارتفاع حالش روز بروز روی در تراجع داشت و ترقی و اعتباری که لازم این  
 منصب عالیست مشار الیه را بهم نرسید و شهریار سکندر اقتدار بعد از شریف  
 الملک متوجه حال میر فصیح الدین محمد بودند و چون مشار الیه را بولایت  
 مرتضی نگر فرستاده بودند بگچندی انتظار آمدنش داشتند و بسبب بعضی از امور  
 چون نسبت میرزا روز بهان بی توجه شده بودند فرمان معلی بجهت میر مشار الیه  
 فرستاده بسرعت تمام اور اطلب داشتند و جناب میر مهمات ولایت مرتضی نگر  
 را بهمال کار دان باز گذاشته خود متوجه پایة سریر سلطنت مصیر گردید و داخل  
 دار السلطنه شده شرف کورنش و سعادت بساطبوس دریافت و بگوش هوشش  
 نوید منصب جلیل القدر سرخیلی رسانیدند اما میرزا روز بهان بکار گذاری

و خیر خواهی بنوعی که میدانست اشتغال داشت و از بیم عزل سعی در نفراتی (۱) و خدمات می نمود چون اعلیحضرت خاقان سکندر در شان متوجه تربیت میر فصیح الدین محمد بودند خدمات موفور او منظور نظر کیمیا اثر نیفتاد بلکه بعدم دیانت و امانت متهم گردید تا در شب هجدهم شهر صفر سنه مذکور که هیچ یک از ارکان دولت بیایه سریر سلطنت نیامده بود جناب میر را بحضور موفور السرور طلبیده تشریف منصب عالی سرخیلی مرحمت فرمودند و قامت قابلیتش را بخلعت این منصب و الا آراستند و مشار الیه را در امر حکومت مطلق العنان ساختند و میرزا روزبهان معزول شد مدت حکومتش دو ماه و نیم بود پس میر فصیح الدین محمد باین مرتبه ارجمند سرافراز شده بغنایات پادشاهی مستظهر گردید بدقتیر خانه شاهی آمده برمسند حکومت قرار گرفت و به عهده داران دفتر خانه عامره پان قسمت نموده تیمنا بر چند رقع و مثال احکام نوشته بمنزل خود رفت و صبح گاه بیارگاه خلعت پناه آمده مشغول مهیات گردید بعد از یک چندی که صبح وشام بموقف سلام حاضر میگردد و تمام روز به معاملات مملکت می پرداخت مراحم خسروی اقتضای آن نمود که قلمدان مرصع بمشار الیه مرحمت نمایند پس بر نسبت شریف الملک قلمدانی که جواهر ترصیع نموده بودند باصفجاهی عنایت فرمودند و جناب آصف مرثت از الطاف خسروی بهره مند گردیده بد رجات قرب و منزلت بقدری صعود نمود و فضیلت پناه ملا خلیق شوستری این دو ماده تاریخ را بجهت سرخیلی میر آصف جاه یافته است - بیت

جملة الملك شاه عبد الله (۱۰۲۲) میر دانش فصیح کار آگاه (۱۰۳۲)

در چون ولایت مرتضی نگر بحواله جناب آصفجاهی بود و در آن مملکت جمعی کشیر از رعایای سرکش هستند که بجهت تحصیل زروتادیب ایشان سردار ضابطی همیشه مقرر بوده و جناب میر چون بخدمت ارجمند حضور سرافراز گردیده بودند احوال آنجا را بمسامع جاه و جلال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال رسانیده استدعای سردار صاحب شوکتی نمودند که در آن محل بفرستند از جمله وزرای ذیشان خدا ویردی سلطان را بجهت این مهم اختیار فرمودند (۱) یعنی چا کری -

و در هشتم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف بوی مرحمت فرمودند و سلطان مذکور باین خدمت مسرور گردیده بولایت مرتضی نگر روانه شد -

( ذکر خواستگاری نمودن عالیحضرت عادلشاه صبیح محترمه خاقان جنت بارگاه سلطان محمد قطب شاه را نور مرقد و بیان ارسال پالکی زرنگار جواهر نثار ماه آسمان عصمت و اختر شب تاب برج غفت بجانب بیجاپور و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور )

ای قلم همچون علم بردار سر بر اوج ماه داستانی کن بیان از جشن و سور قطب شاه قطب شاهان شاه عبد الله شاهنشاه عهد شاه یوسف طلعت و جرم حشمت و گیتی پناه طرح جشنی در جهان افگندگان در قرنهای دیده انجم ندیده در زمان هیچ شاه گشت از آئین جهان مانند خلد آراسته حور و غلمان فوج فوج از هر طرف در بزنگاه بزنگاه خسروی از چشم زخم فتنه دور تارین چرخ فلک گردنده باشد مهر و ماه خامه مشک افشان عنبر بیز در تحریر این داستان دلاویز و ترقیم این حکایت عشرت انگیز چنین رطب اللسان و عذب الیوان میگردد که از قدیم الایام ما بین سلسله علیه رفیعه قطبشاهی و دودمان عالیشان عادلشاهی نسبت قرابتی و مواضات بوده و مراسم یگانگی و اتحاد و قوانین دوستی و و داد از جانبین مراعات میفرموده اند چنانچه خاقان علین مکان سلطان محمد قلی قطبشاه طاب ثراه همشیره معظمه خود ملکه جهان را در سلك از دواج حضرت ابراهیم عادلشاه در آورده بودند و عادلشاه صبیح جلیله خود را با پادشاه جنت بارگاه سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقد عقد مناکحت بسته بودند و نسیم محبت و نکمت الفت از گلشن سلطنت این دو خاندان سلطنت نشان بجانب یکدیگر می وزیده و روایح مصادقت و مودت ایشان بمشام جان سلاطین با تمکین نزدیک و دوز رسید - بیت

اگر گلچین ز گلشن گل سوی عطار آوردی نسیم از طبله عطار بردی بو گلشن هم بنا برین مقدمات درین وقت حضرت سلطان محمد عادلشاه که بر تخت سلطنت و کامکاری صعود فرموده اورنگ و دیهیم خسروی را بعد از والد ماجد به

فرو شکوه پادشاهی و شان و شوکت شاهنشاهی زیب و زینت بخشیده بودند اراده نمودند که نسبت قدیمی که مابین سلاطین عالیقدر و خواقین نامدار بوده تجدید نمایند به حجایی که در پایه سر بر سلطنت مصیر مقیم بودند اعلام نمودند که آن گوهر یکتای درج سلطنت و شهر یاری و آن دری برج خلافت و جهانداری اغنی صبیبه محترمه خسرو علیین مکان که در سادات عز و علا و خلوتخانه حرم محترم معلی محتفی و مستور است خواستگاری نمایند و شاه ابوالحسن حاجب مقیمی و شیخ رحیم حاجب مصلحتی حسب فرمان انتهاز فرصت نموده اراده ذکر مقدمات این مطلب عظمی و توطیه اظهار این مقصد کبری نموده بواسطت محرمان بارگاه و مقربان درگاه خسرو گیتی پناه بر موز خفیه اظهار این معنی کردند و نسبت اتحاد و رابطه یگانگی و و داد حضرت عادلشاه (۱) بوجوه دلپذیر تقریر فرمودند اعلیضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بعد از استماع این کلام میمنت انجام و استشمام این روائج طرب فرجام رجوع حصول این مرام و وصول این مطلب سعادت انتظام را بمشیت بی علت سرمدی و بتقدیر حضرت ایزدی حواله نمودند و نظیر بموافق سلاطین ماضیه و مواصلت خواقین سابقه فرموده بصلاحدید بعضی از مقربان خاص و معتمدان با اختصاص اجابت آن استدعا و قبول آن مدعا را بکسوت سکوت و لباس مطرز بطراز خموشی برآراستند و حجاب دانش مآب از فحوی ادای آن دارای سکندر رای یوسف لقا آثار رضا استنباط نموده کیفیت احوال بطریق اجمال بحضرت عادلشاه عرض نمودند و حقیقت افتتاح ابواب مواصلت را به اسان شکر و منت معروض داشتند چون این خبر فرح اثر و مؤده ثمر بمسامع جاه و جلال عادلشاه رسید گلشن گلشن شگفتگی بهم رسانیده ازین نوید فرح افزای و حصول امید غمزدای بازوی سلطنتش که از زور سر پنجه اعدا ضعیف گشته بود قوتی بی اندازه و پشت دولت و حشمتش را استظهار و اعتضادی تازه پیدا شد و در گلشن شهر یاری و کامگاریش که از خزان حوادث روز گاه بی برگ و بار شده بود بوزیدن نسیم بهجت و خرمی آثار سرسبزی و شگفتگی هویدا گردید -

قطعه

(۱) عادلشاه را -

شجر دولتش ازین پیوند در گلستان دهر قد بکشید رنگ و بویافت گلشن طبعش تانسیمی ازین چمن بوزید تیرگی رفت از جهان دلش زین افق صبح عیش چون بدمید و در روز و صول خبر فرح اترطیل و دمامه شادمانی بنو ازش در آورده جشن ملو کانه و عیش و عشرت خسروانه نمودند و از برای حجاب مذکور تشریفات فاخر و انعامات متکثر ارسال داشتند و بعد ازین بانوی سرای سلطنت و صدر نشین سرادق عفت و عصمت خواهر بزرگ خود را با چندی از عظامی حوم محترم عادلشاه مرحوم و مرهری پندیت سپهسالار و حسینی ابن خان حبشی و چند سردار نامدار دیگر را بجهت تمشیت عقد مصاهرت و سرانجام مهمام مواصلت پایه سر بر خسرو سکندر اقبال یوسف جمال ارسال داشتند چون اردوی اعظم ز بیجاپور ارتحال نموده بعد از طی منازل داخل منازل ممالک محروسه گردیدند امر جهان مطاع شرف صدور یافت که چاشنیگران و خوان سالاران باستقبال شتافته در هر منزلی بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنان که داب این دولتخانه عالیه است قیام نمایند و کریم خان سرنوبت را با چهار حواله دار خاصه خیل متعاقب باستقبال فرستادند و بعد از آن سیادت پناه میرزا حمزه را بالشکرش روانه نمودند و روز دیگر نصیر المملک را بالشکر ظفر اثر دنیای عین المملکی بآئین رنگین فرستادند و هم چنین در هر منزل سردار معتبری را بانواع تکلفات و تشریفات باستقبال میفرستادند و تعظیم و تکریم ایشان کما ینبغی بجای می آوردند تا بحوالی دار السلطنه اردوی ایشان نزول نمود درین مقام بعضی از ملکان عالیشان را مثل ملک الماس و ملک عنبر و ملک آدم باستقبال فرستادند و تمینت و رود سرا پرده نشینان بارگاه عفت و عصمت واقع شد و روز دیگر جناب آصف مرتبت میر فصیح الدین محمد را با چند سردار نامدار و لشکر سپار (۱) باستقبال فرستادند و در دامنه کوه طوز که نزدیک بدر و اوزه جنوب دار السلطنه است اردوی ایشان را فرود آوردند و خاقان یوسف جمال سکندر اقبال امر فرمودند که میدان دلکشای قصر داد محل و عمارات چاوری تپانه

(۱) بسیار -

و کوه تو الخانه و دکا کین اطراف میدان و دربار عالیہ شیر علی را با چهل ایوان میدان که هر یک یک و زیری منسوب است و چند محل قصرهای اندرون دولتخانه را آئین بستند و ابواب عیش و عشرت را بر عالمیان مفتوح ساختند و کلانندان ماه رخسار و پری پیکر آن حور آثار بجلوه گری در آمده مدت یک ماه از صبح تا رواح و از رواح تا صبح هنگامه طرب و مجلس هو و لعب گرم میداشتند -

بزم که پر زحور گشت و پری جمله در دایری بجلوه گری  
بزمگاه شهنشه دوران طرب انگیز طبع پیرو جوان  
هر طرف جمعی ز محبوبان هر کجا مجلسی پر از خوبان  
قصر ها چون نگار خانه چین زینت و زیب یافته ز آئین  
عشرت پادشاه پاینده تا بود مهر و ماه تابنده  
و در عین گرمی هنگامه عیش و عشرت خاقان سکندر منزلت اراده میر

و سواری فرمودند و فرمان معلی شرف نفاذ یافت که خیمه و سر پرده بارگاه سپهر اشتباه خسروی را در دامنه کوه طور بر سر پای کنند و فراشان و مهتران بهرام قدرت خیم فلک رفعت را بر اوج مهر و ماه بر افراختند و آن دشت و صحرا را مانند شهری ساختند و روز دیگر اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سگندر اقبال بر بالای فیل آسمان مثال که بزنجیرها و جرسهای طلا و جل مکمل بجواهر مانند فلک ثوابت و طلسمی و چقههای مرصع و به تقطیعات دیگر آراسته بودند سوار شده جمیع امرا و وزرا و ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان خاص و معتمدان با اختصاص و بهادران شیر افکن و پهلوانان لشکر شکن در رکاب ظفر اتساب از دولت خانه عالیہ بیرون آمدند غلغله طبل و دبدبه دمامه و صفیر نفیر و صدای رعد آوای کرنای در فضای آسمان و ساحت زمین و زمان به پیچید و پیاده و سوار زیاده از حصر و شمار از دروازه عالیہ شیر علی تا دروازه شهر که قریب یک فرسخ آراسته بازار است دورویہ ایستاده شده بودند و اقبال حبال مثال و اسپان شمال مثال باحلی و زیور بسیار زیاده از هزار و دو هزار برهم

جنیب پیش روان نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر احتشام باشان و شکوه پادشاهی و عظمت و شوکت ظل اللهی و حشمت و تجمل افزون از تصور و تخیل متوجه کوه طور شده بسر پرده و بارگاه گیتی دستگاه در آمده بر اورنگ سلطنت صعود فرموده قرار گرفتند و مقربان سریر سلطنت و معتمدان اورنگ خلافت و امرای عالیمکان و وزرای عظیم الشان و نامداران بارگاه و سرداران باحشمت و جاه و غریبان دولتخواه خیر اندیش و بچمان فدوی سرشت و فاکیش و ترکان باسیاست تندخوی و جشیان پر جهات جنگ جوی و سلاحداران شجاعت شعار و دکینان یکتک باز جلادت دثار و دلاوران بانگ و نام و بهادران بهرام انتقام و اصناف طبقات انام هر کدام در مقام خود آرام گرفتند و سرنوبتان مریخ صولت و عهده داران مشتری قدرت عصاهای مرصع بکف از هر جانب و هر طرف باهتتام و انتظام آن مجلس بهشت تزئین پر داخند بارگاه خسرو گیتی پناه از انواع تجملات پادشاهی و اقسام تکلفات شاهنشاهی آراسته و مانند فردوس معلی از کدورات پیراسته شد -

مجلسی چون خلد شد آراسته دهر از کلفت بشد پیراسته  
شاه مانند سلیمان بر سر بر از فروغ طلعتش عالم منیر  
صف زده لشکر زهر جانب هزار هر یکی چون رستم و اسفندیار  
جمله پوشیده لباس رنگ رنگ با سلاح و با براق روز جنگ

و از بالای تختگاه عرش اشتباه و فرار اورنگ خورشید رنگ اشاره لازم البشاره بملازمان بساط عالم انبساط واقع شد که مرهري پندیت سپهسالار عادلشاه را طلب نمایند جمعی از معتمدان باردوی حضرت عادلشاه رفته مرهري را با امرای عظام باعزاز و اکرام بردرگاه جهان پناه آوردند و مرهري بجهت تعظیم و تکریم بارگاه خسروی از یک تیر پرتاب راه پیاده شد بخیمه فلک رفعت در بند اول رسید و عهده داران برجیس صولت حسب الامر جهان مطاع مرهري را با چند نفر از امرای و سرداران عظام باردادند و بهر بارگاه سپهر مانند که میر سیدند فوجی از نامداران و جمعی از سرداران عالیشان را میدیدند

با شکوه سنجری و شوکت اسکندری جا بجا قرار گرفته اند و فیلات مسمت کوه پیکر را در بندهای معظم ایستاده کرده اند تا از هفت خیمه و سایبان سپهر نشان مشار الیه را گزرانند و بیارگاه عرش اشتباه رسانند مرهری بآن مقام کبریا و جبروت رسیده و آن آفتاب فروزنده ملک و ملکوت را مشاهده نموده کال دهشت بهم رسانیده برابر اورنگ خسروی چند جاتسلیم و کورنش کرده بعبودیت قیام نموده لوازم دعا و ثنا بجای آورد از مقام عزو علا تو جهات خسروی شامل حالش شده بعواطف و الطاف پادشاهانه سرافراز گردید و به تشریف و خلعت ملوکانه مفتخر و مباهی شدو شش راس اسپ مع یراق سیمین و دو فیل با و مرحمت فرمودند و امرای رفیق اورا نیز به تشریفهای شاهانه و اسپهای ترکی سرافراز ساختند و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر و انواع خوشبوی و عطریات تمام خاص و عام مجلس بهشت آئین جنت قرین را معطر و رنگین گردانیدند و در آن مجلس چهل راس اسپ و پنج زنجیر فیل و صد عدد تشریف اعلی و اوسط بامرای عادل شاهی و توابع ایشان عنایت شد و مرهری را با سردان رخصت انصراف ارزانی داشته تا وقت عصر در بارگاه فلک اشتباه به عیش و عشرت مشغول بودند و بعد از آن به آئین سابق متوجه دولتخانه گیتی نشانه گر دیدند و در شب نوزدهم ماه شعبان المعظم همشیره حضرت عادلشاه را با خواتین خاص و اهل حرم ایشان را طلب فرمودند و مرهری سپهسالار اسباب و اشیانی که همراه آورده بود و تحف و هدایا و نفایس امتعه و اقشه لوازم عروسی بر فیلان و شتران بار کرده دوهزار خوان ترتیب داده پالکیهای محذرات مکرمات حرم را برداشته داخل شهر شد و امر معلی صد و ریافت که از در وازه دو ازده امام بدولتخانه عالیه درآیند و در قصر ندی محل که بانواع تجملات پادشاهی چون نگارخانه چین آراسته بودند آن شب مرهری دفعه دیگر بشرف بساطبوس و عز کورنش خاقان یوسف جمال سکندر اقبال مشرف شد و پالکیهارا با اسباب و تحف و هدایای مذکور بحرم معلی بردند و در آن شب قضات رفیع الدرجات و فضلالی شریف الذات ستوده

صفات مجلس انس و محفل قدس آراسته آن زهره برج عصمت را با مشتری سپهر سلطنت و آن بلقیس عصر را با سلیمان دهر بمبلغ سی لك هون عقد بستند -  
بیت

بستند جو عقد مهر فهر با ماه گفتند زغیب بارک الله  
و مدت يك هفته در اندرون حرم بساط نشاط انبساط نموده بعیش و عشرت پرداختند و خدیجه الدوران اعنی والده ماجده خاقان سکندر شان انواع تکلفات و تواضعات بهمشیره مکرم حضرت عادلشاه و خواتین محترم فرمودند و بهر يك تشریفات شاهانه و وزیران و مرصع آلات قیمتی عنایت نمودند و آنچه در تصور ایشان نبود به حین ظهور پیوست و خاقان یوسف عذار سکندر اقتدار بجهت بردن پالکی حضرت ملکه عالمیان از میان اکابر و اعیان و مقربان پایه سر بر خلافت نشان سیادت پناه آصف جاه میر فصیح الدین محمد را اختیار فرموده به تشریف این خدمت و الاقامت قابلیتش رایا راستند و دوراس اسپ ترکی بازین و یراق سیمین مرحمت کردند و بر تو جهات و عنایات ازدیا و فرموده دنیای قزلباش خان که هشتاد هزار هون تنخواه و مقاصدا داشت به مشار الیه عنایت نمودند و جناب معالی نصاب عمده المشایخ و الافاضل شیخ محمد طاهر را نیز تشریف خاص با دوراس اسپ مرحمت فرمودند که باتفاق آصفجاهی همراه پالکی زرنگار ملکه عالمیان باشند و جناب عمده الفضلا و زبده العلماء قاضی احسن مشهور بقاضی مکه معظمه که از اعظام فضلالی عصر و در سلك مجلسیان حضور و افرا نور منسلك اند و جمعی از مجلسیان عظام را تشریف رفاقت آصفجاهی و عمده المشایخ دادند و دولت خان عهده دار دولتخانه عالیه را با چند خواجه سرای معتبر تشریف های خاصه مرحمت نمودند و همراهی و خدمت پالکی ملکه عالمیان تعیین نمودند و کریم خان سرنوبت حضور و افران نور را با دو سردار یکی سید بابو و دیگری مخدوم ملک را با چهار حواله دار خاصه خیل که چهار صد سوار لشکر تابین (۱) ایشان بودند تشریف همراهی پالکی ملکه جهانیان مرحمت کردند و در بیست و ششم ماه شعبان پالکی زرنگار مکلل بجواهر

## حدیقه السلاطین

آبدار ملکه عالمیان بایست پالکی خاصه و صد و پنجاه پالکی دیگر از خدمه با اثاثه سلطنت و تجملات پادشاهی و فیلان بزرگ کوه آثار و اسپان ترکی و تازی بادرفتار و شتران قوی هیکل بر بار و عرابهای گردون کردار و سرباری زیاده از حصر و شمار با امرا و وزرا و لشکر سپار بآئین خسروانه بیرون دار سلطنته روان فرمودند و در دامنه کوه طور سرا پرده و بارگاه براوج مهر و ماه بر افراختند و آن صحرا و کوهسار را مانند شهری ساختند - نظم

شهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سر پا  
خیمه و سایبان چو چرخ برین سایه گسترده بر تمام زمین  
دهر بهر طرب کشود بساط گشت آماده بزم عیش و نشاط

و در سلخ شهر شعبان خاقان سکندر شان بجهت وداع ملکه عالمیان با عظمت و حشمت خسروی بطریق که سابقا مرقوم گردید بجانب کوه طور تشریف حضور موفور السرور ارزانی داشتند و چون با کمال حشمت از دار السلطنته متوجه بیرون شدند مرهري سپهسالار عادلشاه خبر دار شده از اردوی خود بجانب دروازه شهر بسر راه آمده سر عبودیت بر زمین خدمت سود و در سلك ملازمان رکاب ظفر و نصرت انتساب پیاده روان شده استدعا از بندگان خاص و مقربان با اختصاص نمود که چون همشیره مکرمه حضرت عادلشاه در این اردوی معظم است توقع آنست که از فر قدوم عشرت لزوم شاهنشاهی بارگاه عادلشاهی را بر نور سازند و بغبار سم سمند فلک مانند آن اردو رامشک افشان و عنبر بیز گردانند اعلی حضرت خاقان سکندر شان رعایت جانب عادلشاه و خواهر بزوک ایشان نموده بر تو التفات بر آن جانب افگندند و همائی لوائی سلطانی جناح عطوفت و مهربانی کشوده ظلال مرحمت و برافت بر آن حدود گسترده اولاد در سرا پرده و بارگاه عادلشاه نزول اجلال فرمودند و از لمعات شان و شوکت شاهنشاهی آن مقام مسرت ارتسام را چون فلک خضرا منور ساختند مرهري بعد از لوازم خدمت و بوسیدن زمین عبودیت سه طبق زرسرخ و سفید نثار نمود و از دربند بارگاه تا محل جلوس پای انداز زربفت

## حدیقه السلاطین

و مخمل گسترایند و یک نورس اسپ عربی و عراقی بایراق و زین زرین و سه زنجیر فیل کوه عدیل و نه تقوز خوانهای اقبشه نفیسه و تحف دیگر پیشکش ملازمان خسرو یوسف طلعت سکندر حشمت نمود خاقان سکندر شان مرهري رابه تشریفات فاخر نوازش نموده شش راس اسپ و دوزنجیر فیل مرحمت فرمودند و به کلاوندان رقااص بیجاپور که متاثره پری و حور و پیش بارگاه به رقااص مشغول بودند پنجهزار هون و ده هزار روپیه و اسپ و فیل بخشیدند و از آن بارگاه وارد و بر آمده متوجه بارگاه فلک اشتباه ملکه عالمیان گردیدند و همشیره گرامی را دیده جواهر نامعدود و انواع تحف و هدایای نامحصور مره بعد اخری به ملکه عالمیان و خاصان حرم عنایت فرمودند و ایشان را و داع نموده بعد از یک پهر شب بصد هزار مشعل و چراغان شب تیره را چون روز روشن و مساحت آن مسافت را مانند گلزار و گلشن ساخته متوجه دار السلطنته گردیدند و محاسبان دفتر خانه پادشاهی قیمت اسباب جهیز را که همراه پالکی علیا حضرت بلیقیس الزمائی نموده اند مبلغ پنج لك هون نوشته اند و آنچه در ایام جشن و سوار از تشریفات و غیره در دار السلطنته صرف گردیده پنجاه هزار هون تخمین شده و بعد از انقضای ایام جشن و میزبانی که مدت یکماه و نیم لیل و نهار در مقامات و محلات مذکور هنگامه عیش و عشرت گرم بود در واسط شهر رمضان المبارک اردوی معالی ملکه جهانیان را روانه بیجاپور گردانیدند و تا منازل سرحد مالک محروسه چند سردار نامدار و امرای عالیقدر را که هر یک با هزار سوار و ده هزار پیاده بود بمشایعت فرستادند و امرای عالیشان با پالکی زرنگار جواهر نثار تا سرحد روان شدند و از سرحد مرخص گردیده مراجعت نمودند چون اردوی اعظم ملکه عالمیان بولایت بیجاپور در آمده طی منازل نموده به گاهر گه رسیدند حضرت عادلشاه پسر اخلاص خان میر جمله رابا چهار هزار سوار باستقبال فرستادند و مشار الیه بشرف آستان بوسی بارگاه فلک اشتباه ملکه عالمیان مشرف گردیده به تشریف خاص سرافراز شد و فرمان عادلشاهی به مرهري پندیت رسید که بسرعت بحضور آمده از آنجا بمعاونت فتح خان نظامشاهی

که در قلعه دولت آباد محصور است و مهابت خان با امرای مغل آن قلعه را محاصره نموده کار بر او تنگ و دشوار گردانیده اند برود پس مرهروی بشفرف کورنش و رخصت ملکه عالمیان سرافراز شده تشریف و بیان رضا گرفته روان گردید و اردویی حضرت مهد علیا در هر منزلی که نزول اجلال میفرمود آن سرزمین رشک فردوس برین میشد و عمال محل بخدمتگاری قیام مینمودند و آصفجاهی ایشان را به تشریف و انعام سرافراز می ساخت چون به یک منزلی بیجاپور رسیدند و آن محل دلاکشایم جیه و جلال و مضرب سرداقت اقبال گردید مصطفی خان و خواصخان که میر جمه و کار ملک آن دولتخانه عالیه و دورکن اعظم سلطنت عادلشاهی اند به استقبال آمده شرف تسلیم و کورنش آستان بارگاه معلی دریافتند و آصفجاهی و عمده المشایخ انواع گرمی (۱) بشار الیهما فرمودند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه و سایر تکلفات ما کولات کشیده شده خاص و عام طبقات انام از آن مایده تناول نمودند و بعد از فراغ از مراسم ضیافت و لوازم مهمانی تشریفهای ملوکانه پیشوا و میر جمه را پوشانیده بهر یک چهار راس اسب و یک فیل عنایت نمودند و جمعی از اعیان و اکابر که برفاقت مشار الیهما آمده بودند همه را خلعت و تشریف علی قدر مراتبهم پوشانیدند چنانچه صد دست تشریف آن روز بهمه امرای عادلشاهی مرحمت شد و روز دیگر عالیحضرت عادلشاه با عظمت و اجلال باستقبال تشریف آورده خیمه و بارگاه برابر دوی ملکه عالمیان برافراختند و بساط نشاط انبساط نموده بعیش و عشرت پرداختند و شب روز دیگر به بارگاه فلك الشهباء ملکه عالمیان در آمده جواهر و افروز رمتکثر نثار نموده رسوم و قاعده جاوه که در دکن متعارف است مراعات فرمودند - نظم

حجله آراستند چون جنت شمع افروختند در خاوت  
شوق انگیخت طرز ناز و نیاز تا شدند آن دو بادشه دمساز  
چون قران کرد ماه باخورشید شد قرین بخت و دولت جاوید  
و در آن شب از خرمی چون صبح طرب افزای نوروز بود بعیش و عشرت  
(۱) اکرامی -

اشتغال داشتند و از شادی لذت وصال آن شب را چون لیلۃ القدر پنداشتند در عید شهاب عشق را شاهد وصال در آغوش و هیجان شوق با حصول آرزو دوش بردوش - قطعه

لیلۃ القدر بود آن شب وصل که نمودند مهر و ماه قران  
بود در خرمی به از نو روز آن شب فیض بخش نورافشان  
گل عشرت صباح عید آن شب چید از بز مگاه صدد امان  
و در آن مقام دل افروز بهجت اندوز گذر اینده آخر همان شب پالگی  
ز رنگار جواهر نثار ملکه عالمیان را برداشته بجانب بیجاپور روان شدند و راسته بازارهای شهر را آئین بسته چراغان بسیار نموده آتش بازی و افرسوخته با آئین رنگین و ترتیب دلنشین داخل شهر و دولتخانه عالیه گردیدند - قطعه  
از روشنی شمع شبستان سلطنت مه در حجاب بود نهران تابه صبحگاه  
با صد هزار شمع کواکب سپهر لیک همراه پالکی زرا اندود شد براه  
و درون دولتخانه را که چون کارگاه ارژنگ و نگار خانه چین آراسته بودند  
با کمال شادمانی و غایت بهجت و مسرت آرام و مقام گرفتند و داد عیش و عشرت  
دادند و روز دیگر حضرت عادل شاه بر اورنگ سلطنت قرار گرفته جناب  
آصفجاهی و عمده المشایخ و قاضی احسن و مجلسیان عظام و امراء عالیشان را طاب  
نمود و ایشان بشرف ملاقات مشرف گردیدند و آصفجاهی و جناب شیخ راه نصل  
بمسند سلطنت جای نشستن تعیین نمودند و عزت و حرمت ایشان بوجه آتم بوقوع  
پیوست و مورد الطاف و اشفاق بی غایت گردیدند پس هر یک از ایشان را  
بخلعت خاص سرافراز ساختند و مجلسیان و سرداران رفیق را علی قدر مراتبهم  
مخلع ساخته نوازش فرآخور حال هر یک نمودند و مدت یک ماه در بیجاپور  
اقامت واقع شد و جمیع امراء و وزرا و منشیان و ارکان دولت عادل شاهی  
بملاقات و دیدن آصفجاهی و عمده المشایخ می آمدند و بشار الیهما مراسم  
تواضعات و ضیافتهای پرداختند و به بعضی تشریف و اسب عنایت مینمودند  
و هر روزه اسباب ضیافت و مهمانی آماده و مهیا می بود بعد ازین مراتب

عالیحضرت ملکه عالیان جناب آصفجاهی شیخ الاسلامی را تشریف شاهانه و چند راس اسپ مرحمت فرموده رخصت مراجعت دادند و عالیحضرت عادل شاه نیز تشریفات فاخر با اسپان یراق سیمین عنایت نموده رضای انصراف ارزانی داشتند و ایشان با امرا و مجلسیان و لشکر از بیجاپور مراجعت نموده در غره محرم سنه ثلاث و اربعین و الف (۱۰۴۳ هـ) بدار السلطنت رسیدند و بعد از عاشر محرم بجز بساط بوس عالیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال معزز و سرافراز شدند و به تشریف خاص ارجمند و در میان امثال سر بلند گردیدند و عمده المشایخ بواسطه حسن خدمات مشمول عواطف شده بنوید مناصب عالییه مفتخر و مباهی گردید و اوضاع و اطوار بیجاپور را بنوعی که مشاهده نموده بود بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسانید -

( ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سنه مذکوره و بیان تغیر

و تبدیل بعضی از مناصب که درین سال وقوع پذیرفته )

در بعضی از شهور این سنه شیر محمد خان را که به شجاعت و کاردانی موصوف است و به یمین تربیت ملازمان پایه سریر سلطنت از مرتبه سلجدراری دنیا عین الملکی با علی مرتبه وزارت و سرداری ترقی نموده تشریف و شمشیر سر لشکری و سپهسالاری مملکت کسیمکوت و کلنک مرحمت فرمودند که باتفاق شجاع الملک ولد شجاع الملک میرزاده مازندران که بعد از پدر بختاب مستطاب سرافراز شده و دران مملکت بسر پنجه تهور و دلآوری دست و بازوی قوت و قدرت دیوان و راجهای آنجا ابر تافته بود بحر است مملکت و اهتمام احوال سپاهی و رعیت پرداخته بدفع شر و فساد که از دشمن بومی و بیگانه حادث شود قیام نماید و بجهت دیو اعظم کشنا دیو که سر و سردار دیوان و منیلان و اجدادش فرمان روای آن ممالک بود اند تشریف و اسپ و پالکی ارسال داشتند که بموافقت و متابعت مشارالیهما سالک طریق خدمت باشند و سید عبدالله خانی را از ان مملکت طلب فرمودند و مشارالیه در ششم ماه جمادی الاول این سنه بدار السلطنته رسیده شرف بساط بوس محفل جنت آسادر یافته در سلك مجلسیان

دنیا و وزارت مشارالیه را بیاقوت خان حبشی مرحمت فرمودند (ایضا) در شب سیزدهم جمادی الاخر سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را تشریف منصب پیشوائی مرحمت فرمودند و نواب علامی قهای شیخ محمد را بنا بر سعایتی که از بعضی نسبت بایشان بظهور رسید چند روز به نشستن در منزل خود و ترک آمدن بچاگری مامور ساختند و درین وقت چون همیشیره بزرگ عادل شاه و مرهری پندیت سپه سالار بجهت مهم مواصلت بدار السلطنت آمده بودند بعد از فراغ از مهمات ارسال پالکی زرنگار بلقیس الزمانی ملکه عالیان و سر انجام امور ایشان متوجه حال نواب علامی شدند و چنین ظاهر گردید که سعایت و نهمت از روی عناد بوده و دامان اخلاص ایشان در دولتخواهی صاحب و ولی نعمت از آرایش باین قسم امور که بایشان نسبت یافته پاك است عالیحضرت خاقان سکندر شان در مقام توجه و التفات در آمده یکی از مقریان سریر سلطنت با پاندان طلا بخدمت نواب علامی فرستادند و تنبول دان مذکور را بملازمان علامی بخشیدید و کمال التفات بظهور رسانیدند و بعد از چند روز دیگر نواب علامی را بحضور وافر النور طلب فرموده به تشریف خاص نوازش بیش از پیش نمودند و جای صدر الشریعه صدر جهان بجهت جلوس ایشان معین گردید و امور مشورت و مراجعت که باعث قوام و نظام سلطنت است بر نسبت سابق بر همه رتبه مقدم بهم رسانیدند و سوانح احوال ایشان بعد ازین عنقریب مرقوم خواهد شد (وایضا) در هفدهم ماه جمادی الاخر متمد السلطان ملک آدم را تشریف حواله داری خاصه خیل مرحمت فرمودند و قاسم بیگ ازین مهم معزول شد و ملک مذکور در زمان خاقان مغفور جنت مکان نور الله مرقدہ دفعه يك سال و دفعه یازده سال باین منصب جلیل انتغال داشت چون خاقان سکندر اقبال ملک مذکور را باین منصب ارجمند سر بلند فرمودند مشارالیه باهتتام عساکر ظفر مآثر پرداخته باقیات مشاھرہ لشکر را از اعمال محال تحصیل نموده بجنود نصرت و رود رسانید و ولایت ایلور و چند محل دیگر بجهت تنجواه خاصه خیل از مملکت محروسه جدا نموده حواله خود گرفت (وایضا) در شب بیست و نهم ماه جمادی الثاني فرزند



دلبند نور سیده اعلی حضرت خاقان سکندر منزلت خلد الله عمره و ملکه که هفت ماه و بیست روز از ولادتش گذشته بود به بهشت جاودان شتافت و ازین قضیه داغ بر سینهای عالمیان ماند و دل جهانیان از آتش این مصیبت سوخت امر اعلی صادر شد که غنچه نشکفته باغ بهشت را در لنگر فیض اثر برده در روضه جد بزرگوارش دفن نمایند و پیشوا و سرخیل و جمیع مجلسیان و کل امرا و وزرا و تمام چاکران تشییع نعش آن معصوم نموده حسب الامر بها نمطاع عمل نمودند و روز زیارت مبلغ کلی از نقود و اجناس بسادات و علما و مستحقین خیر (۱) نمودند امید چنانست که حضرت پادشاه بی نیاز مزه از شریک و انباز بعوض آن گوهر شب چراغ آفتاب عالمتابی از مطلع سپهر سلطنت اعلی حضرت خاقان یوسف جمال تابان گرداند و روزگار سلطنتش تا عمر طبیعی تمتد سازد بحرمه محمد و آله الامجاد (و ایضا) در اوخر ماه جمادی الاخر دنیای مظفر خان پتان را بآدم خان حبشی مرحمت فرمودند و در غره شوال ملاحسن شوقی نام حاجبی از جانب عادلشاه بیایه سر بر سلطنت مصیر آمد و یادگار گذراند و به تشریف و اسب سرفراز شد (و ایضا) در اوخر سنه سیادت پناه شجاع الملک را که در ولایت کسیمکوت بود طلب فرمودند و سنجنی که بحواله مشار الیه بود نیا بر سفارش شیر محمد خان سپهسالار به میر رستم مازند رانی که جوان دلاور بیست و داماد خان مذکور شده بود عنایت فرمودند و چون زمینداران و دیوان ولایت مذکور در جنگلها و کوههای آنجا بعض اوقات سرکشی می نمودند به شیر محمد خان و میر رستم فرمان معلی شرف نفاذ یافت که باتفاق یکدیگر بضبط آن ولایت پردازند و سرگشان را گوشمالی میداده باشند و شجاع الملک در واسط ذی الحجه بدار السلطنه رسیده سعادت بساطبوس دریافت و در زمرة ملازمان حضور منسلک شد و مؤده وزارت دیگر بگوش هوش او رسانیدند -

( ذکر قضایای عشرت و خرمی افزای سال میمنت مآل نهم جلوس

همایون اعلی که مطابق سنه ثلث و اربعین و الف هجر است )

بقلم مشکبار که نگارنده سوانح روزگار است در قضایای سال گذشته

(۱) خیرات -

چنین مرقوم گردیده بود که چون شجاع الملک را از ولایت کسیمکوت طلب فرموده مؤده وزارت مجدد بگوش هوشش رسانیده بودند در اول این سال خرمی و میمنت مآل متوجه حال مشار الیه شدند و شیوه فدویت پدرش و خدمات موافق خودش را منظور ساخته در هجدهم ماه صفر دنیای که يك لك هون تنخواه داشت بمشار الیه مرحمت فرمودند و مشار الیه از جمله و زرای عظام و سرداران با احتشام گردیده و قریب یک هزار جوان بهادر غریب و پتان چابک سوار و چند هزار پیاده جلد (۱) جرار نگاه داشته لشکر رنگین با یراق و سلاح در میدان وسیع الفضای مقابل ندی محل کتبه و سان داد (و ایضا) قبل ازین مذکور شده بود که دنیای مظفر خان را بآدم خان حبشی عنایت فرموده بودند نسبت باوظن خیاتی و گمان خطائی بهم رسانیدند و دنیای حواله او را امانت نموده به حجار خان دکنی که قبل ازین در سنجنی عین الملکی سلحدار بود به ین تربیت ملازمان شاهنشاهی قابلیت وزارت و سرداری بهم رسانیده مرحمت نمودند و آدم خان را چندگاه در قلعه گولیکنده محبوس گردانیدند و به شفاعت بعضی از ملازمان سر بر سلطنت نجات یافت و چون درین وقت آوازه آمدن مهابت خان بجانب مملکت دکن و تسخیر نمودن قلعه دولت آباد بلند شده بود حجار خان را با یاقوت خان بجانب سرحد کولاس نامزد نمودند که بحر است قلعه و حفظ طرق اشتغال نمایند و درین وقت رای عالم آرای خسروی اقتضای آن نمود که قلاعی که در سرحدها واقع است و بمنازل و استحکام اشتها دارد باستعداد آذوقه و آتشبازی و تعمیر حصار و بروج و بارو (۲) پرداخته شود بنا بر این حسن بیگ شیرازی را که درین وقت منصب کوتولی را ازو گرفته بمیرزا ابراهیم صفاهانی داده بودند بجانب قلعه رفیع را بگیرد که ولایتش سرحد ولایت نظام شاهیه است فرستادند و پانزده هزار هون برای خرج ما محتاج تحویل نمودند و مشار الیه با نقله رفته در اندک زمانی به استعداد آذوقه و تعمیر بروج و بارو و سامان ضروریات آنجا پرداخته مراجعت نمود و درازای این نیکو خدمتی باز منصب کوتولی که از اعظام مناصب این دولتخانه عالیه است

(۱) یعنی تیز و چست - (۲) یعنی دیوار قلعه -

بمشار الیه تفویض فرمودند و بر نسبت سابق باین منصب و الا سرافراز شده بضبط و حراست شهر و محلات مشغول شد و هم چنین میان حسینی عهده دار دروازه عالیہ علی شیر را بجانب قلعه منیعہ پانگل که از قلاع حصین متین این مملکت است فرستادند و او نیز بسر انجام مایحتاج از ذوقه و مرمت بروج و بارو و استعداد آتشبازی پرداخت و هوچی رای را و بر همین حواله داردیده بانان و ملک نور محمد را بقلعه عالیہ مصطفی نگر که از اعظم قلاع این ولایت است فرستادند که با استعداد ما محتاج و اہتمام ضروریات آنجا اشتغال نمایند و چند نفر معتبر دیگر را بچند قلعه دیگر فرستادند کہ ضروریات آن محال را سامان دهند۔

( بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجانب شیخ محمد طاہر و روز شرف آفتاب )  
قبل ازین در قضایای سنہ سابقہ مرقوم قلم عنبرین رقم گردیده بود کہ اہل عناد در باب نواب علامی فہامی سعایت نمودند و بعد از آن بوضوح پیوست کہ طبع مشار الیہ از تصور اموری کہ نسبت بایشان مینمودند منزہ و مبراست ورد دولت خواهی صاحب و ولی نعمت حقیقی منفرد و یکتا اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال در مقام تدارک شدند و نواب مشار الیہ را نوازش بسیار فرمودند و ارادہ داشتند کہ در همین وقت باز منصب پیشوائی بایشان رجوع فرمایند ملاحظہ از عدم رسوخ در امور و خلاف حزم نموده بہ تکلیف منصب جلیل القدر میر جملگی تسلی بخش خاطر نواب علامی گردیدند و نواب علامی تامل در قبول آن داشتند و در این اوقات جمیع مهام سلطنت و امور تدبیر و راجوت بہ رای مہر انجلائی صواب اقتضای نواب مشار الیہ تفویض می یافت و در خلا و ملا اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان جمیع عقود امور را با تامل تدبیر صائبہ مشار الیہ میکشودند و بعد از فراغ از مجالس خاص کہ حضرات مرخص میگرددند تا وقت عصر بلکہ تا شام و پارہ از شب بصحبت نواب علامی اوقات اشرف میگذرانیدند و ہمیشہ تکلیف قبول منصب رفیع القدر میر جملگی بہ شروط متعدده میفرمودند و دولتخواہی و فدویت مقتضی آن نبود کہ تکلیفی کہ

عن صمیم القلب از جانب اشرف اعلیٰ واقع میشود قبول نفرمایند بنابراین لازم شد کہ متابعت امر اشرف نموده مرتکب این مہم بزرگ شدہ رسوم محدثہ را نحو فرمودہ در انتظام مهام سلطنت و آسایش سپاہی و رعیت بقانون معدلت و نصفت پردازند تا آنکہ در نهم شہر شوال سنہ مذکورہ کہ آفتاب عالمتاب بر برج حمل بدرجہ شرف رسید اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال بر اورنگ کامرانی قرار گرفته مجلس جنت مثال را بہ تجملات سلطنت آراستہ جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و مجلسیان محفل قدس منزلت و امرا و وزرا و حجاب سلاطین ذوی الاقتدار جا بجا در محل و مقام خود از روی ادب ایستادہ و قرار گرفته بودند نسبت بنواب علامی توجہات شاہانہ فرمودہ بخلعت خاص جملہ الملکی قامت قابلیتش را آراستند و زمام جمیع مهام سلطنت و عنان کل امور مملکت بقبضہ اقتدار و اختیارش سپردند و پالکی از طلا و نقرہ کہ زرگران ماهر تلنگانہ بصنایع بدیعہ و نقوش و طرح عجیبہ آنرا ساختہ و یراق آن بزر تار و ابریشم الوان پرداختہ بودند و تاغایت این چنین پالکی در سرکار این سلسلہ علیہ با تمام نرسیدہ بود از جامدار خانہ عامرہ آورده بجهت سواری نواب علامی مرحمت فرمودند و جناب معالی نصاب شیخ محمد طاہر خواہر زادہ نواب علامی را کہ بقابلیت ذاتی و استعداد کسی متصف است از کمال شفقت و مرحمت تشریف سرخیلی و نیابت نواب علامی عنایت فرمودند و مشار الیہما از آن مجلس بہشت آئین بخلاص مناصب عالیہ مکرم و محترم گردیدہ باعمال و مناصب داران بدفتر خانہ پادشاہی آمدہ بر مسند حکومت تکیہ زدہ تیمنا بر چند عرضہ و رقعہ احکام مطاعہ نوشتہ بر پالکی خاص مذکور سوار شدہ متوجہ دولتخانہ شدند و روز دیگر بیارگاہ فلک اشتباہ پادشاہی آمدہ بر تق و فتنہ مهام سلطنت و اہتمام احوال سپاہی و رعیت پرداختہ در ہر امری قواعد جدید از روی عدل و دولتخواہی قرار دادند و بد تصرف بعض عمال و اہل دخل را از امور دیوانی قطع فرمودند و میر فصیح سرخیل ما ضی چون بولایت مرتضی نگر بجهت تحصیل رز و سرانجام مهام آنجا رفتہ بود در این وقت کہ از منصب سرخیلی معزول

شد نواب علامی تشریف پادشاهی بجهت او فرستادند که مستمال بوده کارسازی خود نموده به حضور موفور السرور آید و چون مقرر است که جمعی از سلحداران بحواله میر جمله می باشند اعلیحضرت خاقان سکندرشان برای توقیر و احترام نواب علامی دوسر داریکی مخدوم ملک و دیگری سید بابونام را که هر کدام صد سوار و هزار پیاده دارند با چهارده سلحدار کار آمدنی حواله فرمودند و مقرر نمودند که روز های پنجشنبه بزیارت روضات کرام سلاطین مغفور مبروز نور الله مرقد هم بروند و جمیع مجلسیان و کل سرداران غریب و دکنی و خاصه خیل در سواری لشکر فیض اثر همراه نواب علامی باشند و هر روز بعد از فراغ از مجلس حضور موفور السرور به لعل محل تشریف آورده جمیع عمال و عهده داران بملازمت آمده با کمال عظمت و اعتبار بسر انجام مهام دیوانی اشتغال مینمایند و در ایام میر جملهگی از دولت پادشاه جهان پناه جمعی کثیر از مجلسیان و عملداران و سلحداران و سرپرده داران و طوایف چاکران را مشاخره افزودند و جمعی از اهل استعداد را در سلك بندگان دولتخانه خسرو سکندر اقبال منتظم فرمودند و باقی مشاخره سنوات ملازمان و چاکران بارگاه خلافت پناه را که در زمان عهده داران سابق نرسیده بود بالتام تنخواه دادند و خلائق اکثر در این زمان از قرض و پریشانی بجات یافتند و به علما و فضلا و تاجران بلکه بکافه انام در این ایام احسان و اکرام پادشاه سکندر احتشام اشتغال یافت چون باعث از دیاد دعای دوام عمر و افزونی دولت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت و سبب بقیت ذکر جمیل خسرو یوسف طلعت و بقای نام نیک که حیات جاوید عبارت از آنست (۱): این امور خیر و اعمال حسنه بود نواب علامی فهامی مورد تحسین گردیدند و خاقان سکندر اقبال در ایام میر جملهگی نواب علامی دوبار با والده مکرمه معظمه و سایر اهل حرم محترم بمنزل نواب علامی آمده هر بار یک هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند و نواب جمله المملکی کل ما محتاج و سایر اخراجات را روز بروز از سرکار خود ترتیب میدادند و در آن مدت آستان آن منزل محل تسلیم سایر اکابر و اعیان و مقرر تعظیم بزرگان (۱) از آنست -

بود و مرتبه اول نواب علامی جواهر و مرصع آلات و اسب و فیل و اقمشه و تحف و هدایای بسیار پیشکش نمودند و اعلیحضرت خاقانی از کمال عنایت که بایشان داشتند بواسطه رعایت خاطر ایشان دور اسب عربی از انجمله که قابل سواری اشرف اعلا بود قبول نموده باقی اسباب و تحف و پیشکش بایشان مرحمت فرمودند و خلعت و کسوت خاصه باد و سر اسب مع یراق زرین که معتاد تشریف ایشان بود عنایت کرده مورد توجهات شاهانه و مشمول مرحام خسروانه ساختند و در روز هفتم بمقر سلطنت و قیتول دولت معاودت فرمودند و نواب مشار الیه بلوجود کثرت مشاغل مهام سلطنت و وفور امور مملکت و ملازمت د و وقته خاقان یوسف طلعت سکندر منزلت هر صبح مدرس فیض مهبط ایشان از وجود ارباب دانش چه از قضات و علما و فضلا و صلحا و شعرا و اهل استعداد و کالات و از اکابر و اعیان و امرا و وزرا و غیرهم که مشحون میگردد بافاده و افاضه علوم منقول از کتب تفاسیر و احادیث و فقه و معقول از حکمت و ریاضی و منطلق و غیره مشغول می باشند و بعد از فراغ از آن متوجه امور دینوی میگردد و بدولتخانه دیوان اعلی میروند و از ملازمت پادشاه گیتی پناه که مراجعت مینمایند در دیوانخانه از عاملان و عهد داران و کارکنان جمعیت عظیم میشود و بانتظام و اهتمام مهام خسرو سکندر احتشام و بانجام مرام انام تا وقت شام اشتغال می نمایند و شب نیز بعد از صرف سفره عام مجلس افاده و استفاده انعقاد می یابد و اصحاب فضل و کمال و مستعدان صاحب حال از وجود فایض الجودش مستفید و مستفیض میگرددند و روزهای سه شنبه که روز تعطیل است با شعرای فصاحت شعار و موزونان بلاغت دثار از عرب و عجم دیوان مثنوی و دیوان خاقانی و انوری و مثنوی مولوی با کتب شروع و دواوین دیگر از شعرای نامدار در میان آورده صحبت مستوفی میدادند تا این طبقه نیز از افادات و صحبت فیض بخش بهره مند گردند و در ماهی دوسه نوبت مجلس ایام تعطیل در باغات خاصه حوالی شهر انعقاد می یابد و حجاب سلاطین عظیم الشان ایران و هند را طلب مینمایند و جشن زر گانه زیاده بر معتاد کرده

میشود بالجملة ذات حمیده صفات کثیر الحسانتش جامع کالات صوری و معنوی و طبع شریفش عارج معارج اعلی مراتب دنیوی و اخروی است -  
( ذکر قضایای سال میمنت و خرمی مآل دهم جلوس سعادت مانوس همایون اعلی که مطابق سنه اربع و اربعین و الف هجریست )

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقدار و شنوندگان حکایت و قایع و سوانح روزگار مستور نماند که چون عالیحضرت شاه جهان از برهان پور بجانب آگره مراجعت نمودند مهابت خان مخاطب بخانان را به برهان پور فرستادند و او با استقلال تمام برهان پور آمده اقامت نموده بعد از چند روز کمر به تسخیر ولایت نظام شاه بسته با جمعی از امرا و افواج لشکر مغل بیالای گهات آمده قلعه دولت آباد را محاصره نمود درین وقت حضرت عادل شاه شیخ دیر را که راس و رئیس دیران عادل شاهی بود بحجابت پناه سریر سلطنت مصیر فرستادند و مشار الیه در بیست و هفتم ماه صفر بدار السلطنة رسید و باتفاق شاه ابو الحسن حاجب مقیمی پیاپی سریر سلطنت آمده شرف بساط بوس دریافت و تحفه و هدایا که از جانب حضرت عادل شاه آورده بود از نظر ملازمان پایه سریر اشرف گذرانید و عرض نمود که چون لشکر مغل بجانب دکن آمده و مهابت خان تسخیر قلعه دولت آباد میناید باید که شیوه موافقت از طرفین مراعات بوده باشد و بوجوه دلپذیر در شرائط اتفاق و مراسم و فاق ترعیب و تحریم نمود و التماس عهد و پیمان کرد که بی اتفاق حضرت عادلشاه با پادشاه مغل را بطه نه نمایند و بلکه در مدافعه این لشکر متفق بوده در جمیع امور یکدل و یکزبان باشند و مدت یکماه در دار السلطنة توقف نموده از ملازمان خسرو سکندر اقبال مرخص شده مراجعت نمود ( ایضا ) در اریل شهر این سنه میر فصیح الدین محمد کار سازی ولایت مرتضی نگر نموده پیاپی سریر خسرو سکندر نظیر آمد و بعد از یک چندی دنیای که بحواله او بود بواسطه بعضی از امور از مشار الیه گرفته بمقرب سریر السلطنة حسن علیخان که جوانی دراول عمر و شباب و از جمیع ملازمان سرخ دستار بمزید عزت و اعتبار بغایت ممتاز

و از رشحات سبحان الطاف پادشاهی نشو و نمای کامل یافته بود و بر غلامان حضور و افران نور رتبه تقدم داشت مرحمت فرمودند و او از جمله وزرای عالیشان گردید و چون مقرر است که در مرتضی نگر سردار معتبری باشد خدا ویردی سلطان را از آن محل طلب نموده میرزا حمزه را که پیش این نیز در آنجا بود سر لشکر آن ولایت کرده با چند سردار و جمعی از جنود خاصه خیل را بآن جانب فرستادند ( و ایضا ) درین سال دنیای که بحواله ملک معتبر ملک عنبر بود و یک لک همون ولایت و تنخواه داشت مقرب اورنگ خلافت علی رضا که او نیز از جمله غلامان سرخ دستار حضور و افران نور است و از جو بیار تربیت شاهنشاهی شاداب گردید نشو و نمای کامل یافته و بمنصب خزانه داری سرفراز بود مرحمت نمودند و او نیز از جمله وزرای رفیع مقام شد و بعد از اندک زمانی باز با ملک عنبر بر سر عنایت آمده دنیای یاقوت خان را که به بعضی تقصیرات منسوب شده بود مبلغی ولایت و تنخواه اضافه نموده به ملک عنبر مرحمت فرمودند و ملک مذکور آن سنجی بی سامان را اهتمام نموده ولایت تنخواه را معمور کرده لشکر رنگینی از همه طایفه نگاهداشت -

( ذکر گرفتن مهابت خان قلعه دولت آباد را و فتح خان و پسر نظام شاه را بقول از قلعه بیرون آوردن و مهابت خان سفر عالم آخرت نمودن )

قبل ازین گزارش یافت که عالیحضرت شاه جهان از دار السلطنة آگره مهابت خان را با چند سرا مرای معتبر به برهان پور فرستاد و مشار الیه دراول این سنه مذکور پنج هزار و چهار هزار و چند فوج از لشکر مغل از جانب برهان پور بیالای گهات آمده متوجه قلعه دولت آباد شده مشغول محاصره آن قلعه فلک شکوه گردید و متعاقب این خبر رسید که حضرت عادلشاه مرهروی را با چند وزیر بگومک و مدد فتح خان فرستاده و ایشان اطراف و جوانب لشکر مغل را دادند و امرای مغل متوجه لشکر عادلشاه افتاده یا قوتخان نظامشاهی که از غلامان معتبر نظامشاه بود و خود را ثانی ملک عنبر میدانست و قبل از این روی اخلاص از آن سلسله گردانیده بجانب مغل رفته بود و عالیحضرت شاه

جهان بنابر مصالحت ملك گيرى اورا معتبر داشته در سلك امرا منتظم ساخته  
 همراهمها بتخان بجانب دکن فرستاده بودند و او از سلوک مها بتخان دلگیر  
 گشته باز به لشکر نظامشاهی ملحق شده مهیج فتنه و جدال گشته بود گشته  
 گردید و لشکر عادلشاهی ضعیف و بی قوت شده دیگر جرات جنگ نمودند  
 و مهابت خان بعد از قتل یا قوت خان و شکست دادن لشکر عادلشاه مشغول  
 محاصره قلعه مذکور گردید و مدت پنجاه در پای قلعه نشسته کار بر اهل قلعه  
 تنگ و دشوار ساخت و بالاخره بجهت فتح خان و پسر نظامشاه قول فرستاده  
 موکد بایمان مغلظ ساخت که ولایت خارج دولت آباد را با ایشان واگذاشته  
 تصرف در آن ننماید و ایشانرا در ولایت مذکور بگذارد فتح خان اعتماد  
 بر قول مهابت خان نموده ناچار از غایت اضطرار با پسر نظامشاه از قلعه برآمد  
 و مهابتخان قلعه رفیعہ دولت آباد را که به متانت و استحکام در ملک دکن مشهور  
 است و چندین سال پای تخت و مقر سلطنت نظامشاه بود بتصرف در آورده  
 ضمیمه ممالک پادشاهی نمود و نصیر بخان را بمحافظت قلعه و ولایت تعیین نمود  
 خود بانظامشاه (۱) و فتح خان روانه برهانپور شد و در آنجا خلف عهد و شرط  
 و بیانی که بایمان موکد ساخته نموده نظامشاه (۲) و فتح خان و اهل حرم و سایر  
 متعلقه ایشانرا مقید ساخته با اسباب و با اجناس که از قلعه بر آورده بود بخدمت  
 پادشاه دهلی روانه نمود و خود درین سال در برهانپور توقف کرد و بعد از  
 یکچندی از خدمت عالیحضرت شاه جهان استدعا نمود که یکی از شاهزادهای  
 عظام را صاحب صوبه برهانپور نموده بفرستند تا در تسخیر ملک دکن مدد  
 معاون او باشد و التماس او در معرض قبول آمده شاهزاده عالیقدر شاهزاده  
 شجاع را باستعداد تمام و سید مظفر مخاطب بخانجهان را اتالیق او ساخته برهانپور  
 فرستادند و چون شاهزاده مذکور بنواحی برهانپور رسید مهابت خان با جمیع  
 وزرا و لشکری که در برهانپور بودند باستقبال شاهزاده برآمده در نواحی  
 رودخانه پرینده سعادت بساطبوس و گورنش دریاقتند و از همانجامهابت خان

(۱) با پسر نظام شاه (۲) پسر نظام شاه .

و جمیع امرا و لشکر در خدمت شاهزاده مذکور بعزم تسخیر ولایت بیجاپور  
 بر بالای گهات آمده اولاً کمر به تسخیر قلعه پرینده که از قلاع متین نظامشاهی بود  
 و درین وقت به تصرف امرای عادلشاهی در آمده چست بسته بمحاصره آن  
 مشغول شد و مدت چهار ماه بامور قلعه گیری پرداخت و چند آنچه سعی نمود اثری  
 بظهور نرسید و بی نیل مقصود باز به برهانپور معاودت نمود و چون برهانپور  
 رسید شاهزاده ارجمند را اعلیحضرت شاه جهان بحضور طلب نموده بود با بعض  
 امرا بجانب دار السلطنت روانه نموده خود در برهانپور توقف کرد در این اثنا  
 بیماری صعب ناگهانی عارض او گردید و علاج اطبا سود مند نیامده بضرورت  
 ترك حیات مستعار و دواعی دنیوی نموده بعالم عقی روان گردید و در اواسط  
 جمادی الاول سنه مذکوره که اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بعزم سیروشکار  
 از دولتخانه عالیہ برآمده در باغات ارم مثال و بساتین بهشت تمال بعیش و عشرت  
 اشتغال داشتند که جاسوسان قهرمسیر خبر قضیه ناگزیر اورا رسانیدند و عریضه  
 شیخ احمد جبل عالمی نیز که از پایه سریر سلطنت نزد او بحجابت رفته بود آمده  
 مصدق این خبر گردید و راقم این مسودات تاریخ رفتن اورا بطریق تعمیه  
 چنین یافته -  
 قطعه

خان عالیمکان مهابت خان آنکه بودش زمانه در فرمان  
 داشت امید تا دکن گیرد رفت امید از مهابت خان (۱۰۴۴)  
 چون عدد لفظ امید از عدد لفظ مهابتخان ساقط شود تاریخ مطلب است  
 (و ایضا) این تاریخ را نیز بطریق تعمیه راقم این مسودات گفته -

قطعه

چرخ گردان آنچه داد از عز و جاه جمله یکدم از مهابت خان گرفت  
 تاجه قصدی داشت جانش زان سبب هادم اللذات از وی آن گرفت  
 بین که چون تاریخ فوت او شده از مهابت خان زمانه جان گرفت  
 عدد جان از عدد مهابت خان چون گرفته شود تمه تاریخ مدعا است -

(ذکر آمدن ایلیچی پادشاه ممالک ایران شاه صفی بهادر خان  
باتفاق خیرات خان حاجب این دولت خانه گیتی نشانه  
و بشرف ملاقات مشرف شدن)

قبل از این در سال دوم جلوس همایون اعلی مرقوم قلم سوانح رقم  
گردیده بود که خیرات خان را برفاقت محمد قلی بیگ پسر قاسم بیگ پرن  
برسالت بخدمت پادشاه ممالک ایران فرستاده بودند او بنوعی که در قضایای  
سابقه مرقوم گردیده بمالک ایران رفته بخدمت خسرو ممالک عجم فرمان روای  
ترک و دیلم مشرف شده و چند سال در خدمت پادشاه صفوی نژاد بود و بعد  
از آن خان مذکور از آن پادشاه دین پناه رخصت مراجعت حاصل نموده امام  
قلی بیگ شاملوی صحبت یساول را که یکی از ملازمان حضور وافر النور آن  
پادشاه گیتی پناه است بهمراهی خان مشار الیه بحجابت بخدمت قطب فلک جاه  
و جلال اعنی خاقان سکندر اقبال یوسف جمال فرستادند مشار الیهما از راه  
قدهار بحجاب هندوستان آمده بخدمت خسرو ممالک هند رسیدند و از آنجا بحجاب  
ملک دکن آمدند و در غره ذی قعدة سنه مذکور ه خبر وصول حاجین به سرحد  
ممالک محروسه رسید اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال از این خبر فرح اتر بغایت  
خوشحال شده از جمله ملازمان سریر سلطنت سیادت پناه میر معز الدین محمد مشرف  
الممالک را بحجرت استقبال تعیین نموده مبلغی به مشار الیه دادند که بلوازم ضیافت  
و مهمانی قیام نماید میر مذکور بسامان آن مهم پرداخته باستقبال شتافت و آداب  
شایسته رنگین و طرز دلنشین خوان سماط و بساط ضیافت و نشاط بگسترانید  
و بوجه احسن آن خدمت را به تقدیم رسانید چنانچه از جانب اشرف مورد  
تحسین گردید و چون نزدیکتر رسیدند جناب مملکت مداری شیخ محمد طاهر  
سرخیل شاهی را باستقبال فرستادند که در بعضی از منازل از جانب اشرف  
بلوازم ضیافت و مراسم مهمانی پردازد مشار الیه نیز بنوعی که شاید و باید بآن  
امر قیام و اقدام نمود خوان سالاران و چاشنیگران خاصه شریفه از الوان اطعمه  
و انواع اشربه و اقسام میوه سفره ضیافت را آراستند و حاجب را باجمیع رفقا

سر خوان نعمت آوردند و تواضعات بسیار با حاجب از جانب اشرف واقع شد  
و بعد از آن شجاعت و وزارت دستگاه یوچی بیگ را که از وزرای عظیم الشان  
بود باستقبال فرستادند مشار الیه با فوج رنگین و خدم و حشم آراسته بلوازم  
استقبال کما ینبغی پرداخته با کمال تعظیم و تکریم حاجب را بخیرات آباد جنت نهاد  
که دو فرسخی جانب شمال دار السلطنه است رسانید و در هفدهم ماه ذی قعدة سنه  
مذکور خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال سوار شدند و از دار السلطنه  
تا محل مذکور دو رویه سواران لشکر و فیلان گوه پیکر ایستاده شدند و در محل  
میعاد قصر یست برفعت و وسعت چون فلک خضرا و در صفا و خرمی مانند  
جنت الماوی به تجملات سلطنت آراسته و بانواع تکلفات پرداخته خاقان اعظم  
بانجا رسیده فرود آمدند و بر سر بر سلطنت و اورنگ خلافت قرار گرفتند  
و بارگاه فلک اشتباه از اکابر و عظام و مقربان و امرا مشحون گردید و بآین  
لایق ملاقات حاجب واقع شد و حاجب بعد از تقدیم خدمت پنجاه راس اسب  
عدد عراقی منتخب و تاج و کمر خنجر و شمشیر مرصع و مکلل بجواهر الوان و پانصد  
عدد زربفت و ابریشمین از میلک و طباق و کمر بندهای قیمتی و ده جفت قالی کرمانی  
و جو شقانی بیست ذرعی که یک جفت از آن زربافت بود بانمذیکتهای (۱) فراخور  
آن و تحف دیگر بامکتوب محبت اسلوب که مضمونش مشتمل بر تهنیت جلوس  
خسرو بادین و داد و اظهار کمال محبت و نهایت و داد بود از جانب پادشاه اقلیم  
ایران گذرانید و خاقان سکندر اقبال یوسف جمال دهان جواهر نثار غنچه آثار  
را بتکلم شگفته ساخت با گلشن گلشن شگفتگی پرشش احوال فرمان روای ممالک  
عجم فرمودند و التفات بسیار بحاجب کرده خلعت خاص بایک زنجیر فیل و دو  
راس اسب عراقی بایراق زرین مرحمت نمودند و از آن مقام دلگشا سوار شده  
به بعضی از امرا و میر معز الدین محمد مشرف الممالک را امر فرمودند که حاجب  
را بشهر در آورند و باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی را که بهترین مقامات  
و منازل دار السلطنه است بحجرت نزول و اقامت او تعیین نمودند و بعد از آن  
امام قلی بیگ حاجب را بدولتخانه عالیه طلب فرمودند و مشار الیه مرتبه دیگر

سعادت ملازمت دریافته از جانب خود چهارده سر اسپ عراقی و دوازده عدد شتر و پنج جفت قالی بانمد یکتاهای نفیس و چهارده طبق زربفت و نفایس دیگر برسم تحفه گذراندند بخلعت خاص و جیفه مرصع که بدو هزار و پانصد عدد هون در زر گرخانه عامره مستعد شده بود و یک زنجیر فیل و دوسر اسپ مشرف شده مخلع و مفتخر با آئین رنگین از دولتخانه عالیہ برآمده بمنزل خود رفت و بجهت اقامت و خرج مشار الیه صد کنیدی اجناس غله و پنجهزار هون نقد و پرگنه مجاهد پور که دوسه هزار هون حاصل آن قریبه است مقرر داشتند و در ماهی مقرر شد که هزار هون نقد از خزانه عامره بجهت خرج مشار الیه ارسال مینموده باشند و روز دیگر خیرات خان دوازده سر اسپ عراقی و عربی و چهارده طبق زربفت و دونفر غلام و کنیز گرجی جمیل و یک قطار شتر و پنج جفت قالی بانمدیک تها و چند عدد با اش پر قو با تحف دیگر گزراینده بخلعت خاص و اسپ تازی سر افراز گردید و در سلک مجاسیان حضور که اعلی مرتبه خدام بارگاه خسرو است منتظم شد و بعد از آن دنیای حواله مقرب سریر السلطان حسن قلیخان که هشتاد هزار هون تنخواه داشت و از وزارت استعفا نموده بود بخیرات خان عنایت فرمودند و باعث از دیاد عزت مشار الیه گردید و در اواخر این سال حسن قلیخان مذکور که بمد از گذاشتن وزارت بمنصب خزانه داری سر افراز شده بود و تقرب اوبا علی مرتبه کمال رسیده در آوان شباب و عنفوان جوانی بجوار رحمت یزدانی شتافت و عمر خود را فدای ملازمت خاقانی نمود پادشاه سکندر دستگاہ متوجه احوال پسران او که یکی در سن ده و دیگری در سن شش بود شده همان التفات خسروانه که در باره خان مغفور داشتند از ایشان دریغ نمیدارند و از جمله غلامان سرخ دستار حضورند -

(دیگر سوانح اقبال سال میمنت مال یازدهم جلوس همایون

اعلی موافق سنه هزار و چهل و پنج هجریست)

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقتدار عظیم الشان که هوشمندان اولو الابصار بنی نوع انسانند معروض میدارد که در شهر ربیع الاول سنه مذکور

غضنفر خان نام داماد رندوله خان که اعظم امرای حضرت عادلشاه است التناجی پایه سریر خاقان سکندر اقبال آورده بوساطت نواب علیمی فهامی جمله الملکی در سلک امرای این دولت خانه گیتی نشانه منتظم گردید و چهل هزار هون تنخواه و مقاصد با مرحت فرموده در سلک سلحدار محلدار رضای چاکری او دادند و در تاریخ بیست و هشتم ربیع الثانی حضرت سلطان محمد عادلشاه بتقویت و امداد ملکه عالمیان خلدت دولتها سر پر شور و شر خواص خان را که کمال تسلط بر پادشاه داشت بریده بر دروازه قلعه بیجاپور آورد و بختند و این قضیه عجیبه که در نظر عقلا وقوع آن بغایت بعید مینموده بمنصه ظهور رسیده باعث خوشحالی شاه و سپاه آن ملک گردید و عادلشاه از قید او نجات یافته به یمن اعانت و امداد اعلی حضرت خاقان سکندر شان زمام حل و عقد امور سلطنت را بقبضه اختیار خود در آورد و تفصیل این اجمال بدین نوع تحریر می یابد که چون پادشاه مغفرت دستگاہ ابراهیم عادلشاه مدت پنجاه و چهار سال بر سریر سلطنت تمکن را استقرار داشت در سنه ست و ثلثین و الف و عجرى متوجه مملکت عقبی گردید -

مصرع

رفت تا عالم دگر گیرد

و از جمله اولاد آن پادشاه مغفور سلطان محمد به سعی خواصخان و ملا محمد امین داماد ملا محمد لاری بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس نمود و خواص خان دکنی که از تربیت یافتهای ابراهیم عادلشاه بود و در وقت رحلت او گوتوالی قلعه بیجاپور بآن خان تعلق داشت باتفاق محمد امین مذکور که درین وقت بخطاب مصطفی خانی سرافراز شد امور سلطنت را به ید تصرف خود در آورده جمیع مهام سلطنت را برای و تدبیر خود منوط و مربوط ساختند و شاهنواز خان و امین الملک را که کارکنان و صاحب اختیار مهمات سلطنت زمان پادشاه مرحوم بودند گرفته در قلعه مرچ محبوس نمودند و بجهت صغرسن سلطان محمد عادلشاه را دخلی در امور پادشاهی و معاملات سلطنت نمیدادند و قریب نه سال بدین منوال میگذرانیدند تا آنکه بحسب تقدیر حضرت پادشاه علی الاطلاق

و خالق انفس و آفاق موصلت میانه خاقان سکندر دستگاه و حضرت عادلشاه چنانچه در ازمنه سابقه میان این دو سلسله رفیعہ ارتباط موصلت بوده واقع شد و آن صدر نشین سرادقات عصمت اعنی همشیره خاقان سکندر منزلت بتزویج عادلشاه درآمد چون آن خدر معلی و آن زهره زهرا بدولتخانه عادلشاه درآمدہ متوجه اوضاع و اطوار آن بارگاہ شد و طرز آنجا را موافق طبع عالی خود ندیده در مقام آن شد کہ اختیاز امور سلطنت در قبضه قدرت عادلشاه باشد و اهل تسلط و طغیان را دفع نماید بنا برین آن بلیقیس زمان احوال بی سامانی آن دولتخانه را برادر اعزا کرم اعنی خاقان سکندر شیم معروض میداشت تا بامداد اعلیحضرت سکندر منزلت دفع تسلط ارکان دولت نماید درین اثنا اتفاقی کہ میانه خواصخان و مصطفی خان مدت چند سال بود بہ نفاق تبدیل یافت و خواصخان اراده نمود کہ مصطفی خان را دفع بکند و بی شرکت او امور سلطنت را متکفل گردیده در معاملات پادشاهی وحید و در مهمات فروعات ذات خود را اصیل سازد بہانہ بہ از موافقت و متابعت بامغلان نیافته او را برابطہ پادشاه مغل متهم ساخت و بدین جهت او را گرفته بافرزندان و متعلقان در قلعه بنکا پور محبوس نمود و خود من حیث الاستقلال بہ تمشیت امور سلطنت پرداخت و باوجود آن کہ بادشاه بسن رشد و شباب رسیده بود و صاحب داعیہ گردیده از او ملاحظہ نکرده ترک خود سری و خود رای نمی نمود و در این وقت بعد از نہ سال شاه نواز خان و امین الملک را از قلعه مرچ برآورده یکی از ایشان را بجای مصطفی خان دست نشان خود میخواست بکند و بعض اوقات نظر بوجود و شعور پادشاه کرده در مقام خدر نیز می بود و میخواست کہ پسر شاهرزادہ درویش را کہ از اولاد عادل شاه مرحوم بود و اور امکحول گردانیده بعد از یک چندی معدوم ساخته بود بر تخت سلطنت بہ نشاند مجموع این مراتب کہ در خلا و ملا از او بظهور میرسید بر خاطر حضرت عادل شاه بغایت گران آمده در فکر و اندیشه مآل حال خود افتاده بہ امرای خود کہ در

ولایت بیجاپور بودند پیغام مخفی فرستاد کہ مرا از دست این خدار ستمگار خلاص کنید کہ باوجود عدم تصرف در امور سلطنت بیم آن هست کہ از از او غدیری بظهور رسد سرداران و وزرا از این پیغام ملالت انجام کمال اضطراب بہم رسانیدند و چارہ بجز آن ندیدند کہ توسل بملازمان پایہ سریر خسرو سکندر اقبال جسٹہ از مراحم پادشاهی استعانت نمایند بنا برین رندولہ خان و اکثر امرای عظام بذیل الطاف پادشاه سکندر مقام دست توسل و اعتصام استوار نموده عرضہ داشت نمودند کہ ما بندگان را در این حادثہ بغیر از امداد و دستگیری آن خسرو سکندر شان پناہی نیست اگر بزر و لشکر امداد فرمائید بہ یم تقویت و اعانت آن خسرو سکندر منزلت در مقام استخلاص ولی نعمت خود میتوانیم شد چون خاقان سکندر شان تسلط خواص خان را باین غایت نمی پسندیدند در مقام استمالت و استعانت رندولہ خان و امرای بیجاپور در آمده فرمان معلی در جواب عرایض ایشان صادر فرمودند کہ این ارادہ بسیار بموقع است در کار خود سعی و مردانہ باشند و متوجہ قلعه بیجاپور شوند کہ آنچه درین مصلحت شمارا در کار باشد از سرکار اشرف بشما خواهد رسید و موازی بیست و چهار ہزار ہون نقد و تشریفات فاخر بجهت رندولہ خان و امرای عادلشاهی فرستادند و سرداران چون از جانب خاقان سکندر منزلت بر این وجہ تقویت یافتند آن مبلغ را بر لشکر قسمت نموده با قریب پانزدہ ہزار سوار بعزم استخلاص ولی نعمت خود از محل و مقامی کہ بودند متوجہ بیجاپور شدند و از جانب اشرف اعلی روز بروز استمالت و تقویت ایشان واقع میشد و ترغیب و تحریص در امر معهود میفرمودند و بدفعات خرجی میفرستادند اما خواصخان بر آمدن امر او ارادت و دواعی ایشان اطلاع یافته مرہری پندیت را کہ کلید عقل و مدار علیہ خودش بود بالشکری کہ تابعش بودند بجانب رندولہ خان و امرای نامزد نمود و آن کافر محیل باستقبال آن لشکر روانہ شد چون تقارب فریقین وقوع یافت جمعی از لشکر امرای مذکور از رودخانہ کہ فیما بین بود بجانب مرہری عبور نمودند و مرہری پیش آمدہ بہ تسویہ صفوف و بترتیب لشکر پرداختہ مشغول جنگ گردید چون ادبار با



او و خواصخان ولی نعمتش روی آورده بود با وجود آنکه در اکثر معارك قرین فتح و ظفر بود در این معرکه با کمال قدرت و جلالت شکست فاحش از وزیر که از آب گذشته بود خورده روی از میدان قتال بر تافت و جمعی کثیر از مردم او مقتول و مجروح گردیدند و مرهروی از زنگاه بدر رفت و رندوله خان با اسرا بعد از این فتح دلیرانه بجانب بیجاپور روان شدند چون بحوالی قلعه و شهر رسیدند بر عادلشاه ظاهر شد که به یمین تقویت و مدد خاقان سکندر شان اسرا و سرداران جرات آمدن نموده اند تا تسلط خواص خان را بر طرف سازند بغایت مسرور گردید اما کمال ملاحظه داشت که خواص خان مباد ابرایم یعنی مطلع شود که ایشان باشاره او آمده اند در این وقت در مقام غدیری که همیشه در خاطر داشت در آید در این باب با ملکه عالمیان صلاح دید آن مخدومه عظمی بحسن تدبیر که موافق تقدیر ملک قدیر بود قرارداد که پیش دستی نموده بدفع آن غدار قیام نمایند اگر چه جمیع خدمتگاران حضور و اندرون دولت خانه از منسوبان خواص خان و محکوم و مطیع او بود و بلکه بطریق حراست خدمت مینمودند با دو نفر از غلامان که کمال اعتماد بر ایشان بود این مشوره در میان آورده و ایشان را از خود کرده در کین نگاه داشتند و خواص خان چون بوقت معتاد بدولتخانه آمده به خدمت پادشاه رسید غلامان مذکور دلیری نموده از کین بر آمده اورا در میان گرفتند و کار او به یک لحظه با تمام رسانیدند و عالمی را از شر و فساد او فارغ ساختند و اینچنین امر مشکلی که جرات دفع آن هیچ احدی را میسر نبود باین آسانی وقوع یافت و ده نفر از مردم معتمدان غدار که در بیرون بودند و نسبت خویشی با او داشتند امر شد که سرهای ایشان را نیز بریده با سر پرشر خواصخان در بازارهای شهر گردانیده برد روازه قلعه آویختند و روز دیگر رندوله خان را با امرای که باراده دفع او آمده بودند بحضور طلب نموده تشریفات فاخر بایشان داده نوازشات بسیار نمودند و چون بر حضرت عادلشاه ظاهر شد که این نوع امر عظیمی با مداد و توجهات اعلی حضرت خاقان سکندر شان و بواسطه اعانت ایشان صورت یافته و مقارن این حال

تشریفات و اسپان تازی و ترکی که خاقان سکندر شان بجهت شادباشی امرای مذکور همراه جناب فضایل مآب قاضی عطاء الله مجلسی حضور که بحجابت مقیمی آنجا مقرر شده بود و مکتوب مشتمل بر تهنیت و دفع دشمن خانگی مع تحف و یادگار ارسال داشته بودند رسید حضرت عادلشاه اظهار رضامندی بسیار از خاقان سکندر اقتدار نموده شکر مساعی جمیله ایشان بجای آورد و ملک خشنود که از ملکان این دولت خانه گیتی نشانه بود و در وقت ارسال پالکی زرنگار مبارکه باقیس الزمانی اورا داخل ملکان و خواجه سرایان جهاز کرده بودند و در راه بیجاپور از وفور خدمات شایسته از خواجهای دیگر امتیاز بهم رسانیده بود در خدمت ملکه عالمیان قرب و منزلت زیاده یافته بواسطه شکر گذاری امداد و اعانتی که واقع شده بود با تحف و هدا یاوسه زنجیر فیل و شش راس اسب بانیچانب فرستادند چون ملک خشنود بنواحی شهر رسید زیاده بر حجاب سابق نسبت باو تعظیم و تکریم نموده بعضی از خواجها و ملکان پایه سریر سلطنت را باستقبال فرستاده اورا با عزاز و احترام بحضور موفور السرور آوردند و او اسپها و فیلها را با تحفها بوضع لایق و مناسب از نظر ملازمان پایه سریر اشرف گذراینده زبان سپاس و شکر خسرو سکندر منزلت کشود خاقان سکندر شان او را به تشریف خاصه سرافراز فرموده خانه ناراین را و مجموع دار که در این وقت فدای ملازمان بارگاه خسروی شده بود و منصب اورا بسرور اوداده بودند و خانه اودیوانی شده بود بواسطه نزول او تعیین نمودند و هر وقت اورا بحضور اشرف طلب فرموده نوازش میکردند و بعد از یکچندی ملاغواصی شاعر دکنی را رفیق او ساخته با تحفه و یادگار روانه بیجاپور ساختند و بعد از قتل خواص خان خبر رسید که مرهروی مفتح حرام خور که ماده کل فساد بود گرفتار شده او را به بیجاپور آوردند و بنا بر امر حضرت عادل شاه زبان و گوش و بینی آن کافر را بریده بردراز گوش سوار کرده در محلات شهر گردانیده در دروازه قلعه بردار عبرت آویختند و جزای بی ادبی چندی که در زمان سابق در وقت برون پالکی ملکه عالمیان از او در اینجا واقع شده بود

يك يك شامل حال او شد

بیت

کسی که در حرم کعبه میکند عصیان

جزای آن به یقین میرسد به بد کردار - و راقم این مسودات تاریخ قتل خواصخان را بطریق تعمیه در فقره نثر یافته و اینست ( سرخواصخان گنه گار بریدند چون حرف خا از خواص خان گناه گار محو شود هزار و چهل و پنج باقی ماند ) ( ایضا ) - مصرع

ده عدد از حرا مخور کم شد

چون ده کس دیگر را بقتل آورده بودند ده عدد از لفظ حرا مخور کم شود تاریخ مطالب است و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بعد ازین متوجه سیر و گشت شده مدت يك ماه در باغات حوالی و نواحی دار السلطنه بعیش و عشرت اشتغال نمودند و در منتزهات بکامرانی پرداختند و بعد از آن بشهر تشریف حضور ارزانی داشتند و حضرت عادل شاه میر زین العابدین پسر شاه ابوالحسن حاجب مقیمی را همراه ملا غواصی شاعر نموده دو زنجیر فیل بزرگ و شش سر اسپ عراقی و دو صندوق مفضل از تحف و هدایا ارسال داشتند و مشار الیهما بشرف بساطبوس مشرف و سرافراز گردیدند - ( ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوایی دفعه دیگر بنواب علامی فهامی شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن منصب سرخیلی به سید عبد الله خان مازندرانی )

قبل ازین مرقوم کلک بدایع نگار که ثبت نماینده قضایا و سوانح روزگار است شده بود که چون بنواب علامی فهامی شیخ محمد منصب رفیع القدر جمله المملکی مفوض شد با آنکه سر انجام کل مهام سلطنت و انجام مرام سپاهی و رعیت برای عقده کشایش منوط و مربوط (۱) حل عقود امور پیشوایی نیز بسر انگشت تدبیر و انامل افکار صایبه نواب مشار الی القابله وقوع می یافت و امور غریبه و حوادث عظیمه که از نهانخانه غیبی بفضای شهود و ساحت عیان میرسید و در نظر بصیرت خاص و عام بلد که جمهور انام رفع آن قضیه و دفع

(۱) مربوط بود -

آن بلیه از قبیل محالات و امور ممتنعات می نمود از رای مهر انجلائی و تدبیر دلپذیر نواب مشار الیه رفع اشکال و دفع اختلال میگردد و شب تار هول و دهشت بروز روشن اطمینان و امنیت تبدیل می یافت و معاملات حجاب که در این وقت اعظم امور سلطنت و اتم مهات پادشاهیست از وجود فایض الجودش بنوعی متمشی میگردد که عقلا و ارباب دانش را کمال حیرت در آن بهم میرسید و حصول این معانی بی تأیید ایزدی و عنایت بی غایت صمدی ممکن و متصور نیست بنابر این در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت را بخاطر دریا مقاطر رسید که چون جمیع مهات پیشوایی از نواب علامی فهامی تمشیت می یابد که قامت قابلیتش را بخلعت پیشوایی بیاریند و متکفل امور منصب میرجملگی نیز باشند یا میرد قابلی که نواب مشار الی القابله تجویز فرموده شایسته این امر جلیل دانند رجوع فرموده شود پس تصمیم این عزیمت فرموده در هفتم شهر رجب المرجب سنه مد کوزه بخلعت خاص پیشوایی و دوسر اسپ عراقی نواب علامی فهامی را نوازش نمودند و چون جناب میر محمد رضا از ملازمان قدیم الخدمه این دولت خانه عالییه است بعد از عزل امر معلی شد که بر جانب چپ اورنگ خسروی قریب بجای شاه خوند کار پسر شاه محمد قرار بگیرد و رضای اعلی شد که نواب علامی فهامی بر نسبت مغفرت پناه میر محمد مومن سوار پالکی شده بدولت خانه گیتی نشانه آمد و رفت نمایند و کافه انام از خواص و عوام بکمال فرح و خوشحالی تردد بدولتخانه نواب مشار الیه می کنند و در جمیع مهام و امور رجوع بذات شریفش می نمایند و راقم این مسودات این قطعه تهنیت و مبارکباد گفته مذیل بمصراع تاریخ ساخت قطعه

چو نوروزست و این عهد طرب خیز که گیتی شد بعیش و عشق دمساز  
مرصد باغ دل بشگفت زین عهد بهر باغم دری از خلد شد باز  
محمد پیشوایی شاه چون شد جهان را خرمی گردید آغاز  
بگلزار مدیخش گشته هر دم ز بانم عند لیب نغمه پرداز  
اگر باصد زبان مدحش بگویم یقین در وصف ذاتش هست ایجاز

پی تاریخ این پاینده دولت زغیب آمد بگوش هوشم آوار  
 که هم از جانب یزدان و سلطان محمد پیشوائی شده شده باز  
 و جمعی از فضلا و شعر اقصیدها و تاریخها گفته اند و ایراد آن موجب تطویل  
 است چون نواب مشارالی القابہ بر مسند پیشوائی متمکن شدند پیشتر از زمان  
 میر جمگی بترتیه حال عباد و استقامت امور مملکت و امنیت و معموری بلاد  
 بو انتظام مهام سلطنت و معاملات تدبیر و راجوت سعی موفور بظهور رسانیدند  
 و وساطت نواب معالی القاب جمع از مردم مستعد قابل که بکالات و دانش متصف  
 بودند در سلك مجلسیان و چاکران بارگاه فلك اشتباه منتظم گردیدند از انجمله  
 میرزا قاسم خراسانی است که از منصب داران عالیحضرت شاه جهان و پدر ایشان  
 و در روی ارادت باین دولت خانه آورد و در سلك مجلسیان حضور منسلك  
 گردیدند و چند دفعه هزار هون و چند دفعه پانصد هون خاقان سکندر احتشام  
 باو انعام دادند و سه هزار هون مواجب سالیانه او مقرر نموده دیهات تنخواه  
 دادند و چون همیشه میل رفتن بملك ایران داشت بعد از چند گاه مرخص شده  
 به بندر مموره مچلی پتن و در انجا پانصد هون دیگر مرحمت نمودند و به بندر  
 عباسی روانه کردند و جناب حکمت پناه فضائل و کالات دستگاه حکیم نظام الدین  
 احمد گیلانی که از خدمت مهابت خان مرخص شده از بندر مموره مچلی پتن  
 بحانب مملکت ایران میخواست برود به کشتی نرسیده در بندر مانده بود احوال  
 او را بعرض اشرف رسانیده پانصد هون با پالکی عاج بجهت مشار الیه به بندر  
 مذکور فرستاده او را طلب نمودند و بشرف ملاقات خسرو سکندر صفات  
 مشرف ساختند و خاقان سکندر اقبال متوجه حال او شده هزار هون دیگر انعام  
 دادند و بجای مرحومی حکیم جبرئیل نزدیک پایه اورنگ خورشید رنگ جای او  
 تعیین فرمودند و شش هزار هون خارج انعامات موفره مواجب ایشان تعیین  
 نموده دیهای معمور تنخواه دهانیدند و خانه اخلاصخان میر جمله ماضی که  
 عمارت رفیع و فضای وسیع دارد باو مرحمت کردند و چون مشار الیه اموال  
 و اسباب خود را پیشتر به بندر عباسی فرستاده بودند نواب علیمی فهای از

سرکار اشرف فروش و ظروف و اثاث البیت او را مرتب و مهیا نموده گر میهای  
 دیگر بتقدیم رسانیدند و مشار الیه از مقربان عظام گردید و میر میران ولد خلف  
 سیادت پناه افضی القضاة قاضی ظهیر الدین محمد نجفی را که یکی از تلامذ مدرک  
 فهیم مدرس فیض مہبط نواب علیمی فهای است و کسب علوم معقول و منقول  
 و کالات دیگر از نواب مشارالی القابہ نموده و در آران شباب جامع فنون  
 فضائل شده و مجلسی دولت محل بود در این وقت بمنصب دبیری حضور سر  
 افراز ساخته مجلسی حضور نمودند و جناب حکیم عبد الجبار گیلانی که مجلسی  
 دولت محل بود در این وقت مجلسی حضور و از مقربان پایه سر بر شد و چون  
 به حسن صورت (۱) موصوف است منصب روحنه خزانی حضور در روز  
 عاشورا باو مرجوع است و خدا و پردی سلطان که قبل از این در سلك وزرای  
 عظام منسلك بود و بواسطه تهاون و غفلتی که در بعض امور مرجوع از او  
 بظهور رسیده بود سنجی او را امانت نموده بودند در این وقت اعلیحضرت  
 خاقان سکندر منزلت بوساطت نواب علیمی با او سر لطف آمده عفوزلات  
 و تقصیرات او نموده باز بوزارت فوجی از لشکر ظفر اثر سر افراز فرمودند  
 و به بعضی از محلات ولایت مرتضی نگر و معدن الماس فرستادند و محمد صالح بیگ  
 استرآبادی را اولاد سلك مجلسیان دولت محل منتظم فرموده بعد از ان بمنصب  
 سر نوبتی حضور سر افراز گردانیدند و جناب مقرب سریر السلطانی علی اکبر  
 جنیدی دکنی را بمنصب سر نوبتی سر افراز ساختند و ملك آدم معزول شد  
 و سید طاهر دکنی و کریم خان لاری هر کدام بحواله داری پانصد لشکری  
 خاصه خیل سر افراز شدند و بعضی از سلحداران بجهت حسن خدمت و قابلیت  
 در سلك مجلسیان دولت محل منتظم شدند و در محلات و ولایات بحال و حکام  
 جدید منصوب گردیدند از انجمله محل بندر مچلی پتن و نظام پتن و مصطفی نگر  
 بسادات پناه میر محمد سعید سردقتر حواله نمودند و در مدت سه ماه که منصب  
 سرخیلی بکسی تفویض نیافته بود جناب مقرب سریر السلطانی ملا اویسن منشی

المالک را بنوشتن احکام و انجام مرام فرق انام امر فرمودند و او چون ترک منصب دبیری نمی نمود و راضی بمنصب سرخیلی نمی شد و مهمات سلطنت بی وجود سرخیلی صاحب کفایتی تمشیت نمی یافت سیادت پناه سید عبدالله خان مازندرانی را که قبل از این سر لشکر ولایت کسیمکوت و کلنک بود بجهت منصب سرخیلی اختیار فرمودند و در شب نوزدهم ماه شوال سنه مذکور که اعلیحضرت خاقانی بر اورنگ گیتی افروز بعشرت و کامرانی اشتغال داشتند بخلعت منصب رفیع سرافراز شده به تنظیم و تنسیق امور مملکت و ولایت پرداخته از صبح تا شام بخدمات خسرو بهرام غلام و انجام مرام اشتغال نمود - ( ذکر آمدن اعلیحضرت شاه جهان بجانب دولت آباد و فرستادن حاجب بخدمت قطب فلک جاه و جلال و بیان سوانح دیگر که در این ایام وقوع یافته )

کمیت خوشخرام قلم مشکین رقم را در ساحت صفایح بذکر سوانح چنین جزلان مینماید که در سنه مذکوره جوگ راج که یکی از امراء و زمینداران عالی حضرت شاه جهان بود و از شاه جهان فرار نموده بولایت خود رفته کوس یاغی گری را بلند آوازه ساخت حضرت شاه جهان شاهزاده اورنگ زیب را باجمعی از امراء و افواج لشکر بر سرآورد فرمودند و او بعد از قتال و جدال تاب صدمات آن عساکر نیاورده جا و مقام خود را گذاشته روی بوادی فرار نهاد و جنگل بنگل میگریخت و امراء پادشاهی تعاقب او داشتند و او سرگردان کوه و دشت ادبار بود تا بسرحد ممالک محروسه آمده بدست پیادهای مینوار که سردار ایشان حارس آن سرحد بود بقتل رسید و دو پسر او که یکی قریب بسن بیست و دیگری در سن هفت و هشت بود با چند نفر از قرابتان نزدیک او دستگیر شدند و آنها را بیایه سر بر خسرو سکندر نظیر آوردند و عبد الله خان زخمی و خاندوران داماد او که پیش از این بخطاب نصیریخان سرافراز بود و جمعی دیگر از امرای پادشاهی که تعاقب جوگ راج داشتند و خارج سرحد ممالک محروسه اقامت نموده طلب بازماندهای او مینمودند که جاسوسان سریع

السیر اخبار توجه حضرت شاه جهان بجانب دولت آباد رسانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر منزلات جماعت جوگ راج و پسران او را بایراق و اسپان که بدست آمده بود مصحوب عالم خان نموده بخدمت اعلیحضرت شاه جهان ارسال داشتند و مشار الیه روان شده در حوالی برهانپور بخدمت پادشاه رسیده بجماعت را بملازمان پادشاهی سپرد اعلیحضرت شاه جهان از یک جهتی و وفاق خاقان سکندر شان بغایت شادمان گردیده خان مذکور را با اسپ و تشریف نوازش فرموده باز فرستاد و آن یگانگی باعث ازدیاد محبت و وداد گردید اما چون اخبار آمدن شاه جهان به جانب ملک دکن و جشن نوروزی در دولت آباد کردن متواتر شد در اواسط شعبان سنه مذکوره فضایل مآب ملا تقیای شیرازی را تشریف حجابت شاه جهان مرحمت نموده دو هزار هون انعام دادند که بکار سازی قیام نموده روانه شده در هیچ جا توقف نه نمایند تا بخدمت پادشاه برسد و سه زنجیر فیل و تحف و هدایا از هر جنس مصحوب مشار الیه فرستادند و مولوی طی منازل نموده در دولت آباد سعادت بساطبوس در یافته اقبال حبال مثال و تحف و هدایای مرسول را گذراند مشمول عنایات پادشاهی شد و قبل از رسیدن ملا تقیای وقتی که اعلیحضرت شاه جهان بنواحی برهانپور رسیدند شیخ عبد اللطیف را که از منصب داران همده و خدمت دیوانی تن با و مرجوع بود بحجابت بیجاپور تعین نموده روانه ساختند و شیخ عبد اللطیف در هشتم ماه مبارک رمضان بسرحد ممالک محروسه رسید خاقان سکندر رشان کریم خان را بافوج حواله او باستقبال فرستادند که در سرحد بامرضیافت قیام نماید و از سرحد تار رسیدن بدار السلطنه منزل بمنزل علوفه و ما محتاج او و رفقای او را از جانب اشرف سامان مینموده باشد و کریم خان بسرحد رفته بخدمات مرجوعه را بتقدیم رسانید و بعد از آن میر معز الدین محمد مشرف الممالک را باستقبال فرستادند و مشار الیه در پنت الله قلی که دوکاره راه بدار السلطنه است کندوری دیوان ترتیب داده ضیافت نمایان کرده حاجب را باجمیع همراهان او بر سر سفره آورد و آن خدمت را باآداب شایسته بتقدیم رسانید و بعد از آن معالی نصاب شیخ محمد طاهر

سرخیل سابق را با استقبال فرستادند مشار الیه با استعداد تمام بمنزل مذکور رفته مراسم ضیافت ملوکانه بجای آورده حاجب را از آن منزل کوچانیده به محل که نیم فرسخی بالای حوض حسین ساغر ست فرود آورد و در چهار دهم ماه رمضان المبارک عالیحضرت خاقان سکندر شان با استقبال تشریف حضور ارزانی داشتند و از دروازه شهر تا آنجا که قریب به دو فرسخ است دورویه لشکر و حشر و فیلان کوه پیکر ایستاده بودند و افیال جبال مثال و اسپان شمال تمثال برسم چنبت (۱) از پیش و جمیع امر او وزرا و مجلسیان و ارکان دولت در رکاب ظفر انتساب روانه شدند و در محل میعاد که سر پرده و خیم فلک ارتفاع و بارگاه جهان اتباع پادشاهی برافراخته بودند فرود آمده در آن مقام بهشت ارتسام ملاقات حاجب مذکور گرفتند و مشار الیه تحف و هدایا که از جانب پادشاه آورده بود با کمر شمشیر و خنجر مرصع و مکتوب عالیحضرت شاه جهان گذراندند و خاقان سکندر اقتدار زبان گوهر بار پرشس احوال حضرت شاه جهان کشوده التفتات و توجهات بحال حاجب فرمودند و حاجب از جانب خود یک سلسله فیل و دو راس اسپ و سی چهل طبق از اجناس قماش و دو قطار شتر و یک جفت گاو بهل و بعض تحف دیگر پیش کش نمود خاقان سکندر منزلت قریب سه چهار گهری با حاجب صحبت داشته نجلعت فاخر ملوکانه اور انوازش فرموده دو زنجیر فیل و دو سر اسپ عراقی ضمیمه تشریف او نمودند و از آنجا با کمال شوکت و اجلال بر بالای فیل کوه مثال سوار شده متوجه دولت خانه گردیدند و شیخ حاجب روزی دیگر با بعضی از مقربان داخل دار السلطنه شده بخانه منصور خان میر جمله ماضی که بجهت بزول او تعیین نموده بودند فرود آمدند در هفدهم ماه جناب شیخ محمد ظاهر را بطلب حاجب فرستاده دفعه دیگر در ندی محل ملاقات او گرفتند و در این دفعه نیز تشریف و فیل و اسپ مرحمت فرمودند و چون عالی حضرت شاه جهان بدولت آباد رسیدند انتظار جواب حجاب نکشیده فوجی را بسر کردگی خاندوران باینجناب و فوجی بسر کردگی سید خان جهان بجناب (۱) جنیبت یعنی اسپ کوتل آراسته شده -

بیجاپور و جمعی را بسر کردگی خاندوران بسر مهابت خان به بعض ولایت غیر قابض نظام شاه تعیین کردند و خاندوران با افواج خود به تعجیل یکایک به ناندیر که چهار کاوی سرحد مملکت محروسه است آمده اقامت نمود تا معلوم شود که بعضی تکالیف حضرت ساه جهان را که از انجمله قبول پیشکش سکینست تلمی قبول میکنند یا نه بنا بر این در آن سرحد بقدری شورش میسرید و عوام الناس شهر نیز مضطرب گردیدند و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بجهت اطمینان خاطر خلایق و رعایت حزم و پیش بینی جمعی از امرارا مثل نصیر المملک بالشکر عین المملک و شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ و سیادت پناه شجاع المملک و چند سر از امرای معتبر دکنی و چند نفر از سرداران هند و را تشریفه داده بجناب سرحد طرف قصبه ناندیر روانه فرمودند که در آنجا بکمال عظمت قرار گیرند و ایشان با بجناب رفته خیم فلک رفعت برافراخته باشند و شوکت تمام آرام گرفتند و خاقان سکندر شان بعد از آن متوجه تعمیر و اهتمام قلعه گولکونده و قلاع نزدیک شده امر فرمودند که به ذخایر و استعداد و آلات و ادوات حرب پردازند و خود بدولت و اقبال سوار شده بدیدن قلعه گولکوند تشریف ارزانی (۱) و بروج و باروی آن را بنظر احتیاط در آورده امر فرمودند که شصت برج آنرا با تشبازی و توپها استحکام دهند و در هر یک چهار توپ و ضربه زن و بان منجنیقها مرتب دارند و در کنگرها چندین هزار تفنگ و بان و آتشبازی بسیار نگاه دارند و توپچیان ما هر را به تعمیر و مرمت توپخانه و اهتمام آتشبازی مشغول ساختند و انبارها را از ذخایر اجناس مملو فرمودند و در اندک وقتی ما محتاج قلعه بنوعی موجود و مهیا گردید که مافوق آن متصور نبود بعد از فراغ این امور با کمال تهور و پردلی متوجه دار السلطنه و دولت خانه عالی شدند و بنوعی طرق سرحدها و راههای بر (۲) بیشه و جنگل را از عیار پیشهای تلنگانه و پیادهای تفنگچی مضبوط فرمودند که طیور غیر آن مقام را امکان طیران نبود چون شیخ عبد اللطیف حاجب در شهر بر اوضاع و اطوار و حزم و پیش بینی اینجا اطلاع یافت دانست که از بعضی ارادت (۳)

بجز خسران حاصلی نخواهد بود مکرراً بخدمت حضرت شاهجهان نوشت که اولی آنست که پیشکشی که ارسال خواهند داشت مغنم دانند که مبادا این نیز در معرض خلل و توقف آید و قضا یا بنوع دیگر بمنصه ظهور رسد بنا بر این بمصلحت وقت قرار بارسال پیشکش یافت و شیخ عبداللطیف دفعه دیگر بدولتخانه جنت نشانه آمده مقدمات صلح رامدکور ساخت و مقرر شد که پیشکش فرستاده شود و نواب علایی مرجع الانامی از جانب اشرف مکلف گردیدند که حاجب رانجانه خود طلبدیده ضیافت نمایند نواب علایی توطیئه ضیافت ملوکانه فرموده حاجب را بارفقا بمنزل خود طلبدیدند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه و اقسام میوه بدفعات گسترده بعد از فراغ آن به صحبت کتب و نقل حکایات و مجلس داری پرداختند و آن روز تکلفات بسیار و تواضعات بی شمار بحاجب فرمودند و در غره ذی قعدده حاجب از شهر بیرون رفته در باغ بی اقامت نمودند و از جانب عالیحضرت شاه جهان این تکلیف نیز واقع شده بود که چنانچه قبل از این در اعیاد و جمعات بر رؤس منار فاتحه سلاطین صفوی نژاد را مقدم بر فاتحه ایشان میخواندند بعد از این بجای آن فاتحه حضرت شاه جهان بخوانند و مبالغه در این باب از حد تجاوز دادند اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت مدتی در این باب تامل داشتند و بعد از آن رجوع به فتوای علما و ارباب دانش که زبده و خلاصه کارخانه آفرینش اند نموده پس علما و فضلالی پای تخت خسروی و اکابر و اعیان ملت مصطفوی و ارباب رای ثاقب و اصحاب فکر صایب را در دولتخانه گیتی نشانه طلب فرمودند و مجمعی چون اهل خلد برین از علماء و فضلالی دین سید المرسلین و مجلسی از اکابر عظامی صاحب رای مصلحت بین ترتیب یافت و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت از فراز اورنگ سلطنت خطاب بار باب صلاح و صواب فرمودند که علمای دین هبن و مفتیان ملت سید المرسلین در باب تکلیف مذکور چه می فرمائید و صلاح دین و دولت ابد قرین و رفاهیت کافه مسالین را در چه می بینند علمای اعلام و فضلالی اسلام باتفاق نواب مستطاب مرجع الانام زبان را به ثنا و ستایش خسرو سکندر مقام آکسوده بعرض ملازمان اورنگ خورشید رنگ رسانیدند که چون دقایق حقایق غیبی

... (۱) ... (۲) ... (۳) ...

و سراپر خفیات خلوتخانه لاریبی از انوار دانش از لی در ساحت ضمیر مهر تنویر اقدس اشرف متکشف و منجلی است باید که خلائق در حال اشکال امور و حین اضطرار و فتور از انعکاس اشعه رای خورشید ضیای خاقان گیتی آرای از ظلمات حیرت و تیرگی هول و دهشت بر آمده در ساحت بیضای امنیت آرام بگیرند اما چون التفات خاقان سکندر اقبال شامل احوال این طبقه خیر خواه و فدویان بلا اگر اه واقع شده آنچه در مصلحت این دولت ابد قرین و رفاهیت طبقات مومنین و مسلمین معلوم این دعا گویان جان نثار و بندگان فدویت شعار باشد فرض عین و عین فرض است که بسمع مقربان بارگاه فلک اشتباه برسانند اولی آنست که تکلیفی که واقع شده بوجوه متعدده و دلایل متکثره بقبول و اجابت تلقی گردد چه در عدم موافقت و انقیاد بیم هدم بنیان وجود چندین هزار عباد و اسرا از و اج و اولاد و ویرانی امصار و بلاد و حدوث انواع فساد از تاراج اسباب و اموال و تفرق اهل و عیال هست و در حال قتال و جدال بتائید حضرت ایزد متعال بر تقدیری که فتح و نصرت از جانب خاقان سکندر اقبال باشد حوادث و آفات مذکور لازم حال جمهور خواهد بود و شق ثانی که مالا عین رات و لا اذن سمعت در شان آنست و عالمیان از تصور رویت آن دور و آد میان از تخیل شنیدن آن مهجور ما دامت (۱) النشور و یوم ینفخ فی الصور و بعد از ادای این کلام اخلاص انتظام بجهت تاکید این مراسم همگی ارباب دین و اصحاب دول جبهه عبودیت بر بساط نیاز سوده معروض داشتند که قبول این تکلیف که صلاح حال و ضیع و شریف است باید نمود و ابواب امنیت بر و جنات احوال کافه متوطنین این مملکت باید کشود پس خاقان سکندر شان بعد از استفتا گوش بسرخنان مردم بی خرد و بی تجربه نکرده موافقت شرع شریف نبوی را بر شقوق دیگر که خلاف حزم و پیش بینی است ترجیح داده رضا بامر مذکور دادند تا شیخ عبداللطیف در این جا بود هر جمعه در مسجد حاضر میشد و این سنت بعمل می آمد چون این خبر بسمع عالیحضرت شاه جهان رسید از

(۱) ما دامت الدنيا الى النشور والى يوم ینفخ فی الصور .

این شیوه یگانگی و اتحاد بغایت مسرور و شاد گردیده حکم نمود که خاندوران با افواج خود پیرامون ملک قطب فلک جاه و جلال نه گشته روانه ولایت بیجاپور بشود و اونیز با تفاق سید خانجهان بملک بیجاپور در آمده بهر پرگته و قصبه شهر که میر سیدند قتل و غارت نمودند و نساء و صبیان را اسیر کردند و انواع بی اعتدالی در ولایت بیجاپور نمودند چنانچه مذکور شد و در السنه و افواه مشهور گردید که اسارای ذکور و اناث آن مملکت زیاده از پنجاه هزار نفر بود و مبلغهای کلی از اموال بتاراج رفت و کشتش و قتل عظیم شد و ولایت ویران گردید تا آنکه ایشان نیز دانستند که صلاح ملک و دولت در صلح و قبول تکالیف است و ایشان نیز ازین راه پیش آمده پیشکش و بعض تکلیفها قبول نمودند و آن بلیه را از خود دفع کردند بالجمله بعد از این قضایا جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر را تشریف حجاب عالیحضرت شاهجهان مرحمت فرمودند و مقرر شد که برفاقت شیخ عبد اللطیف بخدمت پادشاه رفته تحف و هدایا از جواهر و مرصع آلات و چند هزار روپیه و اشرفی که باسم شاه جهان مسکوک شده بود و صد سلسله فیل و پنجاه راس اسب بازین و لجام زرین و سیمین که موازی شش لک هون بقیمت در آمده بود از نظر پادشاه بگذرانند و در هنگام و داع در معموره حیات آباد جنت نهاد که منسوب بملازمان علیا جناب والده مکرمه عالیحضرت سکندر منزلت است طرح ضیافت انداخته نواب علامی و فهامی را تکلیف فرمودند که حاجب را بآن محل بهشت مانند برده بمهمانی قیام نمایند حسب الامر مهدعلیا حاجب را بسیر حیات آباد برده در آن روزانواع تکلفات در مطعمومات و ما کولات نموده هزار لنگری طعام الوان بالوازمش و هزار طبق حلویات و اقسام میوه از انگور و خربزه و هندوانه و پنس و کیله و انناس و انار و نارنگی و غیرهم که در یک فصل موجود کشیده شد و بعد از فراغ از مجلس اکل و شرب از جانب مهد علیا یک زنجیر فیل بزرگ و چند راس اسب و قطعات مرصع بحاجب تکلیف واقع شد و در دوم شهر ذی الحجه نوشته حضرت شاه جهان مشتمل بر عهد

و شروط و دست پنجه زعفران رسید خاقان سکندر رشان بطریق که سابقا مرقوم شد با کمال عظمت و شوکت باستقبال تشریف بردند و حاجب صلحنامه را گزرائید مضمون آنکه بمنزله فرزند اکبرید بادوست مادوست و بادشمن مادشمن باشید که ما نیز با شما چنین خواهیم بود و ما دام که نسل طرفین باقی باشد همین عهد مستمر خواهد بود و در غره محرم الحرام سنه ۱۰۳۶ هـ جناب شیخ محمد طاهر خیمه بیرون زده باستعداد تمام و اردوی آراسته از سلحداران و لشکر و حشم روانه گردیده چون چنین امر عظیمی در مدت سلطنت این سلسله علیه روی نموده بود و بحسن تدبیر و مساعی جمیله نواب علامی بخیر گذشت و سرموی آزار بهیچ احدی از احاد اهل این ملک نرسید خاقان سکندر شان از غایت لطف و کمال عنایت و شفقت رضا دادند که پالکی نواب علامی فهامی را تاداد محل و نزدیک مندوه بیت الخلافة که بحیدر محل موسوم است می آورده باشند و این رتبه و منزلت درین دولتخانه کیتی نشانه هیچ بزرگی را میسر نشده و اکنون جمیع بزرگان و اعیان همراه پالکی دولت قرین نواب مشار الی القابیه در دولتخانه تردد میکنند و الحق جمعیت خاطر خسروی بادین و داد و امنیت حال عباد از ین تدبیرات و پیش اندیشی آن ذات کامل الصفات است -

( ذکر قضایای دولت و اقبال سال مینمت مال دوازدهم جلوس سعادت

ما نوس همایون که مطابق سنه ست و اربعین و الف هجریست )

برابر باب تاریخ و اخبار که طالبان سیر سلاطین ذوی الاقتدارند مستور نماید که چون جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر برفاقت شیخ عبد اللطیف در غره محرم این سنه از دار السلطنه بخدمت عالیحضرت شاه جهان متوجه شده طی منازل و قطع مراحل نمودند در آن حین عالیحضرت شاه جهان در دولت آباد انتظار آمدن حاجب قطب فلک جاه و جلال داشتند که بعد از وصول از دولت آباد بحاجب آگره مراجعت نمایند و شیخین حاجبین چون بقصبه کهرکی که سه فرسخی دولت آباد است رسیدند عالیحضرت شاه جهان

از غایت محبت که بقطب فلک جاه و اجلال داشتند شاه علی بیگ کو تو ال معسکر ظفر اثر را که قبل ازین بحجابت باین دو لتخانه عالیّه بود با میرزا جم قلی بیگ منصبدار هفتصدی که متصدی معاملات خزانه است و بخشی افضل خان باکل لشکر وزارت افضلخان باستقبال فرستادند و ایشان با کمال حشمت به کهرکی آمده با اعزاز و احترام تمام جناب شیخ محمد طاهر و شیخ عبد اللطیف را برداشته به دولت آباد که محل نزول اجلال پادشاه بود روان شدند و در ساعت سعد ملاقات نمودند عالیحضرت شاه جهان با کمال لطف و محبت از چگونگی احوال خاقان سکندر اقبال استفسار فرمودند و در آن پرسش انواع عنایت بظهور رسانیدند و تحف و پیشکشی که مذکور شد جمیعا مفصلا از نظر آن پادشاه گذرانیده شد و بنظر امان در جمیع آن تحف ملاحظه فرمودند و در آن روز تشریف فاخر بجناب شیخ محمد طاهر مرحمت کرده در سلك امرای پنججزاری مقرر شد که نزدیک جهر و که قیام نماید و شیخ مذکور از جانب خود از اجناس اقمشه و تحف این ملک پنجاه خوان ترتیب داده چند قطعه مرصع مرغوب پیشکش نموده مورد التفات گردید چون فصل برسات رسیده بود و وصول حاجب واقع شد عالیحضرت شاه جهان از دولت آباد کوچ فرموده متوجه ماندو شدند و به رودخانه تپتی که رسیدند سیلاب عظیم آمده بود و آلات عبور از آب نایاب بود پادشاه اکثر لشکر و احمال و ائقال را گذاشته بامعدودی از خواص امرای باتفاق شاهزادهها از آب گذشته به ماندو تشریف بردند و لشکر بمروور از آب عبور نمودند و جناب شیخ محمد طاهر از عقب پادشاه از آب گذشت و بجانب ماندو روان شد چون به آب نریده که مابین برهانپور و ماندو واقع است رسید از جناب عالیحضرت شاه جهان کشمیر خان که از منصبداران عظام است باستقبال و به سزاوی آمده شیخ محمد طاهر را با کمال عزت و تکریم از آب نریده گذرانیده بداغ چوکی بجانب ماندو بردودر ماندو ملاقات پادشاه واقع شد و جشن وزن مبارک انعقاد یافت و چون پادشاه کمال لطف و شفقت بقطب فلک سلطنت داشتند شیخ صاحب را فرمودند که

روز وزن مبارک در جشن حاضر باشند و از اجناس جواهر و لآلی و نفود که در ترازوی وزن میگذارند و پادشاه را بآن وزن میکنند حکم کردند که دو طبق پر کرده بشیخ حاجب مرحمت نمایند و چون نسبت به هیچکدام از امرای ارکان این معنی بظهور نرسیده بود در نظر خاص و عام بسیار نمود و اکثر اوقات شیخ مشارالیه را در غسل خانه که مجلس خاص الخاص پادشاهی است طلب مینمودند و روزی بعد از رخصت دادن امرای عظام شیخ را نگاه داشتند و بغیر از شاهزاده دار اشکوه ولی عهد و شاهزاده اورنگ زیب و شاه شجاع کسی آنجا حاضر نبود شیخ را نزدیک طلبیده بملازمان خاص امر فرمودند که جواهر جواهرخانه را بیاورند و انواع جواهر الوان از سوار و پیاده که در این مدت در جواهرخانه جمع شده بود همه را در طبقهها گذاشته آوردند و آنچه در سر بند و بازو بند و گردن مبارک از جواهر و لولو داشتند که هر دانه خراج ملکی تواند بود یک یک را به شیخ نمودند و این مراتب الطاف و اشفاتی نسبت بحاجب از کمال محبت و دادی بود که باقطب فلک جاه و اجلال داشتند و رضا شد که به محل شاهزاده اعظم دار اشکوه که ولی عهد است رفته ملاقات نمایند و بعد از ملاقات و بساط طوس از جانب شاهزاده اکرام انواع نسبت به شیخ بوقوع آمد باجمله جناب شیخ در ماندو مرخص گردید فیل ظفر نشان نام که فیل پای تخت پادشاه مرحوم بود و اکنون فیل پای تخت پادشاهی شده با یراق و زنجیر و زنگهای نقره و جل زربفت و بعضی تقطیعات ملوکانه و پنجاه تفوز قماش نفیس از هر جنس باشیبه مبارک و تسبیحی از لآلی غلطان و دانههای زمرد کهنه ترتیب یافته بود و مدتی باشیبه پادشاه مرحوم حمایل کردن ایشان بوده است و لوح زرین عهد که پادشاهی و شروطی که فی مابین مقرر شده بود که من بعد بعمل آید در آن منقور بود بجهت قطب فلک جاه و اجلال ارسال داشتند و انعام و افراز زرو اسپ و تشریف فاخر به شیخ محمد طاهر مرحمت نمودند و خواجه طاهر را که از خواجه زادهای ما و راه النهر و از مقربان پادشاه بود برفاقت جناب شیخ روانه نمودند چون از معسکر پادشاه کوچ نمودند به برهانپور رسیدند



خواجه طاهر را بیماری عارض شده بجانب عالم عقبی شتافت لاعلاج جناب شیخ در آنجا توقف نموده عرض حال به پایه سریر پادشاهی کرد چون این خبر بعرض رسید خواجه زاهد نامی را که از نابیر میر سید علی همدانی است از حضور روانه فرمودند که باتفاق شیخ باینجناب آید و مشار الیهما از برهانپور متوجه دارالسلطنه حیدرآباد شدند و در اوایل شعبان سنه مذکوره بسرحدمالك محروسه رسیدند و برسبیل اتفاق در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت سواری و شکار محل و یلیسرم مشغول بودند چون خبر وصول ایشان رسید از همانجا صالح بیگ سرنوبت حضور را باستقبال تعیین نمودند که تاسرحد رفته بلوازم استقبال و شرایط مهیانی برداخته حاجین را بنواحی شهر حیدرآباد برساند و بعد ازان میر معزالدین محمد مشرف الممالک را فرستاده که او نیز بلوازم استقبال و ضیافت قیام نمایند و ایشان را بر بالای حوض حسین ساغر که تا شهر دوفر سخ است فرود آورد و خاقان سکندر شان از سواری محل و یلیسرم فارغ شده بجانب دارالسلطنه مراجعت فرمودند و دوازدهم ماه شعبان داخل دولتخانه عالیہ گردید و در هجدهم ماه مذکور خاقان سکندر منزلت بنوعی که در استقبالیهای سابق مذکور شد بآئین رنگین باستقبال روان شدند و در محل ملاقات که خیمه اطلس الوان مانند فلک اطلس برافراخته بودند و به تجملات پادشاهی آراسته فرود آمده ملاقات خواجه زاهد حاجب گرفتند و شیخ محمد طاهر بشرف بساطبوس مشرف شده فیل کوه پیکر ظفر نشان را که بزعفران و صندل سراپای او را اندوده و بازنجیر و زنگه‌ها نقره و جل زربفت و تحف هدایای مذکور از نظر اشرف گذرانید و مورد الطاف بسیار و مشمول عنایات بی شمار گردید و خواجه زاهد را نوازش بسیار فرموده تشریف فاخر و دو راس اسپ مرحمت کردند خواجه زاهد از جانب خود نه راس اسپ پیشکش نموده و بجهت نواب علامی فهامی شیخ محمد بجلدوی حسن تدبیرات ایشان که مانع قتال و جدال شده معاملات را بصلح مقرون ساخته بودند شاهجهان خلعت فاخر از قبای زربفت خاصه و دستار و کمر بند خاصه و دو راس اسپ تازی

بازین و یراق سیمین ارسال نموده بودند خواجه زاهد از نظر اشرف گذرانیده به نواب علامی مرحمت کردند و از انجا بدولت خانه عالیہ مراجعت واقع شد و روز دیگر سر نوبتان حضور خواجه زاهد را بشهر در آورده در خانه منصور خان میر جمله ماضی که بجهت او تعیین یافته بود فرود آوردند و مقرر شد که اخراجات ایشان را از سرکار اشرف می داده باشند و خاقان سکندر اقبال کمال توجه بحال شیخ محمد طاهر فرموده بدفعات متعدده چادر خاصه که بردوش مبارک داشتند بر آورده بمشار الیه داده سرافراز فرمودند زیرا که از این جانب حجاب که پیش پادشاه دهلی رفت آمد میکردند نسبت بهیچکدام این قدر تعظیم و تکریم و انعام و اکرام واقع نشده بود و هیچ حاجی از انجناب این قسم فیلی و این نوع تحف و هدایا و تبرکات نیاورده بود فی الجمله در این وقت از ین اقبال پادشاه سکندر ر مثال و مساعی جمیله نواب معلی القاب صلح بر این وجه واقع شد و کمال امنیت بلاد و رفاهیت عباد بهم رسید و چون در وقتی که شیخ محمد طاهر در حضور پادشاه دعوی بود مقرر شد که از جانب شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب که تعیین شده بود که بعد از رفتن پادشاه در دولت آباد بمانند حاجی پایه سریر فرستاده بر نسبت حجاب نظام شاهی مقیم دارالسلطنت نمایند بصلاح شیخ مشار الیه و افضل خان میرزا بنده رضائی ولد ملا کلب علی تبریزی را که از منصب داران عمده پادشاهی و بحواله شاهزاده مذکور شده بود مقرر شد که از جانب شاهزاده اعظم باین جانب بیاید و مخلص حسین برادرش به بیجاپور برود و در همین وقت که خواجه زاهد رسید میرزا بنده رضای مذکور نیز از جانب شاه زاده اعظم نزدیک دارالسلطنه رسید استقبال مشار الیه نیز بوجه لایق و رتبه شاهزاده وقوع یافت و نشان شاهزاده را با کتار مرصعی که از جانب شاهزاده آورده بود گذرانید و از جانب خود نه راس اسپ و نقایس اقبسه آن ملک پیش کش نمود و تشریف و دو راس اسپ با و مرحمت نمودند و منزلی که میرک معین حاجب نظام شاه می بود بجهت او معین شد و بعضی از سر نوبتان مشار الیه

را داخل دار السلطنه نموده در منزل مذکور فرود آوردند و خواجه زاهد ایام رمضان را در دار السلطنه گذراندند بعد از عید رخصت انصراف یافت و مبلغ سه هزار هون نقد باوانعام داده مبلغی دیگر بدفعات از نقد و جنس باو تکلف فرمودند و بخدمت عالیحضرت شاه جهان روانه نمودند -

( ذکر سواری عالیحضرت خاقان یوسف جمال و چراغان

نمودن دور حوض دریای مثال )

برضا میر فطنت مآثر بزم آرایان انجمن سخن گستری که صدر نشینان محافل دانشوری اندپوشیده نماند که در سنوات سلطنت ابدپیوند هر سال خاقان سکندر اقبال مقرر بود که سیر ( ۱ ) و هوای باغات و منزهات ( ۲ ) تشریف حضور وافر النور ارزانی داشته مدتی در محلات اطراف دار السلطنه بعیش و عشرت اشتغال می نمودند و در مواضع و مقامات دلکش سیر و سواری میفرمودند و بنا بر آن که طبایع از افراط عیش و وفور طرب ملال کللال بهم میرسید که گفته اند

بیت

مکرر گرچه سحر آمیز باشد طبیعت را ملال انگیز باشد

بدولت خانه و مقر سلطنت مراجعت می نمودند و در این سال نیز اراده سیر و سواری داشتند که جناب وزارت مآب اعظم الوزراء ( ۳ ) الزمان ناسخ آثار الرستم و الحاتم ( ۴ ) بالشجاعه و الاحسان یولچی یک از ملازمان پایه سریر خاقان سکندر شان استدعا نمود که چون اراده ختنه نمودن بنده زاده دارم از شراره سم سمند برق مانند کلبه محقر را منور فرمائید خاقان سکندر اقبال از غایت شفقت مرحمت که بحال مشار الیه داشتند التماس اور اشرف اجابت از رانی داشتند و مشار الیه از این مزده حیات افزا هر ذره وجود خود را خورشید جهان آرایافت و بلوازم استعداد جشن و تهیه اسباب ضیافت پرداخت و خانه و کاشانه خود را زینت داد چون صرح مردم ( ۵ ) و قصر خورنق ساخت و باغ و صحن گلشن را چون فردوس عدن یار است و در پیش

( ۱ ) به سیر ( ۲ ) منزهات ( ۳ ) وزراء ( ۴ ) رستم و حاتم ( ۵ ) یعنی قصر ساده و هموار -

هر در بند و هر مربع و مشمن خیا بانها خیمهای اطلس و زربفت بر افراخت -

( مثنوی )

خانه را آراست چون خلد برین اتفاق حور و رضوان شد بر این  
آنکه چنت از نظرها بدنهان شد کنون در دیده مردم عیان

و عالیحضرت سکندر منزلت در غره رجب المرجب سنه مذکوره بر سنگاسن مملواز جواهر و اولو سوار شده و خوانندها و سازندها بر حواشی و اطراف به خوانندگی و سازندگی مشغول و جمیع امرا و زرا و مجلسیان و مقربان و ارکان دولت و اعیان حضرت از پیش و پس روان با کمال فرح و سرور از دولتخانه گیتی نشانه تشریف حضور بیرون آوردند و جناب وزارت پناه از دربار فیض آثار تادر خانه خود که قریب سه هزار قدم باشد از دو جانب پای انداز زربفت و مخمل گسترانیده که تابوئیها که حامل سنگاسن خورشید مسکن انداز جانب چپ و راست بهر جانب که عبور نمایند بر بالای آن بگذرند و پای انداز دو طرف زاده طبع و زارت پناه مشار الیه است که پیش از این از کسی واقع نشده بالجمله بآئین خسرو پرویزی طی مسافت نموده به بیت السرور در آمدند و بعد از اندک فاصله علیاحضرت مریم سیرت والده مکرمه عالیحضرت سکندر منزلت یوسف طلعت با مهد علیا و ستر معلی صبیبه صغیر السن اشرف اقدس در پالکیهای زرنگار که بر قعهای آن مکمل بلائی و جواهر آبدار بود و قریب صد عدد پالکی دیگر از اهل حرم محترم باحشم و خدمت از دولتخانه عالیه بیرون آمدند درین دفعه بطریق متعارف از دربار دولتخانه پای انداز مخمل و اطلس و ابریشمینه بگستردند و چون داخل خانه وزارت پناه شدند والده و زوجه و فرزندان مشار الیه که از ملک ایران آمده بودند مراسم استقبال و لوازم خدمات بتقدیم رسانیده بعد از سجده اشرف بخدمت اهل حرم ایستادگی نمودند و چون خاقان سکندر منزلت از سنگاسن زرنگار فرود آمده در محلی که بواسطه جلوس همایون معین شده بود بر کرسی صندل قرار گرفتند و زارت پناه پیشکشی که ترتیب داده بود مشتمل بر دو زنجیر فیل و دو اوزده سر

اسپ عربی و عراقی و پنج قطار شتر و یکدانه لعل بزرگ گزیده که بهشت هزار هون در آن وقت خرید شده بود و خوانهای متعدد از زربفت و منخل و اقمشه نفیسه از نظر ملازمان اشرف اعلی گذرانید و سه روز آن کاشانه عزت آشیانه دولتخانه شاهانه بود و جمیع امرا و وزراء و ارکان دولت و اعیان حضرت صبح و شام بسلام می آمدند و دو هفته بساط نشاط و خوان سباط گسترده الوان اطعمه و انواع اشربه و اقسام میوه صرف میشد و کندوری خاص بانواع تکلفات و تنعمات ترتیب می یافت و کل ما محتاج خاص و عام بوجه اکمل مرتب و مهیا بود روز چهارم که اراده بر آمدن ازان منزل نمودند خاقان سکندر شان بوزارت پناه تشریف فاخر و کمر شمشیر و خنجر مرصع بایک سلسله فیل و دو راس اسپ بایراق زرین مرحمت نمودند و به پسر کوچک و والد و اهل حرم مشار الیه را نیز تشریفات فاخره که مناسب ایشان بود عنایت کردند و عالی حضرت بلقیس مکانی بوالده و اهل حرم وزارت پناه خلاع فاخره و مرصع آلات و رزاین گرانها شفقت نمودند و از انجا بدولت و اقبال با کمال عظمت و اجلال بیباغ میرزا محمد امین میر جمله که محل نزول امام قلی بیگ حاجب شاه عالم پناه شاه صفی بهادر خان است توجه فرمودند بیگ مشار الیه از دربند باغ پای انداز از زربفت گسترده بلوازم استقبال پرداخت و منزل عالی آن باغ رازیب و زینت نموده بفروش و تکلفات آراست و بمراسم ضیافت ملوکانه و مهیانی پادشاهانه اشتغال نمود و خدمات شایسته به تقدیم رسانید و خوانهای تحف و هدایای نفیسه از اقمشه و زربفت و ابریشمینه ترتیب داده با چند سراسپ عربی پیشکش نمود و خدمات موفور او بعرض قبول در آمده مورد توجهات بادشاهی گردید و قبل از سواری چون مرکوز خاطر همایون اعلی بود که بیباغ مذکور رفته بتقریب تماشای حوض قلزم آسا که بیباغ مذکور در ضلع جنوب آن واقع است و عرض حوض هزار قدم و طول سندش چهار هزار گز تخمین شده و درین سال بواسطه کثرت بارندگی مملو از آب ذلال گردیده چند روزی در آن مکان فرح افزا بعیش و نشاط بگذرانند حکم معلی شرف صدور یافته بود که امرای عظام

و وزرای ظفر فرجام اطراف و جوانب حوض مذکور را بآئین پادشاهانه چراغها نمایند و سرکاری آن بوزارت دستگاه مشار الیه رجوع شده بود باهتمام و سعی مشار الیه از سه جانب حوض چوب بند رفیع بمقدار چهارده ذرع مشکل باشکال مختلفه و مصور بصور اشجار سرو و صنوبر و صور حیوانات از فیل و شیر و غیره بطراحی دلپذیر ترتیب یافته بود و چند هزار ظرف سفال که بر هر یک چند چراغ روشن شود مستعد شده بود تا چراغهای مرتب و مهیا بود شب دوم که عمارت آن باغ دلکش با بعشرت و کامرانی مشغول بودند امرا علی نفاذ یافت که اطراف حوض بحر مانند را چراغان بکنند کار فرمایان ماهر با فروختن چراغان اطراف پرداختند و چندین هزار چراغ بر ظرفهای مذکور بر سطح آب جلوه گر ساختند و کشتی ها را که بجهت سیر در آب ساخته بودند بطرح خوشنما چراغان کرده ملاحان در میان آن دریا بگردش در آوردند الحق چراغانی شد که دیدهای روشنان فلک هرگز آنچنان تماشای ندیده و چراغان فضای افلاک از خجالت پرده ازد و د آن بر روی خود کشیده و از نظر خلایق پنهان گردیده - (نظم)

کواکب برفلک تاریک گردید چو روشن شد چراغان شهنشاه  
چراغان داده را نور چندان ز نور مهر مستغنی بشد ماه  
زعکس این چراغان آتش و آب به یکجا جمع شد بی جبر و اکراه  
هزاران نور از بالا و پائین عیان شد هر طرف در این طربگاه  
خسر و سکندر اقبال از تماشای آن چراغان انجم مثال گلچین و خلایق  
از اطراف آن حوض تماشای بن گردیدند و بعد از فراغ از آن بعشرت و عیش حاجب را به تشریفات فاخر نوازش فرموده یک زنجیر فیل و دو راس اسپ عراقی و پنجهزار هون نقد بر سیل انعام مرحمت نموده و علیا حضرت ناموس العالمین و والده اشرف اعلا از جانب خود هزار هون نقد تکلیف فرمودند و از آن مقام مسرت ار تسام بعزم سواری و دیدن حوض ابراهیم پتن بر آمده متوجه آنجانب شدند -

( ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابه محل و یلیسرم و سیر

سواحل رود خانه کشنا و گشت آن مقامات خرم شیده به ارم )

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از تماشای چراغان و سیر حوض فارغ گردیدند اراده دیدن ابراهیم پتن و سیر مرغزار جنت آثار آنجا فرمودند و در خزینه سینه قدسی قرینه سلاطین شوکت و عظمت آئین بعضی از اسرار استار و کنوز رموز مانند نهانخانه غیبی و مخفیات خلوتخانه لاریبی مخزون و مکنون است که هیچ احدی از احاد خاص و هیچ فردی از افراد سایر نام را اطلاعی بر آن نیست و بعضی از آن و شمه از آن امر پنهان بر عقلای دور بین و تیز بینان عین یقین بتدریج زمان مکشوف و ملحوظ میگردد و مصداق این مقال آنکه چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از باغ میر جمله بعظمت و حشمت تمام بجانب ابراهیم پتن روان شدند در آن مقام بشاشت انتظام حوضیست که خاقان علین بارگاه ابراهیم قطبشاه طاب ثراه در عهد سلطنت خود حفر فرموده طول سست آن یک فرسخ و دورش سه فرسخ است دریائی است بر از آب باران و در هیچ وقت قعر آنرا بعد از حفر کسی ندیده زمین چند پرگنه و قصبه و دیه در تحت آن مزروع و از آب آن چندین هزار کنندی از اجناس غله محصول و مرفوع خیمهای فلک رفعت مجمل و اطلس در آن محل فرح افزا بر افراختند و سه روز در کنار آن حوض و آن مقام مسرت انتظام بعیش و عشرت پرداختند و مفهوم کسی نبود که مکنون ضمیر خورشید تنویر خاقان سکندر سر بر چیست بلکه همه کس را گمان این بود که از آن نمکان فرح بخش بدولت خانه اقبال آشیانه معاودت واقع خواهد شد که یکایک تصمیم عزم خاقان سکندر شان بدیدن قلعه دیور کونده که از قلاع متین مشهور این ممالک است و از ابراهیم پتن تا آنجا چهار کا و مسافت است که هشت فرسخ باشد ظاهر شد و طبل و دمامه کوچ بان طرف بنوازش در آوردند و توجه بآنجا فرمودند و آن قلعه شهر نظیر و آن صحرای فرح افزا بعد از سه روز مضرب سرادقات جاه و جلال گردید در آنجا نیز بساط عیش و عشرت انبساط فرمودند و مدت پنج روز بطرب

و کامرانی اشتغال نمودند و دو مرتبه بر بالای آن کوه فلک شکوه برآمده سیر آن قلعه رفیع کرده امر بکویچ اردوی کیهان پوی بجانب رود خانه کشنه (۱) نمودند و منزل بمنزل میرفتند و در هر منزل یک روز و دو روز اقامت نموده بسیر و گشت و عیش و عشرت می پرداختند تا به محل و یلیسرم که از دار السلطنه تا آنجا دو ازده کا و مسافت است رسیدند و آن مقامیست که رود خانه کشنه (۲) از میان کوههای آن گذشته و دور آن سر زمین همه کوه است و در میان آن نیز کوهی واقعست بس رفیع و در قدیم الایام در عهد حکومت کفار بتخانه عظیمی به تکلفات گوناگون از سنگهای تراشیده ساخته اند و در اطراف و جوانب آن محل آثار بتخانه های رفیع ظاهر است که در زمان ظهور و خروج صاحبقران ممالک هندوستان فرازنده اعلام اسلام و ایمان خاقان رضوان مکان سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از اصنام و از ثن آن معا بد خالی گردیده و آن عمارات و آثار تا غایت چون کوه استوار بجا مانده الحق سیر گاه هیست که در ساحت ربع مسکون بان غرایب جای و بان نزاهت ما و ای کمتر دیده شده رود خانه کشنه در حوالی آن دو قسم شده و از آن کوهها گذشته سر بهم آورده آب رود خانه کشنه (۳) در غایت لطافت و گوارای و جمیع امراض و اسقام را دافع و هوای روح افزای آن هر کس را موافق و نافع مدت چند روز در آن مقام بهجت اندوز بعیش و عشرت دل افروز مشغول شدند و قریب پنجاه هزار آدم که در آن اردوی اعظم بودند در کنار رودخانه کشنه (۴) و کوهها به سیر و گشت پرداختند و جمع از زمین داران و رعایای معتبر در آن طرف آب کشنه (۵) که ابتدای ولایت مرتضی نگر است اقامت دارند که بزرگ ایشان را سانپ نیر و ارمی گویند و قبایل ایشان با جمعیت و افر و خیل و حشم متکثر و اکثر شیخاع و متهور اند حکم آنها نمطاع شرف نفاذ یافت که سانپ نیروار مذکور باروسای ایشان مقام (۳) بسجده پایه سریر سلطنه بیابند چون مدتهای مدید بود که مانند و حوش و سباع در آن دشت و کوهها خود سر می چریدند از

(۱-۲-۳-۴-۵) کرشنا (۶) تمام -

غایت بیم و هراس جرات آمدن بآن اردوی گیهان پوی و شرف سجده اشرف در یافتن نه نمودند و از اطاعت حکم ابا نمودند و چون این معنی در غیرت سلطنت نمی گنجید بجهت تادیب و قید آنجماعه لازم شد که وزیر صاحب شوکتی را بآن ولایت نامزد فرمایند از جمله وزرای رفیع الشان و امرای عالیمکان که در رکاب ظفر انتساب بودند شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیک را که بمزید عزت و اعتبار و بکمال تمکین و وقار اشتهار داشت نامزد نمودند که بآن ولایت رفته جمیع رعایا و روساء آن طایفه مذکور را قید و گردنهای سرکش ایشان را بچین رعیتی و متابعت در آورده و ساحت آن مملکت را از بوتهای خار خلاف و تمرد مصفا ساخته چند حواله خاصه خیل را باحواله داران ایشان و چند وزیر مثل عالم خان و هبیت خان و خدا ویردی سلطان و اسو راو و جگتا راوو و سنجنی حواله خیرات خان و سنجنی ملک معتبر ملک عنبر و الغ بیگ و محافی بیک و میرزا ابراهیم را پانزده هزار هون تنخواه دادند که لشکر خوب بگیرد و رفیق باشد و با جمعیتی که قریب پنجهزار سوار و دوازده هزار پیاده میشد همراه عساکر ظفر مآثر وزارت پناه مقرر نمودند و امر او لشکری که در ولایت مرتضی نگر اند حکم شد که متابعت مشار الیه نمایند و جناب وزارت پناه با چهار پنجهزار سوار دواسیه نامدار و قریب پانزده هزار تفنگچی و پرچه دار جلد جرار از رود خانه گشته (۱) عبور نموده روانه آن مملکت شدند و ذکر فتوحات مشار الیه و قید و ضبط آن ولایت بتوفیق الله تعالی در بیان قضایای سال آینده مرقوم نموده خواهد شد و اعلیحضرت خاقان سکندر شیم در ششم ماه شعبان المعظم از محل ویلیسرم بجانب دار السلطنه مراجعت فرمودند و در حین مراجعت توجه بجانب قلعه ناگونده فرموده به سیر و گشت آن قلعه منیعه که بر بالای کوه رفیعی واقع است مشغول شدند و از آنجا قطع منازل مینمودند تا در دو دوازدهم ماه مذکور داخل دار السلطنه گردیدند و مانند آفتاب در بیت الشرف قرار گرفتند و اهل شهر را از قدوم خسرو سکندر اقتدار شکفتگی فصل بهار حاصل آمد و شروع در عیش و عشرت و آتشبازی عید شب برات نمودند -

(۱) کرشنا -

( ذکر قضایای متفرقه که تا آخر این سال به حین ظهور رسیده )  
چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از سواری و ویلیسرم مراجعت فرمودند به بعضی از سرداران لشکر کاتیبانی التفات شدند چه از ناروجی مکرر آ نارحرا محوزی بظهور رسیده بود یک دفعه فرار نموده بسرحد ممالک محروسه رفت و در آنجا اقامت نموده مرتکب فسادی چند شد خاقان سکندر شان وزارت پناه یولچی بیگ را نامزد فرمودند که او را گرفته بیاورد مشار الیه بالشکری که در آن وقت حاضر بودند به تعجیل بجانب او ابلاغ نمود و چون در سرحد قریب با و شد آن کافر جرات نموده در مقابل در آمد و میخواست که بهیأت اجتماعی خود را بر لشکر وزارت پناه بزند که جوانان چابک سوار فریب (۱) صفت (۲) بسته بر پشت اسپان به کانداری مشغول شدند و آن کافر را بالشکر هدف تیر بلا ساختند جمعیت او به تفرقه مبدل شده جمعی از ضرب نوک پیکان جانستان برخاک هلاک افتادند و جمعی مجروح شده دستگیر شدند و نارو و بامعدودی از مردمش فرار نموده از معرکه بدر رفت جناب یولچی بیگ قرین فتح و ظفر گردیده اسپ بسیار و سرهای کفار و اسیران را برداشته بپایه سر بر آمد و از جانب اشرف مور و تحسین گردیده به تشریفات و شمشیر و کمر خنجر مرصع نوازش یافت و آن کافر مدتی در بادیه ادبار سرگردان مانده باز توسل به بعضی از ملازمان پایه سر بر جسته از گناهان سابق استغفار نمود عنایات خسروانه شامل حال او گردید و او با عبد الله کاتیب که یکی از امرای این طبقه بود که بسعادت اسلام استسعاد یافته بود پایه سر بر خسرو سکندر نظیر آمدند و بنابر التماس بعضی از دولتخواهان بهر کدام ولایت و تنخواه مجدد زیاده بر اول مرحمت فرمودند و در ظلالت رافت و عاطفت پادشاهی باو یتهوچی و جمعی دیگر از امرای این طبقه می بودند همانا که صفت ردیه تمرد و تخلف از جبلت این طایفه محو و نیستی (۳) نیست بنابراین در ماه رمضان المبارک این سنه امر بگرفتن ناروجی و عبد الله کاتیب فرموده در دولتخانه عالیه این دو کس را مقید ساختند و بعد از چند روز بقلعه مبارکه گلگوننده فرستادند که در آنجا روزگار

(۱) غریب (۲) صفت (۳) منسی -

بگذرانند - <sup>نظم</sup> هر کس که بر آن کوه و در آن قلعه روان شد تار و ز قیامت ز همه خلاق نهان شد آرام گه هر که بر آن کوه چو گردید احوال جهان دگرش جمله عیان شد و ولایت و تنخواه ایشان را به منشی الملکی ملا اویس مرحمت فرمودند که لشکر رنگین نگاه دارد و فوج آراسته از طایفه غریب ترتیب دهد و امید است که در قضایای سال آینده و تفویض نمودن وزارت بجناب منشی الملکی و تنخواه دادن چهار لک خون مرقوم نموده شود انشاء الله تعالی - ( و ایضا ) در بیست و ششم شوال سنه مذکور میر رستم مازندرانی از ولایت کسیمکوت آمده بیست و هشت زنجیر فیل و سی هزار هون همراه آورد و کاس راج نام منیال مفسودی که بغایت مفتن و در آن ولایت میان راجهابه شیطنت مشهور بود و گویند همیشه تحریک آمدن لشکر مغل بآن ولایت این ملعون می نموده بدست یکی از راجهائی آنجا که غایت اخلاص بملازمان پایه سریر سلطنت داشت گرفتار شده و شیر محمد خان سپهسالار ولایت کسیمکوت بر سر او رفته کاس راج را بازن فرزندان و مردم مانس را دستگیر کردند و خان مذکور آن کافر را نیز مصحوب میر رستم داماد خود به پایه سریر ارسال داشت میر مشارالیه بشرف بساطبوس مشرف شده مورد توجهات گردید و کاس راج را بعد از چند روز با فرزندان و متعلقان به قلعه گولیکنده فرستادند تا از آنجا بمطموره عدم انتقال نماید و تشریف فاخر باد و اسپ بجهت شیر محمد خان ارسال داشته میر رستم را نیز تشریف رخصت مرحمت نموده روانه کسیمکوت ساختند ( و ایضا ) مالک پرست خان که یکی از غلامان معتبر قدیم الخدمه این دولتخانه عالی بود و در زمان خاقان جنت بارگاه سلطان محمد قلی قطبشاه نورالله مضجعه مدتی بوزارت و سر داری و خدمات بزرگ سر افرازی داشت و عهد سلطان علین مکان سلطان محمد قطبشاه نیز مارت و وزارت داشت و در زمان خاقان سکندر شان حواله داری قلعه گولیکنده و حواله داری پانصد لشکری خاصه خیل و خدمات دیگر یا و تفویض یافت و مدت چند سال بخدمات مذکور اشتغال داشت در

ماه ذی الحجه این سنه فدای ملازمان پادشاهی شده بعالم عقبی شتافت و بعد از و شصت نفر از اولاد ذکور و اناث ماندند اعلیحضرت خاقان سکندر شان متوجه بازماندهای او شده پنج پسر بزرگ و هشت داماد او را در سلك ملازمان دولتخانه منتظم فرمودند و بجهت تنمه اولاد چهار هزار هون دیهها تنخواه دادند و حواله داری فوج خاصه خیل بمحمد صالح بیگ سرنوبت تفویض فرمودند و قبل ازین میرزا حمزه را که از ولایت مرتضی نگر طلب نموده بودند و لشکر او بجهت بدسلوکی آزرده خاطر بودند بنا بر این لشکر حواله او را به منشی الملکی حواله کرده بودند و مشارالیه مدتی بیکار بچاگری قیام داشت درین وقت برو اعتماد کلی نموده گولیکونده را بمشارالیه سپردند و خدمات جزوی دیگر که به خان مذکور تعلق داشت به بعضی از ملکان رجوع فرمودند ( و ایضا ) میرزا اسد الله تبریزی کرک یراق شاه دین پناه خسرو مالک ایران در او اخر سنه مذکوره بدار السلطنة وارد شد چون مکتوب محبت اسلوب شاه دین پناه شاه صفی بهادر خان بجهت خاقان سکندر شان آورده بود اعلیحضرت خاقانی او را بحضور طلب فرموده بشرف ملاقات مشرف ساخته خلع فاخر با و عنایت نموده منزل عالی و سیم بجهت نزول او تعیین کردند و توجهات نمایان بحال او بظهور رسانیدند و اکابر و اعیان پایه سریر سلطنت ضیافتها کرده انواع گرمی و محبت بجای می آوردند بعد از یکچندی مرض اسهال بهم رسانید و طبیبان ایران و هند معالجه نمودند مفید نیامده بحوار رحمت ایزدی پیوست و برادر او میرزا محمد جوهری که با سر حجابت مهابت خان در دار السلطنة قیام داشت و بعد از گذشتن مهابت خان در سلك ملازمان حضور این دولت خانه عالیه انتظام یافته بود بضبط اموال و بازماندهای او پرداخت و اعیان دار السلطنة تشییع چنانچه او نموده در قبرستان شهر مدفون ساختند ( ایضا ) در او اخر سنه مذکوره عمده الوزرا علی رضا را بسرحد ولایت را منگبر و آ محدود نامزد فرمودند که بعض سرکشان و متمردان اطراف را دفع نماید و مشارالیه با فوج و لشکر آراسته و بعضی از حواله داران خاصه خیل با بجناب روان گردید و قضایای او نیز

بتوفیق الله تعالی در سوانح سال آینده مرقوم خواهد شد -

( ذکر سوانح سال ممینت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی ثمر اعلی حضرت

خاقان سکندر حشر که مطابق سنه سبع و اربعین و الف هجریست از انجمله

تفویض نمودن منصب جلیل القدر سرخیلی بمیر محمد سعید اردستانی )

در قضایا و سوانح سابقه مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که جناب

سیادت و نقابت پناه میر محمد سعید سر دفتر شاهی را حواله دار بندر معموره

مچلی پین کرده فرستاده بودند چون ه آثر رشد مشار الیه زیاده بر آن ظاهر شد

و قابل خدمات دیگر نیز بود در سال دیگر حواله داری محل مصطفی نگر را که

از معظم قلاع و ولایات تلنگانه است بمشار الیه رجوع فرمودند و سیادت پناه

مومی الیه در معموری ولایت و انتظام مهام آنجا سعی موفور بظهور رسانیدند

و توجهات شاهانه همیشه شامل حالش می بود و مرتبه مرتبه بر مدارج قرب

صعود مینمود و اقوال و اعمالش پسندیده طبع ملازمان پایه سریر خسروی

می گشت تا در اوایل محرم سنه مذکوره بخاطر دریا بمقابر اعلی حضرت خاقانی

خطور نمود که جناب میر مشار الیه را بحضور طلب نموده متوجه احوال او بوجه

اتم شوند فرمان معلی صادر فرمودند که بحضور بیاید و مشار الیه بعد از وصول

فرمان اعلی استعداد و کار سازی آمدن بحضور نموده در هفتم شهر صفر ختم

بالخیر و الظفر بدار السلطنه رسیده سعادت بساطبوس حضور و افرانور دریافت

و تحف و هدایا که همراه آورده بود گذرانیدند و بنوازش و تشریفات پادشاهی

سرافراز گردید چون آثار رشد و قابلیت کردانی از وجنات احوال او مشاهده

افتاد و سید عبدالله خان سرخیلی شاهی به نحوی باین خدمت قیام نمی نمود که

مرضی خاطر ملازمان اشرف اقدس باشد در شب نهم شهر صفر تشریف

منصب رفیع القدر سرخیلی را بجناب سیادت پناه مشار الیه مرحمت نمودند و از

سید عبدالله خان نیز نظر التفات دریغ نداشته جنابش را در سلك مجلسیان حاضر

منتظم فرموده سه هزارهون مواجب و مشاخره او مقرر نمودند و جناب مملکت

مداری آصفجاهی میر محمد سعید برتبه عالی سرخیلی سرافراز گردیده من حیث

الاستقلال شروع در مهیات نمود و محلات مذکور نیز بر نسبت سابق بوکلای

ایشان تعلق گرفت و جمعی از سخنوران دار السلطنه قصاید و قطعها در مبارکبادی

آن عالیجاه گفته گذرانیدند از انجمله ملا عرب خوشنویس شیرازی این کلمات

را تاریخ یافته است ( ختم باد ) ( ۱۰۴۷ ) و راقم این رهوز بهجت اندوز نیز

قطعه گفته مذیل بتاریخ منصب مذکور ساخت - ( نظم )

خسرو عهد شاه عبدالله کز رخس دهر یافته است ضیا

ز اقتضای عدالتش باشند گرگ با گو سفند در یک جا

برگزید است بهر سرخیلی سیدی را که نیستش همتا

گلشن عقل را بهین شجر است که زشه یافته است نشوونما

بسعادات انجم است قرین زان سعید آمده بهر دوسرا

تا که شه بر فراز اورنگ است دولتش را دوام باد و بقا

بهر تاریخ عقل دور اندیش گفت سرخیلی کامل دانا ( ۱۰۴۷ )

الحق سرخیلی است کامل و دانا و در معاملات مملکت و در امور دین

و دولت مبصر و بینا از کمال رشد و غایت کردانی روز بروز بر مدارج قرب

صعود نموده کمال محرمیت بهم رسانید و بقوت اقبال و رشد در اندک وقتی غایت

استقلال در امر حکومت یافت و راه منافع و تصرف ارباب دخل را مسدود

گردانید و مبلغهای کلی از عمال و بها منته گرفته و اصل سرکار فپض آثار ساخت

و بنوازش قلهدان مرصع سرافراز شد و پرگنه که موازی سی هزارهون حاصل

داشت باصفجاهی مرحمت شد که جوانان سپاهی غریب در خدمت خود نگاه

داشت کند و در آمدورفت بدولتخانه دیوان اعلی و سواری همیشه در ملازمتش

باشند و قریب صد نفر از جوانان کارآمدی عراقی و خراسانی که بشجاعت و دلاوری

موصوف اند در سلك و سلحداران پادشاهی مجددا چاکر نمود و از جناب مخدره

عظمی مهدعلیا و والده ما جده خاقان سکندر ر شان بعض خدمات که بمشار الیه

رجوع شدد بود بوجه لایق و طریق پسندیده بآن قیام نموده از ایشان نیز

بتشریفات فاخر و کمر شمشیر مرصع و فیل سرافراز گردید و بعد ازین در ضمن

ذکر سوانح احوال آصفجاهی مرقوم خواهد شد -

( ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتضی نگر )

قبل ازین در ذکر سواری محل و یلیسرم بقلم و قایع رقم مرقوم شده که وزارت دستگاه یولچی بیگ را با افواج قاهره بجانب مرتضی نگر فرستاده بودند تا تنبیه رعایای سرکش آنجا نماید مشارالیه بنوعی که مذکور گردیده بآن مملکت رفت و چند قلعه متین را که در تصرف روساء کفار بود بآلات قلعه گیری و جنگ مسخر نموده اکثر متمرین را اسیر و قتل ساخت و طایفه سانپ نیر وار را که همیشه در جاده رعیتی سلوک نمودند مطیع و منقاد ساخت و یک قطعه الماس که بوزن سه هون بود و بمبلغهای کلی می ارزید و به مبلغ چهل هزار هون برسم پیشکش از ایشان گرفته پیاپی سریر خسروی ار سال داشت و کمال اقتدار در آنجا بظهور رسانید و جمعی را به قهر و غلبه و جمعی را بلطف و تشریف رام و مطیع ساخت و بعد از این فرمان معلی بطلب مشارالیه صادر شد که با سایر سرداران عظام روانه شود و یولچی بیگ با سرداران رفیق در بیست و ششم ماه ربیع الاول سنه مذکوره بدار السلطنه رسید خاقان سکندر شان نصیر المملک عین المملک را باستقبال فرستادند و مشارالیه را بارقا بشهر درآوردند و آنروز خاقان زمان در شاه نشین قصر سپهر منظر داد محل بر تخت سلطنه جلوس فرمودند تا جمیع وزرا و لشکری که همراه یولچی بیگ آمده بودند هر یک با فوج خود از نظر اشرف بگذرند پس یولچی بیگ در میدان دلکشای برابر قصر فلک رفعت رسیده از اسپ پیاده شده چند جا زمین خدمت بوسیده به پای قصر رسیده بچده عبودیت و کورنش بندگی بتقدیم رسانید و نوازش خسروی بوجه اتم شامل حالش شده تشریفات تمام زرخاصه و یک زنجیر فیل و دو راس اسپ و کمر شمشیر و خنجر مرصع سرافرازی یافت آسیرا و نایکواری هزاره را و سیادت پناه میر ابراهیم و خدا و بروی سلطان را که بمعدن الماس فرستاده بودند و از آنجا رفیق ایشان شده بخدمات قیام نموده بود و خانی بیگ و الخ بیگ را علی قدر مراتبهم تشریفات عینیت شد و بعضی از سرداران پتان مثل هیبت خان و رفقای

او و جماعه آواره از لشکر کانتیا که در این مصلحت کوتاهی نموده مآثر مردانگی ظاهر نساخته بودند از پرتو عنایت بانور و از توجهات شاهانه مهجور ماندند و رقم عزل بر و جنات احوال ایشان کشیده شد و جای هیبت خان و تنخواه ایشان را به علیخان بیگ افشار که شیخه بان روزگار و از خویشان خان احمد پادشاه گیلان است عنایت نمودند و جای آواره را بمیرزا ابراهیم مرحمت نمودند و قبل از این مرقوم شده بود که علی رضاخان را بدفع بعض متمرین فرستاده بودند مشارالیه حسب الامر اعلی دفع آن جماعت نموده بجانب دار السلطنه آمد چون محل مرتضی نگر از سردار ذی اقتدار خالی بود علی رضاخان را که فوج رنگین داشت و لشکر خاصه خیل نیز همراه بودند نامزد نمودند که بجانب مرتضی نگر رود و خلعت و اسپ بجهت او در بیرون شهر فرستادند که داخل شهر شده بسرعت متوجه محل مذکور گردد و مشارالیه به تشریفات سرافراز شده بجانب مرتضی نگر روانه (۱) تا حفظ و ضیظ مملکت نماید -

( ذکر تفویض نمودن وزارت بجانب منشی الممالک ملا اولیس )

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان توجه تمامی بحال منشی المملکی ملا اولیس داشتند و درجات عزت و اعتبار او را می افزودند با وجود قرب و محرمیت خاص که مشارالیه را بود اراده فرمودند که وزارت نیز باورجوع فرمایند و قبل از این باره از ساوک و خدمت نار کانتیا و عبد الله کانتیا طبع قدسی سرشت خاقان سکندر شان را کلفتی بود بعد از قید و حبس ایشان دنیای هر دو امانت نموده با چند محل دیگر موازی استوار چهلک هون دنیا به مولوی مرحمه فرمودند که افواج لشکر رنگین از طوایف نام و شجاعان بانک و نام نگاه دارد و در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف شریف خاص و بادسر اسپ عراقی و دو فیل دندان دار بزرگ برای منجی و در جفت دما مه بردو شتر و دو بز جنات شماره بود و اسپ و دو علم زرنگار که لازمه وزارت است عنایت فرمودند و از سایر و زرای عالی شان مشارالیه را امتیاز تمام بخشیدند و این نوع نوازش نسبت بوزرای عالی شان کمتر وقوع یافته و مشارالیه از دربار پادشاهی



با کمال عظمت خلعت خاصه و زارت پوشیده با فیله و دما مہ و نقاره و علمها زر نگار و لشکر بسیار از پیاده و سوار با اکثر امرای ناهدار سوار شده بمنزل خود روان شد و منصب رفیع دیرری بارتبه وزارت جمع نموده سر بزرگی بر قبه فلك دوار سود و چون صاحب السیف و القلم بيمين عواطف خاقان سکندر شیم گردید این مصرع بتاریخ آن رتبه اعلی شد - ( بیت )

زا لطاف و شفقت بملا اویس عطا کرد سیف و قلم قطبشاه (۱۰۴۷)

( ذکر بعضی از وقایع متفرقه )

در اول سال مردم اسجع الوزر اشجاع الملك را باشاه ابو الحسن حاجب مقیمی عاداشاه که منزلش قریب بمنزل ایشان بود جنگ واقع شد و سبب نزاع آنکه از سپاهیان اشجاع الملك تفنگی برجا نور می انداخت گلوله تفنگ بخانه حاجب افتاد نفر مذکور را گرفته مقید ساختند و مردم اشجاع الملك شنیده بر سر خانه حاجب آمدند که آن نفر را از خانه بر آورند و فی ما بین جنگ واقع شد و لشکریان اشجاع الملك مذکور دروازه خانه حاجب را سوخته باندرون رفته بی اعتدالی نمودند و حاجب از این خفت آزرده شده عریضه به مصطفی خان نوشته به بیجاپور فرستاد چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دلگیری حاجب اطلاع یافتند بعد از چند روز نواب علامی فهامی پیت واه الزمانی را با جمعی از مجلسیان بمنزل حاجب مذکور فرستادند که او را از کلفت بر آرند حاجب چون حقوق انواع احسان و اکرام و الطاف پادشاهی را منظور نداشته شکایت به بیجاپور نوشته بود بسخنان معذرت و عطف آمیز نواب علامی باصلاح نیامد نواب علامی نیز ملنفت او نه شده برآمدند و جناب افضل الفضلا قاضی احسن را بتبار اشاره اعلیحضرت خاقانی به تعجیل به بیجاپور نزد اعلیحضرت عاداشاه فرستادند که معلوم نماید که باغی فتنه و نزاع حاجب مذکور شد و آنچه دیده از اطوار و اعمال خود دیده جناب فضا یلمآب در کمال سرعت به بیجاپور رفته به مصطفی خان پیشوای آنجا ملاقات کرده حقیقت احوال را بعرض اعلیحضرت عاداشاه رسانید چون حاجب شکایت بسیار از هر يك امرای

عظام این جانب نوشته بود معلوم شد که سخنش معلل بعرض است و اصلی ندارد و سلوکش موافق رضای ملازمان خاقان سکندر نشان نیست او را معزول نموده سیادت پناه میر حسین صفا هانی را باتفاق جناب افضل العلماء مشار الیه بحجابت فرستادند که موافق امر اشرف اعلی سلوک نماید و مشار الیهما در دوازدهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره پایتھ سریر سلطنت مصیر رسید و بعضی از سر نوبتان حضور بیرون شهر رفته ایشان را بدر بار آوردند و میر حسین مذکور شرف بساط بوس یافته از جانب عادل شاه دو فیل یکی بزرگ و یکی چاوه و شش سر اسب و دو صندوق مقل و مملو از تحف گذرانیده مورد توجهات گردید و باسپ و تشریف سرا فر از گشت و شاه ابو الحسن از شامه اعمال خود معزول گردیده به بیجاپور رفت و در آنجا بعد از چند روزی بعالم عقبی روان شد ( ایضا ) در این سال محمد مقیم مجلسی حضور را تشریف حجابت شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب دادند که چون شاهزاده از خدمت والد نامدار خود بدولت آباد مراجعت نماید حاجب بسعادت ملاقات استسعاد یافته از جانب اشرف بوظایف تهنیت قدوم میمنت لزوم قیام نماید و سه سلسله فیل بازنجیرهای نقره و تکلفات دیگر با تحف و هدایا ارسال داشتند و حاجب بجانبد دولت آباد روانه شده بشرف ملاقات مشرف گردیده تحف و اعیال را گذرانید و مورد توجهات شد در این اثنا بسعادت از باب غرض یا بواسطه آنکه توقع زیاده داشتند تحف مذکور را پیش حاجب فرستادند و خود بسواری بطرف توجه فرمودند چون این خبر پایتھ سریر اعلی رسید در مقام تدارك آن شده دو فیل نمایان دیگر و يك لك هون از وجه مقرر فرستادند و يك دانه الماس بزرگی که قبل ازین جهت پادشاه دهلی میخواستند بفرستند بآشاره ایشان داخل پیشکش نمودند که از جانب ایشان پیشکش پادشاه شده باشد چون دیدند که از این جانب کمال همت و تکلفات حاتممانه واقع شد عذر سلوک سابق را در این دفعه از سواری برگشته بودند بجای آوردند و تحف اول و ثانی را بحضور طلب داشته بآئین لایق از نظر گذرانیده و اصل سرکار خود ساختند ملا محمد مقیم حاجب را به تشریفات

و اسب و انعام سرافراز ساختند و حاجب اخبار عذر خواهی و محبت پیش از پیش شاهزاده اعظم را معروض ملازمان پایه سریر خسروی گردانید - (ایضا) میرزا بنده رضای حاجب مقیمی شاهزاده اعظم که در دار السلطنه بود اعلیحضرت خاقان سکندر شان کمال شفقت و عطوفت بحال او مینمودند و نهایت اکرام و احسان نسبت باو بظهور میرسانیدند و اعیان و اکابر شهر اورا ضیافت ها میکردند و ابواب داد و ستد در دار السلطنه مفتوح ساخته مبلغهای کلی از خرید و فروخت و معامله کردن بهم میرسانید و ملازمان بازگاه خسروی او را از یک جهتان این دولتیخانه تصور مینمودند و همیشه مورد عنایات و ایشفاق پادشاهی می بود در او آخر آثار نفاق از او بظهور رسید و ظاهر حالش با باطن موافق نبود و بلکه خیانت نیز از او بظهور رسید چنانچه مبلغی که بجهت شاهزاده اعظم تحویل او نموده بودند پاره آرا ترا خود متصرف شده بود و دیگر اعمال ناهناسب از او واقع میشد بالجمله اعلیحضرت خاقانی بعد از صدور بعضی اقوال و افعال که مخالف اراده و شیوه اخلاص بود پرتو انتقادات را از او باز گرفته از نظر اعتبارش از اختند سلوک نامرضی او را بشاهزاده و الاجاه نوشتند چون انحراف مزاج اشرف اعلی معلوم شاهزاده و الاجاه گردید فوراً رقم عزل بر وجات احوال او گشیده فرمان بطلب او صادر شد که بسرعت تمام بحضور آید تا جزای خلاف رضا که اسم نامسهای اوست داده شود و او نیز مثل عزیز سابق با نهایت حسرت و پشیمانی از دار السلطنه بیرون رفت و هم چنین مخامس حسین برادرش که در بیجاپور بود او نیز از بدسلوکی که در بیجاپور از او واقع شده بود مورد تعرضات شده هر دو برادر با کمال حرمان و خسران از دکن و تانگانا بیرون رفتند چون بنده رضا بخدمت شاهزاده رسید مدتی در اینجا سرگردان بود و بخواری و بی اعتباری میگردد تا آنکه از جانب پادشاه ملازمی آمده او را مقید زنجیر نموده بحضور برد و بدل او عزت دستگاه نتیجه الکرامی قاضی عزیز الدهر خلف صدق قاضی عبد العزیز را مقرر داشتند که از جانب شاهزاده اعظم بحجابت مقیمی با نیجا نب بیاید -

( ذکر فرستادن عالیحضرت شاه جهان کمال محبت و مودت با خاقان سکندر شان

را بحجابت مقیمی بخداوند شاه جهان سکندر شان )

چون عالیحضرت شاه جهان کمال محبت و مودت با خاقان سکندر شان دازند از آن تاریخی که خواجه زاهد را فرستاده بودند و او مراجعت نموده بود کسی دیگر را نفر ستاده بودند بنا برین یاد آوری نموده میر حفظ الله را که از آدمی زاد های نجیب آن ملک است بحجابت این جانب مقرر نموده با تحف و هدایا روانه نمودند و مشار الیه در اوایل ربیع الاول سنه مذکوره بسرحد رسید خاقان سکندر شان بعضی از سر نوبتان را با استقبال فرستادند که بلوازم ضیافت پرداخته بمرالی حوض حسین ساغر که محل ملاقات است برسانند بعد از مراسم ضیافت چون مشار الیه بمحل میعاد رسید در پانزدهم ماه مذکور خاقان سکندر شان عزم سواری فرموده بان محل جنت مثال که خیمه های سپهر رفعت بر سر پای کرده بودند تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات حاجب مذکور گرفتند و تحف و هدایای که همراه آورده بود گذرانید از الجمله بعضی چیز های مینا کاری بود و اتفاقاً اعلیحضرت خاقانی در این ایام رغبتی بساخت مینا داشتند بموجب ارباب الدول ملهمون عالیحضرت شاه جهان با آنچه مرضی طبع همایون بود ارسال داشته بودند طبع اشرف را غایت بشاشت از آن بهم رسید پس مشار الیه را سر نوبتان حضور بشهر در آورده در منزل علی قلیخان فرود آوردند و مدت دو سه ماه در دار السلطنه بود دوباره شرف ملاقات پادشاهی دریافت و توابع علامی مکرر ضیافتها نموده تا در غره ماه رجب سنه مذکوره رخصت معاودت یافته بیرون نشست خاقان سکندر شان توجهات موفور بحال او فرمودند چون از پادشاه تعیین یافته بود که چهار هزارهون انعام باو بدهند این مبلغ را باو مرحمت کرده بدفعات وقت رخصت و بعد از آن نقود و اجناس واقشه و مرصع آلات که مبلغهای کلی میشد عنایت فرمودند میرزا محمد جوهری را بر یافت مشار الیه بحجابت مقرر نمودند چون او بعد از بیرون رفتن از شهر عمر یملازمان خسروی (۱) میرزا ناصر مجلسی را تشریف

حجابت عالیحضرت شاجهان داده مبلغ سه هزار هون بجهت خرج او مرحمت فرمودند و تحف و هدایای مرغوب و چند زنجیر فیل بزرگ دندان دار بایک دانه الماس که شصت رتی وزن داشت مصحوب او بخدمت پادشاه فرستادند و حاجبین در ماه رمضان از بیرون دار السلطنه روانه شده قطع منازل نموده در دار السلطنه آگره بخدمت خسرو ممالک هندوستان رسیدند و میرزا ناصر بوساطت افضل خان ملاقات پادشاه نمود تحف و هدایا مرسوله را گذراینده مشمول عنایت پادشاهی گردید و محل قیام او را در سلك منصبداران عمده مقرر فرمودند و عرضه داشت میرزا ناصر که گذرایندن تحف و هدایا منظور پادشاه شدن و توجهات بسیار فرمودن در آن مسطور بود پیایه سر بر خسروی رسید -

( ذکر شمه از خصایل حمیده و افعال پسندیده خاقان یوسف جمال

سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی که آنشهر یارنسبت

به برادران اعزاز جمند بظهور میرسانید )

بر عقلی ذوی الاعتبار و عرفای اولی الابصار که دانایان حقایق روزگار و بینایان آثار گردش فلک دوار و نتایج کواکب سبعة سیارند هویدا و عیان است که مورخین صدق شعار و مخبران صحیح القول راست گفتار که وقایع سلاطین نامدار و سوانح خواقین عالیمقدار دهور و اعصار را در متون کتب و بطون دفاتر ثبت و ضبط کرده اند آن قضایا و وقایع مشهور بلغای عصر و منظور عقلی دهر گردیده است کلام همه مشعر بر این معنی است که هر پادشاه ذیجاهی که بعد از انقضای روزگار سلطنت و کامرانی و انتهای فرمانروای و جهانبانی و داع تخت و تاج سپهر ارتفاع مهر شعاع نموده یکی از خلاف او که بحسب تقدیر حضرت قدیر شایسته اکیل و سریر بوده اورنگ نشین سلطنته و فرمان روای مملکت گردیده است بجهت امنیت و معموری مملکت و آسایش طبقات سپاهی و رعیت شرکای صاحب داعیه و اخوان مظنون الخبر که در مجلس عدم جای داده اند تا کل خلائق را رفاهیتی و جمیع مملکت را امنیتی حاصل آمده

( مثنوی ) -

از ان عهد کین چرخ گردان شده زمین مسکن نوع انسان شده  
ز کیوان شده دور چندان هزار مه و سال گشته فزون از شمار  
چنین بود آئین و رسم شهان که بودند فرمانروای جهان  
ز بهر شریکان تخت و کلاه ته چاه کردند آرام گاه  
گهی قلعه و کوه چون آسمان نمودند ما وای آن مفسدان  
گهی ز آب سرچشمه تیغ تیز نمودند سیراب تارستخیز  
که تا ملک از فتنه یا بد امان شود عالم از عدل چون گلستان  
خداوند گیتی چو یکتا بود ز آفات ملکش مبرا بود  
ز خورشید روشن چو گرد جهان شود محو جرم مه و اختران

و در سنوات عشر چهارم و پنجم بعد الف هجری پادشاهان کامگار و جهانداران عالیمقدار که زینت ده اورنگ سلطنت و حافظ در ایج ملک و ملت شده اند همه بالضرورة این طریق را مسلوک داشته اند بآئین سلاطین پیشین عمل نموده اند از انجمله خسرو ممالک هندوستان عالیحضرت شاه جهان که در سنه ست و ثلثین الف هجری بعد از والد ماجد خود نورالدین جهانگیر پادشاه بر تخت سلطنت جلوس سنه ( ۱۰۳۶ هـ ) نمودند برادر برادرزادگان را که هشت نفر بودند بیکدفعه امر بقتل نمودند و آن هشت شاهزاده را در بلده لاهور مقتول نمودند و مدفون ساختند و پادشاه اقلیم ایران - ( مصراع )

که در حکم آن بود یونان و توران

شاه صفی بهادر خان که جدا مجدش بعد از خود - ( مصراع )

شاه جمجاه سکندر بارگاه

شاه عباس انار الله برهانه در سال هزاروسی و هشت هجری تخت و تاج را به فروشان وجود فایض الجودش آراست ایشان برادر آن و برادرزاده و عمه زادهای خود را مکحول و مقتول ساختند و ساحت گلستان مملکت را از بوتهای خار وجود ایشان مصفا گردانیدند و قانون آل عثمان خود چنین است

که اطلاق خواند کار بر یکی از اولاد سلطان اول کردند مابقی را دفع مینمایند و از بدو دولت آن سلسله که بعثمان جق مشهور است هر پادشاهی که اورنگ نشین سلطنت شده است رعایت این قانون را ملزم (۱) بوده است و آن سلسله کمال رسوخ در این قانون دارند و تخلف نمی نمایند و بر این قیاس اعلیحضرت سلطان محمد عادل شاه که بعد از رحلت والد بزرگوار خود ابراهیم عادل شاه در سنه سبع و ثلثین بعد الف هجری ۱۰۳۷ هـ بر سر بر دارائی مملکت موروثی نشست برادران و برادر زدهگان را مکحول و بعد از آن مقتول ساخت و بادشاهان ممالک زیر بادجه در شهر پیگو و شهر نادر شهر آچی و بعضی از ولایت دیگر که در عشرهای مذکور بر تخت سلطنت بجای پدر آن متمکن گردیده اند بصحت پیوسته که هر یک بجهت حفظ مملکت و امنیت طوائف سپاهی و رعیت دفع برادران که ماده فسادند نموده اند مگر اعلیحضرت خاقان سکندر اعتبار یوسف عذار -

بیت

که باد سلطنتش تا که مهر بر فلک است زمین ز آدمی و آسمان پر ملک است  
در سنه هزار و سی و پنج از هجرت سید اولاد آدم صلی الله علیه و آله  
وسلم قائم مقام پدر مغفور میر در مکرم معظم خود گردیدند از کمال رافت  
ذاتی و خلق محمدی نسبت به برادر آن اعزاز چنانکه که سه نفر بودند یکی شاهزاده  
ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادل شاه تولد نموده بود و دیگری شاهزاده  
سلطان قلی میرزا و دیگری شاهزاده میرزا کمال محبت اخوت و لطف ابوت  
بخلاف سلاطین روی زمین بظهور رسانیدند تا آنکه بر سیبب اتفاق در سال  
دوم جلوس میمنت مانوس شاهزاده ابراهیم میرزا بواسطه عارضه بیماری که  
علاج پذیر نشد به بهشت جاودان روان گردید اعلیحضرت خاقانی در لباس  
سر گواری در آمده مراسم عزای و ماتم بتقدیم رسانیدند و بنوعی طبع اشرف  
ازین حادثه کلفت ناک گردید که بسنخان مقربان و عقلای پایه سریر که هر  
یک افلاطون عصر اند رفیع آن غایله نمی شد و تاسف بسیار در آن واقعه داشتند  
و دو برادر عالی گهر دیگر که ماندند در مقام تربیت ایشان می بودند و چون  
(۱) ملزم -

از عهد صبا بسن بلوغ و شباب رسیدند منزلی در غایت وسعت و رفعت  
و خدمتگاران خاص بجهت ایشان تعیین نمودند و جمعی از مردم معتبر غریب  
و ترک و دکنی را برای خدمت ایشان مقرر داشتند و جمیع ما بحتاج از انواع  
تکلفات ملبوس و ما کول و غیره روز بروز بجهت ایشان ترتیب یافته و می یابد  
و بهره طبع ایشان مایل شود آماده و مهیای نمایند و فرو گذاشت در هیچ  
امری از امور کلی و جزوی ایشان واقع نمیشود و شاهزاده بزرگ گاه گاهی  
طبع سلیم را سقیم ساخته در از ای این همه محبت و شفقت اعلیحضرت سکندر  
منزلت یوسف طلعت بجای شکر و منت سخنان شکایت آمیز شرارت انگیز  
بظهور میرسانند و این الفاظ نامناسب ایشان بمسامع جاه و جلال خسرو  
صاحب اقبال میرسد و خاقان فرشته خصال یوسف جمال حمل بر حدیث سن  
و جهالت و نادانی ایشان فرموده تفقدات و عنایات در باره ایشان بیشتر مینمایند  
تارفع کلفت و نادانی ایشان بشود و آن شاهزاده نادان مدرک این مراحم  
و عواطف نگشته خشونت و جهالة میفزاید تا در ماه ربیع الثانی سنه مذکور  
که بحر این وقایع تحریر دفتر سوانح اقبال و شرح احوال خجسته مآل را  
باینجا رسانیده بود آن شاهزاده مذکور از روی جهالت و نادانی بواسطه امر  
سهلی توهم بیجای کرده در مقام قصد خود شده نگین الماس قیمتی انگشتری  
خود را که در انگشت داشتند و اعلیحضرت سکندر منزلت مدتی قبل ازین  
بواسطه آنکه پیرایه آبرو برایشان بوده و سرمایه شوق و حضور ایشان  
گردد (۱) بر آورده بی آنکه خد متگاران خاص و محرمان نزدیک ایشان  
اطلاع یابند کوفته و ریزه ریزه ساخته تناول فرموده اند چون این خبر و جشت  
اثر بسمع خاقان سکندر حشر رسید با کمال اضطراب و تفرقه خاطر اشرف  
فوراً حکمای ایران و طبیبان هندوستان را که در سلك ملازمان بارگاه فلک  
اشتباه منتظم اند همه را حاضر ساخته بتا کید بلیغ در اندفاع آن سم امر فرموده  
و حکمای حاذق افلاطون رتبت بقراط منزلت بمعالجات و تدبیرات آن امر  
دشوار پرداختند چون توجه اعلیحضرت خاقانی در دفع آن قضیه جانکاه

(۱) گردد بایشان مرحمت نموده بودند -

بوجه آن بود از غایت محبت اخوت راضی بنودند که سرمونی آزار و ضرر بآن شاهزاده عالیقدر رسد و مبالغه تام در دفع این ضرر جانی داشتند چنانچه مدت دو روز و دو شب خواب نکرده با کمال تفرقه خاطر بنفس اقدس متوجه دفع آن غایله بودند و تدبیرات حکمای مسیحا انفس دفع آن سم جانگرا موافق افتاده بعد از دو روز (۱) و شب بیم هلاک و دغدغه فوات بر طرف گردید و خاقان سکندرشان بجهت سلامتی آن شاهزاده نادان کمال خوشحالی بهم رسانیدند و بغایت شادمان شدند چون این چنین قضیه مهلکه و بلای مبری دفع گردید شکر حضرت راهب العطایا بجای آوردند و زبان مبارک به نصیحت آن برادر جاهل کشوده گوش هوش او را به درر نصایح مرغوب آراستند و انواع محبت و شفقت درباره او بظهور رسانیدند و بعد از فرج این نوع شدت و راحت بعد از چنین محنتی ارکان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت که هر یک در معاملات روزگار دانا و بینا و در فضایل و کمالات بو علی سیناء عصر اند زبان گوهر بیان بسپاس و ستایش خاقان سکندرشان کشودند و بجهت لطف و محبتی که اقتضای عرق اخوت است بخلاف طبایع سلاطین روزگار که از خاقان سکندر اعتبار بظهور رسیده ثناء و تحسین نمودند الحق خاقان یوسف جمال این شیوه پسندیده را بخلاف پادشاهان این عصر و زمان ضمیمه صفات حمیده و اخلاق حسنه ساخته هم اخوان را بکمال فراغت و هم مملکت رادر غایت امنیت نگاهداشته اند و از نهایت معدلت و وفور باس و سطوت احدی رایا رای آن و تصور چنان نیست که خیال باطلی و اندیشه فاسدی در خاطر گذر آیند و اجتماع این نقیضین و اتفاق این ضدین بی تائید ایزدی و عنایت صمدی ممکن و متصور نیست و هیچیک از سلاطین روی زمین را این نوع توفیق میسر نشده امید از پادشاه علی الاطلاق و خلاق انفس و آفاق چنانست که وجود فایض الجود اقدس اشرف این خسرو دوران و پرورد کار طبقات انسان را با عمر طبیعی و سلطنت سرمدی از جمیع سلاطین عالم ممتاز و دشمنان جاه و جلالش را در آتش باس و ناکامی بسوز و گداز دارد بجرمه محمد و آله الایجاد -

(۱) دو روز و دو شب -

( ذکر شمه از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت بسایر

خواص و عوام طبقات انام و بذل جهد و رعایت صله رحم

و شفقت بحال اقوام و اقبای نیکو فرجام )

بقلم مشکبار و قایع نگار برصفایح و اوراق زرنگار شمه از احسان و اکرام شهر یار سکندر اقتدار یوسف عذار و بندی از رعایت خاطر خویشان و اقبای حمیده اطوار بدین آئین نگارش مینماید و بجهت طالبان اخبار و اسمار و مستمعان آثار سلاطین عالیمقدار فصلی از مناقب و محامد شاهنشاه گیتی مدار جها ندار بر الواح لیل و نهار روزگار برین نمط ثبت می گرداند که ابتدای سلطنت و جهاننداری و جلوس بر اورنگ بادشاهی و کامکاری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال دریا مثال به بذل و ریزش کشیده به نحوی بایشان درم و دینار عالمیان را خوشنود و کامیاب فرمودند که آنچه منجمین صادق القول در روز ولات باسعادت شاهنشاه سکندر قدرت یوسف طلعت از گردش فلک دوار و آثار کواکب سبعة سیار استخراج نموده بعرض خاقان علین مکان نور الله مضجعه رسانیده بودند همگی مشهود طبقات نوع انسان و منظور افراد عالمیان گردید و در تمامت ممالک ایران و توران و ولایت هندوستان بلکه در تمام اقالیم جهان صیت سخاوت و مکرمت و آوازه معدلت و مرحمت شاهنشاه لك بخش بنوعی انتشار یافت که شهرت جود و کرم حاتم در ضمن آید - ( مصراع )  
چون حرف مدغم گردید پنهان

چه هر کس از ار باب استعداد از عراق و خراسان پیاپی سریر سلطنت مصیر رسید فرا خور حال و قابلیت مشمول عواطف و مراحم خسروی گردیده کامیاب شد و جمعی که از ایران می آمدند بحکم ناقد (۱) ایشان و وزراء عالیشان و امرای رفیع مکان در زمره لشکر ظفر اثر نگاه داشتند و هیچ فردی از افراد غریب از این درگاه فلک اشتباه بی نصیب نمی گردد و مبلغهای کلی هر سال برسبیل انعام بخاص و عام طبقات انام مرحمت میشود و رای آنچه از لنگر فیض اثر و خیرات خانه عامره و وجوه خیرات و تصدقات و وفوره بسایر مستحقین

(۱) ناقد -

میرسد از انجمله ملا خلیل قصه خوان مخاطب به ملا نعمة که از جانب بنگاله و لاهور  
 بدار السلطنة همایون اعلی وارد شده بوساطت نواب علامی پیشوا الزمانی  
 بشرف بجهده اشرف مشرف گردید و مدت يك سال در پایه سیر رخسرو سکندر  
 اقبال اقامت داشت قریب ده هزار هون که موازی هزار تومان عراق باشد  
 بدفعات بطریق انعام از خاقان سکندر احتشام باو عاید شد خارج آنچه از امرای  
 عظام و وزرای عالی مقام و ارکان دولت و اصحاب حشمت باو مرحمت شد و کامیاب  
 و کامران از ملازمان بارگاه کیوان پاسبان مرخص گردیده از بندر معمور  
 مجلی پتن بجانب مملکت ایران روان شد و جمعی کثیر از اهل استعداد و ارباب  
 فضل و حکمت و مردم با شجاعت و جلالت در سلك بندگان و ملازمان بارگاه  
 فلک اشتباه منتظم گردیدند و از پنجهزار هون تا هزار هون علی قدر مراتبهم  
 مواجب و مشاھرہ هر يك از ایشان مقرر شد و در هیچ عصری از اعصار ماضیه  
 در دار السلطنة این سلسله علیه اینقدر مردم از ارباب استعداد و اصحاب علم  
 و فضل و مردم قلبن و سپاهی و غیره از اهل ابران مجتمع نگردیده بودند  
 و باین مبلغ مشاھرہ معین نشده که در این عصر و زمان ازین عواطف و مراسم  
 خاقان سکندر شان جمع آمده سرافرازی یافتند چه جمیع امرای عالی شان و وزرای  
 رفیع مکان با اکثر لشکر ظفر اثر و اکثر عمال و عهده داران قلبن معتبر و اهل  
 مناصب و سایر مجلسیان و اکثر ساجد اران از مردم ایران اند و جمعی کثیر از  
 تجار مال دار چه در دار السلطنة و چه در بنا در معموره و ولایت محروسه  
 اقامت نموده غایت تجمل و ثروت موفور بهم رسانیده اند از اهل ایران اند و  
 چندان نوازش و مرحمت از خاقان سکندر شان نسبت بسایر طبقات مذکورہ  
 به حین ظهور میرسد که ایشان او طان حقیقی و مکان اصلی خود را فراموش کرده  
 با کمال فراغت در ظللال رافت و عاطفت شاهنشاه مهربان تعیش مینمایند -

(مثنوی)

شہانے کہ بودند اندر جهان ز عدل و کرم مانده ز ایشان نشان  
 گذشته از ایشان بسے روزگار به گیتی ولی نام شان برقرار

بداد و دہش نام ایشان بماند اگر چه دوای بدوران نماند  
 همین نام شان مانده از جود و داد نہ نو شیروان مانده نے کیقباد  
 شہی را کہ داد و دہش شد شعار چو کسری و جم باشد او نامدار  
 شہنشاہ دوران و قطب شہان کہ شد حافظش خالق انس و جان  
 جهان کرده آباد از عدل و جود ز رحمت دری برخلاق کشود  
 بدوران او خلق آسوده حال ز مرآت دلها زدوده ملال  
 درین عہد از فرط عدل و کرم مثل شد چو نوشیروان و چو جم  
 بسی دور گردست (۱) این چرخ تیز نباشد چنین دور تارستخیز  
 خدایش نگہدار بادا مدام عدویش فنا تا بروز قیام

در کتب سیر و آثار و تواریخ سلاطین عالی مقام مورخین راست گفتار  
 و سخن گزاران فصاحت شعار در تعریف عہد سلطنت و کامرانی خاقان چنگیزی  
 نواد سلطان حسین میرزا بایقرا انار الله برہانہ داستاها نوشته اند و از جمعیت اهل  
 استعداد و ارباب کالات و بسط و بساط عیش و نشاط و آسایش طبقات سپاهی  
 و رعیت و معموری و امنیت مملکت و وفور اسباب طرب و عشرت و امثال ذلك  
 فصول و حکایات پرداخته اگر ارباب عقل و دانش و اصحاب بصیرت و بنیش  
 سخاوت و شجاعت و عدالت و حکمت و صفات حمیدہ و اخلاق پسندیده خاقان  
 سکندر اقبال را ملاحظہ نمایند و خصوصیات این عہد و زمان را از جزویات  
 و کلیات مشاھدہ فرمایند بحکم خرد خرده دان این زمان برابر آن زمان ترجیح خواهند  
 داد چه این جمعیت و کثرت مردم ایران و وفور ارباب دانش و عرفان در منتهای  
 ممالک مندوستان کہ بولایت تلنگانہ اشتہار دارد از مراسم و عواطف خاقان  
 سکندر شان واقع شده اگر در شهر ہری و ولایت خراسان وقوع یافته باشد  
 جای تعریف و تحسین است چه جای این مملکت کہ بطریق اولی سزاوار کمال  
 تعریف و تحسین خواهد بود چون اعلی حضرت خاقان سکندر شانی باطبقات  
 انسان و کافہ عالمیان در مقام عطوفت و شفقت اند و از مراسم عام خاقان سکندر  
 مقام مردم دور و نزدیک و ترک و تاجیک مہرہ منده میگردند جمعی کہ بسمت

(۱) کرده است -

(۱) کرده است -

قراچی و نسبت خویشی موسوم اند بطریق اولی از الطاف بی غایت شاهانه و توجهات خسروانه گامیاب اند شاهد این حال و مصداق این مقال آنکه از جمله منسوبان این دودمان رفیع الشان و والده سیده ماجده و همشیره عقیقه صالحه خاقان جنت مکان که جده و عمه خاقان سکندر شاند از ابتداء سلطنت خاقان مغفور مبرور بکمال عزت و فراغت تعیش مینمودند و از اول سال جلوس سعادت ما نوس بادشاه سکندر اقبال بر نسبت سابق دقیقه از دقائق تعظیم و تکریم ایشان فرو گذاشت نمی فرمودند خصوصاً به جده سیده معظمه کمال اکرام و احترام میفرمودند و بالتماس ایشان منصب جلیل القدر پیشوائی به داماد ایشان شاه محمد تفویض فرمودند چنانچه در طی تحریر و قایم سال اول جلوس خسروی سمت گذارش یافته و با وجود عدم قابلیت و استعداد این خدمت شریف المرتبت قریب بدو سال بنا بر انجام ملتمس جده مکرمه منصب رفیع مذکور با او بود و شاه خوندکار پسر شاه محمد را بر نسبت سابق کمال عزت و احترام مینمودند و همشیره جده معظمه مکرمه که زوجه میر قطب الدین نعمت الله دشتکی شیرازی بود با صبیئه او که بعقد نکاح میرزا شریف شهرستانی صفاهانی در آمده بود معزز و مکرم داشته مشاھره و مواجب لایق مقرر داشتند و احوال ایشان چنان شد که این دوسیده عفت و عصمت پناه را با صبیهای ایشان دستگاہ زیاده از خواهش ایشان بهم رسیده بود زیرا که شاه محمد را مشاھره پیشوائی دوازده هزار هون و مشاھره شاه خوندکار هفت هزار هون و خرج خانۀ ایشان تادر این عهد شش هزار هون و بجهت خرج اهل البیت میر قطب الدین نعمت الله قریب هزار هون مقرر نمودند و دیهای معمور تنخواه دادند چنانچه قریب پنجاه هزار هون هر سال بایشان میر سید و با عزت و احترام تمام روزگار میگذرا نیندند و عالیحضرت مهد علیا و والده مکرمه خاقان سکندر اعتبار بعد از آنکه جلوس فرزند ارجمند شهریار بر تخت سلطنت خورشید آثار واقع شد یکساعت از خدمت نور دیده عالمیان جدائی نمیفرمودند و دل و جان را بهر دم تثار مینمود (۱) جده سیده مکرمه در

(۱) می نمودند -

مفارقت فرزند مغفور مبرور خود سوخته و گداخته بودند تا آنکه بعد از یک چندی اراده نمودند که از دولتخانه گیتی نشانه بر آمده بخانه شاه خوندکار و صبیہ معظمه خود تشریف برند و خاقان سکندر اقتدار در مقام اعتدال ایشان در آمده با نواع ملاحظت تسلی بخش خاطر حزین ایشان میگردد یکنند و در حرمت و عزت ایشان می افزودند و آن سیده عظمی را خور سندی حاصل نمیشد تا آخر از دولتخانه عالیہ بر آمده بمنزل صبیۀ خود تشریف بردند و جمیع اموال و اسباب و تجملات خود را که مبلغهای کلی میشد با آنجا نقل فرمودند خاقان سکندر شان رضای خاطر ایشان را مرعی داشته کمال محبت و مرحمت نسبت بایشان مینمودند و بجهت اخراجات جده مکرمه جمیع دیهای ایشان را برقرار داشته کل ما محتاج ایشان را سرانجام نموده از دولتخانه عالیہ صبح و شام طبهای (۱) اطعمه و اشربه ارسال میداشتند و در هیچ امری نسبت بحال ایشان مضایقه نمی نمودند و هر چند روز بدیدن جده و عمه تشریف حضور از زانی داشته کمال محبت و مرحمت و عطوفت بظهور می رسانیدند تا آنکه شاه خوندکار بزرگ شده بسرحد بلوغ رسید جده و والده اش صبیۀ مغفرت شعار ملک التجار را بجهت او خواستگاری کردند و خاقان سکندر شان مبلغ کلی از نقد و جنس بجهت جشن و میزبانی کد خدائی او مرحمت کرده تشریفات بهمۀ آنجماعت عنایت نموده مشار الیه بعد از این در کمال عزت و حرمت زیاده بر نسبت سابق بدیوان اعلی آمد و رفت میکرد و محل جلوس او نزدیک اورنگ خورشید رنگ مقرر گردید و خاقان سکندر فرهنگ محبت و لطف و اخوت بحال مشار الیه بتقدیم می رسانیدند تا از گردش فلک دوار در سال دهم جلوس سعادت مانوس در آوان شباب و اول جوانی جهان فانی را وداع نموده عمر عزیز را بملازمان خاقان سکندر شان بخشید عالیحضرت خاقانی بعد از این قضیه تفقدات و دلجویی نسبت بجده و عمه فرموده دیهای تنخواه مرحوم مذکور را بایشان گذاشتند و بر اخراجات ایشان افزودند و بعد از اندک روزی که شاه محمد که مدتی بود که بنا بر ظهور بیوقتی و نادانی معزول

(۱) طبق های -

(۱) طبق های -

شده بود و از اهل بیت نیز جدائی اختیار نموده از گوشه خانه بر نمی آمد و بطور خود در منزل میگذرانید متوجه عالم عقبی شد در این وقت نیز اعلیحضرت خاقان سکندر شان شفقت های گوناگون بحال جده و عمه نموده رفع ملال از خاطر ایشان نموده و همیشه متوجه حال ایشان بودند چون جده سیده از رفتن داماد و نبیره که غایت خور سندی و تعلق بایشان داشت حزین و غمین بوده لوح سینه را از تعلقات مصفا گردانیده در منزل مسجدی ساخته صبح و شام بلکه علی الدوام بعبادت خالق جسم و جان و موجد زمین و آسمان اشتغال مینمود در آن اثنا فکر اعظم عبادات در خاطرش خطور نموده اراده حج بیت الله الحرام و طواف روضه حضرت سید الانام و زیارت مرقد مطهر ابن عم و وصی برگزیده ملک علام و تقبیل عتبات طاهره سایر ائمه علیهم الصلوات و السلام تصمیم نموده از خاقان سکندر احتشام رخصت خود و همشیره و صیهارا خواست و در این باب مبالغه را از حد گذرانید اگر چه سلاطین عظیم الشان این سلسله علیه رفیعه این قسم پردگیان سر اداق عزت را رخصت سفر نداده خصوصا سفر ولایتی که در تصرف پادشاه دیگر باشد اما خاقان سکندر شان بواسطه رعایت د و امر شگرف التماس ایشان را بعارض قبول در آوردند اول رعایت شرع شریف دین محمدی که حج بر ایشان واجب بود و وجوب امر معروف تقاضا آن مینمود که اگر ایشان از رفتن سفر خیر البلاد ابا و امتناع نمایند ایشان را با اختیار خود نگذاشته جبراً قهرأ روانه مکه معظمه نمایند و هرگاه ایشان خود اراده این امر شریف واجب نموده باشند و در باب رخصت خود نهایت الحاح نمایند اگر تجویز رفتن ایشان نه کرده مضایقه فرمائید در مظلمه ترك واجب با ایشان شریک بوده در روز باز خواست اعمال یوم الحساب افعال در معرض خطاب بادشاه بی زوال و محل عتاب حضرت ایزد تعالی (۱) در آیند دوم آنکه (۲) رعایت صلح و رحم و رضای خاطر ایشان مرعی ندارند چه هرگاه ایشان خیر و خوبی آخرت خود را در این دانسته اراده امری کنند خالق جسم و جان و پروردگار عالمیان بر ایشان واجب فرموده اگر

(۱) متعال (۲) آن که اگر رعایت -

- رفته - (۱)

در مقام ممانعت در آیند و ایشان را ازان اراده متصرف (۱) سازند عبد الخاق و الخلاق مصیب و نیکو کار نباشند بنا بر رعایت این دو امر از صمیم قلب ایشانرا مرخص ساخته انواع توجهات نسبت بایشان فرمودند و با آنکه معلوم عالمیان بود که سامان و جمعیت ایشان به مبلغهای کلی میرسد و هر یک از ایشان را تجمعات موفور هست جمیعاً بایشان جمع نمایند و از زانی داشتند و مبلغ بیست هزار هون نقد از خزانه عامره بر آورده بجهت راه خر سفر خیر اثر مرحمت کردند و بر این مکرمت افزوده حکم معلی نافذ نمودند که جمیع دیه های ایشان را چنان که پیشتر مذکور شد بر قرار دارند و حاصل آن ولایت بجهت ایشان جمع نمایند تا معاودت ایشان و چون لازم بود که بکبر سن و فضل علم و صلاح و تقوی محلی باشد رفیق ایشان بکنند سیادت پناه فضیلت دستگاه افضی القضای میرند ظهیر الدین محمد نجفی قاضی معسکر ظفر اثر را تعیین نمودند و مشارالیه را با ولد خلفش میر میران که قبل از این بمنصب دبیری سرافراز شده در سلك مجالسیان تشریفات حضور موفور السرور منتظم گردیده بود بحضور اشرف طلب نموده به فاخر نوازش کردند و بر مشاخره سابق ایشان سوائی که عبارت از ربع آنچه مقررست افزودند و بجهت خرج راه شریعت پناه مبلغ هفت هزار هون مرحمت کردند و چند نفر از مجالسیان دولت محل و ساجداران را مشاخره دو ساله لقدمه (۲) عنایت فرمودند به بعضی از طالب علمان غیر از چاکر را بجهت همراهی هزار هون مرحمت انعام کرده رفیق مشارالیه کردند که در مدت رفتن و مراجعت نمودن بخدمات مرجوعه قیام نمایند و سفر مبارک ایشان در غره رجب المرجب سنه مذکوره اتفاق افتاد که از راه بندر معموره مجهول پن روانه شدند و وزارت پناه خیرات خان را تشریف مرحمت نمودند که همراه ایشان بوده یا بندر معموره برساند و در همین موسم در کشتی مفخر التجاری شیخ ملک محمد شیرازی که از زمره تجار معتبره و از متوطنین آنجا است روانه سازد و بجهت سفر ایشان سامان و استعداد کشتی نموده روانه بندر عباسی

(۱) منصرف - (۲) مقدمه یعنی بطور پیشگی -



گرداند و از آنجا به نجف اشرف و کربلای معلی رفته و زیارت آن دو مرقد مطهر و زیارت عتبات ائمه دیگر که در عراق عرب ند نموده ان شاء الله بمکه معظمه و مدینه مکرمه روانه شوند تا ثنوبات این مبرات و اجر این حسنات که خسرو (۱) سکندر صفات نسبت بطبقات آدمیان و کافه عالمیان عموما صدور می یابد پروردگار عالمیان عمر طبیعی و سلطنت ابدی شامل ذات ملک صفات خسرو سکندر اقتدار بگرداناد و آثار این اطوار در جراید روزگار ثبت گردیده در ازمنه و اعصار آتیه در السنه و افواه عالمیان ساری و جاری باشد امیدواری از خالق انفس و آفاق و بادشاه علی الاطلاق چنانست که احسان و اکرام خسرو سکندر مقام نسبت به طبقات انام الی یوم القیام در مراتب از دیاد بوده دشمنان و اعادی جاه و جلالش شکسته حال و تباه گرداند - (ذکر تمه قضایای این سنه) در غره ذی القعدة این سنه دنیای عین الملکی از نصیر الملك دکنی که بجهت بیماری و ضعف بسیار از ملازمت و خدمت متقاعد شده بود گرفته بمقرب الحضرت (۲) السلطانی میان علی اکبر جنیدی دکنی (۳) از مردم نجیب دکن است و پدران او بخدمات حضور سرفراز بوده اند امثال تفویض شد و مشارالیهما که از اهل دکن اند باین دو خدمت سرفراز و از و اقربان ممتاز شدند -

(ذکر بعضی از فضلا و اعیان دار السلطنته که در سنه

مذکوره بعالم بقاروان گردیده اند)

از انجمله ملا خلی شو ستریت که از فضلا و شعراء دار السلطنته بود و قریب بیست و پنجسال بود که دفعه دوم بدار السلطنته آمده اقامت داشت یگچندی در عهد سلطنت خاقان مغفور مبرور نور الله مضجعه بمنصب تدریس مدرسه دار الشفاء سرفراز بود و در این زمان خاقان سکندر شان در مقام ترقی او در آمده او را در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند در این وقت نیز درس علوم معقول و منقول و فنون ریاضی میگفت و جمعی از اکابر زادهها (۱) که از خسرو (۲) السلطانیه - (۳) دکنی که از -

و طلبه علم از او مستفید میگرددیدند و از علم جفر و اعداد نیز بهره تمام داشت و بعض اوقات اعلیحضرت خاقان سکندر شان بخدمات مقابله و تصحیح کتب علمی و خواندن ادعیه و اعمال جفر او را مشغول میداشتند و اشعار مرغوب از قصیده و غزل و قطعه و رباعی و مثنوی در صفاخ روزگار از او بیادگار مانده و نواب علامی پیشوا الزمان تذکره اعیان و اکابری که باستعداد و طبع نظم موصوف بوده اند و مدح خاقان مبرور مغفور نور الله مرقدش (۱) میکرده اند ترتیب داده اند در آن تذکره فضایل و کمالات مولوی را که دفعه اول بدار السلطنته آمده بوده مرقوم نموده اند و قصاید غرا و مقطعات و ترکیب بندخوش ادارا که در مدح خاقان مبرور بنظم در آورده ثبت کرده اند در اوایل سنه مذکوره بعالم عقی توجیه نمود و علما و فضلا دار السلطنته همراه جنازه او رفته در دار السلطنته دفن ساختند (و دیگر) سیادت پناه مغفوری میر سید محمد اسفراینی که دفعه دوم در سال چهارم جلوس اعلیحضرت خاقان از جانب آگره آمدند چنانچه در وقایع آن سال مرقوم قلم سواخ رقم گردید و اعلیحضرت خاقانی غایت التفات بمشارالیه فرموده بر نسبت زمان خاقان مغفور مشاهره و محل جلوس او را نزدیک اورنگ خلافت مقرر فرموده بودند و مدت چند سال بعزت و فراغت میگذرانید و بحسن سلوک و وسعت خلق از اقربان و اکابر و اعیان امتیاز داشت بنابراین مقبول طبایع خاص و عام بود و بخدمت پادشاهان نافذ فرمان ایران و هندوستان و بلاد دگر که رسیده عزت و احترام او نموده بودند و دفعه اخیر که بدار السلطنته آمد می گفت که خوش ترین اقالیم جهان و بهترین ممالک سلاطین عظیم الشان دار السلطنته حیدرآباد جنت نها داست و ملازمت پادشاه سکندر چشم دل نشین تراز صحبت پادشاهان عالم است و هر سال مبلغها بطریق انعام غیر مشاهره با و میر سید و دو بادشاه ایران خلیعتهای فاخر و چند سر اسپ قیمتی برای مشارالیه فرستاده در فرمان معلی توجهات بشیاء عمومی الیه فرموده بودند و هرچه بید تصرف میر مذکور درمی آمد خرج مینمود معهدنا مبلغ دیگر قرض میکرد تادر هجدهم ماه ربیع الاول

سنه مذکور کوفت اعضا و پاشدت تمام پیدا کرده و مداوای اطبا مفید نیامده  
بعالم عقبی توجه نمود و جمیع اکابر و اعیان با اتفاق نواب علامی فهامی تشییع  
جنازه او نموده مدفون ساختند و ارباب طبع در قضیه رحلت آن سید بزرگوار  
مرثیه ها گفته اند و بعضی منیل بتاریخ نمودند و راقم این مسودات نیز قطعه  
گفته این بیت را که تاریخ در آن است مرقوم نموده - (بیت)  
چو تاریخ فوتش به جستم خرد گفتم بملك بقارفته سید محمد (۱۰۴۷)  
و اعلیحضرت متوجه فرزند ان مرحومی شده سه هزار هون تنخواه  
مرحمت فرمودند و پسر بزرگ میر ابو القاسم نام که داماد افضی القضائی قاضی  
ظهیرالدین محمد است در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند و چاکری در پسر  
دیگر در دولت محل تعیین فرمودند (و دیگری) میرزا محمد جوهری بهترین است  
و احوال او بتقریبات مذکور شده چون میر حفظ الله حاجب عالیحضرت  
شاه جهان را روانه مینمودند اور تشریف حجابت پادشاه د هلی و رفاقت میر  
مشار الیه مرحمت کردند و او بیرون دار السلطنه رفته بکار سازی مشغول بود  
که بیماری اول اشتداد یافته در حالت نزع اور بشهر آوردند در همان شب سفر  
عالم بقا نمود و در پهلوی برادرش میرزا اسد الله کرک یراق مدفون ساختند  
و ترکه و اموال او بموجب وصیت بمیرزا عبد الغنی برادر دیگرش منتقل شد  
(دیگری) میرزا حمزه استرآبادیست برادر زاده میرزا بیگ فندر سکی که  
در زمان خاقان مغفور از جانب ایران آمده در سلك مجلسیان دولت محل  
انتظام یافت و در همان ایام بتقریب دامادی غفران پناه میر مجد الدین محمد ولد میر  
محمد مومن بمرتبہ امارت رسید و مدت چند سال در خدمت خاقان مغفور و چند  
سال در عهد دولت ابد پیوند گذراندند و اکثر اوقات بمنصب سرداری و امارت  
سرافراز بود و چند ماهی منصب رفیع سرخیلی با و مرجوع بود و بعد از ان  
در سلك مجلسیان حضور منتظم شده در اینوقت حواله دار قلعه مبارکه محمد انگر  
شده بود مرض اسهال بهم رسانیده در ماه شوال برحمت ایزدی پیوست  
و در دایره میر محمد مومن مدفون شد اعلیحضرت خاقان پسر برادر اورا که

از استرآباد آمده بود در سلك محلداران مقرر داشتند و حواله داری قلعه را  
به بعضی از ملازمان و غلامان رجوع فرمودند (و دیگری) عمده السادات  
و الفضلا میرزا فضل الله شیرازیست که از سادات دست غیب شیراز و از  
نجبا و اعیان دار المملك فارس بوده در اوایل سلطنت خاقان سکندر شان بدار  
السلطنه آمده در سلك مجلسیان حضور انتظام یافت و بغایت معزز و بکمال علم  
و فضل و صلاح موصوف بود و در اثبات مذهب شیعه هزار حدیث از کتب  
احادیث شیعه و سنی انتخاب نموده بزبان فارسی شرح و بیان آن کرده تالیفی  
مینمود که کوفت سابق او شدت نموده بدار البقارفت و جمیع علما و فضلا بانواب  
علامی تشییع جنازه او نموده در قبرستان دار السلطنه دفن کردند چون وارثی  
در این ملک نداشت امر معلی نفاذ یافت که متروکات اورا بامینی بسپارند تا وارثی  
از شیراز بیاید یا بشیراز بفرستند (و دیگری) شیخ هارون جزایر است که  
مدرس اهل لنگر فیض اثر و مسلمین این شهر و فقیه یعدیل عادل و بصلاح  
و تقوی موصوف بود و قریب سی سال به نشر علم فقه و دعای از دیاد جاه  
و جلال ایندولت اشتغال داشت در ماه ذی قعدة سنه مذکوره برحمت ایزدی  
و اصل شد و نواب علامی متوجه فرزندان او شده بر نسبت سابق از لنگر فیض  
اثر و وظیفه مقرر کردند (دیگری) ملا تقیای شیرازیست که در زمان خاقان فردوس  
آشیان در سلك مجلسیان حضور منتظم یافته بحجابت مقیمی خانه نظام شاه تعیین  
شد و مدتی بوجه مرضی بآن خدمت قیام نمود و بعد از انتقال آن دولت بدار السلطنه  
آمده یکچندی در سلك مجلسیان بود در آن ایام که اعلیحضرت شاه جهان بدولت  
آباد آمدند مشار الیه را باستعداد تمام با چند زنجیر فیل نامی و تحف گرامی بخدمت  
شاه جهان فرستادند و او در دولت آباد بخدمت پادشاه رسیده تحف و هدایا را  
گذراندند مورد توجهات خسروانه گردید و بعد از آن بحجابت مقیمی آن  
درگاه مقرر شده در ملازمت ارددی گیهان پوی به آگره رفت و در آنجا  
بمرض ضیق النفس برحمت حق پیوست و ترکه او از کتب و اموال در سرکار  
پادشاه آنجا ضبط شد (دیگری) از غلامان و ملکان عالیشان ملک عنبر سر

جامدار است که احوال او بتقریبات مذکور شده در ذیقعده سنه مذکور عمر را بملازمان پایه سریر بخشید و دنیای يك لك هون او را امانت نموده جامدارخانه عامره را بحواله ملك آدم کردند و فیانخانه و طویل و خدمات دیگر که بازر جوع بود بملازمان دیگر تفویض نمودند (و دیگری) حسن بیگ شیراز بست که از اول زمان سلطنت خاقان سکندر اقبال کوتوال دار السلطنة بود و کمال استقلال در این منصب رفیع یافته و گوی تفوق از امثال خود ربوده بود و مورد توجهات میگردد به تحریک بعضی از ارکان دولت و به سبب از اسباب منصب کوتوالی را به صفی قلی بیگ (۱) حواله دار لشکر کابخانه بود تفویض یافت و حسن بیگ را بعد از عزل به سرکار ساختن یکطرف قصر حیات محل مقرر نمودند و مشار الیه صبح تا شام در کار عمارت اهتمام تمام میکرد و امیدوار بود که بعد از این بمنصب عالیه سرافراز گردد که در مرض اسهال عمر خود را فدای ملازمان پادشاهی نمود و در مسجدی که نزدیک بخانه او ست مدفون گردید اعلیحضرت خاقانی فرزندان او را بحضور طلبیده به تشریف نوازش فرمودند و دو پسر او را در سلك مجلسیان دولت محل سرافراز نموده هزار هون مشاخره نموده دیهی تنخواه دادند و مشهور بود که سامان او يك لك هون میرسید همه را بفرزندان او وا گذاشتند و سلسله علیه رفیعه قلب شاهی باین شیوه مرضیه بین السلاطین (۲) العالم اشتهار و اختصاص دارند که مطلقاً نظر کیمیا اثر ایشان بر احوال و متروکات ملازمان نبوده اگر چه گنجها اندوخته باشند بورثه ایشان باز گذاشته اند و اگر ورثه بنوده کل ما بعرف و تمام نقود و اجناس را ضبط نموده اند تا وارث یا وکیل وارث آمده تصرف نمایند چنانچه در عهد خسرو زمان چند بزرگ متمول صاحب ثروت که بمنصب عالیه سرافراز بودند و عمر را فدای ملازمان درگاه نموده بعالم بقارفتند تمام تیممات و اموال موفور ایشان بورثه ایشان انتقال یافت امیدواری از حضرت باری تعالی چنان است که در ازای این اکرام و احسان که از خسرو زمان نسبت بکافه آدمیان صدور می یابد عمر طبیعی و صحت ذات خجسته صفات کرامت نماید و بارگاه (۱) که حواله دار - (۲) بین سلاطین العالم -

حشمت و سلطنتش را از حوادث و آفات در حفظ و حمایت خود بداد اراد بجزمت نبی الاکرم و آله الامجاد (۱) -  
 ( ذکر قضایای میمنت مآل سال چهاردهم جلوس سعادت مانوس خاقان سکندرشان که موافق سنه ثمان و اربعین و الف هجریست )  
 بر عقلای بنی نوع انسان که مستمعان اخبار سلاطین عظیم الشانند مکشوف و عیان می سازد که در این سال سعادت مآل و الده امجد اکرم پسندیده خصال اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال اراده نمودند که قریب به محل حرم محترم عمارت رفیع و سیعی که شایستگی جلوس سرا پرده نشینان بارگاه عفت و خاصگیان سر اداق عزت خاقان سکندر منزلت داشته باشد بنا فرمایند اگر چه در حرم معلی عمارات عالی و منازل متعالی است اما چنان نبود که مرضی طبع شریف آن محزره عظمی باشد پس جانی که قابلیت عمارت دلخواه باشد بنظر احتیاط در آورده نزدیک بقصر سیهر منظر امان محل اراده بنای قصری نموده مقرب سر بر رفعت اساس ملك الماس حواله دار عماران را امر نمودند که داستان (۲)  
 بناء و معماران را حاضر نموده طرح بکشند پس آنجماعت ماهر طرحی عمارت که مشتمل بر چهار طبقه باشد کشیده بنظر ملازمان بارگاه خاقان سکندر دستگاه در آوردند اعلیحضرت خاقانی ملاحظه آن طرح نموده امر فرمودند که بر بالای طبقه چهارم که ترتیب خواهد یافت طرح چهار عمارت عالی که رو به چهار جانب مشرق و مغرب و جنوب و شمال باشد با ایوانهای وسیع و مند پهای رفیع و نشیمنهای خاص و غرفها ساخته طنبتی طویل و عریض در میان آن بنا نمایند و آصفجاهی میر محمد سید سرخیل شاهی را تشریف سرکاری ساختن آن قصرهای فلک نما مرحمت شد و مشار الیه حسب الامر جهان مطاع مهندسان کاردان و معماران نادر الزمان سرکار اشرف رابکار مشغول ساخته صبح و شام بلکه علی الدوام باهتمام این خدمت اشتغال نمود و چهار قصر عالی با ایوانها و مندپها و نشیمنها بر بالای چهار طبقه ترتیب یافت و در میان چهار عمارت طنبتی و وسیع طویل پرداخته شد و در تحت آن حمای بطرح دلنشین و تکلفات موفور اتمام یافت (۱) بجزمت نبی و آله الامجاد - (۲) استادان -

و کاری که بسالها بایست بانمام رسد در مدت یکسال مانند کوه رفیعی آن عمارت را برافراختند و بعد از این امر معلی (۱) شد که طنبتی مذکور را استادان نقاش عراقی و هندی که هر یک مانی زمان توانند بود بطرح دلفریب نقاشی نمایند و استادان ارژنگ رقم بطلا و لاجورد و رنگهای غیر مکرر در آن طنبتی شاه نشین به جلسهای بزم و معرکهای رزم و شکار گاهها و غیره نقاشی نمودند و آن طنبتی را چون گلشن ارم و روضه خورنق بنقش و نکار آراستند و در ماه ربیع الاول سنه مذکوره این نیز به یمن ثوجهات خسروی تمام شد و نام نامی آن قصر را حیات محل قرار دادند و شعرای فصاحت و بلاغت شعار و سخن سنجان نادره گفتار دار السلطنته قطعه‌های غرا در تعریف و توصیف قصر حیات محل گفته اکثر را مذیل بتاریخ که لفظ حیات محل در آن بود ساختند و بعضی از آنها با حسن الکتاب مولانا عرب خوشنویس شیرازی که از زمره خوش نویسان کتابخانه عامره است و روزی هزار و هزار و ششصد بیت کتابت نستعلیق می کند و معینا قطعه نویسی خوب و کتابه نویسی با اسلوب است مرحمت فرمودند که کتابه نویسد تادر تخته و سنگ نقر نموده در طنبتی و پیشگاه عمارات نصب نمایند و چند مصرع تاریخ که از قطعها راقم این مسودات شنیده بود مرقوم نمود اول ملا حکمی شیرازی قطعه گفته که این مصرع تاریخ گردیده است (ع) -

محل پادشاه ملک و دین حیات محل

و محمد قاسم نویدی این مصرع تاریخ را بطریق تعمیه گفته - (مصرع)

گلشن آسمان حیات محل

و دیگری گفته که -

(ع) نامش از آسمان حیات محل میرزا روزیهان صفاهانی گفته

(ع) که شد حیات محل از محال سلطانی

و راقم این مسودات نیز قطعه گفته تاریخ در آن درج نموده بود مرقوم ساخت اگرچه در جنب این تاریخها نوشتن آن از این قبیل است که .

(۱) معلی صادر شد -

(ع) بردسته گل نیز به بندند گیارا

بنا بر این تجویز نمود (قطعه)

خسرو عهد شاه عبدالله که بود پادشاه دین و دول

ساخت قصری که زیر پایه او پست بنمود آسمان زحل

از فرازش توان جهان دیدن هست جام جهان نما بمنزل

از قدوم خدیو مهر غدار گشته این قصر همچو برج حمل

تا بود عرش بر فراز فلک باد قصر شهی مصون زخلل

بهر تاریخ گفت هاتف غیب قصر سلطان بود حیات محل

بالجمله بعد از اتمام تکلفات آنقصر عالی علیا حضرت ناموس العالمین اراده نمودند که اعلیحضرت خاقانی را بآن محل دلکشا آورده ضیافت نمایند پس سطح آن قصرها را قریب بدویست جفت قالی زربفت و ابریشمین و پشمین جو سقا هه و کرمانی بیست گزی و سی گزی فرش نموده نمود یکتاهای نفیس بر صدر آنها گسترده و سقف آنها به مخمل و اطلس پوشیده طاقچه‌های آنها بظروف و آوانی چینی و فغفوری و انواع تکلفات آراسته ساعت سعیدی اختیار کرده التماس نمودند که خاقان سکندرشان با جمیع امرا و وزرا و مجلسیان و سایر چاکران بآداب و قانون سواری از در دولتخانه عالیه شیر علی برآمده از در بندی که بجهت قصر حیات محل در میدان و سبب الفضا دربار ترتیب داده اند در آیند و اعلیحضرت خاقانی التماس ایشانرا با جابت مقرون ساخته در سلخ ماه ربیع الاول براسپ جهان نورد سپهر نمود مانند آفتاب تابان سوار شده طلعت مهر اضاعت از انوار یزدانی فروزان و پرتوش بر عالمیان تابان از دروازه عالیه شیر علی برآمده جمیع اعیان و سایر مقربان و مجلسیان و امرا و وزرا در رکاب دولت ظفر قرین و جناب آصف جا هی مملکت مداری پیش پیش با اهتمام پرداخته و تمام میدان و سبب را در صفا چون سطح آئینه ساخته و سر نوبتان مریخ صرلت بآداب و توزک لشکر مشغول شده بدر بند محل رسیدند و مملکت مداری با بعضی از معتمدان خاص از جانب علیا حضرت پا انداز

مخمل و زر بفت گسترده و از در بند اول تا قصر فلک منظر که قریب هزار  
گز مسافت باشد مشتمل بر هشت در بند پای انداز کشیدند و در هر در بند  
یک زنجیر فیل و چند سر اسب و چند شتر و اجناس ما کوله خرمن خرمن کرده  
تصدق کردند و اعلی حضرت خاقانی با کمال عظمت و شان و شوکت سلطنت از هر  
در بند فلک مانند گذشته در محل در بند جمعی از چاکران بتوعی که در دولخانه  
عالیه خدمت ایشان مقرر است قیام نمودند و ملکان رفیع مکان و عهدداران  
دروازه حرم محترم هر یک با خوانجهای زر و جواهر و نقایس آتشه رسیده نثار  
و پا انداز مجدد نمودند اعلی حضرت خاقانی از ابرش صبار قنار فرود آمده از  
قدوم بهجت لزوم پایهای نرد بان آن قصر را چون خشت مهر و ماه نور ضیاء  
بخشیدند و قریب صد زینه پایه را تا بالا همه زر بفت قیمتی گسترده بودند  
اعلی حضرت خاقانی بر آن قصر بر آمده پیشوا الزمانی و بعضی از مقرران را  
رخصت دادند که بالا آیند قصر فلک رفعت از انوار شمشیر طلعت آن زیب  
دهنده اورنگ و اکلیل پرنور گشت در بالای طبقه اعلا بر اورنگ سلطنت  
قرار گرفتند و مقرران عظام و مخصوصان لازم الاحترام در محل و مقام خود  
قیام نمودند و زبان فصاحت بیان بمبارکباد و تهنیت کشودند و توصیف طرح  
دلپذیر و تعریف این قصر سپهر نظیر عبارات سنجیده نمودند و پیشکشهای لایق  
کشیدند و از جانب علیا حضرت والده امجد اکرم یک زنجیر فیل بزرگ با  
زنجیر و یراق طلا و دوسر اسب عربی فرد اول با یراق مرصع و کمر پته (۱) مرصع  
بجواهر قیمتی و چند طبق و خوان از آتشه زر بفت عراقی و مخمل فرنگی و غیره  
و چهارده دست رخت فاخر که به زرتار بطراحی دوخته شده و چادرهای  
حاشیه منقش که بزر تار و ابریشم بکمال تکلف کشیده کرده شده و دیتهای قیمتی  
و تحف دیگر گذرانیده شد و آصفجاهی مملکت مداری یکمده تخته پلنگ تمام  
طلا با متعلقات و لوازم آن که همه از طلا مرتب شده و تخمیناً دوازده من طلا  
خالص احمر بکار رفته بود و طلا آلات دیگر با تحف مرغوبه و آتشه نقیسه  
گذرانید و چون جناب آصفجاه اهتمام تمام در اتمام عمارت و سرانجام مایحتاج  
(۱) یعنی کمر بند -

و لوازم آن نموده بود از جانب علیا حضرت ناموس العالمین تشریف خاص  
الخاص و اسب با زین زرین و یک شلسله فیل و کمر شمشیر مرصع عنایت شد و ملک  
الملامس حواله دار معماران را خلعت فاخر مرحمت شد و بعضی از اهل این خدمت  
را تشریف های علی قدر مراتبهم داده شد و بعد ازین مجلسیان عظام و سلحدار  
مخلداران بترتیب خدمت فوج فوج بر بالای طبقات آن قصر بر آمده بکورش  
قیام نمودند و آرزو حکم جها نمطاع شرف نفاذ یافته بود که جمیع ملازمان بارگاه  
فلک اشتباه از اعلی و اواسط و ادنی ملبس بلباس الوان نشده رخصت سفید  
پوشند چون جوق جوق بلوازم خدمت میپرداختند ملکان و عهده داران بادیه  
های طلا و نقره را از زعفران طرب افزا و مشک آذوقه پر ساخته و خوانجهای  
عبیر و انواع خوشبوی بر سردست داشته سینه و بر هر یک را بزعفران رنگین  
میساختند و مشک و خوشبوئها بر سینه و بر ایشان می مالیدند بعد از ادای  
مراسم عبودیت بمحل خدمت مراجعت مینمودند و بعد از این مراتب سفره  
عامی که بانواع تکلفات مطعومه و ما کوله و حلویات و تنقلات متنوعه چاشنی  
گیران و خوانسالاران ترتیب داده بودند یک هزار لنگری طعام بطول چهار  
صد گز سفره کشیده شده بود امر معلی نافذ شد که بانواب اعلامی فهامی جمیع  
مقرران عظام و سایر ملازمان خاص و عام بر آن مایده رفته صرف نمایند بعد  
از صرف نمودن طعام شرابدار خواص خوانجهای تنبول که اوراق آنرا با اوراق  
طلا دسته بسته و فوفل و کات را با مشک و طلا مزوج نموده بهر کس دادند  
و آنروز تا شام طبقات انام فصل فصل بر آن سفره می آوردند و چاشنی گیران  
بر سر پای ایستاده بآن نعمتهای غیر متناهی اشتغال داشتند و روز دیگر علیا  
حضرت ناموس العالمین امر نمودند که چند هزار طبله از تنقلات متنوعه ملونه  
که ترتیب یافته بود بمنازل حجاب عظیم الشان و وزراء رفیع مکان و مجلسیان  
عظام و مقرران کرام علی قدر مراتبهم از صد طبله تاده که هر یک از پنج من  
تا یک بوزن بود ببرند حب الامر ملازمان خاص بمنازل ایشان بردند و از آن  
جشن و میزبانی جمیع افراد انسان از خاص و عام بهره مند گردیدند و بدعا

و ثنای پادشاه سکندر بارگاه مشغول شدند -

( ذکر آمدن حاجب شاهزاده اعظم او رنگزب بدار السلطنه )

قبل ازین مرقوم گردیده بنده رضا ازین دولتخانه عالیله نادم و خاین روان شد و از جانب پادشاه خط عزل بر رخسار حال او کشیده شده سیاده پناه قاضی عزیز الدهر ولد قاضی عبدالعزیز را تعیین نموده بودند که از جانب شاهزاده اعظم بدار السلطنه بحجابت مقیمی بیاید و مشارالیه باین خدمت منصوب شده روانه این جانب گردید چون بحوالی دار السلطنه رسید بعضی از سرنوستان را باستقبال فرستادند که بلوازم مهمانی قیام نمایند و او را در عمارت باغ خیرات آباد فروه آورده بدرگاه گیتی پناه معلوم نماید و بعد از فراغ امر ضیافت و رسیدن او بمحل مذکور اعلیحضرت خاقان بتاریخ دوازدهم صفر سنه مذکور متوجه سواری شده بآداب و قانون سلطنت بنوعی که در سواریهای سابق مذکور شده روانه گردیدند و در آن مقام بهشت ارتسام فرود آمده ملاقات حاجب مذکور گرفتند و او تحفه شاهزاده اعظم را گذرانیده از خود نیز چند سر اسپ و تحف دیگر پیشکش نمود و به تشریف و دوسر اسپ نوازش یافت و خاقان سکندر شان بدولت و اقبال بدولتخانه گیتی نشانه مراجعت نمودند و مشارالیه را داخل شهر ساخته در منزل ملا محمد علی دبیر فرود آوردند و همیشه بتوجهات خسروی سرافراز است و چون بنده رضا بواسطه اعراف (۱) از جاده ادب مستوجب سیاست شده بود مشارالیه در مراسم حسن سلوک رفیعه (۲) فرو گذاشت نمی نماید و او تا غایت موافق مزاج ملازمان بارگاه خسروی بوده است -

( ذکر نامرد نمودن یولچی بیگ بقلعه کولاس )

چون عمده الوزرا یولچی بیگ در مصلحت مرتضی نگر بروجهی که مرتضی خاطر اشرف کاری نکرده بود و بعد از کورنش و عرض خدمات آنجا پرتو التفات بر احوال او تنافت و بجهت تنبیه او بقدر تحقیری در تنخواه وزارت او واقع شد و مبلغ چهل هزار هون و لایت از سنجنی او امانت کرده جمعی که از آن تنخواه چاکر ستجنی بودند مثل ابدال بیگ و محمد زمان بیگ و لاپچین

(۱) اعراض - (۲) دقیقه -

بیگ قریب صد جوان عراقی و ترک را در سلاک ملازمان بارگاه منتظم فرمودند و در محلات سلحداران جایجا تعیین نمودند و عمده الوزرا را بقلعه کولاس نامزد نمودند چون ولایت مقاصی او در آن سرحد بود امر معلی نافذ شد که محال مقاصی خود را بحفظ و حر است سرحد و قلعه اشتغال نماید و مشارالیه در اواخر صفر سنه مذکور بجناب قلعه کولاس روانه شد -

( ذکر مغضوب شدن ملا اویس منشی )

بر مستمعان اخبار مستور نمازد که در ماه ربیع الاول سنه مذکور ملا اویس منشی مغضوب گردید با کمال قرب و منزلت از نظر کیمیا اثر پادشاهی افتاد و مشارالیه را در خانه خودش محبوس نموده و سنجنی وزارت او را امانت نموده بجناب آصفجاهی فرمودند که بحال لشکر او وارسد و از جاگیریات تنخواه زر تحصیل نموده بلشکر دهد و وجه مغضوب شدن مولوی طاهر آنکه چون سرخیل رشید مستقلی در میان بنود او و خود را در نهایت تقرب می یافت از مرتبه منصب خود تجاوز نموده در مهیات سرخیلی بلکه در پیشوائی و غیرهم داخل مینمود بواسطه توجهات پادشاهی جمیع منصبداران را زیر دست خود می پنداشت و با آنکه دخل و تصرف او در مهیات مناصب مذکور چندانی مرضی طبع اشرف علی نبود اما اکثر اوقات میگذرانیدند و نهی صریحی نمیفرمودند و این بعضی مشتمل بر بسی مصلحتها بود تا آنکه در این وقت جناب آصفجاه متأثر شد خود را در اعلی مرتبه ظاهر ساختند و در هر امری غایت خیر خواهی از ایشان بظهور میر سید و کمال قرب و محرمیت بهم رسانیدند و راضی نبودند که مشارالیه بطریق سابق دخل در سرخیلی کند بلکه اسناد بعضی چیزها که خلاف فدویت و اخلاصی بود نسبت باو واقع شد بنا بر آن قرب او بقدری کم شده استشمام روایح بی عنایتی و کم التفاتی از ملازمان پایه سزیر نمود و حوصله اش تاب مشاهده این نیاورده بی تامل در مقام رضا در آمد و صریحا در مواجهه استدعا رخصت نمود این ادا بر خاطر ملکوت ناظر اشرف گران آمد که چه معنی دارد که نفرانی که از ادنی مرتبه با اعلی

مرتبه قرب سریر ما سرافرازی یافته باشند و بوسیله مرحوم ما از سایر اعظم و اکابر بارگاه کمال امتیاز بهم رسانیده باشند بمجرد آنکه بر شد دیگری از خود زیاده یا بندی آنکه تغییری در منصب و مهم ایشان واقع شود از کمال بیفکری حقوق تربیت را منظور نداشته بر روی ما اظهار طلب رضا کنند بنا بر این طبع اشرف را از و شفری (۱) بهم رسانیده امر اعلی نافذ شد که دیگر بچاگری نیاید و در منزل خود اقامت نماید و در مقام تغیر منصب او در آمده فرمان معلی بطلب نجابت دستگاه میرزا تقی ولد ارشد قاضی غلام علی نیشاپوری که مدتی اقصی القضاة دار السلطنة اصفهان بود در بندر مچلی پتن اقامت داشتند فرستادند و مشار الیه بعد از وصول فرمان معلی مفتخر گردیده و کارسازی خود نموده در ماه شوال پیاپی سریر بشرف بساط بوسی رسید و در بیست و ششم همین ماه خلعت منصب رفیع القدر دبیری بمیرزای مذکور مرحمت شده باعلی مرتبه قرب حضور پر نور سرافرازی یافت -

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت

نمودن حجاب ایندولت خانه از خدمت شاهزاده

اورنگزیب شاهزاده هند وستان شاه جهان )

چون اعلیحضرت سکندر اقبال هر سال بعد از فصل برشکال که وقت خرمی باغات و بساتین است سیر و سواری تشریف حضور ارزانی میداشتند در ماه رجب المرجب سنه مذکوره بسواری باغ لنگم پلی و باغات حوالی دار السلطنة توجه فرمودند و تا قریب به عید شب برات در منزهات (۲) و صحرا و باغات گذرانیدند ملا محمد مقیم بجلاشی را که بخدمت شاهزاده اعظم بحجاب فرستاده بودند مراجعت نموده در باغات مذکور بشرف بساطیوس و ملاقات مشرف شد و سیادت پناه میرزا ناصر را که بحجاب اعلیحضرت شاه جهان فرستاده بود و مشار الیه در دار السلطنة آگره بخدمت پادشاه رسیده امور بحجاب (۳) را با حسن و جهی بتقدیم رسانیده بود چنانچه شمه قبل از این مذکور شده مراجعت نمود و در حین رجعت در دولت آباد بخدمت شاهزاده

(۱) تنفر - (۲) در منزهات - (۳) بحجاب -

اعظم رسیده از جانب ایشان نیز بنوازشات سرافرازی یافته بود چون بنواهی دار السلطنة رسید بجهت مکتوب اسلوب پادشاهی و تحف و تبرکات مصحوب او که باین جانب مرسول بود در ششم ماه شعبان اعلیحضرت سکندر شان بان محل ملاقات حجاب پادشاهی تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات میرزای مذکور گرفتند و تحف و هدایا که از جانب پادشاه و شاهزاده عالیقدر دارا شکوه و لیهود که بجهت خاقان و از جانب مهد علیا بیگم صاحبه صیبه محترمه پادشاه بجهت و الده مکرمه خاقان سکندر شان آورده بود از نظر اشرف گذرانید و چون تحف مذکور که مرسول بود يك يك بنظر اشرف رسید میرزای مذکور مشمول توجهات شده به تشریف قبای خاصه که در بر مبارک بود سرافرازی یافت و اسب عراقی با یراق مرصع عنایت فرمودند و چون بمقر سلطنت مراجعت نمودند در ازای نیکو خدمتی های که از جانب میرزا ناصر در این امر حجاب بظهور رسیده بود منصب رفیع کوتوالی را که قبل ازین بصنی قلی بیگ تفویض یافته بود و در ششم همین ماه بعد از آنکه مدتی بیمار بود بعالم عقبی شتافت بمیرزای مشار الیه تفویض نموده و خانه مالک پرست خان که منزلیست وسیع و رفیع آن را نیز مرحمت نموده او را از جمله نمصبداران عظام گردانیدند -

( از سوانح این سال است )

که در او اسط ماه جمادی الاول خبر وصول سیادت پناه میرزا نظام که از سادات دست غیب شیراز است از جانب شاهزاده اعظم از دولت آباد بحجاب بنواهی دار السلطنة رسید چون ملا محمد مقیم استر آبادی چنانچه گذشت تحف و هدایای مرغوبه از این جانب گذرانیده بود شاهزاده اعظم درازی آن يك زنجیر فیل بزرگ خوب دند انداز و يك چاوه فیل با تحف و هدایا دیگر مصحوب سیارت پناه مذکور ارسال نموده بودند بنابر قاعده مقرر مصحوب میر محمد تقی طباطبا میوه و شیرینی باستقبال او فرستادند و بعد از آن میر محمد معز الدین محمد مشرف را فرستادند که لوازم ضیافت بتقدیم

رسانیده بخیرات آباد که محل ملاقات قرار یافته بود بیاورد و بعد از تقدیم رسوم ضیافت میرزا مشار الیه بمحل مذکور رسیده در باغ خیرات آباد شرف ملاقات دریافت و اقبال و تحف دیگر گذرانیده به تشریفات و توجیحات سرافراز گردید و منزل خواهه مظفر علی دبیر سابق بجهت نزول او مقرر شد و دو هزار هون نقد و پنجاه کندی غله از اجناس بجهت علوفه او فرستادند و مکررا بنوازشات شاهی سرافرازی یافت تا در ماه ذی قعدة سنه مذکوره رخصت مرحمت نموده مبلغ پنجهزار هون نقد بطریق انعام و عنبر چه مرصع که به پانصد هون خرید شده بود با دوسر اسپ باو مرحمت فرمودند و عزت دستگاه خواهه علی رضا مجلسی حضور را تشریف رفاقت مشار الیه دادند که با تحف که مشتمل بر دو زنجیر فیل بزرگ و یک زنجیر فیل چاره بود مع یراق نقره و طلا و دو زنجیر ماده فیل که مجموع پنج زنجیر فیل باشد و تسبیح مروارید که بده هزار هون خرید شده بود و کمر شال مرصع و طره مرصع جواهر که هر دو بده هزار هون به قیمت در آمده بود بخدمت شاهزاده اعظم برود مبلغ سه هزار هون بخواجه مذکور مرحمت شد کار سازی خود نماید و در اول ذی حجه مشار الیهما از بیرون دار السلطنة بجانب دولت آباد روانه گردیدند -

(از جمله وقایع این سال است)

در سلخ ذو الحجه این سال سیادت پناه میر قاسم اردستانی که مدت بیست سال بود که منصب نظارت ممالک بعد از میر ابوطالب با و مفوض بود و قریب پنجاه سال در این دولتخانه بخدمات گذرانید و در ایام عاشورا خدمات الاوه حضور بعد از میرزا جلال الدین محمد قزوینی باو رجوع شده بود و از اعیان پایه سریر بود بجوار رحمت ایزدی پیوست اعلی حضرت خاقان بخدمت الاوه حضور بمیر عبد الرحیم استر آبادی تفویض فرمودند و بعد از محرم متوجه حال فرزندان او شده بتشریفات نوازش فرمودند (ایضا) در سلخ همین ماه خبر رسید که قاضی عطاء الله گیلانی حاجب مقیمی بیچاپور برحمت ایزدی پیوست مشار الیه بکمالات صوری و معنوی اتصاف داشت و بحسن سلوک از اقران ممتاز بود خاقان

سکندر شان بعد از استماع این خبر کلفت اثر فرمان جهان مطاع برای فرزندان او مغز الدین محمد نام فرستادند که با والده محترمه و متعلقان خود روانه درگاه گردد چون مرحومی جناب لقمان الزمانی حکیم نظام الدین احمد المخاطب بحکیم الملک را وصی خود ساخت و ایشان غایت سعی و اهتمام در باره فرزندان مرحومی بتقدیم می رسانند و مرئی ایشان کردیدند -

(ذکر قضا یای سال میمنت مآل پانزدهم جلوس که

مطابق سنه تسع و اربعین و الف هجریست)

بر دانایان روزگار و عقلای ذری الاعتبار ظاهر و هویدا میگردد که سلسله علیة رفیعه قطب شاهیه که امتدادش با گردش دایره فلک دوار و سلسله سواد لیل و بیاض نهار متصل و معرن (۱) باد از آن تاریخ که نیر خورشید شعاع سلطنت ایشان از مطلع مملکت تلنگانه و هندوستان بر عالمیان پر تو افکن شده ولوای جهان کشای شهر یاری بر قبه فلک زنگاری برا فرشته شد لمعات فیوضات و انوار مکرّمات ایشان بر ساکنان اقطار و آفاق عالم نور گستر گردیده همیشه ابواب خیرات و انعامات و اکرامات ایشان بر روی سادات و علما و ارباب کمالات مفتوح بوده است به تخصیص در عهد و زمان خاقان سکندر شان که جهان از عدل و رافت و مکرّمات آبادان و از ین عطوفت و مراحش هندوستان رشک اقلیم ایران گردیده چنانچه در صفایح ذکر سوانح زمان دولت ابد پیوند شمه از و فور احسان و اکرام اعطاء خاقان سکندر شان که بخواص و عام طبقات انام واقع شده مرقوم گردیده است در اول این سال میمنت مآل بخاطر قدسی مناظر خاقان سکندر مآثر خطور نمود که خیراتی که قبل از این از دولتخانه گیتی نشان به بنا در بر عرب میرفت و در مکه معظمه و مدینه مشرفه بشرقا و تقباء حرمین و سکنه عتبات عالیات ائمه طاهرات (۲) میرسید و تا غایت بجهت عوارض موانع و سوانح و قایع سبیل عبور و مرور آن سمت متروک و مسدود گردیده و فرمان روای ایران شاه عباس صفوی بندر هر موز را درین عهد از فرنگان گرفته سواحل دریا را از وجود آن طایفه پاک ساخته هر موز را

(۱) مقرون - (۲) طاهرین -



و بران نموده بدل آن بندر عباس را مدمور نموده اند و از بنا در هندوستان  
 کشتی هابه بندر عباسی میرود از بندر معموره مچلی پتن نیز تاجران مسلمان  
 و فرنگان انگریز و ولندیز که در آنجا متوطن اند کشتی های بزرگ ساخته من  
 بعد به بندر عباسی میرفته باشند تا تجار مالدار و مسافران طی مسافت دور و  
 دراز راه خشکی نکشیده قدیمی از اقصای بلاد هندوستان برداشته قدم دیگر بر  
 زمین ایران بگذارند و از راه بندر عباسی معتمدان امین اموال نذر و خیرات  
 را با ما کن مشرفه و مراقبه مقدسه به برند و بموجب امر اشرف در آنجا صرف  
 نمایند پس رسوخ درین عهد امر مهم رسانیده چند کس معتمدان را بصلاح  
 نواب علامی تعیین فرمودند و وجوه نذر و خیرات روضات ائمه طاهرات (۱)  
 بایشان سپردند از انجمله میر تاج الدین قهی را مبلغ چهار هزار هون دادند که  
 اتباع (۲) متاع باب انجا نماید و مبلغ هزار هون بطریق انعام با و مرحمت نمودند  
 و ایضا مبلغ چهار هزار هون بشیخ حسن غیاث دادند که او نیز متاع اتباع (۳)  
 نماید و یک هزار هون با و نیز مرحمت شد که در مصارف خود صرف نماید و ایشان  
 این وجه را بکر بلائی معلی و نجف اشرف برده بسادات و علما و ارباب عوام  
 و استحقاق رسانیده قبض و وصول بدرگاه معلی آوردند و بعد از این هر سال وجوه  
 خیرات را با این طریق با ما کن و مشاهد مشرفه می برده باشند و چون پردگیان  
 سرداق عصمت و عفت علیا حضرت جدّه معظمه و عمه مکرمه با توابع خود  
 چنانچه رقمزده کلک بیان گردیده بعزم حج بیت الله الحرام و زیارت ائمه عالی مقام  
 علیهم الصلوٰة و السلام هم از بندر مچلی پتن به بندر عباسی روانه شده بودند  
 و در این سال بواسطه انقلابی که از مرآ مدن خواند کار روم بنفس خود با  
 عساکر غیر محصور بعزم تسخیر بغداد و جدال و قتال عظیمی که میان فرمانروای  
 ایران و خواند کار شده سبیل آن سمت مسدود گردیده بود در دار السلطنه اصفهان  
 مانده بودند یاد آوری ایشان نموده قریب دو هزار تومان بمیرزا محمد مشهدی  
 و پاره بخواجه عبد العلی اردستانی بدو دفعه دادند که متاع عراق خرید نموده

(۱) طاهرین - (۲) اتباع - (۳) اتباع -

(۱) باعلی - (۲) - (۳) -

بجهت ایشان ببرند و مقرر شد که هر سال همین مبلغ برای ایشان بفرستند -  
 (و ایضا) در اول این سال خاقان سکندر اقبال نسبت بسایر ارباب استحقاق  
 ترحم فرموده زر عا شور پرا که بنا بر عوارض موانع متروک شده بود مرحمت  
 نمودند و بنواب علامی فهی رجوع نمودند که تقسیم نماید نواب مشارالیه اسامی  
 فضلا و علما و سادات و صلاحاء دار السلطنه را رقم نموده فراخور استحقاق  
 هر کدامی مبلغی مقرر نموده که مبلغ دوازده هزارهون در پنج شب جمعه بجمع  
 ارباب عوام که وجه معیشت یکساله هر کدامی باشد در این پنج شب جمعه  
 بدولتخانه عالییه رفته بگیرند و بدعای از دیاد عمر و افزونی حشمت و نگونساری  
 اعداء این دولت مشغول باشند و الحاق این تقسیم خیرات و احسان مصدر خوشنودی  
 رب جلیل و حصول ثواب جزیل است - (بیت)  
 زنده است نام فرخ نوشیروان بخیر گرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند  
 (ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال)

در اول این سال سیادت پناه میرستم را باعمده الوزرا که باشیر محمدخان  
 سر لشکر و لایت کسیمکوتنه و کلنگ می بود بحضور طلبد اشتند و پاره سنجنی  
 و زارت ملا اویس منشی که قبل از این امانت شده بود بر وزارت او افزوده  
 او را از جمله امرای ذیجاه حضور و افزانور گردانیدند (و ایضا) وزارت  
 پناه یولیچی بیگ را از ولایت قلعه کولاس طلب نموده به تشریف ممتاز گردانیده  
 در زمره امرای حضور انتظام دادند (و ایضا) دنیای حواله ملا اویس مغضوب  
 که تا غایت امانت بود با سنجنی ملک عنبر بجناب آصف دوران ار سطوی  
 زمان تفویض نمودند آنجناب لشکر رنگین از مردم عراقی نگاه داشته با اخیال  
 و اسپان و ساز و یراق خوب در میدان داد محل از نظر ملازمان اشرف  
 گذرانیده مورد توجهات و عنایات موفور گردیده به تشریف فاخر سرافراز  
 شد و رتبه عالی سرخیلی باحشمت و زارت جمع نموده علی (۱) مراتب دولت  
 و منزلت صعود نمود و مقرر گردید که جمیع وزرای عالیشان که در دار السلطنه  
 حاضر اند هر کدام یکروز از روزهای هفته در دربار شب نوبت کرده صباح

(۱) باعلی - (۲) - (۳) - (۴) - (۵) - (۶) - (۷) - (۸) - (۹) - (۱۰) -

بفضای دلکشای میدان ندی محل که آنطرف رود خانه است رفته بافیال و افراس  
کتل و لشکر بایراق و ساز میدان داد محل آمده از نظر مبارک اشرف بگذرند  
چون دوازده وزیر ذی شوکت که در اینوقت در دار السلطنته اند قرار یافت  
که در بعضی از ایام سبعة دو و زیروسه و زیر باهم در پهره و نوبت و سواری  
باشند و هر روز فجر (۱) قاهره باعظمت و شوکت بطریق مذکور مراسم چاکری  
بتقدیم میرسانند (و ایضا) بعد از مغفرت پناه میرقاسم ناظر منصب عالی ناظر  
پرا بجناب جامع الکمالات میرزا روزبهان اصفهانی که دفعه در زمان پادشاه  
جنت مکان و دفعه در زمان خاقان سکندر شان به منصب رفیع القدر سرخیلی  
سرافراز گردیده بود مرحمت نمودند و او اثر جمله منصب داران عظام گردید  
(و ایضا) بعد از مغفوری قاضی عطاء الله گیلانی کسی را بحجاب عالی  
حضرت عادل شاه تعیین (۲) نفرموده بودند زیرا که حجاب میان دو پادشاه  
ذیجاه امریست خطیر و هوشمندی بصیر که عارف آداب سلوک امر سعاقامشان  
نراب علامی فهامی تشریف می آورد و حاضران از محاوراس مستفید  
میگردند بوجه احسن لوح باشد عمدة الفضلا قاضی احسن مجلسی حضور که  
اعلم و افضل و اکمل و اعقل بود او را سرافراز (۳) این امر دیده مشارالیه را  
به تشریف سالک مقیمی سرافراز فرموده و برمشاھرہ پیشتر او افزوده و میبانی  
انعام داده یک زنجیر فیل بزرگ و یک چاوه فیل و چار سر اسب مصحوب مومی  
الیه نموده جهت عادل شاه در اواخر جمادی الآخر روانه بیجاپور کردند (و ایضا)  
جناب زبده العلیا میرزا ابو القاسم میرزا عباس گیلانی از بزرگ زادهای  
گیلان است و با حال مذکور عارج معارج علوم معقول منقول شده و طی  
مراتب قضایای (۴) و کجالات نموده بزور استعداد محلی است و مدتی در  
خدمت اعلی حضرت شاه جهان بوده بارادة ادراک سعادت ملازمت حضرت  
خاقان سکندر شان که فضلا و دانشمندان ایران و توران آرزو مند این دولت  
عظمی اند بدار السلطنته وارد شده بواسطت نواب علامی شرف ملاقات دریافت  
نواب اشرف مشارالیه را با حالت عمی (۵) بانواع فضایل آراسته و بقوت

(۱) افواج - (۲) تعیین - (۳) سزاوار - (۴) فضایل (۵) عملی - (۱)

حافظه جامع معقول و منقول دیده اطوارش را پسندیده و او را در سلك  
مقربان پائنه سریر داشته و مبلغ سه هزار هون وظیفه نموده تنخواه دادند و مکرر  
پانصد هون و هزار هون انعام مرحمت فرموده اند و میفرمایند و منزلی بجهت  
نزول او مرحمت کردند و جمعی از طلبه علوم بخدمتش آمده از فنون حکمت  
و ریاضی و منطق و غیره را بکمال دقت تحصیل مینمایند و شعر و کتب علمی از عربی  
و فارسی از میان افاده اش صحت می یابد -

( ذکر سواری عالی حضرت خاقان سکندر شان بطرف مشرق

زمین تا کنار بحر عمان )

در میان سواری و شیر نواب عالی حضرت سکندر اقتدار بلجن دلکشای  
روح افزای بدین نهج مترنم است که چون فصل برشکال سنه مذکور منقضی  
شد دشت و صحرا از سبزه نوخیز و شکوفه و ازهار عنبر بیز صورت فلك اخضر  
و نمودار کواکب انور بهم رسانید و چشمه ها از اراضی و کوهسار جوشیدن  
آغار نهاد و حوضهای دریا مثال از آب زلال باران مالا مال گردید و سبزه زار  
کنار مثابه خط تازه نوش لبان شیرین گفتار منظور انظار او لو الابصار شد -

نظم

زمین از سبزه و گل همچو صحن آسمان گردید

بسان کهکشانش نهری بهر جانب روان گردید

زمین از لاله و نسرين بنوعی زیب و زینت یافت

که گلزار جنان از دیده مردم نهان گردید

برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شافی هزاران غنچه در گلشن عیان گردید

از خاطر قدسی مناظر دریا مقاطر خاقان سکندر مآثر اراده سیر و سواری  
دشت و صحرا بلکه تفرج و تماشای کنار دریا جلوه ظهور نمود و طبع اقدس  
اشرف رارسوخ در این امر بهم رسیده بجناب آصف الزمانی فرمان آفتاب شعاع  
نافذ فرمودند که مایحتاج کارخانه جات و ضروریات سفر قدح نصرت اثر ترتیب

دهد و با استعداد سواری و سامان اسباب سلطنت و شهر یاری پردازد و جناب آصفچاه بنا بر امر اعلی متوجه کارخانجات سلطنت و تحملات بیوتات حشمت شده در جزئیات و کلیات ضروریات بیوتات و مملات بوجه اتم و طرز اکمل پرداخت و بعد از سامان و سر انجام امور مذکور مقرر شد که تا ساحل بحر عمان بچهارده منزل طی مسافت واقع شود و امر معلی شرف نفاذ یافت که سرخیل شاهی بمال محال حوالی و حواشی شاه راه بندر معموره مچلی پتن مثال واجب الامثال ارسال دارد که قبل از آنکه خیام فلک ارتفاع پیش خانه سلطنت در هر منزل برافراخته گردد و جماعت آرند های اجناس بقالان آن سمیت غلات و اقسام ماکولات و علیق مواشی و دواب و سایر حاضر سازند و در بسیاری و و فور آن بکوشند و بحجاب سلاطین چه از فرمان روای ممالک ایران شاه صفی بهادر خان و چه از خسرو اقلیم هندوستان شاه جهان و چه از پادشاهان دیگر که در دار السلطنه هستند و بعوظف و اکرام پادشاهی همیشه مفتخر اند اشاره مطاعه واقع شد که قرین رکاب ظفر انتساب باشند و چون جناب امام قلی بیگ حاجب پادشاه اقلیم ایران اراده روانه شدن عراق نموده یک منزل از دار السلطنه بیرون رفته اقامت فرموده بود فرمان معلی بطلب مشار الیه منشیان عطار فطنت مرقوم نموده مصحوب جناب آصف ثانی بآن منزل فرستاده او را بعنایات شاهی مشمول ساخته برگردانیدند و تشریف فاخر و کمر خنجر و شمشیر مرصع و دو سر اسپ عراقی با یراق زر و یک زنجیر فیل با و مرحمت نموده رفیق سفر نصرت اثر ساختند و چون جمیع لوازم سفر ظفر اثر و مایحتاج طریق فتح و نصرت رفیق به اهتمام ملازمان بارگاه خسرو سکندر مقام بوجه دلخواه سامان و سر انجام یافت به منجهان و اختر شناسان ایرانی که ملازم رکاب ظفر انتساب اند و منجهان هندوستان که در احکام افلاک و اختران دقیقه فرو گذاشت نمی کنند امر معلی نافذ شد که ساعتی سعد اختیار نمایند و ایشان باتفاق سعادت سیاق از روی قیاسات تنجیم و ملاحظه تقویم سپهر روز سه شنبه دوازدهم رجب المرجب را اختیار کرده بمرض پایه سریر اعلی

رسانیدند و بعد از تعیین روز بهجت افزون و ساعت با سعادت فیروز جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و امرای عالیشان و سایر ملازمان بارگاه خسرو سکندر شان لباس سواری پوشیده و یراق و اسبچه بر خود مرتب ساخته صباح روز مذکور بدرگاه گیتی پناه آمده هر فوجی در محل خود بخدمت قیام نمودند ه منتظر وقت مذکور (۱) بودند چون آفتاب عالمتاب بمقام معین رسید خدیو جهان بر سنگاسن زرنگاز مکل بجواهر سوار گردیدند و غلامان ترک و حبشی و هندی مقطع بتقطیعات فاخره و محلی بحال و افزه باروماهای لاجوردی رنگ منقش بر طلا بر جانب راست و چپ روان شدند و بر حواشی سنگاسن آفتاب مسکن جمعی از خواننده و سازنده لباسهای الوان پوشیده و غرق زعفران و مشک گردیده نقشها که بنام نامی اشرف بسته اند بلجن داودی نغمه سرای گردیدند و پیش آن سنگاسن زرنگار نواب علامی فهامی شیخ محمد و جناب افلاطون فطنت حکیم نظام الدین احمد المخاطب بحکیم الملک و جناب آصف منزلت ارسطو طبیعت میر محمد سعید سرخیل شاهی با سایر امرای عالیشان و مجلسیان عظام حضور وافر النور و سلاحداران و مجلسیان دولت محل و بهادران هر طایفه در ولای خود روان شدند و بآئین جمشیدی و حشمت فریدونی از هشت محل بهشت محل دولت خانه عالیہ گذشته بدر باز فلک مقدار دروازه شیر علی - شعر

که طاقش ز رفعت کشد سربه کیوان

بر آن در ستاده است کیوان چو در بان

رسیده بمیدان وسیع فضای در آمدند از بالای طاق نقاره خانه عظمت نشانه که محاذی دربار از بلندی سر بفلک کشیده است غلغله طبل و دمامه و غریو صفیر و نفیر و نوای کرنای در فضای سپهر اخضر پیچیدن گرفت و خلائق از محلات دار السلطنه روی بدر بار معلی نهادند و فوج فوج از هر راسته بازار بمیدان در آمده گرد و غبار راه خاقان سکندر بارگاه را توتیای دیده های خود ساختند و دوازده جفت کوس و دمامه بر دوازده زنجیر فیل که به جل های اطلس و مخمل فرنگی و پیشانی بند منقش بطلا و لاجورد و زنگهای

خوش صدا آراسته بودند و نیز دوازده جفت نقاره بر دوازده شتر آراسته با صفیر و صور ناو کرنا در میدان مذکور بنوازش در آوردند و بر اقبال جناب پیکر اعلاماھی (۱) مراتب و لواهای اژدها پیکر از پیش بر افراشتند و اسپان عراقی و ترکی باد رفتار زیاده از هزار و دو هزار بازین و پراق مرصع وزین از پیش روان ساختند و امرای عالیقدر و وزرای ذی اعتبار هر کدام با حشمت سکندری و جوانان و بهادران هر کدامی چون رستم و سام نریمان بر اسپان باد پای سواره از پیش روان گردیدند و در مجمرهای زرین عود قناری در کشته (۲) عراقی و خوشبوهای مزوج عطر افزای در پیش سنگاسن آفتاب مسکن بخور مینمودند و عطر آن تمام آن راه را معطر ساخته و رایحه روح افزای آن در دماغ ناظران جای گرفته و از دربار عالیله تادروازه دار السلطنه که قریب نیم فرسخ است سواران خاصه خیل شجاعت شعار و لشکر امرای ذی اقتدار در راسته و بازارها دو طرفه صف آراسته بکورش قیام نمودند و خلایق در بازارها و دکانها صفها بسته تفرج مینمودند (بیت)

ز جمشید فریدون نیست جز نام کنون بنگر فریدون را و جم راواز  
دروازه دار السلطنه برآمده بجانب سیدآباد که نیم فرسخ است روان شد  
ند و در خیام سرا پردهای فلک ارتفاع پیش خانه که در آن مکان فردوس  
نشان بر افراخته شده نزول اجلال فرمودند و متعاقب بر آمدن اعلیحضرت  
سکندر شان علیا حضرت عظمی ناهوس العالمین والدة ماجده و در گرانمانه  
درج سلطنه صیبه صغیر السن خسرو همایون اقبال دود و (۳) پالکی برقع  
مخمل بجواهر مکرر صد عدد پالکی برقع سقر لاط سرخ از دولتخانه عالیله  
برآمدند و عمده الوزرا خیرات خان که از ریش سفیدان قدیم الخدمت و معتمد  
علیه است با جمعیت سنجنی حواله قریب یک هزار سوار و دو هزار پیاده تفنگچی  
و برچهبه دار بهمهراه پالکی های حرم محترم مقرر شده بود از عقب بحر است  
و اهتمام می پرداخت و از سنجنی خاصه مهد علیا قریب پنجاه زنجیر فیل کوچک  
(۱) اعلام های ماهی مراتب - (۲) کشتی - (۳) در -

و بزرگ و دو صد سر اسب عراقی و عربی بازین و پراق زرین آراسته از پیش روان شدند و بآئین شایسته به سیدآباد رسیده در سرا پردهای حرم معلی که در محوطه بارگاه پادشاهی بر افراخته شده بود فرود آمده نزول نمودند و جمیع وزرا و اعیان بر جانب یمن و یسار پس و پیش بمقدار دو تیر پرتاب فاصله از نه گزی شاهی هر کدامی خیمهها زده بجای خود قرار گرفتند و روز سیزدهم و چاردهم ماه مذکور در آن مکان اقامت واقع شد تا بقیه لشکر ظفر اثر گارسازی کرده از دار السلطنه برآیند -

(۱) ذکر تعیین (۱) نمودن بعضی از امرا و معتمدان را در

دار السلطنه و بیان ترکی که در حال نزول و ارتحال

مقرر شده و رفتن بحیات آباد جنت نهاد

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دار السلطنه تشریف حضور و افراتور به سیدآباد از زانی میداشتند بجهت حراست شهر و دربار عالیله و دولت سرای پادشاهی بعضی از معتمدان را تعیین (۳) نمودند از انجمله از وزرای عالی شان سیادت پناه شجاع الملک را بالشکر سنجنی که هزار سوار و دو هزار پیاده انداز غایت اعتماد و اعتبار در دار السلطنه گذاشته حراست شهر را بمشاریله تفویض فرمودند و مقرر شد که با سنجنی خرد در بار کشیک میداده باشد و سیاده پناه میرزانا صر کو توال را با سیصد سوار و پنجهزار پیاده مقرر شد که در کو تو الخانه بوده شبها بگشت محلات و حراست قیام فرماید و ملک آدم حواله دار جامدار خانه عامره را با بعضی از ملکان و معتمدان و سلاحداران بحفظ و حراست دولت خانه مقرر نمودند و به نیابت اقدام (۳) امرا خیرات خان و کریم خان لاری را حواله دار قلعه رفیعه محمد انگر فرموده حراست آنرا بمشاریله رجوع نمودند و بعض امور دیگر را که در دولتخانه بیرون بود به بعضی از ریش سفیدان معتمد فرمودند و حکم معلی شرف نفاذ یافت که امرا و مجلسیان و خاصه فیل و چاکران دیگر باین آئین و ترکی که در ذیل مذکور میشود در حال درعمل آرند و وزیر اعظم  
(۱) (۲) تعیین - (۳) اقدام الامراء -

ملك عين الملك که بر جمیع وزرا بر تبه تقدم دارد ولای لشکر او در سلام و محل قیام بر همه مقدم است و در اصلاح مملکت دکن بینی لشکر گویند قریب نیم فرسخ از پیش اردوی معلی خیمه حشمت بر افراز دو لشکر سنجنی مذکور از پیاده و سوار باد ماهه و اعلام ماهی مراتب و با اقبال و افراس در وقت سواری نیز قریب به نیم فرسخ از پیش اردوی گیهان پوی روان گردد و بعد از او بر جانب راست و یتھوجی کانتیا که از وزرای هند بوفور لشکر و حشمت امتیاز دارد و نه لك هون استواء سنجنی او است در حین نزول دایره داده در وقت سواری با استعداد لشکر و اعلام اثر درها تمثال بعد از عین الملك بطرف میمنه میرفته باشد و عمده الوزراء یولچی بیگ در هنگام نزول خیمه بجانب میسره بر افراخته در حین سواری با استعداد لشکر بر جانب چپ سپاه نصرت پناه میرفته باشند و از جانب و یتھوجی کانتیا عالم خان پتان که از شجاعان روزگار است در این سنه سنجنی او دولت استواء مقرر شده خیمه زده در وقت سواری لشکر او بجانب راسته روان شوند و از جانب چپ بعد از یولچی بیگ میررستم خان رستمداری که دنیای انیز دولت استواء شده در وقت سواری بطرف میمنه بروند و غضنفر خان دکنی باللشکر خود در وقت سواری بر طرف میسره روانه گردد و جمعی از لشکر خاصه خیل که چاکری ایشان در سین محل و صدر صفه مقرر است بعد از سپاه امراء مذکور از پیش صفها آراسته میرفته باشند و بعد از اینها مجلسیان دولت محل و بعد از ایشان فوج سلحدار محلدار و بعد از اینها مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج غلامان حبشی و ترکی و بعد از این مراتب اسپان و فیلان جنیت (۱) روان شوند قریب سنگاسن آفتاب مسکن نواب علامی فهامی و جناب حکیم الملك و حضرت آصفجاهی با سرداران عظام و امراء کرام مذکور بجانب میمنه و میسره روان گردند و سر سر نوبت لشکر ظفر اثر خاصه خیل است با عصای مرصع و چهار سر نوبت با عصاهای طلا و نقر بجانب راست و دو نفر بجانب چپ با هتام و تزك پردازند تا تخلف

(۱) جنیت یعنی آراسته -

در میمنه و میسره نگرند و از غلامان خاص و محلداران با اختصاص یعنی لعل منداسه جمعی در اطراف سنگاسن پیاده روان شدند و جمعی سواره از عقب می آمده باشند چون بواسطه راه برسند غلامان سواره از عقب پیاده شده همراه سنگاسن باشند و پیاده سوار گردند و از عقب بیایند و فوجی از شجاعان طایفه تلو به با سپرهای فراخ دامن و شمشیرها پیاده بجانب میمنه و میسره سنگاسن از دور روان شوند و جماعت خواننده و سازنده بر حواشی سنگاسن خورشید مسکن خوانندگی و سازندگی نمایند و بفاصله يك تیر پرتاب از عقب دیدد بانان و نوبتبان صف بسته براه روند و از عقب ایشان دوازده جفت طبل بردوازده زنجیر فیل و دوازده جفت کوس بر دوازده اشتر بانقیر و کرنا بنوازش در آورند و بعد از ایشان حواله داران خاصه خیل با سلحداران محلات دیگر که بعد از صدر صفه چاکری ایشان مقرر است بترتیب شش محل صفها بسته از عقب یکدیگر روان شوند و لشکر خواجه داود بنگالی و لشکر خانی بیگ و لشکر الله قلی خان و لشکر مخدوم ملك و لشکر سید بابو بعد از ایشان بترتیب بروند و چون هر اولی لشکر اردوی اعظم سنجنی جناب آصفجاهی مرجوعست قریب به نیم فرسخ از عقب می آمده باشند و سواران مانده را همراهی نمایند و مردم کارخانجات با کارخانها بعضی با پیش خانه پادشاهی و بعضی همراه باشند و بنوبت خود چاکری نمایند چون بدین آداب نزول و ارتحال مقرر گردید روز پنجشنبه چهاردهم ماه رجب بآئین مذکور و تزك مسطور بجانب حیات آباد جنت نهاد روان گردیدند و بعد از طی آن منزل مساحان و زهین پیمان که ملازم رکاب دولت اند و به پیمودن مسافت منازل و تحقیق گز و فرسخ و کاوهر منزل بوساطت مقرب الحضرت اعتماد را و برهن دیر فرامین هندوی بعرض رسانیدن ما مورند از دار السلطنة تا حیات آباد شانزده هزار گز عمارت پیموده شد که نبی و دو هزار ذرع که گز شرعی است و بعرف اهل دکن يك کاو که دو فرسخ باشد بعرض ملازمان بارگاه شاهی رسانیدند پس در قصرهای حیات آباد نزول اجلال فرمودند و پالکیهای حرم محترم معلی نیز متعاقب تزك و آداب

شایسته رسیده بحرم سرای پادشاهی در آمدند و وکلای علیا حضرت روز دیگر بلوازم مهبانداری کندوری خاص و عام مشغول شدند و روز جمعه و شنبه پانزدهم و شانزدهم رجب المرجب در آنجا اقامت واقع شد و قصد ملازمان بارگاه خسروی این بود که زیاده بر این در این منزل توقف واقع نه شود چون حکمت الهی و مآثر مرحمت و عطف پادشاهی مقتضی آن بود که طبقات لشکر و افرادش که درین سفر نصرت اثر ملازم رکاب اقدس اند در نهایت رفاهیت و فراغت بوده از هیچ ممر تفرقه خاطر نداشته باشند اسباب توقف بظهور رسید و بعد از آنکه دو روز در حیات آباد اقامت واقع شد روز دیگر هفدهم که شش صدای طبل کوچ شده بود اهل اردو از راه افتادند و جمیع اکابر و اعیان مستعد کوچ بودند که رطوبت و شبنم در هوا بهم رسید و بتدریج قطرات امطار از عالم بالا نازل گردید خاقان سکندر شان ترحم بر عامه خلق سایر لشکر نموده امر اعلی بتوقف صادر شد و جمعی که پیش رفته بودند برگشته بجای خود آمدند و آنروز تا شام باران بارید و صباح دوشنبه هجدهم نیز از فور باران و رطوبت هوا امر بکوچ کردن نفرمودند و رعایت جانب خلق الله نموده بالجمله بیست و سیوم ماه رجب ساحت هوا و فضای آسمان را ابر گرفته باران می بارید و بواسطه زیادتی توقف که از این ممر در این محل مذکور واقع شد از بعضی وزرا و جمعی که کاره اقامت بودند آثار ملال ظاهر شده بعضی زیادتی مکت راحل برفسخ عزیمت نموده شهرت دادند که عزم رحیل بمر اجعت تبدیل یافت و معاودت بدار السلطنه بنیل مطلوب واقع خواهد شد اما در این چند روز از تاثیر هوای روح افزای و از خاصیت رطوبت فرح بخش دلکشا حضرت خاقان سکندر بارگاه در دولتخانه عالیه حیات آباد بعیش و عشرت پرداختند و ایام جوانی را که بهترین روزگار زندگانیست بکامرانی میگذرانیدند و مکرر مجلس عالی انعقاد فرموده ابواب بهجت بر روی خاص و عام گشودند و اهل اردوی اعظم از اکابر و اصغر عشرت پیرای گردیدند و در هر خیمه جمعی از هم مشربان مجتمع شده هم صحبت میبودند و زنگ کلفت مرآت از دلها می

زدودند و نواب علامی فهامی قدیره دورانی بقانونی که در دار السلطنه روز سه شنبه به صحبت شعرا و دو ارباب و دشنویات متقدمین و متاخرین مجلس منعقد میساختند در این محل جنت آسا و هوای فرح افزای دلکشای بصد شگفتگی آن باارباب استعداد و موزونان که در سلك ملازمان ایشان در این سفر فیض اثر انتظام یافته بودند صحبت میداشتند اگر چه محررین نظام الدین احمد ابن عبدالله صاعدی شیرازی که از مره ملازمان بارگاه است در اکثر سوار بها در سلك بندگان ظفر انتساب انتظام نمی یافت در این سفر ظفر اثر نواب مستطاب تجویز نمودند که بنده در خدمت باشد و مباحی از نقد جهت سرانجام مرحمت فرمودند بنده حقیر استعداد خود نموده روی بمنزل مقصود در ملازمت آن قدیره دوران نهاد در این ایام مسرت فرجام ادراک ملازمت نواب علامی فهامی نموده از توجهات گوناگون ایشان محسود امثال و اقران گشت بالجمله اردوی معلی را بنظر در آورده ملاحظه نمود از روی تخمیناً زیاده از دو فرسخ زمین پر از خیمه و سراپرده و خیمه گاه و شاهمانه و غیره زمین را احاطه کرده اند و در نظر محاسب خرد بطریق تخمین و قیاس زیاده از چار صد و پانصد هزار آدم از همه قسم معدوم می شد که در اردوی گیهان پوی مجتمع اند و اقیال و اسپان پادشاهی و امرا و سایر مردم اردو بازار و مواشی بار بردار از هر قسم و گاو و بهل و غیره جمعیت قیاس باید نمود با وجود این کثرت و ازدحام عام باهتمام جناب آصفجاهی در اردوی اعظم نهایت ارزانی بود و جمیع ضروریات مردم در اردو بازارها بسهولت و وفور بهم میرسید چنانچه بعضی مردم سامان سفر را در این منزل نمودند و هما نارحمت بیغایت حضرت ایزدنی همال بمقتضای نیت خیر مآل پادشاه سکندر اقبال شامل حال اهل اردوی معلی بود که مدت نه روز بارندگی واقع شد زیرا که در بعضی از منازل آب در نهایت کمی بود چنانچه اگر باران رحمت نمی بارید بیم آن بود که جمعی از عامه خلاق درین سفر در معرض تلف آیند بعد از نزول عام حوضها و چاهها عملو از آب گردیدند و اهل اردو از صغیر و کبیر بشکر حضرت رحیم و رب کریم و ثنا

و دعاء حضرت خاقان اشتغال نمودند و حجاب پادشاهان عالمه دار نیز در این ایام فرح انجام باردوی معنی آمدند حسب الامرا علی شد که خاصب پادشاه ایران نزدیک خیمه آصف بجای خیمه زند و حاجب شاه جهان نزدیک خیمه نواب مستطاب پیشوا الزمانی خیمه زند و روز اول که در حیات آباد جنت نهاد اقامت واقع شد خاقان سکندر شان امر بنواب مشار الیه نمودند که علماء صلحا و مسادات را جهت احیا داشتن و تلاوت قرآن مجید در دولترای عالیه پادشاهی جمع نمایند نواب مستطاب بموجب امر اشرف جمعی از ارباب عمایم و صلحا و میدان را از دار السلطنه طلب فرموده در دولترای جمع نموده باحیا داشتن و تلاوت و دعاء از دیاد عمر و دولت پادشاه مدین پناه بدرگاه رب جلیل و ائمه معصومین علیهم الصلوٰه والسلام نمودن می کردند و در جمیع لیلی از ابتداء سفر تا انتها سفر بدعا مشغول می بودند و در هر منزل از منازل دولترای عالیه احیای داشتند و هر شب اقسام اطعمه و اشربه بجهت مردم احیا از حضور بر نور می آوردند و صبح چون از این شغل فراغ یافته عزم بر آمدن میکردند هر کدامی رایک هون که یک منقال طلا باشد از خزانه عامره می رسانیدند -

( ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بحر عمان )

و بندر مچلی پتن و از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطنه )

قلم سوانح نگار بجهت مستمعان اخبار سلاطین رفیع المقدار که متطعشان (۱) و قایع روزگار ند بر صفایح بیان چنین نگارش میناید که بعد از آنکه رسوم و آئین سواری و قواعد نزول و ارتحال اردوی معنی بنا بر امر ملازمان خاقان سکندر شان مقرر شد روز یکشنبه بیست و چهارم ماه رجب که آفتاب عالمتاب از نقاب تراب حجاب محاب جلوه گر شده ساحت غیر (۲) از لمعات طلعت خود منور ساخت و شدت رطوبت هوا باعث عدال گرائید صدای طبل کوچ بلند آوازه شده مسرت بخش دلها گردید و اعلیحضرت خاقان

(۱) بمعنی تشنگی - (۲) غبار را از لمعات -

سکندر شان از دولترای حیات آباد سوار شده بآئین و ترک مذکور -

(ع) که خسروان جهان راست این ترک دستور

روان گردیدند و اردوی اعظم بجمعیت تمام ارتحال نمود و بعد از طی مسافت در منزل ملکپور که خیام پیش خانه فلک ارتفاع جهان اتباع پادشاهی مخمل و اطلس فرنگی برافراخته و خرم محل که از چوب ساج ساخته و بطلا ولاچورد و رنگهای دیگر نقاشی نموده بودند در اندرون خیمه استادان نجار ملازم رکاب اشرف ستونها و تختهای آن را وصل نموده قصری در غایت زینت مرتب نموده بودند و فروش نفیس از قالیهای ابریشمی و نمدیکتها خوب گسترده دو تیر بر تاب فناتهای قرمزی رنگ کشیده و بر اطراف آن خیام و سرا پرده های ملکان عظام و کارخانجات بر سر پای کرده و چشم رکاب خانه و ما محتاج خانه و دیده بان خانه و غیره بر حال و حواشی کت داده بمراسم مشغول بودند رسیده نزول اجلال فرمودند و بعد از زمانی پالکی برقع مخمل بجواهر مکل نور حدقه سلطنت صیبه مکرمه اعلیحضرت سکندر منزلت با بالکیهای اهل حرم که پیشتر مذکور شده و ملکان و عهدداران حرم محل باعمده وزراء خیرات خان بالشکر بشمار رسیده بسیار گاه حرم محترم که در محوطه واقع بود فرود آمدند و مقارن آن چندین هزار خیمه و سرا پرده مجلسیان و امرا و سایر اهل اردو بقانون مقرر جایجا بر اطراف بارگاه پادشاهی برافراختند و اردو بازار پادشاهی و بزار امرا در محل اقامت ایشان بزینت یافت و صحرا در صحرا خلایق اردو خیمها زدند - نظم

سهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سر پا

چون ایام بارندگی و فصل برسات بآخر رسید و اول فصل زمستان و آوان خرمی کوه و صحرا بود طی منازل به نحوی وقوع می یافت که کسی را نه از قطع مسافت دشت گزند بود از حرارت (۱) آفتاب کسی مستمند و نه از کثرت حرکت اینهمه مواشی زمین (۲) غبار خیز دونه (۳) در سواری هموار

(۱) و از حرارت - (۲) از زمین - (۳) خیزدو -

روی مرا کب را حاجت بهم می سطح صحرا و دشت مفروش و منقوش از سبزه شگوفهای الوان و در هر طرف از آبهای لطیف انهار در جریان کوهسار چنان سبز و خرم که باقیهای (۱) افلاک خضر اتوام شگوفه و ازهار در روی چون کوا کب در خشان و نهرهای در آن مشابه کهکشان جهانها (۲) را در طی آن مسافت مردم (۳) انبساطی و دلها را در هر قدم در آن صحاری انتعاشی-

(قطعه)

سفر قطعه از سقر گفته اند بهشت برین است بی این سقر  
چو در این سفر خوشدلی حاصل است کنون شد حضر (۴) قطعه از سقر  
و شب در آنزل دلکش گذرانیدند و شب دوشنبه بیست و پنجم ماه  
مذکور صدای طبل کوچ بلند گردید صبح آن روز از منزل ملکپور بمنزل  
کاپرت که دوگاوراه است زمین طی نموده در منزل مذکور بشادگامی  
گذرانیدند و روز سه شنبه بیست و ششم این ماه کاپرت دوگاوراه طی نموده  
در کنار حوض قصیه پانکل در سرا پرده پیش خانه گیتی نشانه نزول اجلال  
نمودند و بقانون حرم معنی نعیز رسید در حرم سرای پیش خانه فرود آمدند  
و شب چهارشنبه بیست و هفتم طبل کوچ بلند آواز ساخته صباح از پانگل  
بقصیه امنکل که دوگاوراه است در آنمکان منزل فرمودند و جمعیت از  
دوی اعظم جا بجا قرار گرفتند و روز پنجشنبه بیست و هشتم این ماه که یوم  
المبعث حضرت رسالت پناه محمد صلعم بود بجهت اجرای رسوم لوازم جشن  
و عیش آنروز بنوعی که دار السلطنه واقع میشد اقامت نمودند و تمام روز طبل  
شاد یانه میزدند در این روز شخصی از نوکران شجاعت دستگاه بولچی بیگ  
از غلبه جنون و بدمستی هفت جوان از خاصه خیل و امرایان که غافل در خیمه  
های خود صحبت میداشتند بهر خیمه رسیده بضر خنجر هلاک کرد و هیچکدام  
ایشان در آتوق حربه در و شب نداشتند که دفع او کنند که یکی از نوکران  
(۱) قیه های - (۲) جانهارا - (۳) مردم - (۴) حضر -

قتیلان نفر محلداری با او در آویخت و دو ضرب خنجر بروز (۱) دوان خون (۲)  
گرفته بعد از تک و دو بسیار دو ضرب خنجر بر آن نفر زد و هر دو افتادند و آن  
خسر دنیا و الاخره داری این خرنهای ناحق را بیوم الحساب اخروی بردو  
از چنگ جلا د انتقام و سیاست حضرت خاقانی کسری معدلت رست و در  
این منزل مقصود بیگ سلجدار حضور را تشریف دارو انگلی معسکر ظفر اثر  
مرحمت نمودند و امر مطاعه (۳) شد که بیست و پنج سوار و دو صند پیاده  
حواله مشار الیه نمایند و شب جمعه بیست و نهم از قصیه امنکل کوچ نموده  
صبح آن روز بقصیه منکال که دوگاوراه است رسیده نزول اجلال فرمودند  
این ولایت مقاصی و وزارت پناه میر رستم خان رستم داری بود مشار الیه  
بلوازم خدمت و شرایط ضیافت پرداخته مبلغ هزارهون برای سرکار اشرف  
و پانصد هون بر سرکار مهد علیا پیشکش نموده پنجاه کندی از قسام غله و اجناس  
ما کوله مع مصالح مطبخ عامره که خرج یومیه بود بخوان سالاران و چاشنیگران  
تحویل نموده بجهت سرکار نواب علامی فهامی و جناب آصف جاهی و حضرت  
حکیم الملک و دیگر مقربان عظام و ملکان معتبر علوفه لایق از سال دشت  
و شب شنبه سلخ ماد رجب صبحی از منزل منکال کوچ نموده بقلعه انتبگیر که  
بر بالای کوه مدور هم اره (۴) بلند واقع است رسیده در آنمکان بهشت  
نشان مقام فرمودند و خیمه و سرا پرده نواب سکندر شان در دامنه کوه  
مذبور (۵) بر افراخته بودند خاقان سکندر شان بخیمه در نیامده بر بالای کوه  
بسیر قلعه روان شدند نواب علامی و جناب آصف جاهی و حکیم الملک و سایر  
امرا و مقربان پیاده شده با سنگا سن بر بالای کوه برآمدند و سیر این قلعه را  
که خاقان مغفور مبرور ملک موید انار الله برهانه قبل ازین بصد و چهل سال  
از تصرف رایان کفار بضر بشمیر خونریز بر آورده بود نمودند و چاههای  
عمیق پر آب که در قدیم الایام بر آن کوه در سنک خارا حفر نموده بودند  
و برکهای (۶) بملو از آب که عمق آن معلوم نبود تفرج فرمودند و ارکان  
(۱) بر او زد - (۲) جنون گرفته - (۳) مطاع - (۴) هموار - (۵) مذبور -  
(۶) برکه های یعنی حوضهای بزرگ مثل تالاب -



سلاطین تعریف این قلعه را نمودند و نواب اشرف بر بالای همین کوه تشریف  
خاصه بایک سر اسپ با زین و لجام مرصع بمیر رستم خان مرحمت نموده  
و توجهات شاهانه به ازای خدمات منزل گذشته با و بظهور رسانیدند و بعد  
از ساعتی مقربان و امرای ذیشانرا مرخص نموده پالکیهای حرم محترم معلی  
را بالا طلبیدند و چون پیشخانه پادشاهی را در کنار رود خانه که قریب  
یک فرسخ و نیم از نیمقام دور دست برده برافراخته بودند و اطراف رودخانه  
مذکور محل نزول اردوی معلی قرار یافته بود خاقان سکندر شان از آخر  
روز تا یک پهر شب بسیر و گشت قلعه با حرم معلی گذرانیده با هزاران مشعل  
و دیوتیها از بالای کوه فرود آمده در سرا پرده و بارگاه که در اردوی  
اعظم برپا کرده بودند نزول فرمودند و از منکال تا این مکان یک کاو و نیم طی  
مسافت نموده بودند و در این منزل وزارت پناه خدا و بردی سلطان را به  
تشریف فاخر سرافراز نموده بجانب مرتضی نگر فرستادند که سانپ نیر را که  
از زمینداران معتبر آن بلاد است و قبل از این از جانب اشرف بمرتبته سرداری  
سرافرازی یافته است به تسلیم و کورنش حاضر سازد سلطان مشارالیه  
بآنجانب روان شد چون این ولایت مقاصی و یتھوجی کائیتا سردار مرهته  
است مشارالیه بر نسبت میر رستم خان بمراسم خدمت و رسانیدن ما محتاج  
و لوازم محل مطبخ عامره قیام نموده مبلغ هزار و پانصد هون نقد و دوسز اسپ  
پیکش نمود و روز یکشنبه غره ماه شعبان معظم از کنار رود خانه مذکور کوچ  
نموده دو کاو راه را طی نموده بقصبه پنکچپول رسیده در خیام فلک رفعت پیش  
خانه نزول اجلال فرمودند چون این محل از جمله محال مقاصی خان اعظم  
شیر محمد خان سر اشکر کسیمکوت و کلنک است منصوبان (۱) او کمر خدمت  
و بندگی بر میان بسته رسانیدن اخراجات مطبخ و لوازم علوفه پرداخته مبلغ  
هزار هون پیشکش نمودند و شب دو و شنبه دوم این ماه کوچ نموده بعد از  
قطع مسافت یک کاو و نیم بکنار رود خانه کشته (۲) که مشهور است محل  
نزول موکب همایون گردید چون این محل در تحت زندگام است و از جمله

مقاصی سنجنی عمده الوزرا علی اکبر عین الملک جنیدی بود مشارالیه کمر  
عبودیت بر میان بسته بخدمات پرداخت و لوازم خرج مطبخ از کل اجناس  
تحویل چاشنیگران نمود و مبلغ هزار و پانصد هون بجهت سرکار اشرف و مبلغ  
پانصد هون بسرکار علیا حضرت پیشکش نمود و برای مقربان پایه سر و بعضی  
از ملکان معتبر را علوفهای لایق از سال داشت و در منزل محتمد الخدمت  
العلیه علی رضا خان که از خرد سالهای حضور پر نور است و بمرتبته چارلک  
استوا سرافراز شده در ولایت پای (۱) کهات مرتضی نگر بامر سر لشکری  
قیام داشت با فوج خود آمده بسعادت پای بوس رسید و مبلغ بیست هزار  
هون نقد و چهارده هزار هون مرصع آلات پیشکش نموده به تشریف خاص  
و یک اسپ با زین و یراق مرصع و یک زنجیر فیل سرافرازی یافت و و یتھوجی  
کائیتارا در ازای خدمت منزل سابق تشریف و اسپ مرحمت فرمودند و روز  
سه شنبه سیوم ماه مذکور از کنار کیسره کوچ فرموده بجانب قلعه رفیعه  
مصطفی نگر عرف کندپلی روان شدند و مسافت این منزل دو کاو و کسری  
بیهوده اند و خیام پیش خانه پادشاهی در اندرون قلعه در محله که منزل  
عبد الکریم سر سمت در آن است برافراخته شده بود و آن محله را بقیدکت  
و قرق در آورده بودند رسیده نزول اجلال فرمودند چون تمام اردوی اعظم  
در قلعه نمی گنجید لشکر امراء نامدار و اکراهل اردو در بیرون فرود آمدند  
و نواب علامی و آصفجاهی و حکیم الملک و مجاسیان عظام بعضی در منازل  
و بعضی در خیام اقامت نمودند و روز چهارشنبه چهارم ماه جناب آصفجاهی  
را بر قلعه که بالای کوه است فرستادند که قصرهای رفیع پادشاهی را که در  
آنجا واقع است ملاحظه نموده اهتمام در صفاء آن بکنند و نواب علامی  
فهامی و جناب لقمان الزمانی حکیم الملک را رخصت مرحمت شد که بسیر بالای  
کوه قلعه بروند و بخاطر آورند که قابل آن هست که عالیحضرت خاقانی بر آن  
کوه صعود فرمایند و چون این ولایت بحواله آصفجاهی است مشارالیه  
خدمات موفور در این ملک بتقدیم رسانید و جمیع ضروریات دولتخانه را

بالا مرتب و مهیا داشت وقت شام از بالا فرود آمده حقایق آنجا را بعرض رسانید و روز پنجشنبه پنجم ماه اعلیحضرت خاقان سوار شده بر بالای آن صعود فرمودند و پالیکهای حرم معلی را نیز بالا بردند و آنروز بسیر قلاع بالا مشغول شدند و این کوهستانی است که قریب چهل فرسخ زمین را محیط کرده و از جمله کوه های بغایت مرتفع که بطول چهار پنج فرسخ کشیده باشد در قدیم الایام این ولایت در تصرف رایان کفار بوده بر قلل آن دوازده قلعه بغایت متین مستحکم ساخته اند و پر کدام را نام عاجده کرده اند خاقان معفور مبرور پرا ملک انار الله برهانه که اصل دوحه سرافراز قطبشاهیه وجد چهارم اعلیحضرت خاقان سکندر شان است در تاریخ نه صد و دوازده هجری در این ممالک خروج نموده با جگیتی رای اعظم این مملکت که تمام ولایت تلنگانه را فرما نروا بوده است چند نوبت محاربات عظیم نموده او را شکست داده و بعد از مدتی جگیتی راج در این قلاع متحصن بوده بقوت تائیدا یزدی این ممالک را از او انتزاع نموده اعلیحضرت خاقان با جمیع مقربان عظام که همراه سنگاس زرنگار بودند سیر قلاع بالا را نموده عجائبات این مقام را بنظر درآوردند و ملاحظه فرمودند که صحرا صحرا بر فضا مسطح و کمرهای این کوه واقع است که باغات پر اشجار و پراثمار در آنجا غرس نموده از همه قسم بسیار میشود و حوضهای بزرگ و چاههای عمیق بر آن بالا مملو از آب که زرع و کشت موفور میشود ارگان دولت زمان (۱) بد عام و ثنا کشاده تقریب (۲) این قلاع رفیع نمودند و بعرض ملازمان رسانیدند که این نوع قلاع بتائیدات و عطیات حضرت یزدان به تصرف سلاطین گیتی پناه درمی آید و الا به حرب تسخیر آن دشوار بلکه از محالات است الحمد لله و المنه که چندین قلاع بمنازات مثل این و زیاده بر این در تصرف ملازمان بارگاه پادشاه است خاقان سکندر شان از سیر این قلاع فلک ار تقاع کمال انبساط بهم رسانیده امر عالی نافذ فرمودند که چند هزار تفکچی قدر انداز و نایکوار یان و کوتوالان تازه نگاه دارند و انبار های غله و اقسام اذوقه تجرید کنند و توئخانه را تعمیر نمایند و آنروز در بالای

(۱) زبان - (۲) تعریف -

آن قلعه و قصرهای پادشاهی مانند شب فوجی از لشکر خاصه خیل و آسی راو نایکواری هزاره تفنگچیان بجانبی که جنگل است و جانوران سبع در آن بیشمار است امر بحراست و کشیک نمودند و جمیع امرا و اعیان دولت در رکاب ظفر اتساب بودند بحراست مشغول شدند و جناب آصف مرتبت آنروز و آن شب بر سر پای ایستاده جمع (۱) ما یحتاج اقامت آنجا را سرانجام نمود و خدمات او شرف استحسان یافت و روز جمعه ششم ماه خاقان زمان از بالای کوه فرود آمدند و در سرا پرده شاهی نزول اجلال فرمودند و مجلس شاهانه انعقاد یافت و در باب تعمیر این قلعه و سامان آن سخنان مذکور گردید و در هر باب حکمهای مطاعه نافذ شد و سر سمت آنجا راه خلعت فاحر و پانصد هون انعام سر اقرار فرمودند و روز شنبه هفتم ماه از مصطفی نگر طبل کوچ زده بموضع بجواره که در کنار رود خانه کشته (۲) که عرض آن یک فرسخ باشد رسیده در سرا پرده فلک رفعت نزول فرمودند و مسافت انیمزل یک کاو و کسری باشد و در انیمزل کیتان سه طایفه فرنگ که یکی انگریز و دیگری و لندیز و دیگری دیغار گویند هر یک با جماعت خود از بندر معموره هچلی پتن که از جمله تجاران آنجا آند آمده سعادت زمین بوس و کورنش یافتند و روز یک شنبه هشتم ماه از کنار رود خانه بجانب قصبه او بر روان شدند و مسافت این منزل دو کاو باشد در انیمزل نزول اجلال فرموده جناب آصف جاہی را امر فرمودند که باچتور خان عهده دار فراشخانه و کار خانجات دیگر بجانب بندر انکدر رفته خیام پیشخانه پادشاهی را نصب نمایند و چون بندر بحواله جناب آصف است مهیات ضروری آنجا را سرانجام نماید و روز دوشنبه نهم ماه بجانب قصبه کمرور روان شدند و مسافت این منزل دو کاو و کسری باشد رسیدند و شب در آن منزل بدولت و اقبال گذرانیدند و روز سه شنبه دهم ماه کوچ نموده باداب پادشاهانه و تزک خسروانه صفوف بهادران آراسته بالباس مسلون و مزین و به یراق تمام بحشمت و جلالت تمامتر بجانب بندر مبارک روان گردیدند و در راه نزدیک به انکدر فیلی برای سواری آراسته بودند از انجمله چو دل تمام

(۱) جمیع (۲) کرشنا -

طلا بر فیل کوه پیکر نصب نموده بودند و سرا پای فیل را بزعفران و مشک و صندل اندوده بزنجیرهای طلا آرایش داده خلخال های طلا در دست و پای او انداخته و زنگهای خوش صدا هر طرف آویخته و جل زر بفت بر پشت او گسترده و پیشانی بند که اسم مبارک پادشاه در آن منقوش بود و لولو و جواهر قیمتی بر گله و روی فیل بسته و طرهای مرصع بر گوشهای فیل بند کرده و دو فیل مطبوع بر زمین و یسار فیل مذکور قرار داده خردسالهای لعل منداسه بر آن سوار کردند و افراس عراقی و عربی را به یراق و زین و جام مرصع و طلا آراسته بجهت جنیبت (۱) داشته بودند خاقان سکندر در شان بد آنجا رسید مانند آفتاب عالمتاب بر فیل آسمان عدیل سوار شدند و بحشمت و تجملی افزون از تصور و تخیل بجناب بندر روان گردیدند و زرای نامدار و امرای عالیقدر و مجلسیان و سلحدران بنوعی که پیشتر مقرر شده بود در رکاب دولت روان شدند و افواج لشکر از محل انکدر تا دروازه بندر دو طرفه سواره ایشاده شدند و فیلان کوه شکوه با اعلام مراتب ما هی و لوا های ازدها پیکر و اسپان جنیبت از پیش روان گردیدند و در عود سوزها و مجمرها ازین بخور مینمودند و تمام آن فضای وسیع را عطر بخور فرو گرفته بود دروازه جفت طبل بر دوازده فیل و تقاره دمامه بر دوازده اشتر همچنانکه مقرر شده از عقب بنوازش در آورنده که غلغله آن در زمین و آسمان پیچید بان آئین از میدان انکدر گذشته بدروازه بندر رسیدند حکم معلی نافذ شد که امرای و مجلسیان و سایر بندگان پیاده شده پیش فیل روند و تمامی لشکر در بیرون باشد زیرا که بندر گنجش لشکر پر حشر نداشت و نواب علامی فهامی را و افلاطون الآوانی را و حاجب شاه ایران و خسرو هندوستان را رخصت شد که سواره پیش امرای عظام و مقربان بارگاه بروند و جناب آصف منزلت از دروازه بندر تا بنگسار مر نمود (۱) که آئین به بند (۲) و جماعت سوداگران و کاکین و درهای خانهای خود را باقیته و تکلفات آرایش داده بودند و فیل سپهر عدیل که از سر تا پا بطلا و جواهر مزین شده و اعلیضرت خاقانی مانند خورشید عالم گیر بر آن قرار گرفته و شعشه

(۱) یعنی کوتل - (۲) بندند -

طلعت همایونش که از انوار لقای زردانی مقتبس است بر اطراف و جهات پرتو افکن شده شمشیر غلاف و دستیر مرصع گران بهادر دست و گهر مرصع و خنجر مرصع بر میان و کسوت تمام طلا و جواهر و انگشتر بهای جواهر قیمتی در انگشت که از درخشیدن آن چشمهارانور می افزود داخل بندر شده دیده نظر گیان را نور بخش گردیدند و بر فیلان میمنه و میسره خرد سالهای یوسف جمال به تقطیعات فاخره و بجلی و زیور و افره از زمین و یسار و مالها (۱) لاجوردی تمام طلائی افشانند از یک سو تنبول دان مرصع و از یکسو پیکدان مرصع در دست گرفته اند نواب اشرف تنبول (۲) خوردن مشغول و سازندها و خوانندها بر اطراف به نغمات داودی مترنم - (قطعه)

بحشمتی که سلیمان بنوده است چنین بشوکتی که سکندر نبوده است چنان کجاست قدرت آنم از آنچه دیدم من بنوک خامه تو انم نمود شرح و بیان بالجله بدرون بندر در آمده بجناب بنگسار روان شدند و جناب آصف مرتبت پیاده نزدیک عدیل روان آنچه خاقان اعظم از هر باب سخنی میپرسیدند بآداب شایسته جواب بعرض میرسانید بدروزاه بنگسار رسیدند در عمارت عالی بنگسار فروش نفیس کسترده و به تکلفات گوناگون آن مقام دولت ارتسام را آراسته و تختی مرصع بر صدر گذاشته خاقان سکندر شان از فیل سپهر تمثیل فرود آمده بر تخت سلطنت قرار گرفتند و نواب علامی فهامی و اتمان الزمانی را رخصت شد که بالا آمده قرار گیرند و حاجبین مکرمین بر میمنه و میسره مسند سلطنت حاجب پاشاده ایران پهلوی نواب علامی و حاجب بادشاه هندوستان پهلوی جالینوسی الزمانی حکیم الملک قرار گرفتند و صفوف امرای و وزرا و عظام بر میمنه و میسره بر آن مقام مسرت انتظام قرار یافت مجلسی مانند بهشت برین منعقد شد مقربان عظام که بدوز انوی ادب قرار گرفته بودند زبان بدعا و ثنای خسرو داد گر کشوده مبارکباد و تهنیت این مکان جنت نشان بتقدیم رسانیدند و تعریف بندر معموره بنوعی که بود و مشهور است بعرض رسانیدند که ازین بندر کشتی ها بممالک زیر بار و بالا باد و بنا در عرب عجم میروند و در دروازه ماه

(۱) رومالها - (۲) در تنبول -

سال تمام کشتی ها از هر طرف آمد و رفت مینمایند و این حالات خاصه این بندر است خاقان سکندر حشمت با کمال بشاشت و مسرت لمحہ در آن محل قرار گرفته و هر طرف آن را بنظر امعان ملاحظه فرموده بعد از صرف کردن خوشبوی و پان برخاستند و نواب پیشوا الزمانی فاتحه دوام دولت و بقاء سلطنت خوانده لوازم دعا و ثنا بجا آوردند پس اراجا بدولت و اقبال سواز شده از دروازه دیگر بندر بجانب کنار دریا که آن موضع را دوبنی گهات (۱) نامند روان شدند که کنار دریا را تفرج فرمایند چون بکنار در پای دیدند (۲) موج که هر چند بجانب جنوب شمال دیده میشد آب بود و جانب مشرق گویا با آسمان متصل است روی امواج که پی در پی با کنار زمین می آمد گوی که بمروارید انباشته اند در پای مشحون از صنع حضرت آفریگا ر طول و عرض و عمق آن افزون از حیز حساب و شمار - (بیت)

زمین گوئیا منتهی (۳) شده است کنون آب در یاست تا آسمان  
از دیدن دریا و موج چشم و دل را ابتهاج و از مشاهده آن دیده و جانرا  
غایت حیرت -

حیرت افزاست دیدن غمان موج هایش چو کوههای گران  
عالمی را شده است آب محیط کوهها گشته اندران پنهان  
و محرر سوانح عهد پادشاهی رایجهت سفر ظفر قرین تاریخی بخاطر فاطر (۴)  
رسیده بود آنر مدیل بقطعه نموده در این مقام مرقوم ساحت - (قطعه)  
شاه جمجاه سکندر مرتبت شاه عبدالله شاه داد گر  
سایه گستر باد چترش بر جهان تاگه باشد بر فلک شمس و قمر  
چون بعزم سیر در یارخ نمود صنع یزدان قادر آرد در نظر  
بهر تاریخش خرد کرد این ندا پادشاه آمد بسیر بحر و بر

(۱) دهبونی گهات یعنی جائے شست و شو و رخسور - (۲) چون بکنار  
دریای امواج رسیدند دیدند که هر چهار جانب (۳) زمین گوئیا منتهی  
می شود - (۴) فاتر -

و جمعی از موزونان که در اردوی اعظم بودند تاریخهار گفتند از انجمله  
میرزا غیاث خویش سردقیر جمله خوشنویسان ماسبق و ما سیانی اعنی میرخلیل  
الله الحسینی این ماده تاریخ را یافته که -

(ع) اشرف اقدس به بندر آمد دیگر گفته ۱۰۳۹

(ع) بمچلی بندر آمد شاه شاهان ۱۰۳۹

بالجمله بعد از سیر سواحل دریا از دوبنی گهات بجانب محل انکدر که خیمه  
و اطراف پر شاهی را در اینجا زده بودند و جمعیت اردوی اعظم بر حوالی  
و اطراف بارگاه خسروی فرسخ در فرسخ زمین انکدر و چند معموره دیگر که  
در اطراف بود فرو گرفته روان شدند و چون آفتاب در بیت الشرف نزول  
اجلال فرمودند و آن شب در انکدر گذرانیدند و صباح چهارشنبه یازدهم  
ماه شعبان به نکسار و آن محله را قرق فرموده با حرم معلی به بندر تشریف  
ارزانی فرمودند و تمام آن روز بسیر گذرانیدند و روز پنجشنبه دوازدهم امره معلی  
نافذ شد که منازل فرنگان را گوشه فرمائید و ایشان خانهای خود را آراسته  
و انواع آهش و امتعه و نفایس زیر باد بالای هم چیده زنان را بجهت خدمات  
و عرض اموال گذاشته از بندر بیرون رفتند و خاقان فریدون شان بمنازل  
ایشان در آمده سیر فرمودند و آنچه از هدایا و تحف مرغوب و نفایس بنظر  
خدمه حرم محترم در آمد از زنان ایشان ابتیاع (۱) نمودند و احسان و اکرام  
موفور نسبت باین طایفه بظهور رسانیدند و روز جمعه سیزدهم محله دیگر که در  
آن تمام خانهای سوداگران معتبر و تجاران غریب بود گوشه فرمودند و با  
اهل حرم محترم بسیر آن محله تشریف از رانی فرمودند و در چند خانه از مردم  
معتبر و خانه سرسمت اراجا احسان و اکرام وافر فرمودند و اهل بندر که در خواب  
نیز شرف پای بوس بقیس مکانی و اعلیحضرت خاقانی بعید بود که دریا بند  
اکنون در بیداری باین سعادت فاین شدند الحق اهل بندر را که در تصور  
بود که خاقان سلیمانی با اهل حرم معلی به بندر بیایند و بعد از آن بمنازل محقر  
ایشان در آیند و اهل خانه آنجماعت بپای بوس نواب اشرف و شرف خدمت  
(۱) یعنی خرید نمودند -

مهد علیا در یابند و بعد از آنکه در چند منزل اکرام و احسان و فور بظهور رسانیدند و آنجا را سرافراز نمودند بجانب بنکسار که محل اقامت بود روان شده شب در آنجا گذرانیدند و روز شنبه چهاردهم ماه در بنکسار و آن محله که روز عید شب برات بود به عیش و عشرت مشغول شده امر معلى نافذ شد که آتشبازی شب برات را در اطراف خود که محاذی بنکسار است بکنند و مجلس شب عید در بنکسار انعقاد یافت و جمیع مهربان بارگاه سعادت بساط بوسی در یافتند و روز یکشنبه پانزدهم ماه نیز بعضی محلات دیگر را گوشه فرموده سیر آنجا را نیز کردند و همه اکرام و احسان نمودند روز دوشنبه شانزدهم نیز سیر بعضی جاهای دیگر نموده اند روز سه شنبه هفدهم از بندر عزم سیر کنار دریا نموده با حرم معلى بجانب دوی گهات (۱) روان شدند و بجانب آصف جاه امر معلى شد که صیادان ماهی را جمع نموده ماهی از دریا بگیرند تا تفرج آن کرده شود صیادان دامها بزرگ داشتند سر تا سر سواحل را دام کشیدند و ماهی بی شمار از خرد و بزرگ گرفتند و بعد از چهار پنج کهری با صد هزار مشعل از دوی گهات تشریف بانکدر ارزانی فرمودند و روز چهارشنبه هجدهم ماه در آنکدر بعیث و عشرت مشغول شدند و چون طبع اشرف اقدس را از سیر بندر فواغ حاصل آمد جناب آصف جاهی در مقام گذرانیدن پیشکش گردید و در این روز از جواهر و طلا آلات و چینی و قلمکاری و اقیال و اقباشه و نفایس دیگر که بموضع عرض در آورده بدین تفصیل است که مرقوم میگردد یا قوت شش گره که در هر گرهی بیست دانه و ده دانه و پنجاه دانه و چهل دانه و پنجاه دانه و ده دانه جمعاً صد و هشتاد دانه فیل پنج سلسه با مستعدی دنداندار بزرگ يك زنجیر دندان دار چاوه دوزنجیر تکه ایک زنجیر و ماده فیل يك زنجیر قندیل کچار یک عدد قندیل بید باف چهار عدد طبق نه شمع از طلا دو عدد نقره آلات نه من زنجیر و مستعدی دو فیل منقل سرپوش دارد دو عدد سینی بزرگ دو عدد طشت و آفتابه دو دست شمعدان دولوله دو عدد رکابی یک عدد اسباب فراشخانه قلم کاری آستر زنگاری و چرولی مندپ بزرگ سه منزل خواب گاه پنج منزل راوتی دو

(۱) یعنی رخت شور -

منزل سراچه چهار قطعه شامیانه دو جفت قناد چهار ده طاقه طهارت خانه پنج عدد پیشکش مهد علیا فیل دو زنجیر دندان دار با مستعدی نقره يك زنجیر مکنه با مستعدی يك سلسله جواهر دان مرصع يك عدد مرتبان چینی پر از نبات چهل عدد ساری قلمکاری نکت (۱) و ساده چهل طاقه پیش بند قلمکاری نکت چهل طاقه چیت قلمکاری پنجاه طاقه طبق از هر قسم پانزده عدد طبله بید باف بیست عدد چپر پلنگ لا جوردی يك عدد چوکی کوچك دو عدد فانوس طلا ولا جوردی يك عدد پیشکش صاحب زاده عالمیان تسبیح مرواریدی صد دانه طبق کوچك شش عدد چپر پلنگ لا جوردی یک عدد چوکی کوچك دو عدد بعد از گذرانیدن پیشکش احوال بندر و ساکنان آنجا را معروض پایه سریر داشت نواب جهانبانی توجهات و وفور بحال تجار و سوداگران بندر معموره که از هر بلاد و دیار آمده توطن اختیار نموده تاهل و تناسل بهم رسانیده اند فرمودند از جمله زکات (۲) دروازه بندر معموره که هر سال مبلغهای کلی از همه جنس می گرفتند بتصدق فرق مبارک اشرف اعلى معاف نمودند و این احسان باعث از دیاد ذکر جمیل و افزونی صییت مناقب و محامد خسرو سکندر عدیل در اقصی بلاد عالم شد و از این انعام عام که شامل سایر تاجر و سوداگران مجاور و مسافران گردیده بود جمع اهل بندر غلغله دعا و ثناء پادشاه لك بخش کردند و امر معلى نافذ شد که فرمان جهان مطاع بطریق لغت نامه تحریر نمایند و مضمون فرمان واجب الاذعان را بر تخته سنگ بزرگ نقش نموده بر پیش طاق مسجد جامع بندر نصب نمایند تا در مرور هور و اعصار زمان استقبال حکام و اعمال با استقبال امتثال امر پادشاه سکندر اقبال کرده تخلف نمایند لغت آفریدگار جهان و نفرین سید انس و جان را شامل حال و مال خود بگردانند (و ایضا) زرد لالی جواهر را که پیش از این حکام سابق احداث نموده بودند که از تجار میگرفتند و این نیز هر سال مبلغی میشود آنرا نیز معاف فرمودند و مضمون فرمان تتمه (۳) حفر بر سنگ مسجد نمودند و سوداگران که از پیکو یا قوت می آوردند از تقاضای دلان نجات یافتند و این مکرمت

(۱) نکتته دار - (۲) زکوة - (۳) حفر -

عام نیز که نسبت بطبقات انام واقع شد در مالک بالا بادوزیر باد انتشار یافت و موجب خوشنودی تجار و جوهریان شد و احکام دیگر که سبب رفاهیت و فراغت سایر رعایا بود نافذ شد و سوداگران و دکانداران اقسام متاعی که داشتند باهل اردو و نوعی اتباع نمودند و هشفنغ (۱) گردیدند که در سفرهای بعیده آن نفع را در تصور نداشتند و جمعی کثیر از سادات و علماء و صلحا در بندر هستند که وظایف بجهت ایشان چه در عهد خاقان سکندر شان و چه در از منته سلاطین مغفور مبرور سابق مقرر گردید و به بعضی دو چاور و سه چاور زمین و بعضی را نقد یک ربع و یک یرتاب و بیشتر مرحمت شده که معاش میگذارند و مزارع (۲) معمور نموده اند و توالد باوجود این خیرات و تصدقات موفور در این وقت بعضی از سادات را وظایف معین فرمودند از آن جمله بمیر معین الدین محمد شیرازی مشهور به میر موروزی یک هون نقد مقرر فرمودند و او قبل ازین تجار متمول و معتبر بود و مدت پنجاه سال بعزت زندگانی گذرانید و در انکدر منازل رفیعه ساخته بوده از گردش چرخ نیلگون بافلاس رسیده باز بمیراحم شاهانه سرافراز گردید و میر محمد حسین ناودانی را که همیشه در خانه اش برار باب استحقاق باز است و متوکلا نه تعیش مینمایند هر روز او را نیر یکهون مقرر شد که بمیر مر و بمشارالیه از حاصل بنکسار بدهند و ایشان با سایر سادات و صاحبان دای دوات و عمرا بد پیوند پادشاه ذره پرور مشغول گردیدند - (بیت)

از قدم شه سکندر شان فیضها یافتند اهل جهان

و بعد از این مراتب آصفجاهی شکر اکرام و احسان و ستایش افزون از چیز بیان خاقان سکندر شان بهزار زبان نموده پیشکشی در معرض قبول درآمد و چون مواضعی که نمک را (۳) می کارند در حوالی محل نزول خسروی بوده اراده عالیه تعلق بآن گرفت که سیر آن نماید پس جماعتی که آن کار میکنند آمده تقارهای که بر زمین بسته و درون آنرا محوار نموده بودند

(۱) متفنع - (۲) مزارع - (۳) تنامل - (۴) در آن -

آب دریا را در آنها روان نمودند و در هر کزره اندک نمک پاشیدند آب (۱) در آن شب آن تقارها همه از نمک مجمد گردیده و بعد از سیر آن بسرا پرده اقبال مراجعت نمودند و آنروز بخوشحالی گذرانیدند و روز پنجشنبه نوزدهم ماه شعبان از انکدر کوچ نموده بجانب قریه آکل منار که از جمله قرای ولایت علیا حضرت ناموس العالمین است و از بندر تا آنجا یک کاو راه است روان شدند و در نواحی آن سرا پردهای پادشاهی برافراخته شده بود نزول اجلال فرمودند و روز جمعه بیستم در آنجا اقامت شد و وکلا علیا حضرت خدمات موفور بتقدیم رسانیده علوفه و سایر اخراجات کارخانجات را مرتب داشتند و سیر آن دیه معموره نیز فرمودند و صبح شنبه بیست و یکم که امر بکوچ میفرمودند نسبت بجناب آصف مرتبت توجهات موفور بظهور رسانیدند و تشریف چادر کشیده خاصه دوش مبارک خود رابع چهارنگ که لازمه رتبه سرخیلی است و شمشیر غلاف مرصع و دوسر اسب عراقی یکی بازین و لجام و یراق مرصع و دیگری نقره و یک زنجیر فیل دنداندار با زنجیر و یراق نقره مرحمت نمودند و مشارالیه را بتوجهات گوناگون مفتخر و مباهی ساختند و بوساطت آن عالیجاه کپیتان طوائف فرنگ را که قیام بوظایف خدمتگاری نموده فراخور حال تحف گذرانیده بودند تشریفات مرحمت شد و آنها کلاهاها از سر برداشته و زانوزده لووزم دعا و ثنا بجا آوردند و مملکت مداری مرخص شد که به بندر رفته مهمات ضرور پراسر انجام نماید و در منزل مصطفی نگر باز بخدمت اشرف اقدس رسد وقت چاشت از آکل منار با حشمت سکندری روان شد مسافت یک کاو و نیم راه طی نموده در پیش خانه نزول اجلال فرمودند و صبح یکشنبه بیست و دوم از آنجا بقصه دلور که یک کاو و نیم مسافت بود نقل نمودند و در آن مکان نزول اجلال واقع شد و آخر روز آن موضع را قرق کرده کنار رودخانه کشنه (۲) سیر فرمودند و روز دوشنبه بیست و سیوم بقصه بجواره مضرب سرادقات جاه و جلال گردید و دامنه کوه و کنار کشنه (۳) گوشه فرمودند و اردوی اعظم

(۱) در آن شب آب آن تقارها - (۲) - (۳) - کرشنا -

از بجواره نزول فرموده روز سه شنبه بیست و چهارم رحل اقامت انداخته بسیر کنار رود کشته (۱) و تیخانهای که در قدیم الایام در آن موضع و دامنه و بالای کوه ساخته اندوکار نامهای غریب و عجیب در سنگ تراشی و صورت نگاری نموده مشغول شدند و مملکت مداری از بندر در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و روز چهارشنبه بیست و پنجم از سمت مصطفی نگر گذشته در دیه و سیسرم که يك کاوونیم است در آن منزل اقامت فرمودند و روز پنجشنبه بیست و ششم از اینجا کوچ فرموده يك کاوونیم طی مسافت نموده در کنار رود خانه فرود آمدند و روز جمعه بیست و هفتم کوچ نموده يك کاوونیم راه در صحرای دیه چالك پار که مضرب خیام جا و جلال گردیده بود بدولت و اقبال فرود آمدند چون مذکور میشد که در این زمینها معدن الماس است و در آن طرف رود خانه چند موضع معادن جواهر گران بها پیدا شده و دانهای قیمتی در آن سر زمین بهم رسیده امر معلى نافذ شد که تقابان که پی برگ معدن میبرند بکاوون تا تفرج آن کرده شود پس دو موضع را کنند سنگ پارهای نرم از زمین بهم رسیده درون آن سنگ پارها جستجو نمودند و غرض چون تماشای آن بود دیده شد و علی رضا خان را تشریف سر لشکری ولایت مرتضی نگر مرحمت فرموده در این منزل او را رخصت دادند که از کشته (۱) گذشته به مرتضی نگر برود و بیهوجی کاتیب مرهته را نیز تشریف رفاقت خان مشار الیه دادند و هم چنین عالم خان پتان و خانی بیگ و الله قلی و مخدوم ملک و سایر امراء و سرداران و نایکواریان را تشریف دادند و آسیر را و نایکواری هزاره را تشریف رفاقت خان مذکور دادند و او با جمعیت تمام از اردوی اعظم جدا شده روان گردید و روز شنبه بیست و هشتم بجانب پنکچپول روان شدند و کنار رود خانه مقرب سرادقات عزوا جلال واقع شد و خدا و یردی سلطان از مرتضی نگر آمده در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و روز يك شنبه بیست و نهم دو کاو راه طی نموده بقلعه اینکتر رسیده در خیام فلك رفعت پیشخانه نزول اجلال فرمودند و در این شب هلال ماه رمضان مرتی شد

(۱) کرشنا - (۲) یعنی رود کرشنا -

و اتفاق در همین منزل وقت رفتن ماه شعبان را دیدند و صبح دوشنبه غره رمضان المبارک کوچ نموده دو کاو راه طی کرده بقلعه اندر کونده رسیدند و در آن مکان نزول فرمودند و این قلعه ایست بغایت متین و حصین که بر بالای کوه رفیع واقع است و قدرت ایزدی این کوه بزرگت را به يك پارچه سنگ خلق نموده بغیر از يك راه باریک راهی ندارد خاقان سلیمان شان از پائین تفرج آن کوه و قلعه نمودند و روز سه شنبه دوم ماه رمضان آنجا اقامت واقع شد و اسپیلی را منیر که از زمین داران معتبر آن ولایت بود حکم جها نمطاع بطلب او نفاذ یافته بود مع حشم خود باتفاق خدا و یردی سلطان آمده بود در این منزل بسعادت سجده عبودیت مشرف شد يك زنجیر فیل دندان دار مع يك سراسپ بایراق نقره و پدک مرصع با تشریف خاصه با و مرحمت فرمودند و خدا یردی سلطان را عنایت کرده نوازش بسیار فرمودند چون ساپ نیر جرات آمدن پیاپی سریر نکرد حکم شد که او را علی رضا خان تادیب نماید و روز چهارشنبه سیم ماه کوچ نموده يك کاوونیم راه طی نموده در منزل موت کور قامت فرمودند و میر حسین حاجب عالیضرت عادلشاه که از عقب آمده سعادت ملازمت در نیافته بود در اینجا بعض ملاقات فایز گردید و مورد توجهات سد دار سپلی را منیر را تشریف رخصت مرحمت نمودند که بمرتضی نگر برود و صباح پنجشنبه چهار کوچ نموده از قصبه پانگل يك فرسخ گذشته نزول اجلال فرمودند و صبح جمعه پنجم روان شده بدیهه رام پیل که يك کاوونیم بود رسیده نزول فرمودند و صباح شنبه ششم بدیهه سنگوارم که قریب بدو کاو بود نقل فرمودند و يك شنبه هفتم بمنصور آباد رسیدند و لمعات چتر پادشاهی بر اطراف شهر بر توافکن شد و روز دوشنبه هشتم به باغ ایل نقل واقع شد و در قصر و باغ آنجا که محل دلکشاست بخرمی گذرانیدند و بچیدن نارنگی و اقسام میوه های دیگر رسیده بود مشغول شدند و روز سه شنبه نهم به باغ ملک عنبر تشریف از رانی فرمودند چون قریب بدار السلطنت رسیده بودند خاقان سکندر شان آنروز روزه گرفتند و روزه داشتن همه کس صادر شد و امر معلى نافذ شد که مردم اردو

سبقت در داخل شدن شهر نکنند و چون روز جمعه دوازدهم ماه ساعت خوش جهت دخول در شهر اختیار شده بود قرین رکاب ظفر اتساب باشند و صباح این روز سیادت پناه عمده الوزرا شجاع الملك بالشکر و حشم خود از دار السلطنته بیارگاه گیتی پناه آمده شرف بساط بوس دریافت و یک زنجیر فیل و دوسر اسپ پیکش نمود و خدمات و حراست دولت سرای پادشاهی و دار السلطنته قبول در آمده کمر شمشیر مرصع و تشریف خاصه فاخره بدو مرحمت نمودند و سیاده پناه میرزا ناصر کو توال نیز با فوج و حشم خود از شهر آمده بشرف بساط بوسی مشرف شد و حسن خدمات او نیز پسندیده آمده و به تشریف و اسپ سرفرازی یافت و روز چهارشنبه دهم در باغ عنبر گذرانیدند و نارنگی بسیار که در این باغ شده بود سیر نموده بسیار ملازمان رخصت چیدن آن دادند و خواجه علی رضا که از حجاب شاهزاده اعظم مراجعت نموده بود و مکتوب و تحف آورده بود نواب همایون بقاعده مقرر بیباغ بشارت تشریف آردانی فرموده نشان و تحف را بنظر در آوردند و عمده الحجاب قاضی عزیزالدهر نیز قرین رکاب دولت بود به تشریف فاضر سرفراز شد و نواب همایون باز بیباغ ملک عنبر مراجعت نمودند و روز پنجشنبه یازدهم در باغ مذکور بسیر و گذشت گزارانند و صبح جمعه دوازدهم ماه رمضان عزم رفتن دار السلطنته فرموده بر بالای فیل که پیشتر مذکور رفته همان ترتیب بر آن فیل سپهر تمثیل سوار شده بآئین و تزک خسروانه متوجه شهر شده از راه دروازه بشیرپور که کنار رودخانه است داخل شهر فیض جهر شدند و ازین قدوم بهجت لزوم پادشاه سلیمان مکان مجدداً دار السلطنته رشک روضه رضوان گردید از دربند دوازده امام علیهم السلام داخل دولت خانه عالی شد و اردوی اعظم تا وقت شام میعاقب هم داخل شهر شدند و خلائق بخوشدلی بدعای دولت ابدی بودند پادشاه دین پناه اشتغال نمودند و مدت این سفر نصرت اثر دو ماه برابر بود -

بیان رسوخ پادشاه سکندر جاه در امور دینداری

و ذکر شمه از حسن اطوار شهر یاری

الحمد لله و المنه که دات قدسی خصال ملکی فعال خاقان سکندر شان با کمال امینت و جمعیت خاطر غیبی سرای بمقر سلطنت رسید و سفری که خواقین کامگار سابقه و سلاطین نامدار سابقه این سلسله علیه نکرده بودند تا کنار دریای عمان جز لا نگاه رخس همت ایشان نشده بود سمند جهان نورد عزم خاقان سکندر شان به تگاپو در آمد و چتر مهر آسای خسروی بر ساحت خیرا و سوا حل دریا انوار رفت و عاطفت گسترد و بعضی از قلاع و ولایات سمت مذکور منظور انظار پادشاه بلند اقبال شد و مراحم شامل بسی از طبقات انام گردید و ازین قدوم و اهتمام ملازمان نیک اثر بسی و ولایات و قلاع آن طرف معمود گردید و در هنگام مرور به بعضی از قلاع فکر بخاطر قدسی ساطر خسرو سکندر مآثر خطور نموده که قلعه محمد انگر را که خالی از جمعیت مردم است چون دولت و اقبال بی زوال روی به حیدرآباد جنت نهاد دارد و بعد آن بمقر سلطنت پیش از یک فرسخ نیست معمور نمایند بنا بر آن امر معلی نفاذ یافت که از امر او مجلسیان و سایر نوکران گران در محمد انگر در خور مشا هره خود تقسیم زمین گرفته خانه سازند و در معموری آن بکوشند و چون از سفر بندر بتاریخ دوازدهم رمضان المبارک داخل شهر شدند امرای علی نافذ شد که بطریق سالاباد اجرای رشوم ماه رمضان مثل بستن دکانهای منهیات در بازارها شهر و کندوری خاص و عام در ندی محل کردن و امثال ذلك معمول گردد و در دولت سرای پادشاهی سادات دعالما و صلحا در لیالی متبرکه بعبادت و تلاوت و دعا اشتغال نمایند و علیاحضرت ناموس العالمین والده معظمه خسرو اسکندر اقتدار دری برج سلطنت و در درج خلافت اعنی شاهزاده مکره صغیر السن خسرو بلند اقبال را در نوزدهم تکلیف روزه داشتن نموده در حرم معلی میزبانی پادشاهانه کردند و کندوری عام در قصر جدید قریب بحرم معلی است از انواع اطعمه و اشربه و حلویات و تنقلات و فوا که متنوعه کشیدند و سایر ملازمان بارگاه فلك اشتباه از آن تناول



نمودند و از باب صلاح و تقوی و علما و فضلا و ایام سادات و مسلمین را بانعام کیسهای زر و نقود موفرشادمان و دعاگر ساختند و بفقرا و مساکین زر بسیار و پارچه و اطعمه تقسیم نمودند و ماه مبارک رمضان را بکامرانی شادمانی گذرانیدند و روز عید مجلس پادشاهانه انعقاد یافت و جمیع ملازمان بارگاه عرش اشتباه در محل و ولای خود حاضر شده بسلام و کورنش قیام نمودند و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر اکابروا عالی معطر گردیدند و بعد از فراغ از مجلس امرای علی نافذ شد که در محلات و اسواق جار بزنند که از دوم ماه شوال تا هشت روز بقضایای آیامی که در سفر بودند اشتغال نمایند و دکاکین تازی و سندی و بنک و منهایت دیگر حتی تنبول چنانکه در ایام رمضان معمول بود مفتوح نسازند تا کفار نیز در آن ایام پان نخورند و کندوری درندی محل معتاد بکشند و اعیان و مقربان و سایر چاکران بر همان نسبت ماه رمضان حاضر کردند بنا بر امر عالی دوم ماه شوال شروع بروزه داشتن نمودند و خسرو جهاندار دین دار روزه گرفته در بعضی از شبها به قصرندی محل تشریف ارزانی داشته افطار فرمودند و ازین متابعت و سعادت خسروی خلائی که در اردوی گیهان بودند قضای هشت روزه رمضان کردند و از درلت ارشاد پادشاه با داد و دین مسلمان توفیق قضا بلا فصل یافتند و در شب دهم ماه شوال بقصودی محل تشریف از رانی داشته بعد از افطار و صرف کردن کندوری خاص و عام مجلس خسروانه فرموده بخوشبوی و زعفران طرب افزا و تنبول مزوج با وراق طلا جمیع مقربان بارگاه را معطر و سرفراز ساختند و عطمای محفل جنت مائل دهان بمبار کباب عید دوم کشودند سایر چاکران بارگاه عرش اشتباه از شادمانی عید ثانی از صمیم قلب غلغله دعای افزونی جاه و جلال پادشاه اسکندر اقبال بمسامع ساکنان عالم بالا رسانیدند وصیت این امر جلیل و شهرت این عمل جمیل با قطار امصار رسیده در محافل پاشاهان و مجلس شهریاران هند و ستان و دکن و ایران و توازن و وزیر باد باعث تعریف و تحسین و افزونی توصیف و آفرین خسرو سکندر قرین گردید الهی تاج جهان

هست عمر و دولتش بمانا دو عدو آرا حدای تعالی نگون ساز (۱) سازد بحرمت  
النبی و آله الامجاد - نظم

بادا اوصاف شاه با فر هنگ در جهان همچو نقش اندر سنگ  
گردش آسمان بکا مش باد تاجهاست در جهان نامش باد  
ذکر بعضی از سوانح

در آیامی که اعلحضرت خاقانی متوجه سواحل دریای عمان بودند میرزا تقی منشی الممالک بجهت عدم صحت مزاج و عارضه ناتوانی از سعادت همراهی رکاب ظفر انتساب محروم گردید در دار السلطنه مانده بود که اگر قوتی یابد متعاقب آمده در سلك بندگان سریر انتظام یابد چون پیمانہ اش پر شده بود مسافر مملکت عقبی گردید و اعلحضرت خاقان بشهر تشریف آورده نظر کیمیا اثر بحال حکمت مآب حکیم عبد الجبار گیلانی گماشتند و بخاطر دریا مقاطر خطور نمود که ملا اویس منشی سابق که مستغرق بحرز امت و منزوی گوشه حرمان ناکامی است و با استغفار ذنوب نادانی بانابت اعمال ناشایسته خود در کنج حیرت اشتغال دارد بگوشه چشم مرحمت بحال کثیر الاختلال او نگریسته سواد نامه شیات (۲) و خطیبات او را بر شحات عفو فرموده بچاکری رضا دادند که در سلك مجلسیان حضور انتظام یافته چاکری کند و مشار الیه از مجلس خوف و بیم که عذابی بود الیم نجات یافته دهان بشکر مراحم و سپاس عفو و جرایم کشود ناصیه اخلاص را درازی جان بخشی بر آن درگاه سود و اکنون در بنک بستان در سلك مجلسیان خدمت مینماید تا بعد از این در بساط روزگار این بیدق (۳) فراش شده کجرفقار را چه رونماید (ایضا) در اوایل ذوالحجه شفیعاً نام از خدمت خسرو هندوستان بحجابت با پنجانب آمد سیادت پناه میر فصیح الدین تفرشی را با استقبال فرستاره او ز بحضور پر نور آوردند و او بسعادت ملاقات فایز گردید و به تشریف خاص سرفرازی یافت و منزل خواجه مطفر علی دبیر سابق بجهت نزول او دادند و مبلغ سه هزار هون و نیز مرحمت نمودند

(۱) سازاد بخرمته (۲) شیات (۳) یعنی پیاده شطرنج -

ذکر سوانح اقبال سال مینت مآل شانزدهم جلوس فرخنده فال  
اعلحضرت خاقانی سکندر فعال که میرابق سنه خمین و الف هجریست  
قلم مشکین رقم که نگارنده و قانع عالم اشدت سوانح این سال مینت آغاز  
خرمی مآل عهد خسرو سکندر اقبال را بدین آئین نگارش مینابد که در ضمن بیان  
قضا یا ی سنه سابقه مرقوم گردیده بود که از میرزا تقی منشی اعلحضرت  
خاقان باند اقبالی بگوشه چشم مرحمت متوجه حال حکمت مآب حکیم عبد  
الجبار گیلانی شده بودند و مشار الیه چون بشیوه ستوده راستی و دیانت  
وصفت حمیده عقیدت و فدویت اتصاف داشته منظور انظار کیا آثار ساهنشاه  
سکندر شان گروید و آثار اخلاص او از دیاد می پذیرفت تادر این سال  
خرمی مآل طبع اقدس همایون اقتضاء آن نمود که منصب رفیع القدر دبیری  
بمشار الیه تفویض فرمایند اگرچه جمعی از عظامی بارگاه داعیه استدعای این  
منصب داشتند و بواسطه و وسایط در معرض خواهش در آمدند چون اولاً  
پرتو نظر خورشید اثر آدشاه بر احوال مشار الیه تافته بود و بدیده حقیقت بین  
عیار اخلاص و عبودیت او را از ارباب استدعای این منصب بیشتر سنجیده  
بودند تصمیم این عزیمت نموده در او اسط ماه ربیع الاول بخلعت این منصب  
عالی او را سرافراز گردانیدند و در سلك مقربان پایه سریر خلافت مصیر  
منسلك ساختند و جناب حکمت ایاب بان منصب رفیع مفتخر و مسرور گردیده  
نزدیک اورنگ پادشاه سکندر فرهنگ قیام نموده بر صدر عرایض و معلومات  
بارقام احکام عالم مطاع اشتغال نمود آثار فدویت و دولتخواهی از اطوار و  
مشهود ملازمان خاقانی میگردد و چرا چنین نباشد زیرا که جمعی که در ظلال  
تربیت رفت و عطوفت پادشاه سکندر منزلت ارتقابر معارج اعلا اقبال و دولت  
نموده اند شجر وجود ایشان از رشحات مکرمت شاهی بنخیر خواهی و کمال اخلاص  
بارور بوده است و سعادت مند اخروی (۱) ردنیا شده اند مگر کور باطنی که حقوق  
تربیت و عطوفت پادشاهی را ملاحظه ننموده لزانواع مرحمت و مکرمت اغماض  
نماید خسر الدیبا و الآخرة خواهد بود (از سوانح) قبل از این مرقوم قلم

(۱) اخری -

سوانح رقم گرویده بود که از جانب شاهزاده اورنگ زیب شفیعاً نام حاجی  
آمده بود در این ایام ازاده روانه نمودن او فرموده سیادت پناه میر فصیح  
الدین محمد را تشریف حجابت شاهزاده اعظم مرحمت فرموده مبلغ سه هزار  
هون نقد عنایت نمودند که سامان سفر نماید و نیزیک چاوه فیل مرحمت کردند  
که از جانب خود بخدمت شاهزاده اعظم تحف و هدایای مرغوبه از جواهر  
و مرصع آلات و دولک هون از مقرری مصحوب مشار الیه ارسال نمودند  
و به شفیعاً در وقت رخصت مبلغ پنجهزار هون انعام مرحمت فرمودند در ماه  
رجب المرجب مشار الیهما بنجاب اورنگ آباد روانه شدند -

ذکر اعمال ملا اویس عاقبت نامحود و سزا یافتن آن مردود

بر عبرت گریبان پیش بین و پیش بیان تجربه گزین ظاهر و هوید است که  
سلاطین جهانداران سلطنت شعار بعض از افراد طبقات بنی آدم و امار فرق (۱)  
امم را بجهت تمثیت مهام عالیمان و انجام مراسم آدمیان ترتیب (۲) فرموده از مراتب  
ادنی بر مدارج اعلا ارتقا میفرمائید و چون دستنگاه سلطنت و خلافت مشابه  
کار آگاه الوهیت و ربوبیت است بی وسایط و اسباب معاملات عالم انتظام  
نمی یابد پس در هر امری و مهمی باید که شخصی از اشخاص آدمی متصدی  
گردد و تا بواسطه و سبب او آن امر منتظم شود لهذا تربیت و تقویت بعضی  
از ملازمان و بندگان بر ذمت همت پادشاهان گیتی ستان بجهت انتظام امور  
عالم و انضباط مهام بنوع (۳) بنی آدم لازم شده است و بالضرورة متوجه تربیت  
و ترقی بعضی از افراد انسانی میشوند و در ضمن تربیت حقایق ذات و کیفیت  
صفات و مراتب رشد و کاردانی و خصایص طبیعت هر کسی بتدریج زمان  
بخاطر در آورده فراخور قابلیت ترقی میفرمائید و آدمی زاد که بلطافت جان  
و دل و کثافت آب و گل سررشته شده و باخلاق حمیده فرشته و افعال ذمیمه  
شیطان مزوج و مخلوق شده است در سرشت بعضی که صفات پسندیده بیشتر  
مرکوز است در هنگام تربیت نشو و نما آن صفات ظهور و بروز نموده  
در ازای آن مورد عاطفت و مشمول مرحمت میگردد و در بعضی از ایشان که

(۱) احاد - (۲) تربیت - (۳) نوع -

خصال ذمیه بیشتر است یا آن است که در حال نزول باران رحمت تربیت آن کثافت از مباحث (۱) او شسته شده مذهب باخلاق حمیده میشود و ذقاپح بکساب شامل روزگار او میگردد تا آنچه در صیلت (۲) اوست محور منسی نمیگردد و در زوایای جان و دل مستور می ماند تا آخر بعد از ارتقای بر اعلا مدارج قرب و محرمیت به شامت آن رد ملب (۳) در مفاك هلاك می افتد و فریق گرد آب بحر فنا میشود مویذ این مقال است احوال خسران مآل فرعون و شداد و امثال ایشان از جباریه و اکاسره که در هر عصر و زمان با علی مرتبت سروری عروج نموده بعد از تفوق بر عالمیان و تسلط بر آدمیان چون خبائث ذات و شرارت نفس در صیلت (۴) ایشان مکنون و مخفی بود آخر باغواوی شیطان بجلوه گاه بروز و ظهور رسیده دعوی الوهیت و انا لاغیری نموده بشامت آن دایم باسفل السلاطین نزول نمودند و هم چنین است حالات پادشاهان معدلت نشان و سلاطین با شوکت و شان که خلیفته الله فی العالمین و ظل الله فی الارضین اند نسبت به بعض (۵) از تربیت کردهای خود بعد از ظهور اطوار نا پسندیده و صدور کفران نعمت ایشان که تا سر (۶) بذات الهی جلت عظمته نموده ایشان را مستغرق در یای قهر و مستهلك نیران غضب میسازند و مصداق این سیاقست آنچه در این ایام نسبت بحال ملامت مآل ملا او یس لئیم رو داده است که اسکندر زمان او را از مرتبه ادنی بر مدارج اعلی متصاعد فرمودند علی الدوام ذیل اغماض بر مقولات اومی پوشیدند و بعنایات غیر محصور او را سرفراز میفرمودند چون از وایل (۷) خبائث و شرارت در ذات او مکنون بود با وجود مشاهده اینهمه عنایات خسروانه از جبلت او زایل نشده بود در مقام ابراز اظهار آن در آمد تا مشامت (۸) زشتی افعال و قبیح اعمال رسید با و آنچه رسید هر چند گردد روان بد سگال و اطوار آن زشت فعال بجای رسیده که ذکر مآل کار او نکت (۹) دعا و خامه سوانح مدایج نگار خاقان است اما بجهت عبرت عالم

(۱) ساحت - (۲) جبلت - (۳) ردیلت - (۴) طینت - (۵) بعضی - (۶) تاسی - (۷) از روز اول - (۸) بشامت - (۹) تنگ و عار خامه -

و افزونی بصیرت کافه نبی آدم قلم و قایح رقم رابه تکلیف ولی نعمت چه نتیجه دارد و مستوجب کدام عقوبت است بالجمله ملامذکور در اوایل سال جلوس میمنت مانوس خاقان سکندر اقبال در زمره مستحقان و ارباب احتیاج منسلک بود و از مخریرات و تصدقات گاهی چیزی می یافت و از برای مردم باجرت کتابت میکرد و با بعضی از مردم که بعهد و عمل دیوانی مشغول بودند ربطی بهم رسانید و چند وقتی در خدمت مغفرت پناه شریف المملک سرخیل چاکری میکرد و مغفرت پناه در عهد سرخیل خود او را در دفتر خانه پادشاهی در سلک جواب نویسان منتظم نمود و در ولای فرمان نویسان می بود تا آنکه فلك اعبت باز که بازنده ممتاز است در باب او چند بازندگی (۱) بکار برده و او را در نظر ملازمان پادشاهی جلوه گر ساخت و چون ادعای نوشتن خطوط بهفت قلم نموده بود قطعه چند مصنوعی ساخت ظهور آورد و ملبس بلباس تلبیس چون ابلیس گردیده خود نمای میکرد و رفته رفته از مرتبه جواب نویسی با علی مرتبه دبیری حضور بر نور صعود نمود و سررا بجای قدم بر بساط آن محفل جنت سرشت گذاشت و اعلی حضرت خاقانی نظر تربیت بر او انداخته او را دبیر مستقل نمودند و بتدریج بر معارج قرب و محرمیت صعود و عروج نموده ابلیس و ارضاعد مقامات عالیه گردید و در اکثر مناصب عمده مثل پیشوای و سرخیل بفضولی دخل میکرد و سرداران عظام و امرای ذوی الاحترام زیر دست و عمال ممالک را محکوم حکم خود میدانست و بگوناگون مراسم و الطاف شاهانه ملون بنوع نوع اشفاق مزین میگردد و حالات او در ترفع و تفوق بغایت رسید تا آنکه شوق اسپ تاختن و چوگان بازی نموده داعیه امارت و وزارت بهم رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان چون او را مقرب و مستقل نموده بودند او در معرض انجام در می آمد و وزارت چهار لك استوا با و تفویض فرمودند و طبل و نقاره و علم زرنگار و اقیال جبال آثار و افراس متعدد باد رفتار که بهیچ يك از معتمدان ایشان مرحمت نشده بود با و عنایت شد و مرتبه او از همه پیش شده بوجود نا محمود خود بر زمین و زمان منت می

نهاد و در هر امر و کاری هر چه از او صادر میشد باز خواست بنود اگر  
توجهات پادشاهی که درباره او روز بروز و ماه و سال وقوع یافته تحریر نمایند  
اوراق لیل و نهار پسند (۱) نیست بالجمله با این دبدبه ده دوازده سال گذرانید  
تا آنکه عمده النقباء میر محمد سعید را بمنصب جلیل القدر سرخیلی سرفراز  
فرموده و قرب اورنگ آباد باو ارزانی فرمودند مشارالیه از کمال رشد و کاردانی  
مهمات دیوانی را بوجه احسن سرانجام مینمود و راضی بدخل کردن دیگری  
نمی شد و خیر خواهی و کاردانی آنجناب با علی مرتبه و وضوح پیوست اویس  
مذکور را آتش حسرت در سینه پر کینه مشتمل گردیده تعیز در اوضاع او  
بهم رسیده بدلگرائی بخدمات مرجوعه قیام می کرد و آثار نفاق از اطوار  
او ظاهر میشد مع هذا التفات شاهانه درباره او تنقیص نیافته منصب رفیع او بر  
قرار و بعزت بود از کم حوصلگی و دناوت طبع بی ملاحظه بی فکر روزی در  
پایه سریر قیام گرفته اظهار رضا نمود مقربان اورنگ خسروی از ادای آن  
بیوفای مغرور تشجب نمودند نواب همایون فرمودند که در این ایام از انواع  
احسان و بر (۲) و امتنان از تو دریغ داشته نشد و ترفایق بر عالمیان ساخته اگر  
در مهم خود سرخیل مستقل باشد در منصب و عزت تو چه نقصان دارد از این  
بابته (۳) مهر بانانه بخندان بزبان اقدس جاری نمودند و او بی عقل نفهمیده همچنان  
بر خیالات مبطل بوده دفعه دفعه اظهار طلب رضا نمود و تا دیگر در آن عریضه  
چه بود که امر اعلی نافذ شد که او از منصب دبیر معزول شده در منزل نکبت اثر خود  
باشد و بحضور پر نور نیاید و مشاهره و تنخواه او برقرار باشد (۴) و بعد از مدتی  
منصب دبیر بر ابراهیم میرزا تقی نیشاپوری مرحمت شد و بعد از چندی بر آن برآمد  
که آن مذموم العاقبه در مقام عذر و استغفار در آمده استدعای عفو و غفران  
خطیئات و تقصیرات خود نمود در یای مرحمت شاهی به توج در آمده از  
گناه او در گذشت و تقصیرات او را عفو فرموده در مجلسیان حضور منتظم  
کردند و او در نیک منشان چاکری مینمود چنانچه در سابق مذکور شد شرارت  
(۱) بس - (۲) یعنی بخشش - (۳) بابت - (۴) باشد و بعد -

ذاتی و طینتی او جای بود و مدام در سینه پر کینه سودای خام پخته تخم  
تصورات باطل در دل میکاشت تا آنکه خیالات بیکنانه (۱) نموده بخاطر  
رسانید که با ارکان دولت حضرت عادلشاه متوسل باید شد و ایشانرا معاون  
خود ساخته در مقام انتقام از صاحب و ولی نعمت خود در آمد و امری  
چند عرو واقع بایشان داده متعلق خود را با بعضی نوشته جات به بیجا پور فرستاد  
و سعایت چند نسبت به بندگان خاقان در آن نوشته جات بکار برد که شاید ایشانرا  
خوش آید و در ازای آن خوش آمده ها معاونت او نمایند در این اثنا یکی  
از خویشان او که نهایت محرمیت باو داشت و این اسرار از گوشه کنار بقدر  
اطلاعی بهم رسانیده بود از او منحرف شده حقیقت مقاصد پر مفاسد او را به  
بعض از نزدیکان اشرف معلوم نمود و بوساطت ایشان بعرض ملازمان پایه  
سریر رسید حکم شد که جمعی رفته متعلق آمدود را از راه بیجا پور گرفته  
بیاورند چون به موجب حکم عمل نموده آن شخص را آوردند نوشته چند بخط  
شوم او در آمد که هیچ چشم مینیاد و هیچ گوش مشنواد جمیع مقربان حضرت  
را حیرت عظیم روی داد که در ظل حمایت و عطوفت صاحب شو کتی با نیم مرتبه  
تربیت یافته باشد و او را از پایه پست مدرسه نشینی بمرتبه وزارت و حکمرانی  
رسانیده باشند و صاحب اختیار و مرجع عالمی ساخته چون می تواند بود که  
با ولی نعمت خود در افتد و این قسم نوشته جات بجایا فرستد بالجمله بعد از ظهور  
این نوع حرام خوری بوا سطره آنکه اعمال او همه کس ظاهر شود و اگر جزای  
افعال زشت او را بدهند عالمیان بدانند که مستحق آن بوده است روز دیگر مقربان  
عالیه مدار و وزراء و امراء صاحب اعتبار را حاضر نموده حق ناشناسی و نمکحرامی  
او را یکان یکان بوجوه و دلایل ظاهر فرمودند و نوشته جات مذکور را بایشان  
نمودند و آن بدعافیت را برابر طلبیده در معرض خطاب در آورده این مراتب  
را باو مقابله دادند امر از غایت بی شرمی در عذر این اعمال شنیع چیزی چند بر  
زبان آورد که بصد هزار مرتبه استحقاق سیاست بهم رسانید و از کمال اضطراب  
به بعض معاذیر متمسک شد که مصداق عذر گناه بدتر از گناه بور بندگان  
(۱) بیگانه -

خاص و معتمدان باختصاص که سالک مسالک عبودیت و فدویت اندو جان  
نثاری را در خدمت ولی نعمت ادنی مراتب بندگی میدانند استماع اعمال ذمیمه  
او نموده از قبیح افعال آن بدسگالی انگشت حیرت در دهان و از زشتی های آن  
نادان حیران گردیدند و لعنت بر او کردند و چنان تصور کردند که قهرمان  
سیاست پادشاهی که قرین غضب آلهی است اقتضای آن خواهد کرد که جسد  
نجس او را پارچه پارچه کرده هر پارچه او را به پیش سگان محلات شهر  
خواهند انداخت یا بردار کشیده تیر باران خواهند کرد همه چون بید لرزان  
و بی جان ایستاده بودند آن پادشاه مهربان و پرورنده عالمیان به شیوه ستوده  
حضرت رحیم الرحمن و بخشنده ذنوب انس و جان عمل نموده از داعیه قتل او  
با آنکه مستحق قتل و رجم بود گذشتند و چون در معاذیر پذیر از گناه خود  
گفته بودم که اراده کشتن من دارند از بیم جان و حفظ خود مرتکب این  
حراخوری شده ام بر زبان مبارک گذرانیدند که احمق (۱) حاضران و به  
بینند که تا چه غایت است که با وجود این اعمال که از او سرزده است و همه  
کس بجل کرده اند که واجب القتل است تجویز کشتن او نمی کنم او را ظن  
بوده است که قبل از آنکه این اعمال او که بر ما ظاهر شود در وقتی که از  
سر تقصیرات سابق او گذشته او را به تشریفات خاص و رضای چاکری  
حضور داده باز در مقام ترقی او در آمده باشیم چون قصد جان او خواهیم کرد  
او خوف داشته ارتکاب این اعمال نموده کسی را که این عقل باشد ظاهر  
است که چه قسم آدمی خواهد بود مقربان بارگاه سر در پیش انداخته تصدیق  
سخنان پادشاه مینودند و سجده رحیمی و بخشندگی آن منبع رحمت یزدانی بجای  
آوردند و فرمان جهان مطاع صادر شد که آن واجب القتل را طوق آهن در  
گردن و زنجیر در دست و پا کرده بقلعه محمد نگر برده نگاهداند (۲) حسب  
الامر او را زنجیر و طوق در دست و پا و گردن نموده و در دولی کهنه نشاند  
از میان بازارها و نظر جمیع خلایق بقلعه برده نگاهداشتند و با آنهمه سیاست  
که از آن دنی الدات بظهور رسیده بود باز منظور نظر مرحوم پادشاه بود که  
(۱) احمق تورا حاضران به بیند تا چه غایت است (۲) نگاهدارند -

امر عالی نافذ شده بود که در قلعه طوق و زنجیر از او بردارند و ما محتاج  
و خد متگاران و کیف و معتاد او را تعیین (۱) فرمودند چون بقلعه بردند در  
منزلی که خود در غایت رفعت و وسعت ساخته بود جا دادند و سایر ما محتاج  
و خد متگاران و غیره مرتب گردید چون دنیا دار مکافات تست اسباب جزای  
اعمال او باز بظهور رسید که دو روز گذشته دفعه دیگر مسوده چند بخط او  
پیدا شد که بجای نوشته بود زشتی های طینت و حراخوری های خود را ظاهر  
ساخته زیاده بر آنچه در کاغذهای پیشتر او دیده بودند مشاهده نمودند در پای  
غضب پادشاهی باز بتلاطم در آمد رحیم خان محلدار خاص حضور را با آن  
مسودها بقلعه فرستاده فرمودند که او را نموده یا نصیب چوب بر کف پازده  
ناخنهای او را ببرند رحیم خان محلدار بنا بر امر عالی چنان نمود چون زمانه در  
مقام انتقام او بود باز نوشته چند از منزل او به رسید شعله غضب پادشاهی  
زبان کشید شب چهاردهم ماه رجب المرجب امر فرمودند که او را با زنجیر  
و طوق از قلعه بمنزل خودش بیاورند و آن مسودهای اول و ثانی و ثالث را با  
او نمودند چون فرموده بودند که بقتل او امر نمی کنم پس فرمودند که چشمهای  
او از چشم خانه که از بنیش آن این مکاتب نوشته بر آورند و چکاری آمده هر  
دو چشم او را بر آورد تا دیگر خط ننویسد و نخواند و از بد سلوکی او یک گس  
از و خور سبب نموده و همه خلایق از خاص و عام در این قضیه سادها میگردند  
و لعنت بر او میکردند و آنچه او از غایت حسد نسبت به بعضی از خیر خواهان  
و فدویان حضرت می اندیشید شامل حال خودش (۲) قاعبر و یا اولی الابصار  
(بیت)

آنکه می کند چاه اندر راه عاقبت خود قتاد در ته چاه  
و با وجود انواع حرام خوری که ازان بد بخت سرزده بود خاقان  
همایون بجان بخشی او اکتفا نموده جمیع اموال و اسباب او هر چه بود مع  
باغات و منازل و عمارات که کلیها میشد همه را با بخشید و بر این مکرمت عظمی  
کنیر (۳) را که سراز گریبان انتقام بر آورده دعواهای کلی با و مینمودند و از  
(۱) تعیین - (۲) خودش شد - (۳) جمع کثیر سراز گریبان -

مردم نفوذ و جنس که گرفته بود منع فرمودند و امر معلی صادر شد که هر که سندی از و دارد و موافق شرح شریف دعوی نماید و آن مذموم العاقبه از خوف غارت مال و بیم جان که اشد و اصعب از همه بود نجات یافته حیات و سامان بسیار را غنیمت شمرد و مقرر شد که او را به بندر معموره میچلی پتن برده بر بالای کشتی سوار کرده به بندر عباسی روانه سازند تا این شهر و مملکت از لوٹ و جود نا محمود او پاک باشد و او جمیع اموال و اجناس خود را نقد نموده به بندر مذکور روان شد و حسب الامر بالای کشتی انداخته روانه نمودند و محرر سوانح عهد خسرو سلیمان جاه را در شب کندن چشم آن بدبخت این تاریخ بخاطر رسیده بود مرقوم نمود - قطب شاهان کنده چشمان او بس - شاه عبد الله ما کند چشمان او بس - کنند چشم از سر او بس حرا مخور این تاریخ بطریق تعمیه واقع شده هرگاه عدد چشم که سی صد و چهل و سه است از عدد سر او بس حرا مخور جدا کنند هزار و پنجاه باقی میماند امیدوار بحق سبحانه تعالی چنانست که پادشاه زمان معدلت گستر مروج مذهب اثنه عشر علیهم السلام را از معاندان و ناد و لتخراهان در حفظ و امان خود بدارد بمحمد و آله الامجاد -

ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطنة و رخصت

دادن حاجب ایران و فرستادن بحجابت لثمان الزمانی

حکیم الملک را بخدمت پادشاه ایران

چون در این سال از وفور بارندگی باران حوضهای دریا مثال مملو از آب زلال گردیده بهجت افزای ناظران بود خصوصا حوض شهر حیدرآباد جنت نهاد که انهار آب از کوه و صحر جاری شده داخل آن میشود با وجود آنکه از پایان حوض نهری عریض اخراج نموده اند که آب فراوان از آن روان شد برود خانه کنار شهر که جانب شمال واقع است می ریزد مع هذا دریا بست لبالب از آب شیرین که تحت آن جانب شمال باغات پر اشجار است و زهینهای سبز و خرم فرح افزا و عذیرهای آب اطیف غمزدا جایجا واقع و جانب جنوب آن

با غیبت و سب و عمارات عالی در آن ساخته شده و در این زمان محل اقامت حاجب ایران بود طبع اقدس اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال ما یل بسیر و تفرج آن حوض گردیده امر اعلی نافذ گردید که امر اعلی المقدر و وزرای ذی اعتبار در اطراف حوض استعداد چراغان نمایند پس منسوبان ایشان سه جانب حوض را چوب بندی با ارتفاع بیست ذرع نموده بطرحهای غریب و صورتهای درختان و جانوران مثل شیر و فیل و غیره و طاقها آراستند و کشتیها در آن دریا انداختند که در ششهای مقرر بر آن چراغان نمایند اگر چه در سنوات سابق بر اطراف حوض چراغان کرده بودند و بیان آن در محل خود کرده شده اما در این سال تکلفات و رواید بسیار واقع شده و بیان آن لوازم (۱) بود بونا بر این از تکرار مند یشده (۲) کمیت قلم سوانح رقم را در ساحت تعریف توصیف آن بحولان درمی آورد بالجمله بعد از اتمام لوازم چراغان اعلی حضرت خاقانی در نهم ماه شعبان با داب سواری از دولتخانه عالی به برآمده متوجه منزل عمده الحجاب امام قلی بیگ حاجب ایران شدند مشار الیه منازل رازیب و زینت داده بفروش نفیس و تکلفات گوناگون آراسته خود بجای دیگر نقل نموده بود از دربندان باغ پهای انداز مخمل و زر بفت تا جای که نواب اشرف اقدس از سنگاسن زر نگار فرود آمدند خوی (۳) گسترایند کرسی (۴) و تخت سلطنت قرار گرفتند طبقهای زر نثار کرد و تحف و هدایای مرغوبه گذرانید و بعد از فراغ از مجلس پالکیهای حرم محترم بقانونی که در سواریهای سابق مرقوم شده رسید دز منازل حرم محترم قرار گرفتند و شب دیگر امر معلی نافذ شد که چراغان و آتشبازی نمایند پس اطراف حوض را بنوعی که چوب بندی نموده بودند چراغان کردند و کشتیهای پر چراغ را ملاحان در میان آب بگردش در آوردند و طرفی که مقابل عمارات عالی بود بالای سده حوض مقدار هفت هزار گز زمین را به ارتفاع بیست گز بطرحهای دلکش چراغان نمودند و آتشبازی بسیار از اقسام گلریز و مهتاب و غیره

(۱) آن از لوازم - (۲) نیدیشیده - (۳) یعنی پارچه سرخ آبریشم -

(۴) چون بر کرسی -

در میان چراغان سوختند - (قطعه)

اگر بزش که بس گلها شگفته عیان اندر شب تیره گلستان  
چو در مهتاب افسرده چراغها ز مهتابش نموده ماه تابان  
و همچنین جانب شرقی که پایان حوض است و صحرا و سبزه زار قریب  
به پنجهزار گز مسافت چوب بند کرده بودند چراغها بر افروختند و آتشبازهای  
بسیار کردند و جانب غربی که متصل به شهر است بر نسبت دو ضلع مذکور  
چراغان و آتش بازی نمودند الحق چراغان شد که دیده ماه و کواکب آنچنان  
چراغانی در عهد هیچ سلطانی ندیده - (قطعه)

چراغان فلک تاریک گردید چو روشن شد چراغان شهنشاه  
سپاه خود فرستاده است خورشید چو وقت شام رفت از خدمت شاه  
چراغان سر بسرا جزای مهرند که روشن تر شدند از انجم و ماه  
چراغان چون کواکب حمله چشمند که تا بینند بزم شاه دلخواه  
همه افروخته رخ همچو انجم همه خورشید و ش در این طریگاه  
رعکس این چراغان آتش و آب بیکجا جمع شد بی حسروا (۱) کرا  
اعلیحضرت خاقان سکند آئین تماشا بین آنچراغان کواکب قرین گردیدند

و خلایق چون مور و ملخ بر اطراف ایستاده تا سر ساعه تفرج آن چراغان  
را در شب تار از یمن عیش و عشرت شاهنشاهی دیدها را روشن ساختند  
و بدعای ازدیاد عمر و دولت روز افزون اشتغال نمودند و بعضی (۲) از شعرا  
قطعهها در تعریف چراغان و مدح پادشاه زمان بنظم در آوردند و مور و عنایات  
پادشاهی شده اند و چون روز شد امر معلی شد که قیلان و مردم شناور در آن  
دریاچه شناوری نمایند و در عرض آن حوض که زیاده از سه هزار درعت  
قیلان بر خرطومها از آب بر آورده مانند کوهها روان شدند و شناوران  
مکرر (۳) عرض و طول آن آب را شنا کردند از انجمه بعضی زنان بودند که  
مرتکب این جرات شده بودند و نسبت با ایشان بیشتر احسان واقع شد و این  
نیز تفرج فرج انگیز بود و همچنین شب دیگر امر شد که چراغان نمایند در این

(۱) جبر - (۲) بعضی - (۳) مکرر -

شب نسبت بشب گذشته چراغان بیشتر کردند و در صحرا و بلندی جانب مشرق  
چند جاهیمه بسیار جمع کرد (۱) و روغن در آن ریخته آتش زدند خرمن خرمن  
آتش مشعل در آن صحرا و بلندیها نمایان شد و آن نیز تفرجی بغایت دلپذیر بود  
و به نواب علما اشاره شد که حجاب پادشاه ایران و شاهزادهای هندوستان  
را طلب نموده در عمارتی که کناره دریاچه واقع است با ارکان دولت تماشا بین  
کردند و تمامی حجاب به تماشای دلکش بهره مند ر مسرور گردیدند و خلایق  
از اطراف و جوانب شهر به تماشای آمده بودند و سیر این چراغان تا دو مهر  
شب کشیده و روز دیگر نیز در آب اقیال و همه حیوانات و صیادان و شناوران  
شنا میکردند و صید ماهیان می نمودند و شب سیوم نیز چراغان فرمودند در این  
شب بر چوب بندی و بر همه لوازمات افزوده بودند که به بیست گز دیواری  
از نور پاشیدی (۲) از پائین تا بالا یک شعله آتش مینمود و از میان آن اقسام  
آتشباری نمایان در روی آب و در زیر آب همه چراغان نمودار بود و اطراف  
حوض دکان و بازارها آراسته با (۳) صیاح خلایق بسیر و گشت مشغول بودند  
و بعد از تفرج چراغان و سیر باغ متوجه رخصت دادن حاجب پادشاه ایران  
شدند و مبلغ سی هزار هون نقد و جنس انعام با و مرحمت نمودند و در مدت  
شش هفت سال در شهر فیض بحر بود سالی دوازده هزار هون شاهره مرحمت  
مینمودند و فریه که هر سال دو هزار هون حاصل آن بود عنایت فرموده بودند  
و این مبلغ سال بسال و رای مشاهره به او و اصل می شد با احسان و اکرام دیگر  
چنانچه در مدت اقامت قریب یکصد و پنجاه هزار هون که بیست هزار تومان  
عراق باشد خارج اقیال و اسپان و تشاریف که باو مرحمت گردیده و اسمعیل بیگ  
تحویلدار و منسوبانش هر چه از احسان و اکرام پادشاهی چه از عمر تجارت  
و معامله مبلغهای کلی بهم رسانیده صاحب سامان شده بودند بالجمله عمده الحجاب  
کامران و کامیاب مرخص شد و قبل از این خدمت پادشاه ایران نامزد جناب  
لقمان الزمان حکیم نظام الدین احمد جیلانی المخاطب بحکیم الملک شده بود چون  
بدو لتخانه مراجعت نمودند مشارالیه را به تشریف فاخره اینخدمت و الاسر فراز

(۱) کرده - نورپاسی - (۲) تا -

گردانیدند و تحف و هدایا از اقبشه و امتعه نفیسه متنوعه و قلمکارهای بر نقش نگار که با زربفت قیمتی برابری میکرد و مرصع آلات مرغوبه و جواهر قیمتی از الماس و یاقوت و غیره که برای شاه ایران با تمام رسیدد بود جمیعا تحویل جناب اقبال الزمانی نمودند و بجهت ما محتاج سفر مشار الیه مبلغ سی هزار هون از نقد و جنس مرحمت نموده چند نفر از سلاحداران کار آمدنی و مردم امین بخدمت متشددین فرمودند و الحاق تو جهاتی که نسبت بحجاب پادشاهان ایران که آمده بودند و حاجاتی که از اینجانب رفته بودند واقع نشده بود و این نوع احسان و اکرام شاهانه باعث از دیاد عظمت قدر و افزونی جلالت سلطنت است زیرا که نام نامی پادشاهان جهاندار و جهانداران گیتی مدار در خور همت بلند و سخاوت افزون از چند و چند (۱) ایشان در دفتر روزگار و اوراق لیل و نهار مثبت و برقرار است چه حاتم طای که مرد اعرابی صحرائشین بود دوام بقا و بقای دوام خود را در دار ناپایدار دنیا بچود و کرم یافته ابواب بذل و احسان بر روی جهانیان کشوده داشت اگر پادشاهان جمجم حشم که فرمانروایان عالم اندوهریک از ملازمان بارگاه ایشان صد چند حاتم اندوخته بحر و کان و حاصل جهانرا برای تحصیل سرمایه عمر ابدی و حیات سرمدی صرف نمایند مستبعد نخواهد بود و بی گزاف سخن سرایان و لاف عبارت آرایان اعلیحضرت خاقانی را بهمت عالی نهمت مصروف آنست که مآثر افعال پسندیده و نتایج اطوار حمیده و ذکر صیبت سخاوت بی نهایت و شهره جو دنیا معدود ایشان تا قیام قیامت در آینه و افواه عالمیان مذکور و در بطول (۲) صحایف احوال سلاطین ضرب المثل مرقوم و مسطور باشد با جمله حاجبین مکرمین با جمعیت تمام بجانب بندر و ابل روانه شدند که از اینجا به بندر عباسی بروند و پسر جناب حکیم الملک را که از صفاهان آمده بود در سلك مجلسیان حضور سرافراز نمودند و او را بآئین پسندیده کد خدا کرده در منزل پدرش مقرر فرمودند و چون شب عید برات نزدیک رسید جشن شب برات و آتشبازی و چراغان این شب متبرک در دولتخانه نسبت سنوآت سابق مقرر شد که بکنند و محرر سواخ عهد پادشاه فاقانی اراده داشت



که تعریف مجلس آرای و شرح قواعد و رسوم عیش و عشرت و توصیف آتشبازی این شب متبرک به نجیحی که هر سال میشود تحریر نماید که مرحومی ملاحظه صفاهائی که از زمره کتابخانه عالیہ بود داستانی در تعریف قصر و مجلس آرای این شب و بیان چراغان و آتشبازی نوشته چون داستان مذکور منظور انظار ملازمان بارگاه سلطنت دستگاہ شده بود بنا بر امر اقدس بجنسه همان داستان را درین مقام بشت نمود -

صفت چراغان آتشبازی که با هتمام بندگان اشرف در

شب برات سر انجام یافته و ذکر بعضی از عمارات

دولتخانه عالیہ مبارکه جفت (۱) بالمیامن و السرور

از آب حمیدہ و رسوم پسندیدہ شہریار مشتری آثار جمشید شان خورشید نشان قضا فرمان سپہر امکان برگزیدہ حضرت رب العزۃ المقلب بظل اللہ سلطان عبد اللہ قطبشاہ خلد اللہ مالکہ و دام اقبالہ جشن لیلۃ الہرات است کہ ولادت باسعادت امام منتظر قائم آل خیر البشر خاتم ائمہ اثنا عشر صاحب الامر و الزمان علیہ و علی آباءہ التحیہ و للسلام در این شب اتفاق افتادہ و آنحضرت از غایت خلوص اعتقاد و ولا و نہایت تشیع و ولو (۲) بدو دمان خیر المرسلین و عترت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہم اجمعین در تعظیم و تکریم این شب مبالغہ بسیار دارند و آنرا ثانی شب قدر و تالی (۳) روز عید گردانیدہ پور از ادای عبادات خاص کہ در این شب متبرک بطریق اہل البیت علیہم السلام منقول شدہ از اغسال و صلوات و اذکار و اوراد و مزید بر آنہا تصدقات و خیرات کہ موجب برکات دنیوی و درجات آخریست در احیای مراسم فریدون حشم و سلاطین عجم کہ مؤسسان قواعد سلطنت و واضعان قانون شریعت و دولت اند سعی بلیغ میفرمائید چہ این معنی مقرر است کہ بناء دولت با اعلای اعلام شریعت استوار است و قواعد دین بقوانین سلطنت پایدار و رعایت هر دو بر خسروان جهاندار سلاطین کا مگار فرض و عین (۱) حفص یعنی احاطہ کند - (۲) ولولہ - (۳) یعنی قائم مقام -



چارسینار

فرض بنا بر نظم سلسله ظاهر و باطن و انتظام قوانین صوری و معنوی متصل  
 باین شب متبرک چند شب بزرگ بجهت های جمشیدی و بزماهه افرویدونی  
 و چراقهای بدیع و آتشبازی های عجب زینت بخش افلاک و انجم و فرح  
 افزای خاطرهای مردم میشوند چه در بیرون دولت خانه همایون و چه در  
 اندرون آن بقعه میمون بادور و نزدیک در روز روش و شب تاریک کامیاب  
 حضور و سرور توانند شد شبی که جشن مسرت افزوز اندرون منازل اعلی سر  
 انجام یافته بود همه دل در آرزو بستم و همه سر بیاد هوس سپردم و از بخت  
 امیدوار بودم که دیده را از خاک آن منزل کحل الجواهری سازد و دل را از تماشای  
 آن بزم مفرح القلونی پردازد درین سود چون مار بت رسیده و مردم کثردم گزیده  
 پهلو پهلو و ازین سو بدان سو حرکت میکردم چه طریق حضور یدانمقام امن  
 و سرور بغایت مسدود بود و وصول بدان مجلس انس متعدذ الحصول و نزدیک  
 بود که سپاه یاس و حرمان بردل ناخن آورد نیز ضمیمه آمال و علاوه امانی  
 دیگر ساخته حصولش را از قیل محالات و مقوله تمتعات شمرد غافل و بی خیر  
 از این معنی که یکی از مقربان بساط قرب قدسی مناظر شیخ محمد ظاهر که  
 بر این تمی فی الجمله مطلع بودند بنده نوازی را پیرایه روزگار خود ساخته  
 رخصت احضار این داعی را از ملازمان این آستان حاصل کرده و از محلداران  
 حضور دیوان اعلی شخصی خجسته پی مبارک قدم بطلب این کینه نامزد گردانیده  
 در آن حالت که هنوز حشاشه (۱) از شخص امید باقی بود رسید و بشارت حضور  
 رسانید کار ساز عباد را بجهت شکر گذاردم و بخت را مرجا گفتم و متوجه  
 گردیدم چون از بازار بمیدان دربار گذار افتاد از انبوه و غنقله معشر بشروزنده  
 پیلان کوه پیکر شیاطین بفر و باد پایان صر صرتک آتش گهر نهیب و از دعای  
 اصحرای محشر و فرع اکبر راسهل و ناچیز پنداشتم و هول وهر اش را امن  
 و سکوت انگاشتم بلطایف الحیل از تصابق (۲) آن عرصه گذاشتم چون  
 بدروازه دولت خانه رسیدم فتح الباب فتوحات بر روی خود مفتوح دیدم

(۱) یعنی رمق حیات - (۲) تفاق -

بتلیم آن عتبه و سجده آن کعبه چنین (۱) را رشک قهر و مرآت سکندر گردانیدم  
 و چون از بجزد بقیام باز آمدم از مواجه بخت و اقبال تسلیم کرد تدراز همین  
 و یسار سعادت و توفیق نهینم گفتمند سروش در گوشم گفت و نخر دانگشت  
 بردوشم زد که در شور زیاده ملتفت مشو که کینه مجاوران این آستان  
 و کنبه (۲) ملازمان این خاندان اینانند کمتر از ایشان در این سرانه بینی و بهتر  
 ایشان بسیار بینی در شدم و تا بچشمگاه رسیدن هر ساعت بساحتی در آن بمیدانی  
 و هر لحظ بایوانی و هر دم بدروازه و هر نفس بمقام تازه عبور می افتاد و در هر  
 محل جمعی از سلحداران ارش هر رستم کمان قارن توان وطن گزیده همه چون  
 بخت شهنشاه بیدار و مانند مغر خرد هشیار مستغرق در لباس همبیت و یاس  
 مشغول بخراسنت و پاس بعد از سیاحت و مساحت آتمنازل و مواضع در جانب  
 مغرب از دور نوری دیدم ساطع به هیأت صبح صادق بداهه افق بسته و رنگ  
 سیاهی از چهره شام شسته آیت و اللیل اذابغشی فراموش کردم و بقلم نور و النهار  
 اذاتجلی بریاض دیده نوشتم سوره و اشمس خواندن گرفتم و هر ساعت آن نور  
 در طول و عرض زیاده میشد و به سمت الراس مایل میگردد خیرت زده گفتم اول  
 شب (۳) طور صادق غریب است و طلوع خورشید از جانب مغرب بعیند چه  
 حالتست گفتند این نه ظهور صبح و طلوع خورشید است بلکه شعه (۴) انوار  
 شمع و مشاگل جشن گاه پادشاه عصر است بشتاب (۵) که عنقریب بدان بزمگاه  
 رسی دقایق اولاک و درجات نجوم بشناسی بشتافم تا پای حصار قلعه مانند  
 رسیدم باره دیدم صد باره از سد سکندر بدتر شرفاتش با کنگره چرخ احضار برابر  
 پاسانش باز حل همدم چونک زنش باجوزا توام و این حصار بر سر میدانی مربع  
 مستطیل واقع بود و برد و ضلع طول آن باغهای در غایت طراوت و نهایت  
 زهت هر قطعه اش چون نقش جهان و هر چمتش چون گلشن رضوان کرد  
 خزان بردامن اشجارش بنشسته فیض بهار از عذار ریاحینش بگسته (۶) از فروغ  
 نور بزمگاه معاینه نقطه مشرق را بر سمت راس دیدم و روضه ارم را در تحت

(۱) جبین - (۲) کنبه - (۳) اول شب طلوع فجر صادق - (۴) شمشعه -  
 (۵) بشتاب - (۶) نه گسته -

قدم و ساحت آن میدان از عکس نور چون صفحه کهکشان و پرتو ماه تابان در بر سطح عمان نظری آمد بريك گوشه این حصار کریاسی دیدم و در آن کریاس (۱) دروازه عالی و در اندرون دروازه مری گریوه شکل هویدا باشارت نیامد (۲) توفیق چون فکرت اولوا لالباب (۳) مستجاب بدرجات آن گریوه عروج نمودم و آن مدارج بقدم اجتهاد در نور دیدم تا پیام آن بنای رفیع برآمدم فضائی دیدم که صد تجلی طور در آنجا موسی صفت برخاک افتاده و هزار کلیم ازید بیضاء فراموش کرده از هوش رفته در هر قدمی چندین خلیل بتکرا هذاربی مشغول شده و از لاجب الافلین غافل مانده زمینش چون جبهه خورشید حصیا تش چون دیده مشتری و ناهید سیمرخ زرین بال بسدین منقار مهرنیر با آن کو که از شعله نور چون مرغ در شب دیجور بر زمین افتاده و خفاش وارد زوایه خمول خریده (۴) و ماه شعله وار که سرخیل مواکب کواکب است و آن شب دم از خرمن نور میزد پروانه سان برگرد هر شمعش گردیده چشم چون خورشید خیره شد عصای خسرو از دست بیفتاد از پای در آمدم بر قدم حیرت بنشستم و از خود چون ظلمت ز نور بگستم گفتم سبحان الله آسمان را بر زمین گسترده اند یا وجود نابود مرا بر آسمان برده اند باز گفتم هیچ کدام نتواند بود چه آسمان را کوکب معدود است و ثالث نیر پیش (۵) مقصود اینجا ستاره بی قدر و وجود است او خورشید و ماه تا معدود و زمین را خود گنجایش موکب يك کوکب نه چگونه برج چندین ثوابت و سیار تواند شد ابلهانه با خود مجازاتی (۶) مکردم که خضر خرد و مسیح ادب بسر و قدم افتادند و دیده را امین و خردی بگزین کرامت فرمودند و بامن گفتند این جشن گاه خدیو عرصه دکن است که زمین بسیط از حریم تعظیمش آتانه ایست و آسمان محیط از قصر جلاش آسمانه اکنون ملازم خرد باش و حافظ را نیک محافظت کن و به تماشای بزمش دیده و رشو

(۱) یعنی بالاخانه - (۲) تا نید - (۳) چون فکر اولوا لالباب و دعای -

(۴) خزیده - (۵) ثالث نیرین مفقود - (۶) محاوراتی -

که نظیرش جز در جنات اعلی که هشت چمن مرغزار عقبی است نخواهی دید دیده بمالیدم و از جابر جستم از روی بصیرت بزم گاهی در نظر آوردم و چراغانی تماشا کردم که چراغان خسروانجمن آسمان در جنب آن چون چراغ نیم مرده آسیا (۱) بان پڑ مرده و بی نور مینمود زبانه های نور ساطعش چون انفاس مسایخ (۲) ثوابت مرصوده را چون خال برص از چهره کردون محو میفرمود و در مواضع متعدد چراغدانهای سیم اندام زرین فام از فلزات گوناگون منصوب همه در ارتفاع باسرو و سهی همسر و چون چنار کهن و درخت نارون تنومند و شاخ آور و هر شاخی چندین شعبه در هر شعبه شمعهای کافوری مثنی و مثلث در باغ افروخته عطف و خمیدگی هر دو حه چون حسابیل جوزا و چراغهای هر شعبه چون مشعلهای ثریا هیئات مجموعی هر درخت چون نخل ایمن پر نور یا در عین تجلی حیل و طور و دیگر چراغدانها از جنس مذکور و چوب بندیها که برای این مهم ناگزیر باشد از حد حصر و حیز عدد افزون چون از نظاره اینها بهره ور گردیدم در وسط آن فضا بدریا چه وارد شدم که از غایت غرارت و عذوبت جیحون و سیحون راسر بصحرا داده و دجله و بغداد را چون نیل مصر انگشت نیل برقفا کشیده و برخاک ادبار نشانده سطحش از صرح عمر (۳) و حکایت میگرد و زلال حیات بخشش از تسنیم و کوثر روایت مینمود در ازیش افزون از میدان اسپ تیز گام پهنایش زیاده از پرواز مرغ سهام کشتی هلاک (۴) اسان در ابر که (۵) هاله نمای مجرد (۶) سیما چون قمر در فلك مدویر (۷) در دوران و جمعی از و شاقان سرای چون ثوابت نورانی در آن سفینه ساکن و شادان و بر اطراف این منجره (۸) باغچه های سبز و خرم مشحون بانواع ریاحین و گلهای رنگین که اگر وقتی عقل از استشام یکی در کاخ دماغ مدهوش افنادی هم از بوی و رایحه دیگری هشیار شده افاقت یاقی و در يك ضلع این بجره (۹) ادوات و آلات آتشبازی مهیا و آماده کرده بودند و چون

(۱) یعنی غمگین - (۲) مسیحا - (۳) کنایه از آسمان - (۴) هلال آسا -

(۵) در برکه - (۶) یعنی کهکشان محرة - (۷) تدویر - (۸) بجره - (۹) بجره -

چند گام از این حوض بگذشتم بحوضی دیگر رسیدم مشرف بر حوض اول  
چون دیده عاشقان مالا مال و لب ریز در ضعاو بها روشن تر از ضمیر سالک  
شبحر (۱) تختهای ساج چون الواح کشتی نوح در میان انداخته شمعهای  
خورشید تابش بر صفحات آن الواح تعبیه ساخته و فواره از وسط حوض  
در نهایت جهندگی و استوا و اتصال اجزا چون تیر دعا بر سینه آسمان نشسته  
و چون خط شعاعی از دیده منجم بمرکز کرکب پیوسته و بر یکطرف این حوض  
لولیان لیلی صورت ناهید سیرت عذرا صفت شیرین حرکات خنیا گر نغمه سرای  
بلبل ادا بالباسهای طون و پیرایهای (۲) مرصع چون سرو و شمشاد در چمن  
ارم دورویه صف کشیده نشاط فرمای نظار گیان و شوق افزای همگنان بودند  
و سنجر زمره و اعجاز نغمه مرغ را در هو او وحش در چرا آرام میدادند  
و بزخم مزمز و مضراب سنگ ریزه را از قعر حوض بر سر آب چون حباب  
جلوه گرمی ساختند و در این مقام خفای فسیح در زیر چل ستونی چوب پوش در  
آورده رعایت (۳) رفعت مشتمل بر ستونهای ساج در نهایت راستی و بلندی  
و سرافرازی گردن کشتی نخته بر سر ایوان کسری شکسته و حل منار اصطخر  
را چون ارم ذات العباد از پای در آورده ابروی سدیر و خورق بر خاک بهرام  
گور ریخته خاک قصر بمن برباد دعا (۴) داده آتش غیرت در کانون صفه بی  
ستون افروخته و روح پرویز را چون آثار فرهاد سوخته و بر یک حدش صفه  
بر آورده مشرف بر ساحت این ایوان در نهایت رفعت و وسعت و صفا و پاکیزگی  
زمینش از فرشهای بوقلمون و قاللهای بقلاطون برار تنگ مانی و تصویر بهزاد  
خنده زده در اندرون این صفه صفه دیگر و بر بالای آن غرفه خوش هوا  
صاحب فضا در یچه و مخرجه اش مهیب شمال و ممر صبا ناظر بر صفه و ایوان بزرگ  
و محجری از از تاب (۴) بل از گوهر آفتاب بر موضع فصل مشترک آن غرفه  
قرار داده که بمعاش (۶) فروغ صبح صادق را باشاهدی روز را بشام رسانیده  
و پادشاه ستاره سپاه در آن غرفه چون مهر عالمتاب در بیت الشرف و مشتری  
(۱) شب خیر - (۲) پیرایهای - (۳) در غایت - (۴) برباد فنا - (۵) زرناب  
(۶) بلعانش -

در اوج بر مسند اقبال بر آن بحجر تکیه زده و نزدیک مسند عزت دستور مملکت و  
مشیر سلطنته که اختر برج سعادت و گوهر درج سیادت است و دانش آصف  
بارای ارسطو فراهم آورده و کار سیف و ستان بقلم دوزبان حواله فرموده و چون  
بر جبین بمقار نه خورشید و قمر ثبت ناهید با سکندر وقت و سلیمان عهد ناظر و  
بجلسیان خاص که بحقیقت منتخبان هفت اقلیم اندو هر یک در فضل و ادب بزرگی  
مشارالیه و قطبی مدار علیه بقدر مرتبه و حالت بنظری ملحوظ و بعنایتی مخصوص  
ایستاده و نشسته و از همه عجب تر آنکه نبای عمارات رفیع و اساس این دریا چهای  
و وسیع صحن چمنها دلکشا و ساحت آن فضای عشرت پیرا چنانکه متعارفست  
نه بر سطح زمین اصلی واقع بود بلکه بفرمان قهرمان خاطر آگاه و باشاه همت  
کیمیار تبت دریا بسطت گردون رفعت آن پادشاه سکندر منش کسری روش  
سامان رصد بند مند مسرو آن عرصه را که تقریباً بعرف میزان عراق سی صد  
جریب باشد اختیار کرده سراسر آنرا بطرز چهل ستون عمارات بجهت بیوتات  
پر داخته اندو اصل و فرع آنها را بسنگ صرف و آهک خالص استوار ساخته  
بمجموع را مسقف گردانیده اندو پست و بلند سطوح بیرونی آن سقفها را  
بمصالحی که مانع نفوذات تواند شد هموار و مستوی ساخته و بعد از تسویه و  
تسطیح چندان خاک مشکین (۱) بنام عنبر اندام پاکیزه اجزای بدنجان فعل (۲)  
افتاده که طبقات زمین با اطباق بهشت برین برابر آمده (۳) مغرس نهالهای  
طوبی همال و گلها بآتش رنگ خورشید تمثال گردیده و از مسافتی بعید  
و بقوازی هندسی و اعمال اقلیدسی جدول آبی حیات افزا پوشیده از نظرها  
بمثابت جوهر روح در کالبد خاک در آورده و چون فیض سحاب و رحمت وهاب  
بمواضع متعدده در آن منزل مستولی ساخته جنات تجری من تحتها الانهار با حسن وجهی  
نقاب خفا از چهره برداشته روی بجهت نیان نموده پس از این تقریر دلپذیر روشن شد  
که سطح اعلائی عمارات تحتانی زمین بر کها و اصل چمنهای منازل فوقانیست  
وزیر آنها با انعام خالی است چنانکه کوچهای عریض طویل که هر یک مضمار  
(۱) قام - (۲) نقل - (۳) مغرس یعنی جائسه نشانند اشجار -

مسابقت تواند شد در آنجا نمودار شده و حیوانات قوی هیكل ضخیم جنبه بلند قامت چون قبل و شتر باراکب هنگام احتیاج باسانی و آسودگی در آنجا تردد مینمایند الحق بدین اسلوب قصر دبستانی و بدین نمط حوض و ایوانی از آثار صاحب دولتان روشن ضمیر و عالی همتان عالم گیر سیاحان جهانگیر نشان نداره اند و این اختراع بدیع خاصه فکر بلند و زاده ضمیر نورمند این گلدسته چمن اقبال است چه نقشی بدین شکر فی از کلک فکرت و دست قدرت هیچ يك از ملوک سابق بر لوح وجود رقم هستی پذیرفته قبل از مشاهده چون اوصاف آن کار نامه سنین و شهور که کعبه نوبهار و قبله فرخار (۱) است استماع می افتاد و هم غلط اندیش کج رفتار از قبول آن در مضیق تعجب افتاده بوجودش اعتراف نمینمود بعد از امعان نظر خجالت زده از آن مضیق بر نیامده بحسب حیرت انتقال فرموده القصه بعد از ساعتی از موقف جلال ایشان و آتش (۲) دست بابلی نسب جاد و کار رخصت یافته شروع در مهم نمودند اول ابتدا لوورب (۳) ماهتابی چند کردند بسیار شیشه بمه مقنع بلکه پرتو هر يك آتش در چاه مقنع و ماه مزود (۴) او میزد حفیاد فروع این مشعلها مهتابی اسم بر چشم شعری شعار سهیلی انوار علاوه انوار سابق شده مغمون نور علی نور بوضوح پیوست بعد از آن نخشهای هوای چون آه عاشق و شهاب ناقب از آن عرصه مشرق اصارت راه گردون پیش گرفت در عین صعود دیده بهرام رامیل آتشین کشید و چون صاعقه از غایت حدت تاج کیون و پاره ناهید بگداخت و قلم عطار دود قتر مشتری پاک در هم سوخت و برسینه قرقیلهای داغ بر افروخت در همین گرمی آتش ذرات دیگر زدند ابتداء دودی ظلمات آسا مرتفع شده آینه روشن هوارا سیاه و تاریک گردانید و چندان صداها را عجیب و آرازها را غریب و آتشهای نهیب غریبند و زبانه زدن گرفت که طنطنه کوسرعد و صدای صور اسرافیل ضعیف تر از ناله نای و آواز طنبور

(۱) فرخار یعنی بتخانه و شهره در ترکستان - (۲) ایشان آتشی - (۳) به و قادت یعنی مشتعل و روشن کردن - (۴) مزور یعنی نقلی و موضوعی -

بگوش میرسد و التهاب زبانه آتش زیر صاعقه انگیز برق از شرار قداحه شبان در روز برف و باران بی فروغ نریختم (۱) می آمد بلکه چون فروغ کرم شب تاب و طغین و باب محسوس میشد آیت صاحب علامت فيه ظلمات و رعد و برق یجملون اصابعهم فی اذا نهم من الصواعق حذر الموت از آن واقعه حرف کنایتی و واقعه سرگذشت کلیم کریم که فلها تجلی ربه للجبل جمله دکا و خر موسی صمعا از آن زلزله اسم اشارتی طشت نیلگون فلک چون طاس غرایم خوان صاحب طنین و کرة زمین چون مرد مصروع خداوند آتین آمد مردم رمیده و عقلها شمیله گشت مسرع نظر که بمشابت تیرهای هوای (۲) قدم رنجبه ساخته بود هنوز بر زمین قرار نگرفته بود که بر حواشی حوض بزرگ معاینه دید که طرفه العین بقامت يك نیزه دیواری از شمع و چراغ هویدا شد تو گفتی بر زمین بلور حصارے از نور است با پایه عرش بر زمین اتصال جست چنان در آئینه متخیله پرتو افتاد که مگر کوه آفتاب بعد از ارتفاع از افق نیلگون فلک تسطیح یافته هیات ترسیع (۳) در آمد و مریخ لوبهت سیرت آتشی مزاج از آن حرکت بر آشفته بکمال ملال و تیر شهاب آرا برجاس و همدف ساخته و بادبان رمایه چون زره خود و عیبه جوشن خویش لخت لخت و چشمه چشمه گردانیده حاضر آرا مسرت بر مسرت بر حیرت افزود چه آن حرکت و صفت از آتشبازان دیگر بلاد کمتر مسموع شده و مشاهده رفته بود هنوز التهاب و امارت اصلی آنها باقی بود که از بیرون دولت خانه در موضعی که محاذی این جشن گاه و مطرح نظر نظار گیان بزنگاه بود گروهی دیگر از آتشبازان سمندر طبیعت اهرمن سیرت بیک نوبت آتش در مصالح خود زده دفعة واحدة بعظم کوه بی ستون آتش و دودی چون خیل صبح شام و نور و ظلام بیک دیگر آمیخته و بمثابه نور و ایمان و ظلمت و کفر درهم آویخته زمانه کشید و چندان شهب و سازک و نحش و موشک بر روی هوا بلند گردید که چو کوه زهر بر چون فلک اثیر مشحون از آتش صرف شد همانا که خیل شیاطین باراده استراق شمع عروج مینمودند که ملايك

(۱) بی فروغ تر بچشم - (۲) قدم رنجبه - (۳) ترسیع -

باز چندان شهاب ثاقب متعاقب زبانه در ساختند در هنگام صعود آنها از غایت خروشن و لمعان امارت اذ السماء انفطرت و ادا النجوم انکدرت معاینه شد و در وقت نزول که گویا کره ائیربه نشست نهاده بود از تجربه و انفصال آن شهب و شکفته شدن آن گلهای آتشی علامت اذ الکواکب انتشرت هویدا گشت چون حراست ایزدی پاسبان آن مقام و نگهبان آن مکان است گردی ازین مرودودی این رهگذر دامن گیرهیچ آفریده نشد و همگنان در آن دود آور چون ابراهیم آرزو سیاوش تا جور یا روح ریحان و لام سلام همدوش و هم آغوش بودند القصه در آن واقعه شان نزول سوره واقعه و سوره نور چون آیه اللیل و آیه النهار معلوم خاص و عام و دور و نزدیک گردید و من انا انزلناه فی لیلۃ القدر تکرار میکردم تا آخر سلام و هی حتی مطلع الفجر برخواندم و از جشن گاه بعبادتگاه شتاقم و از ادای فریضیه از حضرت آلهی دوام دولت بقای ذات اقدس شاهنشاهی مسألت نمودم امید که ذات بی مثالش در کیف حمایت ایزدی ساهلای نامتناهی فیض بخش جهانیان و کار ساز زمانیان باد بجزمت النبی و آله الایجاد برب العباد .

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر صفات

به بعضی از قلاع و ولایات )

چون از عیش و عشرت شب برات و ایام عید فراغ حاصل شد از خاطر قدسی مناظر اراده سواری ظهور نموده از دولت خانه گیتی نشانه بر آمده عنان توجه به باغ لنگم پیل منعطف فرمودند و در آنجا دو روز و شب بسر برده بیاغ ایل که قطعه ایست از بهشت آنجا نبرد و روز کا مران و کا میاب بودند و از آنجا با جمعیت لشکر ظفر اثر توجه بقلعه بهونگیر فرمودند و از باغ مذکور تا بهونگیر هشت کار راه بود بچهار روز طی مسافت و قوع یافت چون بحوالی قلعه رسیدند کوهی مدور بنظر اقدس در آمده دست قدرت خالق الاشیاء از یک لخت سنگ آفریده و مانند کلاه بفرق زمین نهاده و در زمان قدیم که را جهای کفار حکمران این مملکت بوده اند قلعه بر بالای این کوه ساختند اند

مشمول بر بروج و باروی رفیع متین و صعود از اطراف آن ناممکن الا از یک طرف که راه بار یک میر خطر دارد اعلیحضرت خاقان سلیمانی با بعضی از خواص بران حیل (۱) فلک مثل صعود و عروج فرمودند و بالای آن فضای وسیع بود بسر (۲) فرمودند و حقایق آنرا بنظر امعان ملاحظه کردند قلعه بغایت استوار و حصاری سپهر مقدار بنظر در آمد پائین و بالای کوه و حصار مانند سد سکندر و برج مشیده بود تفرج فرمودند و روز دیگر در آنجا اقامت واقع شد و با خاصان حرم محترم سیر و گشت قلعه نموده در مرمت سامان و ما محتاج آن قلعه امر عالی نافذ شد و رعایای آن ولایت از میان معدلت خاقان سکندر منزات مرفه الحال گردیدند و عزم مراجعت فرموده متوجه مقر سلطنت شدند و در بعضی از منازل قریب بشهر امر معلی شرف نفاذ یافت که سوار و پیاده عساکر ظفر ماثر با اقبال جبال مثال و با اوراق و سلاح دو طرف سمت مرور صف بسته قیام نمایند و آنروز خاقان سکندر عدیل بالای فیل سپهر تمثیل سوار گردیده مانند آفتاب عالمتاب بر سایر ذرات لشکر که در دو طرف صف بسته در فرسخ فرسخ زمین ایستاده بودند پرتو مرحمت و عطوفت افکنده یگان یگان بنظر در آوردند چون هر سال مقرر بود که بعد از عید شب برات شان لشکر حاضر در دار السلطنه میگرقتند این دیدن را بدل آن قرار داده بسر داری افواج قاهره و امرای عساکر میر رسیدند ظلال مرحمت بر مفارق ایشان گسترده نزدیک فیل فلک تمثیل طلب نموده به تشریف حاجبی اختصاص میدادند چنانچه با تشریف چهل نفر از عظامی لشکر و سرداران نامور را خلعتهای چارنگ که متعارف تشریف پادشاهی است علی قدر مراتبهم عنایت فرمودند و بعضی را چادرها بر رز خاصه عنایت کردند و بعد از آن داخل دار السلطنه دولتخانه گیتی نشانه گردیدند و در مدت نه روز این سواری واقع شد چون ماه مبارک رسید ما جرای رسوم ماه رمضان و استعداد روزه داشتن و لوازم آن مشغول گردیدند و در این ماه قاضی عزیز الدهر را که از جانب شاهزاده اورنگ زیب حاجب مقیمی بود طلب نموده جناب میرزا باقر زدی

(۱) جبل - (۲) سیر -

را بجای او نصب نموده فرستادند مشار الیه در دوازدهم ماه مذکور بحوالی شهر رسید چون جیغۀ مرصعی از جانب شاهزاده برسبیل تحفه و تبرک مع مکتوب محبت اسلوب آورده بود عالیحضرت چنانچه رسم بود بدوات و اقبال سوار گردیده بجانب باغ نبی که نزدیک شهرست تشریف از زانی داشتند اود حاجب ماضی تحفه و مکتوب شاهزاده اعظم را بنظر اشرف گذرانیدند به تشریف خاصه و دوسر اسپ با ابراق سمین سرافراز شدند و منزلی که قاضی می بود بجهت نزول او تعیین یافت و خاقان سلیمان نشان باز بدوات خانه عالیه معاودت نمودند سرنوبتان حضور در پانزدهم این ماه میرزای حاجب داخل شهر نموده در منزل جا معین دادند و در او اخر ماه مذکور وقت افطار حاجب را در قصر ندی محل که درین زمان (۱) تجدید عمارت آن شده بود به تکلفات بسیار طلب نموده توجه و افرنسبت بمشار الیه نمودند و برنسبت حاجب سابق علفه جهت او ارسال داشته بهمان هیچ اخراجات سالیانه او را مقرر فرمودند و بعد از رمضان نواب علای حاجب را ضیافت نمایان کرده تواضعات بسیار نمودند و انواع تکلفات چه از مرصع آلات و اقباشه و غیره که قیمت آنها مبالغ کلی میشد بمشار الیه نمودند و از همراهان او را که ده نفر بودند تشریفات لایق پوشانیدند و بمراسم حسن سلوک و ادب اختلاط او را بغایت مسرور داشتند (سائحه دیگر آنکه) چون قصر ندی محل که در زمان پادشاه مغفرت دستگاه سلطان محمد قلی قطب شاه طاب تراه در مبداء احداث شهر حیدرآباد جنت نهاد بنا شده و سقف آن احتیاج به تعمیر داشت بسیادت و نقابت دستگاه میرزا ناصر کوتوال شهر رجوع فرمودند که تعمیر آن نماید و مبلغ چهار هزار هون دفعه اول تحویل مشار الیه نمودند که سقفهای آنرا از چهار طرف برداشته مصالح چوب و گچ جدید اتباع نموده از هر طرف بچهل ستون ساج بیست گزی ضخیم و چوبهای مستحکم سقفهای را برافراخت و نشیمنهای به تکلف ترتیب داده تصرفات موزون در هر طرف بکار برده و تکلفات و تصرفات افزوده ایوانها و نشیمنها و درها و پنجرها را بطلا و لاجورد

(۱) زمانه.

و رنگهای دیگر نقاشی نموده قصری درغایت زیب و زینت و کمال استکام با تمام رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان بدیدن آن قصر پر نقش و نگار توجه نموده مجلس شاهانه در آن منعقد ساختند و بعد از ملاحظه آن منیررای (۱) مشار الیه را مورد تحسین و آفرین گردانیده به تشریف خاص او را اختصاص داده اسپ عراقی مع ابراق سمین مرحمت فرمودند و منزل عالی که قبل از این بجهت نزول او مرحمت فرموده بودند آنرا بسبیل انعام و جایزه اینخدمت بخشیدند و موز و نان دار السلطنه چه از ملازمان بارگاه خسروی و چه از اهل مدرسه نواب علای هر کدامی تاریخی برای اتمام این قصر رفیع یافتند بعض ازان مرقوم گردیده اول تاریخی که ملا قطبای ادایی تخلص که (۲) ملازمان بارگاهست یافته که -

(قطعه)

عجب قصری کنار آب نو کرد شه در یادل آن قطب سرافراز  
در آن نزهتگه زیبا تر از خلد ملک باشد کبوتر و ش به پرواز  
چو کردم فکر تاریخش خرد گفت (۱۰۵۰) بگو نیکوتر از اول شده باز  
و ملا امینای گیلانی که از زمره موز و نان دار السلطنه است این ماده  
تاریخ را نیکو یافته است - (مصراع)

از لطف (۱۰۵۰) پادشاه بشد نوندی محل

و ملا برهان تبریزی که از اهل مجلس نواب مستطاب مشار الیه (۳) القابه

است در این رباعی مصرع آخر را تاریخ کرده -

چون گشت جهان ز شاه عبد الله نو گردید ندی محل بدور شه نو  
معمار خرد بسال تاریخش گفت قصر ندی (۱۰۵۰) محل بسان مه نو  
و راقم سوانح عهد خسروی نیز قطعه مذیل بتاریخ ساخت -

(قطعه)

شاه سپهر حشمت قطب شهان عالم

کز در گه سنجایش حاتم بود گدای

(۱) میرزای - (۲) که از ملازمان - (۳) الی القابه -

تا از فروغ رویش عالم شده است روشن  
 هر ذره همچو خورشید زویافته ضیای  
 مہار صفت او قصر ندی محل را  
 تجدید کرد و افراخت چون آسمان بنای  
 کردند فرش و سقفش از نو بصد تکلف  
 از فرط زیب زینت شد خلد جان فزای  
 با دا خجسته این قصر بر پادشاه جم قدر  
 تا چرخ راست دوری تا عرش را بقای  
 چون شد مجدد این قصر تاریخ او خرد گفت  
 قصر ندی محل شد جام جهان نمای  
 و تاریخ بسیار شعراء این قصر گفته بودند تحریر آنرا از تطویل اندیشیده  
 نمود او هم چنین در اندرون دولتخانه قصرها و محالها که بود همه محتاج به تعمیر  
 بود به بعضی از ملازمان حضور رجوع فرمودند که تازه نمایند بنا بر امر عالی  
 و اقبال شاهنشاهی صورت تجدید یافت و نیز بسرکاری جناب آصفجاهی چند  
 قصر عالی بنا نموده با تمام رسیده شد از انجمله طنبی رفیع و وسیع پر نقش رنگار  
 مزین به تکلفات موفور برای قصر امان محل احداث فرمودند و اساس آنرا از  
 روی زمین پچهار طبقه مرتفع ساخته طرح دلکشای طنبی مذکور هر طبقه چهارم  
 نمودند و در نهایت زیب و زینت با تمام رسانیدند و هم چنین متصل بآن ایوانی  
 و طنبی قصر آلمی محل را تجدید فرموده در غایت تکلف با تمام رسانیدند و در  
 هر يك از این قصرها که بسرکاری و اهتمام عالیجناب آصف جاه با تمام رسیده  
 مبلغهای کلی خرج شده و محل عیش و عشرت پادشاهی گردید (سانحه دیگر)  
 آنکه در چهارم ماه شوال المنور اعلیضرت خاقان سکندر اقبال عزم سواری  
 فرموده متوجه راجکنده گردیدند و بسه منزل قطع آن مسافت واقع شده چون  
 بآن قلعه و کوه فلك شکوه رسیدند قلعه بنظر در آمد که بر بالای کوهی بغایت  
 رفیع واقع است و اطراف آن چند فرسخ زمین کوهستان بود قلعه مذکور در

غایت متانت و استحکام و مرور خصم و بیگانه از آن حجاج صعب المسالك  
 بغایت دشوار چه راهها و دره های باریک دارد که دخول در آن بغایت اشکال  
 است و ملک مغفرت دستگاه ملک سلطان قلی قطب الملك نور الله مرقدہ اول  
 قلعه که بضر ب تیغ آبدار را جهای کفار ابتزاع نموده اند این قلعه بوده است  
 چنانچه مورخین آن زمان چنان ثبت کرده اند و قریب يك صد و پنجاه سال  
 است که در تصرف بندگان این سلسله علیہ است بعد از آن سیر و غور آسی  
 رعایای آن مواضع شکار کتان متوجه شهر گردیده یازدهم داخل دولتخانه عالیہ  
 شدند (ایضا) در هفدهم شوال اراده سواری فرمودند از دولت خانه عالیہ  
 برآمده متوجه جانب لنگر فیض اثر شدند و زیارت والد ماجد مغفور مبرور  
 و اجداد علیہم الرحمة و المغفرة نمودند بعد از فراغ زیارت و مراسم فاتحه مغفرت  
 بآن شاهان بادین و داد جمیع متوالیان و خدام و حفاظ و مستحقین و ساکنان  
 آن توجه را از خیرات و تصدقات بهره مند گردانیدند و علیا حضرت ناموس  
 العالمین نیز علیحدہ خیرات و تصدقات بسیار بجماعه مذبوره کردند و مستحقین  
 بدعای از دیاد عمر و دولت مشغول شدند بعد از آن بسیر قلعه محمدانگر توجه  
 فرمودند و در قصرهای عالی که در این وقت و در آژمنه سابقه احداث شده  
 بساط عیش و نشاط انبساط فرمودند و چند روزی در آن قصرهای دلکش بودند  
 و از آن قلعه بقصد شکار بجانب جنگل محل تیلچور پنج شش فرسخ از شهر دور  
 است عنان عزیمت معطوف داشتند و در بعض مواضع و کنار آبها طرح شکار  
 انداخته بجاوران شکاری باز و بگری و چرخ جانوران آبی وغیره را شکار  
 فرموده نشاط افزای خاطر انور گردیدند و در بیست و پنجم بدولت و اقبال  
 بمنزل عالیہ رفیعہ بشهر معاودت نمودند و شروع در میزبانی و عیش و عشرت  
 سالگره شدند و بیان جشن در سال اول جلوس خسروی مرقوم شده است .  
 (سانحه دیگر این ست که)

در اواسط این سال و بی انجام میر عبد السلام نام از خدمت شاهرزاده  
 جهان مطاع شاه شجاع از جانب بنگاله بیایه سر برآمده مورد توجهات پادشاهی شد



و مبلغ یک هزارهون انعام باو عنایت شد و در ضمن حجاب خدمت فرمودن قلمکاری بندر معجلی پتن و غیره نیز باو فرموده بودند بعد از مدتی چند به بندر روانه گردید و بعالم بندر فرمان مطاعه صادر شد که از قلمکاری آنچه فرموده شود از سرکار عالی اشرف با تمام رسانند و دو پالکی یکی از عاج و یکی از کچکر ما مور شده بود که تمام نماید با ابراق و بند و بار طلا و حواله میر عبد السلام نمایند الغرض که یک دینار از شاهزاده عالیجاه خرج نفرمود و آنچه مطلوب ایشان است همه از سرکار اینجانب سامان داده حواله او نمودند و آثار یگانگی و محبت تمام نسبت بشاهزاده عالی مقام بظهور رسانیدند و چون مقرر است که هر سال از خدمت اعلی حضرت شاه جهان مرد معتمد بجهت فرمودن این قلمکاری به بندر می آید در این سال میرزا صادق قزوینی مشهور بخوش رو که از ملازمان معتبران درگاه بود پایه سر برآمده منشور عطوفت پادشاهی بایک عدد انگشتر نگین لعل که از فرط محبت از انگشت خود بر آورده به نهج تبرک برای خاقان همایون مرسل بود گذرانده مشمول توجهات شد و به تشریف فاخر سرافراز شد و فرمان معلی صادر شد که بر طریق حجاب سابق مشارالیه در بندر پارچه قلمکاری فرماید و کارگران را بآن امر قیام نمایند و او نیز روانه بندر شد (من السوانح) سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی که یکی از ملازمان قدیم این درگاه بود و سعادت بندگی بادشاه عالیجاه را در یافته بود و بمناسب رفیعه سرافراز بوده بجهت کبر سن وضعف و ناتوانی مدتی بود که از خدمت متقاعد شده در منزل خود بدعای بی ریا مشغول بود در این سال استدعای رخصت نمود که خود را بمشهد مقدس رساند و بقیه عمر را در آن مکان شریف بوظایف دعا بگذراند مسألت او بحصول مقرون شد و با فرزندان و جمیع اقربا از راه خشکی متوجه روضه متبرکه گردید و نیز ملا محمد مقیم استرآبادی مجلسی حضور که مکرر بخدمت حجاب قیام نموده و بوجه مرضی طبع امور مذکور بتقدیم رسانیده جهت کبر سن و عوارض کوفت استدعای رضا نمود که به کربلای معلی رفته باقی عمر را در آن مکان متبرکه بدعای ازدیاد عمر و افزونی حشمت بگذراند مسألت او مقرون

گردید و خلعت فاخر دریافت از ره بندر معجلی پتن به بندر عباسی روانه شد که از اینجا متوجه مشهد مقدس مذکور گردد (سائحه دیگر آنکه) قبل از این مذکور شده بود که سیده معظمه و عمه مکرمه با همشیره و فرزندان ایشان که بجهت دریافت شرف حج بیت الله الحرام بجناب ایران فرستاده بودند و بواسطه انقلابی که در آن (۱) بهم رسیده بود در دار السلطنه اصفهان باصیبه و جماعت خود اقامت نموده بودند و پادشاه ایران شاه صفی بهادر خان نهایت اعزاز و احترام ایشان نموده منزل عالی بایشان داده انواع مهربانی و مردمی بجای آورد و چون ما بین خاقان سکندر شان و پادشاه ایران یگانگی و اتحاد است آن صدر نشین سر اداق عفت و عصمت ساین در اتمملکت خوشحال بوده عمه مکرمه جده پادشاه دین پناه تا این عهد در حیات اند و با اهل حرم سرای آن پادشاه همیشه الیتام و ارتباط داشته اند و میدارند و در اول این سنه خبر رسید که در دار السلطنه صفاهان جهان فانی را پدر و دفر موده بعلم جاودانی انتقال نمودند و عمه مکرمه نعش آن سیده و والده معظمه خود را بمشهد مقدس معلی فرستاده در آن روضه متبرکه دفن کردند بعد از تشخیص اسمعینی اعلی حضرت خاقان به جهت روح جده معظمه ختمات کلام ملک علام فرموده به مستحقین و مساکین خیرات نمودند و بجهت عمه مکرمه در این حال نیز مبلغ دو هزار هون مصحوب ملا محمد مفیم مذکور و شش هزار هون مصحوب میر محمد صالح قبی بابعض تشاریف فاخر ارسال داشتند جمعا هشت هزار هون به الطاف و اشفاق تسلی بخش خاطر حزین ایشان گردیدند -

ذکر قضایای سال میمنت مآل هفدهم جلوس سعادت ما نومی

خاقان سکندر شان که مطابق سنه احدی و خستین و الف هجریست

محرر سوانح عهد خسر و سکندر اقتدار بجامه و قایغ نگار قضایای این سال فرخنده آثار را در شهر و سنین روزگار بدین آئین نگارش مینماید که چرن هال بر ملال ماه محرم الحرام مشهور رشعیان و معتقدان حضرت سیدالانام و موالیان ائمه کرام علیهم الصلوٰه و السلام گردید اعلی حضرت خاقان سکندر

بارگاه به مراسم تعزیه حضرت سید الشهداء و شهدای دشت کربلا در ایام متبرکه که عاشورا قیام و اقدام فرمودند و رسوم و آداب عزای مذکور در ضمن قضا یای سال دوم جلوس مفصلا در معرض بیان در آمده است و بعد از فراغ از قیام به مراسم تعزیت شهدا و انقضای ایام عاشورا امر مطاعه و اجب الاتباعه بنواب مستطاب علامی فهامی شرف صدور یافت که مبلغ دوازده هزار هون زر عاشوری مفرری بر نسبت سنوات سابق بار باب مستحقین تقسیم نمایند مشار الیه همه علماء و صلحاء و سادات را جمع نموده در لیالی خمس جمعه هر کدام را فراخور حال مبلغی مقرر نموده در لیالی خمس جمعه مرامنر (۱) داخل دولت خانه عالی کرده زر تقسیم میکرد هر شب سیصد نفر و چهار صد نفر را زر میدادند و در شب پنجسم صلاهی عام داده از فقیر و مسکین چه از بیوه زنان و غیرهما را جمع نموده در یک شب و روز زر را همه آنها قسمت نمودند که هر کدامی را هون ولاری و رویه رسید و کل مستحقین از ذکور و انات و از صغیر و کبیر بدعای افزونی عمر دولت و نگو نساری اعدای ملک و ملت اشتغال نمودند (و ایضا) بر نسبت سنوات سابق برای سادات و صلحاء و رفیع الدرجات مقامات متبرکه و ساکنان عتبات عالیه و علمای مشاهد مقدسه مبلغهای کلی را به مردم معتمد سپرده فرستادند که طوایف و توابع مذکور و مستحقین مذبور (۲) بدهند تا در ان اماکنه (۳) خلد قرین بدعای پادشاه سکندر جاه مشغول باشند (از سانحه دیگر) قبل از این در ذیل قضا یای این سال سابق سمت تحریر یافته بود که سیادت پناه رفعت و عزت دستگاه میرفضیح الدین محمد را بر رسم رسالت بخدمت شاهزاده بافرهنگ و شکیب شاهزاده اورنگ زیب به اورنگ آد با تحف و هدایا فرستاده بودند مشار الیه بخدمت شاهزاده اعظم رسیده تحف مذکوره را گذرانید و مورد توجهات موقوز گردیده چندگاه آنجا بوده به تشریف رخصت سرافراز گردیده در اوایل ماه صفر ختم بالخیر و الظفر مراجعت نمود و بسعادت بساطبوس رسیده مشمول عواطف نا محصور شد و خدمات و اخلاصی که در امر حجابت از مشار الیه بحیر ظهور رسیده

(۱) مرد مانرا - (۲) مزبور - (۳) اماکن -

بود مستحسن و مرضی طبع اشرف آمد (من مآثر الکریم) در این سال مسرت و خرمی مآل بخاطر مناظر خاقان سکندر اقبال خطور نمود که جشن مولود حضرت خیر البشر علیه الصلوة من الملک الاکبر را که دوسه سال بود که موفوف شده بود بقانونی که در سنوات سابق میکرده اند بکنند اگر چه تعریف این جشن و میزبانی در سوانح سال سیوم جلوس اعلیحضرت خاقانی مفصل بخامه سوانح نگار تحریر نموده شد اما چون امسال به تکلفات بسیار واحسان و اکرام پیشمار این جشن و قوع یافته زواید آنرا در معرض بیان درمی آورد بالجمله امر اشرف نفاذ یافت که چاورها طرفین میدان داد محل را باد کاین اطراف میدان بآئین رنگین بیاریند و متصدیان اینخدمت وعهده داران چاورها بآئین بستن مشغول شدند ولوازم و اسباب آئین را مثل پردها زرنگار و مجلسیهای تصویر پرکار و غیره تجید نمودند و دو عمارت رفیع میدان را و دکا کین رادر غایت زیب و زینت آئین بستند و خیمه بر نقش و نگار بچهل ستون در میان میدان بر افراختند و در میدان دروازه شیر علی مندب عالی بر سر پای کردند و در هشت محل دولت خانه که بمنزله هشت بهشت است صدرهای دیوانی گذاشتند و امر مطالعه (۱) نافذ شد که امرای ذی اعتبار و وزرای عالیقدر و بازرگان مالدار و تجار هر ملک و دیار دکا کین میدان داد محل را آئین بستند و ایشان اقشه و امتعه و نفایس و غیره را در دکا کینها آراستند و بالا هم چیدند روز هفدهم ماه مذکور پردها از روی کارنامههای نگار خانه چین برداشتند عالم دیگر بنظر در آمد گویا بهشت مخلص با حور (۲) غلمان هزاران تکلفات و زیب و زینت در اهل نظر دنیا جلوه گر ساختند و ابواب عیش و عشرت بر عالمیان مفتوح ساختند و کلاوتان رفاص حور و پری مانند را که از تمام ممالک تلنگانه طلب نموده بودند در هر محل عشرت یک هزار و دو هزار چون طاوس مست بجلوه گری و جان ربائی مشغول شدند - (نظم)

جهان سر بسر عشرت آباد شد      دل پیر برنا همه شاد شد  
جهان را چو گلشن بیار استند      مهیاز عیش آنچه خواستند

(۱) مطاح - (۲) باحور غلمان -

زعیش و طرب طبع پیر و جوان همه کام جو آشکار و نهان  
 و در آخر ماه مذکور اعلی حضرت خاقان سکندر شان بر فیل فلک تمثیل  
 به تکلفات گوناگون آراسته بودند چون آفتاب تابان با کمال شوکت و عظمت  
 و حشمت که ناطقه از شرح و بیان آن عاجز است سوار گردیدند (۱) از  
 دولت خانه عالی برآمده سیر میدان مذکور تشریف حضور پر نور از رانی  
 داشتند و همه مقربان و اکابر و امرا و وزراء عظیم الشان و سایر طبقات چاکران  
 با آداب و تزک پادشاهانه پیاده همراه فیل سپهر عدیل و طوایف خواننده  
 و سازنده و کافه بتان رقص در پیش فیل بساز و رقص مشغول شدند -

(تطعه)

شوکتی (۲) بنوده است چنین بحشمتی که سکندر بنوده است چنان  
 بجاست قدرت آنم از آنچه دیدم من بنوک خامه تو انم نمود شرع و بیان  
 و بعد از تفرج و ملاحظه چاوریهای آئین بسته و کشیدن پیشکش های  
 موفور عهده داران کجک مرصع و بر سر فیل کوه عدیل بند کرده بجانب دکانهای  
 امرای عالی مقدار منعطف ساختند خصوصاً بطرف دکانهای که منسوبان  
 عالیجناب آصف جاهی آئین بسته بودند و مشارالیه فیلهای جبال مثال واسپهای  
 بادپای بازنجیرها و یراق زرین و سمین و طبقهای زر و جواهر و تحف موفور  
 و ظرف غیر محصور از نظر ملازمان رکاب ظفر اتساب خاقان سکندر شان  
 گذرانیده منظور انظار قدسی اطوار گردید و همچنین قدم بقدم فیل که از  
 دکانین امرای ذیجاء و اعیان صاحب دستگاہ مروری نمود هر کدامی علی  
 قدر مرا تبهم طبقهای زر نثار نمودند و فیل و اسپ و خوانهای نقایس اقمشه  
 و امتعه و تحفهای مرغوبه برگذری نمودند و دعا و ثنا میکردند و سر مفاخرت  
 و مباحثات بعبه سموات می سودند نه همین امرا و وزراءی حشمت آئین و ساکنان  
 روی زمین زر و جواهر و افر نثار راه خاقان سکندر شان مینمودند بلکه  
 سپهر برین نیز از ابرمطیر سایه گستر شده و از اقطار و امطار لالی آثار نثار راه  
 خاقان میکرد و اعتدال هوا را آنروز تا شام کیفیت سحر و طبایع را از  
 (۱) گردیدند بشوکتی که سلیمان بنوره است چنین -

لطافت رطوبت و انشاء روح پرور بود -

(نظم)

فلک رشک برده بر اهل جهان که شد در ره شاه گوهر نشان  
 نهان کرده خورشید را از نظر چو گردیده چتر شهی جلوه گر  
 و روز دیگر امر مطاعه (۱) نافذ شد که تمام آن میدان و محلات آئین  
 بسته گوشه بکنند و در دکانهای عورات بزم آرای بوده عیش و عشرت  
 انبساط نمایند و از هر طرف مقدار پرواز باز سهام چهار برو طول مد نور  
 بصرکت داده غرق نمودند و خاقان باهل حرم محترم و علیا حضرت ناموس  
 العالمین پادشاهزاده صغیر السن بلقیس مکانی بتفرج و سیر آن بز هتگاه خلد آئین  
 از راه دولت خانه خرامان گردیده سیر آن مقامات داکشا و محلات فرح افزا  
 نموده متوجه اتباع امتعه تجار که هر دکان ملوا از امتعه وغیره بودند از دکانداران  
 خریداری فرمودند و آنجماعه از خاک قدم اگر توام و از انوار طلعت آفتاب  
 جناب خاقان سکندر مرتبت تو یتای بصر و ضیاء و بنیش نظر حاصل نموده  
 کامیاب شدند و از زر مبلغهای کلی بسوداگران چه از خریداری و چه از عمر  
 انعام و اکرام مرحمت شد و باین عطایای موفورا فزوده دفعه دیگر در سلخ ماه  
 مذکور باز به نهج اول گوشه نموده با حرم محترم بسیر و خریداری تشریف را  
 ارزانی فرمودند و تمام آنروز عشرت اندوز که هو الطافت انگیز و ابرو باران زیر  
 آسمان رطوبت بیز بوده چون خسرو پرویز عیش و عشرت را البریز داشتند  
 و از دکانداران اثاث که زینت بخش آن بز هتگاه جنت دستگاہ بودند بوسیله  
 اتباع (۲) نقایس و نواد روزگار و سیب خریداری جواهر آبدار و افمشه و امتعه هر  
 مک و دیار که افزون از حیز حساب و شمار بود احسان بسیار و اکرام افزون  
 از حد و مقدار بایشان نمودند و نقعی که تجار بارزگانان مالدار ادرطی مسافت  
 برو بجز نقل امتعه از شهر بشهر ممکن نبود در این بز هتگاه حضور محفل پر عیش و  
 سرور ازین مکرمت و مرحمت سلطان لک بخش حاصل و واصل گردید و از  
 صمیم قلب دعای پیریای از دیاد عمر و افزونی حشمت سلطنت و نگو نسا ری

(۱) مطاع - (۲) اتباع -

اعدای دولت خسرو سکندر منزات نمودند و ایام عیش و عشرت بکامرانی و شادمانی متقاضی گردید (از مآثر معدله سلطانی آنکه) وزارت پناه یولچی بیگ که احوالش در ضمن قضایای سنوات سابقه تحریر یافته آنکه مشار الیه از سوداگران و بارزگان مبلغی قرض نموده بود در ادای آن تکاهل و تساهل مینمود بعضی از آنها پیاپی داد محل آمده شکایت از او نمودند حکم عالی شد که قرض مردم را ادا نماید و او در مقام تسلی آنجماعت در نیامده خود را آلودگی از لوث قرض پاک نساخت و تقاضای این طایفه قلیل البضاعته را که تنگ و عار ارباب اعتبار است بر خود روا داشت قهرمان عدالت پادشاه کسری معدیات آن نمود که دست تعرف او را از ولایت تنخواه سنجی که از بی باکی در آن بزمی اسراف کوتاه فرمودند و حکم قضا صادر شد که ادای قرض خود هم از اموال خود نماید و مشار الیه از بیم پادشاهی اثاث البیت خود را برآورده تنخواه قرضخواهان نموده مبلغ سی چهل هزار هون قرض ادا کرد و چون تمام قرض ادا نشد از خوف و ترس پادشاهی بالضروره خرد ساهل و خواجه سراهای خود را که کمال تعلق بایشان داشت برآورده حواله مردم پادشاهی کرد و حکم جهان مطاع نافذ شد که حاکم شرع شریف با کتوال در مسجد الاوه دیوانی نشسته حق مردم را بدهند بالجمله امر جهان مطاع باعث رفاهیت حال و سبب رفع بدنامی و خفت او شد و حقداران بحق خود رسیدند و پاره از قرض مانده بود نواب علائی فهایم پیشوا الزمانی و سیله نجات مشار الیه شده تعهد ادای آن نمودند و در این قضیه که عالمی با او یک رو شده بودند انواع امداد فرمودند و در خدمت اعلیحضرت خاقان سکندر شان سخنان مهر انگیز عرض مینورند که باعث تسکین صورت بی التفاتی پادشاهی میشد و بعد از این مراتب دنیای او را امانت نموده بجناب آصفجاه امر معالی شد که از حاصل ولایت مشاهره به سپاه میداده باشند و تا غایت تحریر این مبلغ آن دنیا امانت داشته بکسی تقویض ننموده اند (از وقایع آن که) در سالخ ماه جمادی الاول از بیجاپور خبر انتقال قاضی احسن حاجب مقیمی این دولتخانه عالیه از دار دنیا بعالم بقا

رسید و در همین تاریخ خبر رسید که میر محمد رضای استرآبادی که با جمعیت فرزندان و دامادان و جمیع قرابتان از راه خشکی بمشهد مقدس میرفت در حوالی لاهور از سرای غرر بماوای سرور انتقال نمود و در بیست و پنجم ماه شعبان المعظم سیادت پناه میر رستم خان در دار السلطنة بعارضه بیماری جهان فانی را بدرود نموده بعالم جاودانی شتافت و دنیای او را که قریب دولک هون استوا تنخواه داشت چند روزی امانت بود و آخر به پسر عم او سید محمد نام که از دارالمرز آمده بود و در سلك ملازمان بارگاه انتظام یافت مرحمت فرمودند و او را در زمره امرای ذی اعتبار ساختند (از جمله سوانح دیگر) معالی نصاب عزت ایاب شیخ محمد طاهر در این سال تصمیم عزت رقتن بمکه معظمه نموده نواب علائی فهایم پیشوا الزمانی را که خالوی مشار الیه اند و حقوق ابوت و تربیت از آوان طفولیت الی یومنا هذا بر ذمه مشار الیه دارند شفیع ساختند از ملازمان پایه سرپر رخصت طلب نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر شان نظر بر اخلاص و خدمات موفور مشار الیه نموده مامول ایشان را بفر قبول انجام فرمودند و تشریفات خاص الخاص رخصت امر کردند و مشار الیه بتوجهات شاهی مفتخر گردیده کار سازی سفر نموده جمعی از صلحاء مردم و عالم و فاضل که در خدمت شاهی بودند رفیق خود ساخته با آداب ارباب دولت در پانزدهم ماه شوال از طریق بندر و ائل روانه خیر البلاد شدند و چون در بیجاپور بخدمت عادلشاه رسیدند توجهات درباره مشار الیه فرمودند از انجمله کشتی بخصوص ایشان تعیین (۱) نمودند دلش ما محتاج سفر دریا از سرکار آن پادشاه جمال بندر آماده و میها گردانیدند و در پانزدهم ذی حجه بکشتی سوار شده روی توجه بکعبه مقصود نهادند -

(ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر اقبال که مطابق نه ائی و خمسين الف هجریست و بیان فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات که در این سال به یمن اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده)

بر ضمایر عقلای روزگار و خواطر عرفای اولوالبصار که مسند آرایان محافل  
دانش و عیار سبخان نقود آفرینش اند بدلائل و اصحه مبرهن و چون آفتاب  
عالمتاب روشن است که ایزد جهان آفرین که نگارنده انده نقش بدیع نوع انسانی  
از ماء و طین است بهجت تزویج کار آگاه ایجاد و تنظیم عالم گون و فساد از  
اول جهان افروز و جود و مبداء طلوع اشرفیات بز ظهور و شهور قامت قابلیت  
خواقین گیتی مطاع و فرق فرقد سالی سلاطین عالم اتباع را بجلعت خلافت و  
تشریف نیابت و افسر مهر شعاع پادشاهی و تاج و هاج شهنشاهی آراسته  
تبرتبت زمان در اقالیم جهان بر سریر سلطنت و جهانبانی و اورنگ خسروی  
و گیتی ستانی متمکن داشته و ذات قدسی صفات ایشان را موید بتائیدات آسمان  
و موفق بتوفیقات امور رددو جهانی گردانیده و آنچه در امر نیابت و خلافت محتاج  
الیه ایشان بوده جمیعا بوجه اکمل و طرز احسن سرانجام داده تا هر یک از ایشان  
در عهد فرمانروائی خود و مراتب ملک گیری و جهان کشائی و مراسم معدلت  
آرای گوی (۱) تفوق از سلاطین از منته سابقه بردند و از کارنامه های دور آن خود  
در صحایف روزگار اوراق لیل و نهار داستا نها بیادگاه رگذاشتند و در البته  
وافواه عالمیان ضرب المثل گردیدند و هر یک از ایشان چون بین الخلائق بخطاب  
مستطاب ظل الهی مکرم و به تشریف خلیفه فی الارض مشرف اند (۲)  
پاس بذات یکتائی بی همتا و اقتدا با فریدگار ارض و سما نموده بجهت انتظام امور  
عالم و تمشیت مهام بنی آدم از بنی نوع خود شخصی را که با خلاق حمیده متخلق  
و آثار رشد از وجنات اطوارش هویدا باشد اختیار نموده و نام (۳) امور  
و مملکت و عنان مهام سپاه در عیت را برای صایب و عقل کامل او منوط و مربوط  
میسازند چنانچه اکرم حضرت و دود سلیمان بن داود علی نبیا و علیه السلام  
اعقل عقلا آصف بن برخیا را برای امور مذکور اختیار نمود و اسکندر ذو  
القرنین که ذات شریفش مرآت دوروی نبوت و سلطنت بود فیلسوف روز  
گار ارسطاطالیس را از حکمای یونان بجهت امر خطیر و کالت انتخاب نمود  
و ماثر تدبیر و دانش اور اقرین خود گردانیده عالم را کشور و انوشیروان عادل

(۱) گوی - (۲) تاسی - (۳) زمام -

بو زر چمهر را که حکیمی بود عاقل و دانا از سایر حکمای فرس بقرب سریر  
و امور مشوره و تدبیر سرافراز گردانید و هم چنین هر شهریار پراوزیری  
ویر پادشاهی را مشیری بوده که امور مملکت و مهام سلطنت از رای جهان  
آرایش منتظم بوده .

## نظم

ایا مرد هشیار بینای دهر که هستی بهر چیز دانای دهر  
نظر کن در احوال پیشینیان ز عهد کیومرث تا این زمان  
شهانے که بودند گیتی خدیو که از قهرشان می هر آسید دیو  
وزیران آصف صفت داشتند که ایشان علم برخور افراشتند  
سلیمان که حکمش بر آفاق بود ز آصف بهر کار رونق فزود  
یا ورد بلقیس را از سبا چو برگ گل از در (۱) گلشن صبا  
سکندر باقبال عالم گرفت زرای ارسطو مدد هم گرفت  
زبوزر جمهر است این رای و عقل که نوشیروان بست زنجیر عدل  
بود نام ایشان قرین باشهان ز در محاب است گوهر فشان  
موافق این سیاق و مطابق این مصداق است که اعلیحضرت خاقان  
سکندر اقبال .

## بیت

تا بود بر سپهر مهر مین چتر او باد آفتاب مثال  
بنور فراست جیلی و فروع بینش از لی ذات حمیده صفات عالیجناب  
زبده السادات العظام معتد و حید خاقان سکندر شان آصف مماثل .

## بیت

آن که بگیتی بود در همه کاری رشید آصف عالیمه م میر محمد سعید  
را شایسته منصب رفیع المرتبه سرخیلی دانسته به تشریف و خلعت  
سرافراز فرمودند چنانچه در ضمن سوانح سال چهارم جلوس همایون داستانی  
در این باب مرقوم گردیده و از آن تاریخ تا الیوم که مبداء سال هجدهم جلوس

(۱) گل آرد ز گلشن -

شرافت ما نوس است مشارالیه در معاملات مملکت برای مهر انجلاهی یدیبضا نموده و عقدهای مشکل از رشته کارهای روز بسرانگشت تدبیر صایب کشوده دستگاه سلطنت را کمال انتظام داده و در معاملات پادشاهی غایت اهتمام فرموده آنچه در مراسم خیرخواهی و فدویت پادشاه از آن آصف خصال ظهور رسیده و میرسد زیاده بر آن است که خامه سوانح نگار را بمعرض بیان در آورد لهذا خاقان سکندر اقتدار این زبده خاندان ائمه طهار را بوفور عنایت و اکرام اخص از اهل خواص فرموده روز بروز در ترفیع (۱) جاه و ترقی مرتبت آنجناب مبالغه مینمودند و زمام معاملات کلی و جزوی مملکت را بقبضه اختیار او منوط و سررشتهای امور جمهور و سپاه و رعایا را بری عقده کشایش مربوط داشتند و آن سید نقابت القاب درازای الطاف و توجهات از حد و حصر افزون خاقان سکندر شیون همت بر تسخیر مملکت و از دیاد حشمت و وفور خزانة و بقای ذکر جمیل سلطان سکندر عدیل مصروف میداشت و بر صحیفه ضمیر این نقش می نگاشت تا در این سال میمنت مآل خاقان سکندر اقبال تقاضای آن نمود که ولایت و سبب الطول و العرض کرنا تک را که جمیعاً آن بولایت در تصرف رایان کفار و راجهای شقاوت شعار است و چند هزار شهر و بلد و قری در آن زمین کفر آئین واقع است که کفار چون بوتهای خار در صحرا و کساران دیار روئیده و منتشر گردیده اند بنا بر خطاب مستطاب رب الارباب حیث قال عزاسمه و جاهدوا فی سبیل الله باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم و اعظم درجه عند الله از ثواب غزای جهاد که اعظم ارکان دین است و متضمن فواید دینی و حسنات جزیل آخروی بهره مند شده آن مملکت را ضمیمه ممالک اسلام نموده کنایس (۲) و معابد ایشان را بمساجد و مدارس تبدیل نمائیم و همانا کعبه دل قدسی مماثل ارباب دول مورد الهام خدای عزوجل و محل ارادت غیبی و مرآت رونمای مشاهده لاریبی است که هر امری که در خاطر قدسی سرابر ایشان خطور نمود آن معنی در عالم شهود صورت و جود فی پذیردیس در این امر شگرف طبع اشرف راسخ گردیده بعالیجناب آصف مآب اظهار مافی الضمیر

(۱) ترفع - (۲) یعنی جمع کنیسه -

فرمودند و در باب تسخیر مملکت کفار سخنان سنجیده تمام عیار از دهان گوهر نثار بر آوردند سید آصف که از کمال فدویت و عقیدت بود از استماع این بشارت که مضمون فتوحات تست بجدگی بتقدیم رسانیده بآداب شکر گذاری عرض نمود که این بنده از میان مرآحم پادشاهی باعلی عین قرب و نزدیکی سرافراز شده ام تا غایت خدمتی شایسته از این فدوی بظهور نرسیده که مورد تحسین ملازمان پایه سر بر گردم و جانفشانی واقع نشده که از قبول آن حیات جاوید که عبارت از بقای ذکر جمیل است حاصل نموده باشم استدعا از عاطفت بی نهایت شهنشاه سکندر منزلت آن است که این خدمت را من حیث الاستقلال نامزد این بنده فدوی فرمائید تا بمیان اقبال بی زوال خاقان سکندر خصال و اعانت روح پر فتوح حیدر گرا روامداد و اسعاده ائمه اطهار علیهم السلام ممالک کفار را مفتوح و مسخر ساخته ضمیمه ممالک اسلام خاقان سکندر را احتشام سازد خدیو سکندر دستگاه از سخنان صدق اخیر آن آصف جاه گشن گلشن شگفتگی و عالم عالم انبساط بهم رسانیده ذات شریفش را مصدر فتوحات و منشآتائیدات دانستند و آنچه در ابتدای تربیت این گلبن حدیقه دولت و اقبال بنظر کیمیا اثر محسوس سکندر خصال در آمده بود غنچههای شاخسارش بیک شگفتن گرفت و آب و رنگ جوهر ذاتش در ضمن صیقل تربیت نمودار گردید پس قامت با التقامتش رابه تشریف خدمت غزا و جهاد کفار بر آراستند و سر رشته مهیات قلاع و تصرف بقاع آن مملکت را بتدبیر و کار دانی مشارالیه مربوط ساختند سید آصف مرتبت از زمرة امراء و وزرای عالیجاه که در درگاه گیتی پناه حاضر بودند سالانته امرای العظام خداوردی سلطان شاملورا که امرازدهای (۱) اقلیم ایران است و پدر و جدش بامارت ممتاز بودند شایسته این خدمت عظیم دیده استدعا نمود که او را بریاست لشکر و سپهسالاری باشان و فرمکرم سازند و رای مشارالیه را در این امر استحسان فرموده سلطان مذکور را بحضور پر نور طلب نموده بخلع فاخر سر لشکری سرافراز گردانیدند و در ساعت سعد او را روانه آن طرف ساختند و ذین الوزاء علی رضا خان غلام

(۱) که از امراء زادهای -

حضور پر نور را که در مرتضی نگر سر لشکر بود طلب داشتند و امر مطاع صادر شد که لشکر سنجنی او که یک هزار سوار بود و چند هزار پیاده با سر نوبتان عظام در محل مذکور باشند.

( ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر

نشان از حضور پر نور بجانب ملک کرنا تک )

چون بالهام ایزوی طبع اشرف خاقان در امر جهاد با کفار و تسخیر بلاد و امصار کرنا تک را سخ گردیده بود بعالیجناب آصف جاه امر مطاعه (۱) نافذ شد که بعضی از امرای ذیحجه و لشکر نصرت اثر که در بارگاه گیتی پناه بخدمت بهره و نوبت اشتغال دارند بجانب مرتضی نگر که متصل به بلاد کرنا تک است نامزد نمایند و عالیجناب آصف جاه متوجه این امر شده مرتبه اول عساکر نصرت شعار سنجنی خاصه و دینای مختص خود را که قریب دو هزار سوار کماندار و تیغ زن نیزه گذار و اکثر ایشان جوانان ترکی و عراقی و خراسانی و اهل ایران بودند بسر کردگی شیخاعت ایاب غازی علی بیگ سرخیل دینای مذکور و سر نوبتان مریخ صولت را بخلاص فخره نوازش فرموده روانه محل مذکور گردند (۲) بعد از آن شیخاعت پناه دادل جی کانتای مرهته را که در دینا را دو هزار سوار مرهته بودند با چند سردار مرهته دیگر از جدید و قدیم تشریف اسپان عراقی مرحمت نموده بجانب مرتضی نگر فرستادند عمده الوزرا عالم خان پتان را که در اینوقت تنخواه او بدولت هون بود پانصد سوار افغان پتان داشت نیز تشریف عنایت نموده نامزد کردند و چند سردار دیگر را مثل شیخاعت ایاب خافی بیگ ترک و الله قلی و مخدوم ملک و غیره و از نایکواریان و هزارهای (۳) عظام مثل آسیر او و سورپ ملنیر (۴) و و نکت ریدی و غیره که هر یک ده هزار پیاده برچجه دار و بهاله دار داشتند تشریف های لایق داده فرستادند و از لشکر نصرت اثر خاصه خیل نیز تپالخان (۵) حواله دار باششصد سوار و خواجه نظام سر نوبت حضور و با هزار سوار و حواله داران

(۱) مطاع - (۲) گردانه - (۳) هزاربهای - (۴) ملانیر - (۵) تقالخان

دیگر را با فوج دیگر فرستادند و از سلحداران خاصه خیل نیز جمعی را از هشت محل چاکری انتخاب نموده متعاقب روانه نمودند و نیز از دینای امانت اعظم الامرا یولچی بیگ پانصد سوار و دینای عین الملک ششصد سوار و از دینای قدیم امرام خیرات خان پانصد سوار و از دینای اشجع الامرا شیخاع الملک پانصد سوار و از دنیا های دیگر قراخورد سنگاه دو بیست سوار و سیصد سوار با سر نوبتان ایشان متعاقب یکدیگر فرستادند و در ولایت مرتضی نگر سلطان سپه سالار با تفاق شیخاعت و عزت دستگاه غازی علی بیگ و سر اران سپاه با جمعیت ده دوازده هزار سوار و قریب سی چهار هزار پیاده خیمهها بر افراخته معسکر ساختند و امر مطاعه (۱) نافذ شد که از ولایت مصطفی نگر و مرتضی و بندو معموره مجلی پتن و محلات دیگر از جانبین اجناس و غله و سایر ما کولات و علیق دواب و جمیع ما یحتاج لشکر بقالان معتبر باردوی اعظم برده برده بقیمت وقت بفروشند تا از هیچ ممر تنگی در آن ارد و نباشد و عالیجناب آصفجاهی شروع در تدبیر و تمهید تسخیر مملکت کفار و بچار فرموده مرغان صبا مسیر را بروش داک چوکی مقرر داشت که احکام و او امر پادشاهی با امرای عظام برسانند و اخبار آنجا را روز بمرض عوض ملازمان پایه سریر سلطنت مصیر بیاورند -

( بیان داخل شدن عساکر اقبال بملک کرنا تک )

ایزد جهان آفرین که فتح و نصرت را قرین حال خاقان سکندر آئین گردانیده است آنچه ملایم مقصود است و موافق مطلوب ایشان باشد بفضای ورود (۲) ساحت ظهور دم بدم میرساند خصوصاً که هرگاه طبع اقدس اشرف در جنبش این چنین جمعیتی حرکت این اطوار کثرتی تعلق گرفته باشد مصلحتها و چه حکمتها در آن مودع و مندرج خواهد بود با جمله چون در سرحد مرتضی نگر افواج عساکر قاهره با آلات و ادوات حرب و ضرب مستور و مجتمع شدند امر مطاع معلی شرف ظهور یافت که سپهسالار نامدار و امرای ذی اعتبار و سپاه شیر شکار داخل مملکت کرنا تک شده هر روز دو فرسنگ و سه

(۱) مطاع - (۲) بفضای بروز و ساخت -

فرسنگ زمین طی نموده در حال نزول و ارتحال غایت نقطه (۱) و احتیاط مرعی دارند و روز بروز اخبار و قایع منازل و سوانح مراحل بوساطت مرغان و منیهان بغرض ملازمان پایه سریر خلافت مصیر میرسانیده باشند پس عساکر نصرت متأثر بنا بر امر خاقان سکندر شان بآداب و تزکی که مقرر شده بود کوچ نموده در مملکت کفار بخار در آمدند و روز سیوم بقلعه نیلور نام رسیدند که حصار استوار و بروج مشیده داشت و جمعی کثیر از شجاعان کفار در آنحصار بودند که سر راه برغازیان اسلام داشتند سپهسالار و امرای نامدار چنین قرار دادند که این قلعه را بقوت اقبال شهریار سکندر اقتدار بر سر (۲) آب مفتوح ساخته بجانب قلاع دیگر و حصارها توجه نمایند و پس صفوف سپاه کینه خواه را با آداب جنگ و گوشش نام و ننگ آراشته بجانب قلعه رفتند کفار بخار با آلات و دوات حرب و تفنگچی بسیار با کمال جرات و خیرگی بقصد آنکه مرتبه اول ضرب دستی باهل اسلام ظاهر سازند و از قلعه برآمده در فضای وسیعی برابر لشکر اسلام آمدند و چون شکوه و سطوت افواج لشکر و سواران تیز پرصورت فولاد پیکر و فیلاں کوه مثال و علمها را مشاهده نمودند هیبتی عظیم در دل ایشان پدید آمد و قرار بجادله بخود نتوانستند داد تحصن قلعه را غنیمت شمرده از برابر عساکر اسلام بتفرقه تمام رفته کف و ار بقلعه خزیدند و در رب (۳) قلعه را بر روی زندگی خود به بستند و افواج قاهره متعاقب بدور قلعه در آمدند و کالها (۴) بالبدر در میان گرفتند و چون کفار بی دست و پا شده بقلعه در آمده بودند بصد جری بقتل (۵) حرکت المذبحی نموده در مقام مدافعه در آمدند و سپاه اسلام بمیان اقبال سکندر احتشام بیک حمله دها (۶) اول بر قلعه ظفر یافتند و بر بالای جدار سوار شدند و بر بروج عروج نمودند و معدودی از کفره از طرفی که بچنگل متصل بود بیرون رفتند اما اکثر پنجه شیران بنرد افکن در آمده کشته شدند و قتل عام اهل این قلعه

(۱) نطن یعنی دانائی - (۲) بر سر راه - (۳) جمع دآب یعنی در بزرگ - (۴) کھالۃ البدر - (۵) جر ثقیل - (۶) یعنی تیزی طبع و عقلمندی -

تصویر قلعه (۲) - (۱) - (۳) - (۴) - (۵) - (۶)

بواسطه تنبیه مردم قلاع دیگر مصاحت دیدند و در این فتح چند نفر از پیاده و سوار اهل اسلام نیز مجروح شدند با جمله غازیان اسلام قرین فتح و ظفر گردیده قلعه را با آلات و دوات حرب و غنایم موفور بتصرف در آوردند سلطان سپه سالار و امرای نامدار در همان شب عرایض مظفر (۱) مسرت اثر بخدمت ملازمان در گاه فلک بار گاه ارسال داشتند و امر معلی شرف نفاذ یافت که حواله دار و احشام و آذوقه در قلعه مفتوحه نگاه داشته و تعمیر بروج و باره وی نموده بجانب قلاع دیگر توجه نمایند (۲) بعد از وصول فرمان جهان مطاع سپهسالاریگی از معتمدان رابا جمعی از تفنگچیان قدر انداز و آذوقه بخر است نگاه داشته خود بجانب قلاع دیگر توجه نمودند و سپهر قلعه که میر سیدند از کفار خالی می دیدند سلطان سپه سالار در هر قلعه جمعی از تفنگچیان را نگاه داشته بیشتر توجه می نمودند و بعد از آن بقلعه رسیدند دُمُلور نام که سر بر فلک اطلس کشیده و راجه کفار بجمع اسباب و آلات جنگ قلعه را مستحکم نموده - (مصراع)

قلعه چون سپهر گردون بود با مستحکام  
و کفار که از اثر قلاع فرار نموده جانرا از آن مهالک بدر برده (۳)  
بودند سلطان سپهسالار و جمیع امرای نامدار بر آن قلعه محیط شده به تسخیر قلعه پرداختند و از هر طرف سیهایش می بردند و مردم خراسان و عراق سبقت بر طایفه دیگر در تسخیر قلعه میگردیدند و سپهسالار پایه سریر عرضه (۴) درشت نوشت که جمعی از نقب زنان را ارسال دارند حسب الاستدعای او پانصد نفر را با آلات حفر و نقب فرستادند و مدت دو ماه سعی بسیار نموده نقب را بر بروجی رسانیدند و کیسهای باروت در زیر برج برهم چیدند که برج پیرانند در این اثناء جاسوسان خبر رسانیدند که رای اعظم آن ممالک با چشم و لشکر و فور (۵) از مقر سلطنته خود برآمده به جنگل پر درخت خار دار در آمده و راه سوار انرا مسدود کرده در قصد شبخون است امرای نامدار ازین طرف

(۱) مظفر (۲) نمایندو - (۳) برده در این قلعه متحصن شده بودند - (۴) داشت (۵) موفور -



غافل بنوده با کمال احتیاط بودند و الحاق بیم آن بود که در این وقت که تسخیر قلعه نزدیک شده راجه آن از طرفی در آید و مهم فتح قلعه به تعویق انجامد چون تائیدات آلهی و اقبال پادشاهی مددگار بود امرای نصرت شعار باین دو امر کمال اعتضاد و استظهار داشتند و باطمینان تمام در تسخیر قلعه کوشیدند و برج محوف پر از باروت را در صبح روز بیست و ششم ماه محرم الحرام آتش زدند و برج باره را باز زمین یکسان کردند غازیان شیرشکار تیغها آبدار از نیام کشیده بجانب قلعه دویدند و کفار که در مدت عمر چنین حادثه ندیده بودند بی اختیار فریاد امان که در آن وقت سو دنداشت بر آوردند و سپاه اسلام بقله در آمده خون صغیر و کبیر کفار را بر خاک ریختند و از کشته پشته ها گردید و قلعه را به یمن اقبال بیژن وال پادشاهی مفتوح ساختند و سپهسالار و امراء نامدار سجدهات شکر ایزدی بجا آوردند در این اثنا جاسوسان خبر آوردند که رایل با چشم موفور از جنگل بر آمده نزدیک به بنگاه اردوی معلی رسیده قاضی علی بیک با جوانان عراقی و ترکان پرتو که چرخچی عساکر بودند بمجرد استماع این خبر قبل از آنکه امراء دیگر با سپاه خود جلوریز شوند تاخند و چون برق لامع بحوالی کفار رسیدند و رایل که با چشم موفور بعدد لخ و مور باراده جنگ آمده بودند و چرخچی کفار که فوجی از شیاعان نادر بود بجانب عساکر اسلام تاخند و همان پیش آمد باعث شکست کفار شد زیرا که مردم عراقی و خراسانی بکمانداری ایستادند و به تیرجان شکار کفار را بر خاک ادبار می انداختند کفار را تاب مقاومت نماند و فرصت محاربه نیافته روی بگریز نهادند و رایل که با کمال شوکت از عقب لشکر خود می آمد از مشاهده این حال خود را به جنگل انداخت و از بیم تعاقب فته لشکر اسلام آنروز و شب هیچ جا آرام نگرفت و نمازیان اسلام تعاقب نموده اکثری در گریز هلاک نمودند و باقبال بلند شاهی فتح بعد از فتح نمودند و هم تسخیر قلعه منیعه واقع شد و رایل فرار نمود و فتح دوم در غره ماه صفر واقع شد و عراض فتوحات بعرض ملازمان خاقان سکندر نظیر رسید و سپسالار و امرای نامدار و

عساکر مورد تحسین خاقان گردیدند و بال فرمان معلی خلعتهای فاخره و اسپای تازی و ترکی بجهت سپهسالار و امراء نامدار و ارباب جلالت ارسال نمودند و امر عالی شد که در قلعه دهور مردم (۱) معتمد و تفنگچی و آذوقه نگاه دارند و رعایای آن ولایت متفرقه را بقول و تقویت آوزده معمور دارند و سایر محال مفتوحه را اکشت و زرع نمایند و چون فرمان معلی و خلایع و امپان بد ایشان رسید سجدهات عبودیت نموده بشاریف سرافراز شدند و حسب الامر عالم مطاع معموری مملکت کوشیدند تا آنکه فصل برشکال رسید و زمین و زمان نمناک گردید سپهسالار و امرایان و عساکر در قلعه مفتوحه نیلور رحل اقامت انداختند و در منازل علف پوش قرار گرفتند تا بعد از فصل برشکال باز به تسخیر ممالک پردازند و چون خداویردی سلطان سپهسالار مکرر در عراض استدعای تقبیل آستان سلطنت نشان نموده بود بنابر التماس او فرمان معلی صادر شد که فرسنگ سر لشکری بقاضی علی بیک سرخیل سنجنی آصفجه سپرده روانه حضور پرنور گردد و بنام قاضی علی بیک فرمان صادر شد که چون سلطان را بخت و رطبه و ده ایم او در همه امور لشکر و تسخیر مملکت روتق و رفیق مهیات قبل ازین دخل تمام داشته او را بمنصب سپهسالاری سرافراز نمودیم باید که مستعد من حیث الاستقلال در امر خطیر سپهسالاری کمانبختی پردازد و در تسخیر مملکت کفار و بر این مکرمت افزوزد (۲) دنیای در لک هون استوا باو مرحمت فرمودند سعی موفور بظهور رساند سلطان و بدار السلطنه آمده بشرف بساطبوس رسیده به تشریف خاصه و فیل و اسب و تنخواه دو لک هون دنیا استوا رسیده و سرافراز گردیده بر طریق (۳) سابق در ولای خود بخدمت چاکری قیام نمود امرای اعظم رایل از کنار قلعه (۴) دهور فرار نمود بمقر حکومت خود رسید و از اقامت نمودن عساکر ظفر اثر اسلام در قلعه نیلور خبر یافت تزلزل در ارکان وجود او پدید آمد و از این غم و اندوه از تحت سلطنت و هستی در مغاک نیستی انتقال نموده و پسر او چون

(۱) رملور - (۲) افزوده - (۳) بر طریق - (۴) دهلور -

قابل سلطنت بنود را جهاودر وها عمده که در تحت حکم او بودند تمکین سلطنت او نمیکردند و سرنگراج که از بنی اعمام او بود و همیشه داعیه سلطنت داشت و امرای عادلشاهی که از جانب ملك خود به تسخیر مملکت کرناٹک مشغول بودند اور او را کس رایل کرده چند وقت چتر شاهی بر سر او گرفتند و اسم رایل بر او اطلاق میکردند در این هنگام که رایل ممالک حجه و اصل شد مملکت کرناٹک بر او قرار گرفت و راجها و روهاء بزرگ آن ولایت اطاعت او نمودند و او سوار و پیاده بسیار تفنگچی از آن مملکت جمع نموده برمسند سلطنت متمکن شد و محل اقامت سابق را که قرب جوار سپاه اسلام داشت در این وقت مقرر حکومت خود ساخت و باستعداد لشکر و استحکام فلاع پرداخت (۱) چون اخبار استقلال سرنگراج بمسامع جاه و جلال خاقان رسید امرای معلی نافذ شد که چند سردار دیگر بکمک و مدد عساکر روانه شوند (۲) عالیجناب آصفجاهی تعیین (۳) امر نامزد باین تفصیل نمودند اول سیادت و نجابت پناه سید مظفر برادر اعظم الامراء شجاع الملك که يك لك هون دنیا داشت با سیصد بهادر نامدار بود و دیگری سیادت پناه سید محمد آقا که دنیای میر رستم خان با تفویض شده بود (۱) دیگری شاه غضنفر خان داماد رندوله خان بیجاپوری که پانصد سوار دارد هر کدام را تشریف مرحمت نموده با فواج روانه معسکر اقبال گردیدند و قلعه نیلور بقاضی علی بیگ سپهسالار ملاقات نمودند (ذکر غزوات و فتوحات که عساکر اسلام را از میان اقبال خاقان سکندر صفات بعد از فصل برشکال در ممالک کرناٹک روی داد)

چون فصل برشکال منقضی گردید سپه سالار نامدار و امرای عالمیمقدار و سپاه نصرت شعار به تهیه تسخیر (۴) و امرای جدید که مذکور شد معسکر ظفر اتریو بستند (۵) و کثرت ایشان باعث ازدیاد شان و شوکت گردید و امرای ذیشان با عساکر از قلعه نیلور برآمده با اسباب و آلات جنگ به تمکین تمام قصد تسخیر ممالک نمودند .

(۱) پرداخت و (۲) شوند - (۳) تعیین (۴) تسخیر پرداختند - (۵) پیوستند و جمعیت -

نظم

ز جنیدن لشکر بی حساب زمین هم بچنید بر روی آب  
 شده دشت و صحرا پر از لشکری زهر کس عیان شوکت سنجری  
 در خشیدن خود هاز آفتاب جگرهای کفار را کرده آب  
 بعد از طی منازل و قطع مراحل بحوالی و حصار نکبت روی رسیدند  
 و این حصار در تحت تصرف دلاکتوار بود و ایشان جلاوت و شجاعت سپاه  
 اسلام را شنیده بودند در این زمان از دیدن افواج رزم جوی بهادران اسلام  
 هول روز محشر و جزع و فزع اکبر در ایشان پدید آمده و سرداران ایشان  
 با عقلائی خود اندیشیدند که در این حادثه چه چاره و در این قضیه چه تدبیر  
 که نه قوت مجادله داریم و نه پای گریز همه حیران چون نقش دیوار مانند  
 آخراز بیم قتل عام و ضرب دست شمشیر اهل اسلام در شب تار خود را بجانب  
 جنگل انداختند و مانند مور و مار در آن جنگل پرخار قرار گرفتند و از آن جا جمع  
 کفار بچار از راه جنگل و دامن حیل بدر رفته بحصار استوار رامپور پناه بردند  
 و روز دیگر که غزبان نصرت شعار در مقام تسخیر آن حصار درآمدند حصار  
 را خالی از مردم یافتند و به تحقیق پیوست که در شب همه فرار نموده اند پس  
 سپهسالار نامدار و امرای ظفر شعار بدرون حصار را در آمدند شهری و سبع  
 مشاهده نمودند سپه سالار از امرای ذی اعتبار الله قلی سردار را با بعضی از حشم  
 و لشکر دنیای علی رضا خان و حشم سورپ ملانیر در قلعه و نکت روی گذاشته  
 و خود متوجه اصلاح و تعمیر و مرمت آن شده خاطر از حفظ آن جمع فرموده  
 بعد از سه روز با عساکر منصور متوجه رامپور گردید و بعد از طے چند منزل  
 بحوالی حصار رامپور رسیدند و جنگل عظیم پراشجار بنظر درآمده که دور و مدار  
 قلعه بود سپهسالار نامدار بر یک طرف آن جنگل قرار گرفت جاسوسان خبر  
 حصار رامپور (۱) آوردند که همه اهل قلمه و نکت روی (۲) پناه بقلمه رامپور  
 آورده اند و سنگریز راج که از راجها آن مملکت است او را رایان معتبر  
 قائم مقام رایل دانسته اند از مقرر حکومت خود ده دوازده هزار پیاده تفنگچی

(۱) رامپور را آوردند - (۲) ریدی -

و حشم بسیار بکام لشکر قلعه رام پور فرستادند و ایشان به تقویت سنگریز  
 راج مستعد جنگ اند و چون يك طرف این حصار بکوه رفیع استوار بود  
 سپه سالار نامدار را بخاطر رسید که که طایفه مسلوار که در آن طرف کوه  
 مقام مسکن دارند و اخبار جمعیت و کثرت ایشان را جاسوسان آورده بودند  
 شاید به کمک اهل قلعه رام پور بیایند و در نزدیک چنین جنگل پر خوف و خلل  
 و کوه رحل اقامت انداختن نزد خرد دور بین پستندیده نیست در بحر حیرت  
 مستغرق گردیده بود که ملهم اقبال خاقان بوی چنین الهام نمود که در همین مقام  
 در قلعه چه دو دو جا بر سر راهی که احتمال آمدن کمک باشد باید بنا نمود پس  
 سپه سالار سر از دریای فکر بر آورده و امرا و عساکر که بر اطرافش بودند  
 گفت های اقبال خاقان سکندر فعال دلالت چنین کرد که در این مکان دو قلعه  
 باید ساخت تا در شبهای تاریک از دستبرد کفار ایمن بوده بر تسخیر رام پور گردیم  
 و از اسپ فرود آمده توبره بردوش گرفته مرتبه اول از کوه خود سنگ آورد  
 امرا و عساکر از صغیر و کبیر چون دیدند که سپه سالار چنین کار کرده همه  
 باتفاق سب و توبره گرفته شروع در سنگ آوردن کردند و در همان روز توده های  
 سنگ مانند کوه در دو مقام معین جمع شد و بنایان معماران در دو محل رنگ  
 ریخته طرح دو قلعه کشیدند و در مدت چهار روز همانجا قرار گرفته هر روز  
 همه مردم سنگ میکشیدند و شب طلا به میداشتند آخر دو قلعه با هشت برج  
 و دروازه مرتب و مستعد گردید آنچنان امر دشواری با عانت اقبال پادشاه  
 صورت امام پذیرفت و از طرف آن کوه و جنگل کمال امنیت حاصل آمد نظر  
 بچنگل پرداخت کردند چون تردد سواران از آن جنگل بغایت دشوار بود  
 سپه سالار نامدار مرتبه اول خود تیر گرفته بقطع اشجار شد و سایر لشکر وارد و  
 چه به تیر و شمشیر بقطع اشجار پر خار مشغول شدند با لجه مردم لشکر به  
 نشاط تسخیر قلعه و شاهمانی فتح جنگل را نیز در مدت چهار روز بریدند  
 چنانچه فوجهای سوار بفرانت گذار نمودند تا بفضای وسیعی که بر اطراف  
 و جوانب حصار بود رسیدند جدار و بروج قلعه چون فلک البروج مشهود

منظور عساکر منصور گردیدند و فتح این چنین حصار در نظر خرد سور بین  
 بغایت دشوار نمود زیرا که بر دور آن خندق بود که یکی از شناوران نیزه بدست  
 گرفته در آن در آمده و نیزه را در آب انداخت بقعر آن نرسید و پهنای خندق سی  
 ذرع بیشتر بود و دیوارش که بسنگ و گچ بسته اند عرض آن هجده ذرع بود  
 و بروج مشیده و نیرفات (۱) متنوعه داشت که نوچیان از بروج و تفنگچیان  
 و بان کاریان از کنگره اگر مور بر از دور بنیتد میرزند در پیش چنین حصاری  
 در آمدند چون پیشتر رفتن میسر نبود در پناه بلندی مقام معسکر نموده شروع  
 در بریدن کوههای سلامت کردند در سه محل بریدن کوههای سلامت پر پیچ  
 و تاب مقرر کردند کوجه اول بجواله دنیای آصفجاهی و دنیاهی سپه سالار مقرر  
 شد و کوجه میمنه بجواله احشام راول وار نمودند و کوجه مشرقه بجواله میزواران  
 که از جمله زمینداران معتبر بودند کرده شد و سرکاری این امور به تماریدی  
 بر در جبل و نکت ویدی مقرر فرمودند چون در این طور قتی و محل و مقامی که  
 از اطراف و جوانب احتمال ظهور مفسد بسیار داشت کمال تقط (۲) و احتیاط  
 می بایست نمود جمیع عساکر از دورا دو قسم نمودند هر یک قسم را بجواله یکی  
 کردن يك قسم را بجواله سیادت پناه سید محمد آقای مازند رانی کردند و يك قسم  
 را بجواله راول جی کانتیا کردند و لشکر اقدام الامرا خیرات خان را و دنیای  
 امانت و سوچی را بجواله راول جی کانتیا نمودند و مشار الیهما نبوت کشیک  
 و طلا به داری مینودند تا آنکه کوجه سلامت طایفه راول را با وجود  
 آنکه ده هزار نفر کار میکردند دو بیست ذرع تا بخندق مانده بود که کوجه  
 سلامت سپاه اسلام در مدت نه روز بکنار خندق رسید آن روز بهادران اسلام  
 تا بقبه فلک مینام بلند گردید اما کفار فجارتیه روز کار که از نرسیدن کمک  
 مایوس بودند و جنگلی که سد سدید بود بریده دیدند و خبر کوههای سلامت  
 که بکنار خندق رسیده شنیدن با وجود و فور استعداد حرب که داشتند از  
 جنگ و جدل عاجز آمدند و بالضروره دست بدامن امان زدند و در مقام  
 استغفار و تضرع ایستادند چه که سپه سالار امان نمی داد رقص قتل عام داشت

جهت تبنيه و تادیب قلاع دیگر که ابواب قلاع را بر روی عسا کر نصرت مآثر نه بندند چون راول وار و جمیع امرای عظام در این معنی التماس نمودند سپس سالار بصدقه فرق مبارک اشرف خاقان امان داده چنین (۱) مستحکم با آلات و ادوات باقبال بلند خسروی مفتوح گردانید و این فتح در نوزدهم شهر شوال ختم نسل الامال این سال واقع شد و در انحصار مستحفظان و تفنگچیان گماشته متوجه کلور شدند و آن حصارى بود که پنجهزار پیاده و حشم و لکتوار و ده هزار نفر از مردم از انت راج به محافظت آن مشغول بودند و ریایات ظفر و اقبال بر پشت فیل کوه مثال با بجانب از تفاع یافت و روز سه شنبه بیست و سیوم ماه شوال عسا کر قاهره از موضع تله کا پور باداب جنگ و کوشش نام و ننگ بجانب حصار کلور توجه فرمود و در یک پهر و نیم آن روز نبرد یک حصار رسیدند هنوز عسا کر متصوره جمعیت ننموده بودند که فوج پیشتر اعتما دپرا اقبال خاقان نموده ملاحظه از توپ و تفنگ نکرده بر قلعه دویدند اهل قلعه را گریز کا هی بنود دست از جان شسته بزدن توپ و تفنگ و بان مشغول شدند و هر چند در منع آمدن لشکر با اسلام شدند فایده نکرد و تهور و جلادت شماعان سپاه اسلام پیشتر ظاهر شد تا بهادران خود را بحدار حصار رسانیدند و در آن تاختن جمعی از پیاده و سوار شربت شهادت چشیدند و سر خزوی دنیا و عقی گردیدند و خرد را از سایر سپاه بکساست (۲) ننگ و نام ممتاز ساختند رحمة الله علیهم ر بعض نیز بجر و ح و عاقبت محمود شدند و از پی یکدیگر بهادر آن دین می آمدند چون تیر بر آن خون آشام پای بر افتادهای معر که گذاشته خود را بکنار حصار رسانیدند و اصاعقه آتشبازی و توپ و تفنگ و بان چون تگرگ بر ایشان بسیار (۳) بد بر سینه های فراخ دامن از جو درد نموده خنجرها بر آورده رخنها در جدار کردند و انگشت پاداران بند کرده بر بالای حصار برآمدند و بدرون رفته کفار را بشمشیر آبدار قلم قلم نمودند و معدودی که بقلعه رفته بودند تلاش نموده در قلعه را و از کردند و جوانان

(۱) چنین حصن مستحکم - (۲) به کسب - (۳) بسیار بارید به سیرهای -

بها ر دروازه مفتوح دیده درون قلعه ریخته آتش بیداد بر کبیر و صغیر کفار زدند و چنین قلعه بر تحت تصرف اولیای قاهره در آمد عدد شهید او بحر خان اسلام از سوار پیاده بدویست و پنجاه نفر رسید و عدد قتیلان کفار چهار هزار بود غیر زخم دار و سه فتح بی در پی به یمن اقبال شاه سکندر اقبال تا او خرم ماه شوال سنه مذکور وقوع یافت -

( ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرق این سته )

از سوانح غریبه قضیه ارتحال شاه صفی پادشاه ایران است که در اول این سال در دار المومنین کاشان وقوع یافت و مجملی از آن ساخته این است که شاه مغفرت پناه شاه عباس الحسینی الصفوی الموسوی بهادر خان در زمان ارتحال از این دار فنا بنیره خود سام میرزا نام پسر صفی میرزا که بعد از قتل پدرش تربیت نموده بود مسمی با سم پدرش کرده جا اس سر بر سلطنت نمود و آن شهریار بعد از جد بزرگوار بر اورنگ شاهی متمکن شد و در عهد فرمانروای محاربات عظیم باقیصر روم نمود و هر مرتبه لوای نصرت و ظفر بر قبه فلك اخضر بر افراخت و مظفر و منصور بمقر سلطنت خود عود منمید و تا مرتبه آخر خوانند کار روم با عسا کر کثر بقصد تسخیر قلعه بغداد که شاه غفران مآب از رومیه گرفته بود آمد و شاه صفی بهادر خان از مرکز دولت بجانب عراق عرب لوای عظمت بر افراخت و در اثنای طریق بیماری صعب عارض ذات اشرفش شده حکمای حاذق در مقام علاج در آمدند بآن تقریب مدت دوسه ماه در نواحی همدان توقف واقع شد و خوانند کار روم در آن توقف فرصت یافته مبالغه عظیم در گرفتن قلعه بغداد نمود و با این حال از جهه مستحفظان آن قلعه که یکی خلف سلطان بود نفاق کرده با حاکم آنجا مخالفت نمود و در ممانعت رومیان موافقت ننمودند تا خوانند کار بغداد را گرفت اما جمعی کثیر از طرفین کشته شدند و خوانند کار گرفتن بغداد راه از فتوحات بزرگ دانسته و بمر دم زمین خود سپرده قبل از آنکه شاه صفی بهادر خان از آن کوفت بر آید و بجانب بغداد توجه نماید بجانب استنبول رفت و شاه بعض (۱) از امر اربه تکامیشی

(۱) بعضی -

خواند کار فرستاده خود نیز تعاقب میخواست بکنند ایلچیان سخندان خواند کار با مکتوب صلح اسلوب و عربضه وزیر اعظم که بد لایل آیات قرآنی و احادیث نبوی در باب صلح مبالغه بسیار نمود رسیدند و مکاتیب وزیر اعظم برای ارکان دولت قاهره آورده بودند شاه جمجاه با عقلای مقرران مشوره نمودند ایشان صلاح دولت در آن دیدند که چند وقتی نایره فتنه جانب خواند کار فرو نشایندن و باز (۱) جوانب دیگر مشغول بودن مستحق است شاه جمجاه بنابر استدعای دولت خواهان خیر اندیش بصلح راضی شد و رفع نزاع و جدال نمود و ایلچی قیصر روم مقضی المرام معاودت فرمود و چون علیمردان خان حاکم قندهار و زمین داور روی ارادت از آستان فرمانروای ایران تافته التجا بخسرو هند وستان برده بود و آن مملکت را تبصرت ایشان داده بعد از آنکه باخواند کار صلح واقع شد پادشاه ایران عزم توجه به هندوستان فرموده لشکر ممالک عراق و عرب را طلب نموده بمملکت خراسانی فرستادند تا بعد از زمستان لشکر هندوستان بکشد و عالیحضرت شاهجهان چون شنید که قیصر روم با شاه ایران صلح نموده لشکر قزلباش بجانب خراسان آمده ناچار از دار السلطنت آگره بلاهور توجه فرمودند و دار اشکوه پسر بزرگ خود را که ولیعهد نموده بود با چند امرای پنجهزاری و طوایف لشکر هندوستان بجانب قندهار فرستاد که ممانعت لشکر قزلباش نمایند و لشکرها از طرفین بعدد و مبلغ و مور در سرحداتی خود قرار گرفته بودند که بعد از فصل زمستان جنگ نمایند و شاه جمجاه شاه صفی بعد از نوروز (۲) دار السلطنت صفاهان بعزم رزم خسرو هندوستان بدار المومنین کاشان آمده بجهت جمعیت لشکر چند روزی رحل اقامت انداخت در این اثنا حرارت و ضعفی بر مزاج شریفش مستولی شد و بی عارضه و بیماری صعب در میزدیم ماه صفر سنه مذکور در شهریار کاشان بجوار رحمت ایزدی پیرست ارکان دولت (۳) اعیان حضرت پسر رگ آن شهریار مغفرت آثار عباس میرزا را که بسن دوازده سال رسیده بود در طالع سعد بر تخت سلطنت متمکن نمودند چون این خبر وحشت اثر بلشکر طرفین

(۱) اصلاح - (۲) نوروز دار السلطنته - (۳) دولت و اعیان -

رسید دار اشکوه با امر او سپاه خود بجانب لاهور آمد و امرای قزلباش در سرحدات خراسان که بودند همانجا اقامت داشتند تا هر چه امر شاه عباس ثانی نفاذ یابد عمل نمایند و این خبر از عربضه لقمان الزمانی حکیم گیلانی که بخدمت شاه ایران بحجابت رفته بود بصدق و صحت مقرون گردید در این وقت بنده حقیر

سوانح عهد خاقان را دوسه تاریخ روی داد ترقیم نمود - (قطعه)  
 شه ملک ایران صفی آنکه بود      برا زنده تاج و تخت کیانی  
 از بود افسر چو خورشید تابان      وز و تخت رار تبه آسمانی  
 ز دورانش چون چارده سال بگذشت      روان شد سوی عالم جاودانی  
 بفرزند بگذاشت اورنگ و افسر      بدو داد شمشیر کشورستانی  
 چو تاریخ جستم ز پیر خرد گفت      بگوشاه جمجاه عباس ثانی  
 وظل معبود - وظل سبحان  
 (۱۰۵۲)      (۱۰۵۲)      این هر سه تاریخ جلوس شاه عباس ثانی است

(از جمله سوانح این سنه نیست)

که در او اخر ماه ذوالقعدة الحرام برادر عالیحضرت خاقان سکندرشان که عمرش از بیست و پنجسال تجاوز نموده بود و قبل از این بچند سال نگین الماس قیمتی از انگشتر بر آورده گرفته خورده بود چنانچه در ضمن سوانح سنوات سابقه مرقوم گردیده بعارضه بجا بعالم عقبی انتقال نمود و در گنبد والد ماجدش سلطان رضوان دستگاه سلطان محمد قطبشاه طاب ثراه در صفت جانب غربی مدفون گردید و برای مغفرت او ختمات قرآن مجید و خیرات و مبرات موفور فرمودند (از سوانح دیگر آنکه) در او اخر سنه مذکوره سیادت پناه جالینوس الزمانی حکیم کریم الدین یزدی که قبل از این مشارالیه را از خاقان جنت مکان شاه صفی طلب فرموده بودند از بندر عباسی به بندر مچلی پتن آمد و نسمت باو تو جهات خاقانی بظهور رسید اول بار مبلغ پانصد هون با پالکی عاج فرستادند و مقرر داشتند که هر صبح و شام سفره اطعمه و اشربه بجهت او و رفقا و منسوبانش در منازل میکشیده باشند و سرانجام کارشان مینوده باشند تا بحضور

پرنور برسد و چون بشرف بساطبوس رسید بعنایت خسروانه و انواع الطاف شاهانه مسرور گردید و در زمره مقر بان پایه سریر منسلک گردید و تا غایت تحریر مبلغهای کلی بطریق انعام و اکرام بمشارالیه واصل گردید -

( ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون

اعلی که موافق ثلاث و خمسين و الف هجر است )

فرازنده این سپهر مینامد و آراینده ساحت بسیط غیرا پروردگار قدرت بخش سلاطین سکندر قرین و دادار عظمت افزای پادشاهان سلیمان نگین که

نظم

از او روشنی یافت خورشید تابان وزو پرز اختر شده چرخ گردان  
وزوتیغ شاهان شده برق مانند وزو خیر شان سایه افکن بدوران  
چون ذات عظیم المثل خاقان سکندر اقبال را همیشه موبد بتائیدات و  
موفق بتوفیقات داشته است اعلام شوکت و عظمتش را سال بسال بر سپهر جاه  
و جلال رفیع ترو ساحت مملکتش را از شهریاران جهان و سبع ترمی نماید  
و از شواهد این حال فتح قلعه اودگیر است که به نیروی اقبال بیز و ال خاقان  
سکندر خصال در اوایل این سال خرمی و نصرت مآل و قوع یافت بیان این  
اجمال این است که سپهسالار نامدار و امرای عالمیقدار غازیان شیر شکار که  
بمیامن خاقان سکندر اقتدار در ممالک کفار فجار علم خورشید پرچم را بر قبه  
فلك اعظم رسانیدند و چندین قلاع سپهر ارتفاع بضر ب شمشیر در تصرف  
خود در آورده اند در اول این سال فیروزی مآل بنابر امر خاقان سکندر اقبال  
از قلعه نیلور که محل اقامت ایشان بود بجانب قلعه فلك نظیر اودگیر توجه  
نمودند و بآلات حرب و باستعداد تمام قطع منازل نموده بدامان کوه فلك شکوه  
قلعه مذکور رسیدند کوهی بنظر درآوردند که در فمت با چرخ چنبری همسری  
منمب بود و آن کوه در چند فرسخ زمین کشیده شده و یک طرف این کوه  
چون چرخ گردون مدور و بغایت بلند تر واقع گردیده و بر فراز آن در عهد  
رایان قدیم پادشاهانی از مننه سابقه قلعه در نهایت متانت ساخته مقرر حکومت

خود گردانیده بوده اند و از آن روزگار تا این عهد هیچ پادشاه را چه از اهل اسلام  
و آنچه از عبده اصنام دست تصرف و تسخیر بر آن قلعه بر سیده زیرا که راه عروج  
و صعود بر فراز آن کوه سپهر نمود از هیچ جهت نیست الا از یک جانب چون آن  
کوه رفیع با کوه کشیده که فرسخها امتداد آنست اتصال داشته و مابین آن کوه  
رفیع که قلعه بر آن واقع است و کوه کشیده مذکور بعرض پانصد گز و به عمق  
چند هزار شگافه تاراه مرور بر آن کوه خصم را مقدر بنا شد سپهسالار نامدار  
و امرای عالیقدر در پای این کوه خیام و سرپردهای اقامت بر افراختند و راجه  
شکادت شعار باجمعی از کفار در بالای آن قلعه در غایت امنیت و کمال اطمینان  
خاطرمی بودند و حسابی از سپاه سلام نمی گرفتند سپهسالار نامدار و هر بران  
عسا کر نصرت شعار چنین اندیشیدند که از پایان دره بسنگ و آهک دیوار  
بلند بر آورده مسایط طاقهای مستحکم به بندند شاید از بالای آن بحوالی دیوار  
قلعه رفته با اهل حصار جنگ توانند نمود و این خیال خود امری محال مینمود چه  
کارکنان را با پایان دره رفتن میسر نبود و اگر بود بکافرت کار کردن می یافتند  
و بر آن تقدیر آنچنان دره چون پوشیده میشد نهایتش علاج منحصر در آن میدانستند  
و در این باب عرایض بدرگاه فلك اشتباه خاقان سکندر دستگاه فرستادند چون  
مضمون بمساعع جاه و جلال رسید امر معلی صادر شد که عمده العمال محمود بیگ  
حواله دار معاران دولت خانه سه هزار نفر از استادان بنا معمار را با آلات  
وادوات عمارت با بجا برده به بستن آن سد اشتغال نمایند طبع اقدس الهام پذیر  
دیگر اشرف حقایق تصویر خاقان سکندر نظیر این رای که سپهسالار و امرای  
اندیشیده بودند متحسبن نمی دانستند و بر زبان وحی بیان میگذاشتند که فتح چنین  
فلاع و تسخیر حصون فلاك ارتفاع محض قوت تأیید از دستعال بیز و ال و باستظهار  
مراحم و عواطف بی نهایت مادر مقام جا نفسانی درآمده توکل بحالق خسرو کل  
نموده بهیأت اجتماعی بر آن فلك البروج عروج نمایند امید است که بعون عنایت خالق  
الارض و السما و میامن اقبال ابدی اتصال مامقتوح گردد و نهایتش بنابر استدعای  
سپهسالار و امرای نام دار محمود بیگ را بارکان و سایر مایحتاج و عمله و قلعه آن کار

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)

که ترتیب یافته بود بجانب معسکر ظفر اثر نامزد نموده بودند هنوز مشارالیه با این جماعت از شهر بیرون نرفته بودند که عساکر ظفر مآثر بنوعی که در خاطر اشرف اقدس خطور نموده بود اعتماد بر الطاف ایزدمتعال و اعتضاد بر اقبال ابدی اتصال خاقان سکندر (۱) نموده از راه مخفی که اهل قلعه از آن دره بروز مینه وده اند جمعی از شیجاعان جان نثار بجانب قلعه میروند و بدروازه رسیده عالم خورشید پرچم پادشاهی بر برجی برمی افرازند و به جلادت و مردانگی ابواب قلعه را بر روی اولیای دولت مفتوح میسازند و بتاریخ دهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره قاصدی چون کبوتر نامه آورد و هدهد تیز پر خوشخبر شمال آئین ساحت زمین را در نور دیده اخبار فرح آثار فتح قلعه سپهر مقدار بملازمان پایه سریر رسانیدند و از افتتاح آن عرضه مسرت از گین و انکشاف نافه مشک آمیز ابواب انبساط بر طبع اقدس خاقان نا هید نشاط مفتوح گردید اشاره مطاعه به (۲) عمله نقار خانه شد که بطبل شادیانه بنوازش در آورند - (نظم)

صدای طبل بشارت باسنان رسید  
صلای عیش بگوش جهانیان بر رسید  
رسید چون خبر فتح اودگیر بدهر  
بطبع پیرو جوان عیش جاودان بر رسید  
نواب اشرف اقدس همایون درازای این فتوحات که بتوفیق خالق کل  
اشیاء شده بود پیشانی نورانی را بر سجاده نیاز لشکر و هاب لاشریک ابناء گذاشتند  
وستایش و سپاس مر خداوند را زیاده از حد رسانیدند و چون جناب آصفجاه  
کار فرمای این امور بود بشمشیر و کمر خنجر مرصع دیک زنجیر فیل و دوسراسپ  
عراقی بایراق مرصع دستنکاسن و تشریف میر جلگی سرافرازی یافته و نیز دولت هون  
استوار دنیای او مزید نمودند و همان وقت ابواب مکرمات و خیرات بر روی  
عامه مستحقان کشادند و از بالای قصر داد محل زروافر بمردم (۱) بزه و مسکین  
رسانیدند و از برای سپهسالار نامدار و امراء ذی اعتبار و ارباب شجاعت  
خلعتهای فاخر و اسپان عراقی فرستاده بنوازشات موفور ایشان را سرافراز  
ساختند و ایشان نیز بمراحم و فور خسر وی امیدوار شده در ضبط ملک  
و رفاهیت حال رعایا و سپاه کوشیدند -

(۱) سکندر قسل - (۲) مطاع - (۳) بزه کا - یعنی گنهگار -

( ذکر سوانح متفرقه این سنه )

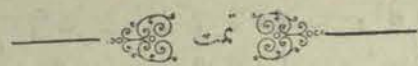
و شعرای عصر تاریخها برای این فتح گفته اند از انجمله این چند تاریخ درین  
مقام مرقوم شده رباعی جامع الفنون ملا برهان تبریزی که چهار مصرع چهار  
تاریخ است - (رباعی)

در عهد گزین پادشاه عالمگیر با جسد وزیر کامل با تند بیر  
اقبال چو صبح دوم آمد خندان آورد بمانوید فتح اودگیر  
و میرزا رضی مشهدی فرموده گفتا که زنگ بردزدل فتح اودگیر  
و ملا حکمی شیرازی گفته همایون باد فتح اودگیر  
میرزا غیاث گفته بگو که داد علی فتح قلعه اودگیر  
و ملا عرب خوشنویس شیرازی گفته اودگیر بدست شاه آمد  
و سوانح نگار عهد خاقان نظام الدین احمد بن عبدالله صاعدی شیرازی  
گفته از زبان مبارک اشرف -

والی اقبال ما بنمود فتح اودگیر و پسرش ملا عبدالله که  
در صغر سن است گفته بگفت شد فتح اودگیر بزود  
در ماه ربیع الآخر سنه مذکوره منصب حواله داری خاصه خیل که  
با سید ابراهیم دکنی بود بعمدة الملوك ملك آدم تفویض یافت و قبل از این  
دو دفعه باین منصب رفیع سرافراز بود و سر مضمون صدق مشجون الشی  
لایشی الا وقد تثلث بوضوح انجامید (ایضا) در ماه ربیع الآخر سنه داس  
برهمی از جانب عالیحضرت شاه جهان به حجاب آمده بود در باغ نبی سعادت  
ملاقات یافته به تشریف و اسب سرافراز گردید سنه داس حاجب مذکور راه  
نیز در اول ماه رجب مر جب يك سر اسب سرافراز شده روانه گردید -  
(از وقایع آنکه)

جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر که قبل ازین به مکه معظمه رفته بود  
بعد از دریافت ثواب طواف بیت الحرام و زیارت مرقد مطهر خیر الانام و ائمه  
ارض بقیع از بند مخابه بندر مچلی پتین آمد و متوجه دار سلطنت شد و بجهت

عارضه گرفت چند روزی در منزل اقامت داشت و از اشداد آن گرفت در بیست و ششم ماه ذی حجه بجوار رحمت ایزدی و اصل گردید نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی و اکابر و اعیان دار السلطنه تشییع جنازه او نمودند در دایره نواب مرتضای ممالک اسلام میر محمد مومن رحمه الله انددند فرمودند و روز ختم از سرکار خود مبلغ کلی از نقود و شال و شبلیه و غیره با اکثر سادات و علما و صلحا و سایر مستحقین خیر نمودند و ختمات قرآن فرمودند و گنبد بزرگی بر سر قبر آن مغفرت ایاب بنا نمودند و از ملکان عمده ملک دولت خان که عهد دار دولت خانه گیتی نشانه بود و ملک یوسف که از زمره غلامان و ملکان حضور پرنوز بود در اواخر این سال فدای ملازمان خاقان سلیمان شان گردیدند -



## فهرست سلاطین قطبشاهیه

سنه ۹۲۲ هـ تا ۱۰۹۸ هـ ۱۶۸۷ ع

نام سلطان	سنه ولادت	سنه جلوس	سنه وفات
۱ سلطان قلی قطب الملک اول	سنه ۸۴۹ هـ ۱۴۴۵ ع	سنه ۹۲۲ هـ ۱۵۱۸ ع	سنه ۹۵۰ هـ ۱۵۲۳ ع
۲ سلطان جمشید قلی قطبشاه پسر (۱)		سنه ۹۵۰ هـ ۱۵۴۳ ع	سنه ۹۵۷ هـ ۱۵۵۰ ع
۳ سبجان قلی پسر (۲)	سنه ۹۵۰ هـ ۱۵۴۳ ع	سنه ۹۵۷ هـ ۱۵۵۰ ع	
۴ سلطان ابراهیم قلی قطبشاه پسر (۱)	سنه ۹۲۶ هـ ۱۵۳۰ ع	سنه ۹۵۷ هـ ۱۵۵۰ ع	سنه ۹۸۸ هـ ۱۵۸۰ ع
۵ سلطان محمد قلی قطبشاه پسر (۴)	سنه ۹۷۲ هـ ۱۵۶۶ ع	سنه ۹۸۸ هـ ۱۵۸۰ ع	سنه ۱۰۲۰ هـ ۱۶۱۲ ع
۶ سلطان محمد قطبشاه پسر میرزا محمد امین پسر (۴)	سنه ۱۰۰۱ هـ ۱۵۹۳ ع	سنه ۱۰۲۰ هـ ۱۶۱۲ ع	سنه ۱۰۳۵ هـ ۱۶۲۶ ع
۷ سلطان عبد الله قطبشاه پسر (۶)	سنه ۱۰۲۳ هـ ۱۶۱۴ ع	سنه ۱۰۳۵ هـ ۱۶۲۶ ع	سنه ۱۰۸۳ هـ ۱۶۷۲ ع
۸ سلطان ابوالحسن تاناشاه داماد (۷)		سنه ۱۰۸۳ هـ ۱۶۷۲ ع انقراض سلطنت سنه ۱۰۹۸ هـ ۱۶۸۷ ع	سنه ۱۱۱۱ هـ ۱۶۹۹ ع





اسماء	صفحہ
آسوراؤ	۱۸۶
آسی راؤ نایکواری	۲۵۴، ۲۴۴، ۱۹۵
اشکبوش	۶۲
اشیع الامراء	۳۰۲، ۹۱
اصطخر	۲۷۸
آصف	۲۹۷
آصف بن یرحیا	۲۹۶
آصف جاہ - آصف جاہی	۱۳۲، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴
	۲۱۷، ۲۱۸، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۴
	۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۴
	۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۸۶
	۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۵
	۳۰۶، ۳۱۶
آصف خان	۷۳، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۱
اصفہان	۸۴، ۲۲۲، ۲۲۶، ۲۸۸
اعتماد الدولہ	۷۳
اعتماد راؤ دبیر	۳۶، ۲۳۵
اعزخان	۵
اعظم (شہزادہ)	۳۲، ۱۷۹، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳
	۲۲۴، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۶۱، ۲۸۴، ۲۹۰
اعظم الامراء	۳۰۶
افغان	۳۰۰
	(۳)

اسماء	صفحہ
اخضر (دریاے)	۸۳
اخلاص خان میر جملہ ماضی	۱۴۱، ۱۶۶، ۲۲
ادراک (ملک)	۸۵
آدم (حضرت)	۲۹۶، ۲۰۰
آدم (ملک)	۱۳۵، ۱۶۷، ۲۱۳، ۲۳۳، ۳۱۷
آدم خان حبشی	۳۵، ۷۷، ۹۳، ۱۱۶، ۱۴۶، ۱۴۷
ارادت خان	۹۳، ۱۰۶، ۱۰۸
ارتنگ معانی	۸۷
ارس پٹی رام نیر	۲۵۵
ارسطا طاليس - ارسطو	۲۷۸، ۹۶
ارشاد قلی بیگ	۶
از دہاخان	۱۱۰
استر آباد	۱۱۳
استقلال خان	۱۱۱
اسد اللہ تبریزی (میرزا)	۱۸۹، ۲۱۲
اسکندر ذو القرنین	۲۹۶
اسکھ	۹۷
اسمعیل (حضرت)	۵
اسمعیل بیگ تحویلدار	۲۷۸
اسمعیل (شاہ)	۸۱
اسمعیل گیلانی (حکیم)	۱۰۳
اسمعیلیہ	۸۰
	(۲)

اسماء	صفحہ
انوری	۱۵۱
آنی راؤ	۱۱۰
اود گیر (قلعہ)	۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۴، ۳۱۳
اورنگ آباد	۲۹۰
اورنگ زیب شاہزادہ	۱۶۸، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۲۰، ۲۲۲
اوپر (قصبہ)	۲۹۰، ۲۸۳، ۲۶۱
اویس دبیر (ملا)	۲۴۵
ادیماق	۷۸، ۸۰، ۱۶۷، ۱۸۸، ۲۲۷، ۲۲۱
اھرمن	۲۵۹، ۲۶۳، ۲۶۴
ایران - ایرانی	۸۵
ایلور	۲۸۱
اینکتر (قلعہ)	۲۱، ۲۳، ۲۳، ۳۳، ۳۷، ۴۵، ۵۴، ۶۱
(ب)	۶۵، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۱۲۷، ۱۵۱، ۱۵۶
بابو (سید)	۱۵۷، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳
باغ آپل	۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۱، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۸، ۲۳۰
(۵)	۲۳۰، ۲۳۸، ۲۴۷، ۲۵۸، ۲۶۸، ۲۶۹
	۲۷۱، ۳۸۹، ۳۱۱، ۳۱۲
	۲۴۵
	۲۵۵
	۱۱۱، ۱۳۹، ۱۵۰، ۲۳۵
	۲۵۵، ۲۸۲

اسماء	صفحہ
افضل ترکہ (خواجہ)	۱۱۶، ۱۱۱، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۸۶، ۷۸، ۳۵
افضل خان بخشی	۱۷۹، ۱۷۶
افلاطون	۲۰۱
آ کل منار	۲۵۳
آگرہ	۱۷۵، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۱، ۹۲، ۸۳، ۷۳
آل عبا	۲۲۲، ۳۱۳، ۱۹۸
آل عثمان	۵۴
الغ بیگ	۱۹۹
اللہ قلی گرجی	۱۹۲، ۱۸۲
الماس (ملک)	۳۰۷، ۳۰۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۶۹، ۹۳، ۷۷
المیاچوردی	۲۱۸، ۲۱۵، ۱۳۵، ۳۴، ۲۳
الھی محل	۲۶۹، ۹۱، ۹۰
امام قلی بیگ حاجب	۲۸۶، ۲۶
امان محل	۲۳۰، ۱۸۲، ۱۵۷، ۱۵۶
امنکل	۲۸۶، ۲۱۵، ۲۶
امین الملک	۲۴۱، ۲۴۰
امنیائے گیلانی (ملا)	۱۶۰، ۱۵۹
اندر کوندہ (قلعہ)	۲۸۵
انکدر	۲۵۵
انت راج	۲۵۳، ۲۵۲، ۲۴۹، ۲۴۶، ۲۴۵
انت گیر	۳۱۰
(۴)	۱۴۱

اسماء	صفحہ
بوذر جمہر	۲۹۷
بو علی سینا	۲۰۲
بہالے راؤ	۱۱۹، ۱۱۰
بہرام گور	۲۷۸
بہزاد	۲۷۸
بھونگیر (قلعہ)	۲۸۲
بیت اللہ الحرام	۲۲۶، ۲۰۷، ۱۱
بیجاپور	۱۳۵، ۱۳۸، ۲۱۱، ۱۲۹، ۱۱۸، ۷۴
	۱۶۱، ۱۵۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱
	۱۷۹، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹، ۱۶۳، ۱۶۲
	۲۹۵، ۲۹۴، ۲۶۵، ۲۲۴، ۱۹۶، ۱۹۴
	۱۱۸
بے ستون (کوہ)	۲۸۱، ۲۷۸
(پ)	
پانگل	۲۸۱، ۱۴۸، ۹۹
پائین گھات	۲۴۳
پداریدی	۹۰
پریندہ	۱۵۵، ۱۰۸
نیکچول	۲۵۴، ۲۴۲
پیگو	۲۵۱
(ت)	
تاج الدین قہی (میر)	۲۲۶
(۷)	

اسماء	صفحہ
باغ بی	۳۱۷، ۲۸۴، ۲۶
باغ ملک عنبر	۲۵۶
بالاپور	۵۲
بالائے گھات	۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۱۸
باقر خان حوالہ دار	۱۱۰، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴
	۱۲۸، ۱۱۱
باقریزدی (میرزا)	۲۸۴، ۲۸۳
بتول زہرا	۴۹
بجوارہ	۲۴۶، ۲۴۵
برہان تبریزی (ملا)	۳۱۶
برہان پور	۱۰۶، ۱۰۱، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۷۵، ۷۳، ۴۲
	۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۸، ۱۲۲، ۱۲۱
	۱۷۷، ۱۷۶، ۱۶۹
بشیر پور	۱۱۳
بغداد	۳۱۱
بقراط	۲۰۱
بلقیس	۲۹۷
بنات گھات	۷۵، ۶۹، ۳۸
بندر عباسی	۲۸۹، ۲۷۲، ۲۲۶، ۲۰۹، ۱۶۶، ۸۴، ۸۳
بندہ رضائے تبریزی (میرزا)	۲۲۰، ۱۹۶، ۱۷۹
بنکاپور	۱۶۰
بنگالہ	۲۸۷، ۲۰۴، ۱۱۰، ۱۰۶، ۹۷، ۹۴، ۷۴
(۶)	

صفحه	اسماء
۳۰۹	جبل و نکت ریڈی
۳۱	جعفر حاجب (میر)
۱۸۶	جکتا راؤ
۲۴۴	جگ پتی راج
۲۴۴	جگ پتی رائے
۱۱۹	جگدی راؤ
۱۱۰	جگدیو راؤ
۳۲	جلال الدین اکبر پادشاہ
۲۲۴	جلال الدین محمد قزوینی (میرزا)
۲۰۵، ۱۲۵	جم
۲۲۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۱۶	جمادی الآخر - جمادی الثانی
۲۹۴، ۱۴۴، ۹۰، ۸۳، ۲۹، ۲۳	جمادی الاول
۸۴	جمشید
۱۷۶	جم قلی بیگ
۷۱، ۳۴، ۹	جملہ الملک
۷۳	جنیر
۱۶۹، ۱۶۸	جوگ راج
۸۰	جہانشاہیہ
۷۳	جہانگیر پادشاہ
	(ج)
۲۳	چار مینار
۲۴۵	چتور خان
(۹)	

صفحه	اسماء
۲۰۵	تاجیک
۱۷۶	تسیتی
۲۸۷، ۷۴	تیلچور
۲۰۵، ۱۵۶، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۲۲، ۸۴	ترك - تركی
۳۰۰، ۲۳۴، ۲۲۸، ۲۲۱	تركستان
۸۴، ۵	ترکان
۳۰۱	تقال خان حوالہ دار
۲۱۳، ۱۶۹	تقیائے شیرازی (ملا)
۲۶۴، ۲۵۹، ۲۲۲	تقی نیشاپوری (میرزا)
۱۷۱، ۱۲۴، ۸۷، ۸۶، ۷۴، ۴۲، ۳۱	تلنگانہ
۲۴۴، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۰۵، ۱۹۶، ۱۹۰	تلوہ
۲۳۵	تلہ کاپور (موضع)
۳۱۰	توران
۲۵۸، ۲۲۸، ۲۰۴، ۸۴	تما ریڈی
۳۰۹	تومان
۲۰۴	تیمور گورگان (امیر)
۵	(ج)
۲۳۳، ۲۱۳	جامدار خانہ عامرہ
۶۲	جبرئیل (حضرت)
۱۶۶	جبرئیل (حکیم)
(۸)	

چلك پار	۲۵۴
چندن محل	۶۵
چين - چيني	۲۱۷، ۴۴، ۴۱
(ح)	
حاتم طائي	۲۷۱
حبشي	۲۳۴، ۲۳۱
حبيب الله مازندراني (مير)	۸۶
حجار خان دكني	۱۴۷
حديثه السلاطين	۴
حسن بيگ شيرازي كوتوال	۲۱۴، ۱۴۷، ۸۳، ۷۵، ۷۲، ۷۱، ۳۵، ۲۳
حسن شوقي (ملا)	۱۴۶
حسن علي خان	۱۵۲، ۱۰۳
حسن غياث (شيخ)	۲۲۶
حسن قلي خان	۱۵۹، ۱۵۸
حسيني ايز خان حبشي	۱۳۵
حسين بيگ قباچي	۸۱
حسيني حواله دار (ميان)	۱۴۸، ۹۶
حسيني شيرازي معلم (مولانا)	۱۳، ۱۱
حسين حاجب (مير)	۲۵۵
حسين ساغر	۱۹۷، ۱۷۸، ۱۷۰، ۱۲۰، ۱۰۰
حسين صفاهاني (مير)	۱۹۵
حفظ الله (مير)	۲۱۲، ۱۹۷

حكيم شيرازي (ملا)	۳۱۷، ۲۱۶
حكيم الملك گيلاني	۲۴۷، ۲۴۳، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۳۱، ۲۱۴
حمزه استرآبادي (ميرزا)	۲۷۲، ۲۷۱
حمزه صفاهاني (ملا)	۲۱۲، ۱۸۹، ۱۵۳، ۱۳۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۰۴
حميد خان	۲۷۲
حواله داري	۳۵
حوض درك	۳۴
حيات آباد	۷۴
حيات بخشى بيگم	۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۴، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲
حيات محل	۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۶
حيدر آباد	۱۲۳، ۱۰۲
حيدر امير المومنين	۲۱۷، ۲۱۶
حيدر محل (مندوه)	۹۸، ۹۷، ۹۲، ۸۲، ۴۲، ۳۲، ۲۵
(خ)	
خاصه فيل	۱۲۸، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۱۷، ۱۱۳، ۱۰۱
خافي بيگ	۲۶۸، ۲۵۷، ۲۱۱، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۲۹
	۱۲۹، ۱۲۸
	۱۷۵، ۱۷۰
	۱۱۰، ۹۶، ۹۴، ۷۴، ۴۵، ۳۴، ۲۳
	۱۴۵، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱
	۱۶۷، ۱۵۳، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۰
	۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۲۳۵، ۱۹۲، ۱۸۶

۲۱۴، ۲۰۷، ۲۰۶، ۱۶۵	خواند کار (شاه)
۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۱، ۱۵۷	خیرات آباد (باغ)
۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۰، ۸۳، ۸۲	خیرات خان
۳۰۹، ۳۰۰، ۲۳۹، ۲۰۳	خیرات خانه عامره
۳۰۰	(د)
۷۵، ۶۷، ۶۰، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۲۶	دادل جی کاتیه
۱۳۰، ۱۲۴، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱، ۷۷	داد محل
۲۲۸، ۲۲۷، ۱۹۲، ۱۷۶، ۱۳۵	
۳۱۲، ۲۹۱	
۳۱۲، ۲۲۳، ۱۷۷	دارا شکوه
۲۱۰	دار الشفا (مدرسه)
۱۷۶	داغ چوکی
۲۳۵	داؤد (خواجه)
۱۵۲	دبیر (شیخ)
۱۰۶، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۸۵، ۸۱، ۷۷، ۳۹	دکن - دکنی
۱۴۲، ۱۲۴، ۱۲۱، ۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱	
۲۱۰، ۱۶۹، ۱۵۶، ۱۵۴، ۱۵۲، ۱۴۷	
۲۵۸، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۱۱	
۳۰۷	دلکھتوار
۲۵۵، ۱۲	دلکش (قصر و باغ)
۲۵۳	دلور (قصبه)
(۱۳)	

۱۵۱	خاقانی
۲۹	خان احمد
۱۷۴، ۱۷۰، ۱۵۴، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳، ۹۲	خان جهان (سید)
۱۷۴، ۱۷۰، ۱۶۸	خان دوران
۱۰۶	خاندیس
۱۶۷، ۱۵۲، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۰	خداویردی سلطان شاملو (سپه سالار)
۲۵۷، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۱۹۲، ۱۸۶	
۳۱۲، ۳۰۳، ۲۰۵، ۲۰۳	خراسان
۳۰۰، ۱۹۱	خراسانی
۳۲	خرم (شاهزاده)
۹۲، ۷۳	خرم شاه (شاهجهان پادشاه)
۲۳۹	خرم محل
۱۵۸	خزانه عامره
۲۹۴، ۶۲	خسرو پرویز
۱۶۳	خشنود (ملک)
۴۱	خطا
۲۰۳	خلقی شوستری (ملا)
۲۰۳	خلیل قصه خوان (ملا)
۲۴۹	خلیل الله حسینی (میر)
۱۷۷	خواجه طاهر
۳۰۱	خواجه نظام سرنوبیت
۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۰۸	خواص خان
۱۶۴، ۱۶۳	
(۱۲)	

۳۰۵، ۳۰۳	دملور (قلعه)
۵۴	دوازده امام
۳۱۸	دولت (ملك)
۱۰۵، ۱۱۸، ۱۴۱، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۵۴	دولت آباد
۱۶۹، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۱۳	
۲۲۳	
۲۵، ۴۷، ۵۲، ۵۵، ۷۲، ۷۵، ۱۴۳	دولت خانه عالیہ
۱۵۵، ۱۵۷، ۱۷۱، ۱۷۸، ۱۸۱، ۱۸۹	
۲۰۷، ۲۱۷، ۲۲۷، ۲۳۱، ۲۳۶	
۲۵۶، ۲۸۷، ۳۱۸	
۷۴، ۸۰، ۱۴۵، ۱۶۷، ۲۰۹، ۲۱۲	دولت محل
۲۱۴، ۲۳۴	
۱۰۸	دھارور
۹۵، ۱۱۹	دھرما راؤ نایکواری
۷۸، ۹۲، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۹۵، ۲۱۲	دھلی
۱۴۸	دھوچی رائے راؤ
۸۶	دیانت خان (ابو المعالی)
۲۳۹	دیدہ بانخانہ
۲۴۵	دیغمار
۱۵۶	دیلم
۱۸۴	دیور کندہ

۱۰۴، ۱۰۶، ۱۵۲، ۲۲۴، ۲۵۹، ۲۹۵	(ذ)
۳۱۸	ذوالحجہ، ذی الحجہ
۱۲۲، ۱۳۰، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۷۲، ۲۱۰	ذوالقعدہ، ذی قعدہ، ذی القعدہ
۲۱۳، ۲۲۴	
۸۵	(ر)
۱۶۰، ۱۶۱	راجپوت
۱۱۶	راجکنندہ
۲۵۵	راجندری
۳۰۸، ۳۰۷	رام پلہی
۱۱۹، ۱۲۰، ۱۴۷، ۱۸۹	رام پور
۳۰۹	رام گیر (قلعه)
۱۱۴، ۱۳۳، ۱۵۹، ۱۹۳، ۱۹۵، ۲۰۰	راول جی کانتیا
۳۱۶، ۳۱۷	ربیع الثانی
۶۰، ۷۲، ۱۹۲، ۱۹۶، ۲۱۱، ۱۱۶	ربیع الآخر
۲۱۷، ۲۶۰	ربیع الاول
۹۶، ۱۲۴، ۱۶۵، ۱۸۱، ۲۰۹، ۲۲۲	رجب المرجب
۲۳۰، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۴۱، ۲۶۱، ۲۶۷	
۳۱۷	
۲۶۷	رحیم خان محلدار
۱۳۴	رحیم محمد حاجب (شیخ)



اسماء	صفحه
سبا	۲۹۷
سبحان قلی	۹۵، ۹۴
سبحن محل	۲۳۴، ۶۵
سرخیل	۲۴۴
سرنگ راج	۳۰۶
سروراؤ	۱۶۳
سرورائے	۳۶
سکندر	۲۴۸
سلطان (خداویری شاملو)	۳۱۱، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۱، ۲۹۹
سلطان حسین میرزا بایقرا	۲۰۵
سلطان قلی قطب الملک	۲۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۸۱
سلطان قلی میرزا	۲۰۰
سلطان نگر	۲۵
سلیمان بن داؤد (حضرت)	۲۴۸، ۶۲
سندر داس حاجب	۳۱۷
سنگرین راج	۳۰۸
سنگوارم	۲۵۵
سورپ ملانیر	۳۰۷، ۳۰۰
سورت (بندر)	۸۳، ۸۲
سیاوش	۲۸۲
سید آباد	۲۳۳، ۲۳۲
سید علی ہمدانی (میر)	۱۷۷
(۱۷)	

اسماء	صفحه
رستم	۲۳۲، ۶۲
رستم خان مازندرانی (میر)	۲۴۲، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۴۶
رضی مشہدی (میرزا)	۳۰۶، ۲۹۵
رکاب خانہ	۳۱۷
رمضان	۲۳۹
اندولہ خان بیجاپوری	۱۶۹، ۱۴۱، ۱۲۱، ۱۰۳، ۱۰۱، ۷۸
روز بہان اصفہانی (میرزا)	۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۴، ۱۹۸، ۱۷۰
روضتہ الشہداء	۳۰۶، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹
روم (خواندگار)	۳۲۸، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۱۴، ۱۱۳، ۳۳
روثقی (مولانا)	۵۲
(ز)	۳۱۱
زاهد (خواجہ)	۳۱
زر عاشوری	۱۷۹، ۱۷۸
زلیخا	۲۹۰، ۲۲۷
زمان بیگ (محمد)	۶۲
زین العابدین (میر)	۲۲۱
(س)	۱۶۴
سام	۲۳۲
سام میرزا	۳۱۱
سانپ نیروار	۲۴۲، ۱۹۱، ۱۸۵، ۸۶، ۱۲
(۱۶)	

سید الشهداء (حضرت)	۲۹۰، ۵۸، ۵۷، ۵۲، ۵۱، ۴۹، ۴۸، ۲۷
سید المرسلین (حضرت)	۹۹، ۸۱
(ش)	
شاه جهان (بادشاه)	۹۳، ۹۲، ۸۲، ۷۹، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۱
	۱۲۰، ۱۱۷، ۱۱۰، ۱۰۶، ۱۰۰، ۹۷
	۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۲، ۱۲۱
	۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۶، ۱۵۵، ۱۵۴
	۱۹۹، ۱۹۷، ۲۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۲
	۲۲۳، ۲۲۲، ۲۱۲
شاه شجاع	۲۸۷، ۱۷۷
شاه علی	۹۵، ۹۴
شاه علی بیگ کو توال	۱۷۶، ۱۱۸
شاه علی بیگ حاجب	۱۲۷، ۱۲۱، ۱۳۰
شاه علی عرب شاه	۷۸، ۳۳
شاه قاضی	۷۸
شاه محمد پیشوا (پیرزاده)	۲۰۷، ۲۰۶، ۱۰۸، ۷۸، ۷۵، ۷۱، ۳۴، ۳۳
شاه نواز خان	۱۶۰، ۱۵۹
شجاع الملک	۳۰۱، ۹۱
شجاع الملک ما زندانی	۱۷۱، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۱، ۹۶
	۲۳۳، ۱۹۴
شریف الملک سرخیل	۱۳۱، ۱۰۴، ۱۰۲، ۹۱، ۸۰، ۷۷
	۲۶۳، ۱۳۲

شریف شهرستانی صفاهانی (میرزا)	۲۰۶، ۱۰
شعبان	۱۷۸، ۱۶۹، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۰۳، ۸۳
	۲۹۵، ۲۶۹، ۲۵۵، ۲۴۲، ۱۸۶
شفیعا حاجب	۲۶۱، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۲۲، ۲۱۳، ۱۸۸
	۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۲۹۵، ۲۸۷
شوال	۲۲۲، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۴۹، ۱۰۳، ۶
شیخ احمد جبل عاملی	۱۵۵
شیراز	۲۱۳
شیر خان احمد نگری	۹۶، ۹۵
شیر علی (دروازه)	۲۹۱، ۲۳۱، ۲۱۷، ۱۳۶، ۹۶، ۶۵، ۶۴، ۲۳
شیر محمد خان	۱۸۸، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۹، ۱۱۱، ۹۶
	۲۴۲، ۲۲۷
شیرین	۶۲
(ص)	
صابر بیگ	۹۳
صادق بیگ ترک	۹۷
صالح بیگ (محمد) حواله دار	۱۸۹
صدر جهان	۱۴۵
صفاهان	۳۱۲، ۲۸۹، ۱۲۹، ۸۵
صفر	۲۳۱، ۲۲۰، ۱۹۰، ۱۵۲، ۱۴۷، ۱۱۳، ۷۶
صفوی - صفویه	۱۵۶، ۸۰
صفی بهادر خان (شاه ایران)	۳۱۲، ۳۱۱، ۲۸۹، ۲۳۰، ۱۹۹، ۱۸۹، ۸۳

۲۲۳، ۲۱۴

صنی قلی بیگ حواله دار کوتوال

(ط)

۴۴

طاق کسری

۱۶۷

طاهر دکنی (سید)

(ظ)

۲۱۲، ۲۰۹، ۱۶۷

ظہیر الدین محمد بختی (میر) قاضی

(ع)

عادل شاه

، ۱۲۷، ۱۲۱، ۱۱۸، ۹۰، ۷۸، ۷۴، ۳۱

، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۳۴

، ۱۳۵، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱

، ۲۲۸، ۱۹۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹

۲۹۵، ۲۶۵، ۲۵۵

عادل شاهی - عادل شاهیہ

۳۰۶، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۴، ۱۴۲، ۱۳۳

۲۹۰، ۲۲۴، ۱۶۷، ۵۸، ۵۲، ۴۸

عاشورا

۲۵۴، ۲۳۴، ۱۸۶، ۱۶۹، ۱۱۹، ۱۱۰

عالم خان عمدة الوزراء

۳۱۱، ۲۳۵، ۱۹۹، ۸۳، ۸۱

عباس (شاه) اول صفوی موسوی

۳۱۳، ۳۱۲

عباس (شاه) ثانی

۳۱۲

عباس میرزا

۲۲۸

عباس گیلانی (میرزا)

۲۶۰، ۲۵۹، ۱۶۷

عبد الجبار گیلانی (حکیم)

۲۲۴

عبد الرحیم استرآبادی (میر)

(۲۰)

۲۸۸، ۲۸۷

عبد السلام (میر)

۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹

عبد اللطیف (شیخ)

۲۲۰، ۱۹۶

عبد العزیز (قاضی)

۲۲۶

عبد العلی اردستانی (خواجہ)

۲۱۲

عبد الغنی (میرزا)

۲۴۳

عبد الکریم سرسمت

۵۹، ۵

عبد الله (حضرت)

۲۴۶

عبد الله (ملا)

عبد الله خان مازندرانی (سید) سرشکر ، ۱۴۴، ۱۰۶، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲

۱۹۰، ۱۶۸، ۱۶۴

۲۳۷، ۳

عبد الله صاعدی

، ۴۸، ۴۶، ۳۹، ۳۸، ۳۶، ۳۳، ۲۹، ۲۳

عبد الله قطب شاه (سلطان)

، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲

، ۷۷، ۷۶، ۷۴، ۷۳، ۷۱، ۶۶، ۶۵، ۶۱

، ۹۸، ۹۶، ۹۲، ۹۱، ۸۹، ۸۲، ۸۰، ۷۸

، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۳، ۱۰۸، ۱۰۴، ۱۰۲

، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳

، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۱، ۱۳۰

، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۴، ۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷

، ۱۵۹، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۲، ۱۵۰

، ۱۸۴، ۱۸۰، ۱۷۲، ۱۷۰، ۱۶۴، ۱۶۱

، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۰، ۱۹۳، ۱۹۱، ۱۸۶

(۲۱)

۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۳،

۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳،

۲۲۵، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۶، ۲۳۸،

۲۴۱، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۱،

۲۵۲، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۳،

۲۶۴، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۵،

۲۸۶، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۵،

۱۸۷، ۱۹۳،

عبد اللہ کاتیہ

عبد اللہ میرزا (شاہزادہ)

۹

۱۵۱، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۸۴،

عجم

عراق

۲۱، ۲۷، ۲۸، ۳۱، ۳۸، ۴۰، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۸،

عراق عرب

۲۷۱، ۳۱۱، ۳۱۲،

عراقی

۱۰۰، ۱۲۷، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۴، ۱۶۵،

۱۸۱، ۱۹۱، ۱۹۳، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۱،

۲۲۳، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۲،

۲۳۳، ۲۴۶، ۳۰۰،

عرب - عربی

۴۵، ۱۴۰، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۸۲، ۲۱۸،

۲۳۳، ۲۴۶، ۲۴۸،

عرب شیرازی (ملا)

عزیز الدھر (قاضی)

۷۹، ۱۹۱، ۲۱۶، ۲۱۷، ۳۱۷،

۱۹۶، ۲۲۰، ۲۵۶، ۲۸۳،

عطاء اللہ گیلانی (قاضی)

۱۶۳، ۲۲۴، ۲۲۸،

علی آقا (کوٹوال)

۱۷۰،

(۲۲)

۱۶۷، ۲۱۰، (ع) علی اکبر جنیدی دکئی (میان)

۲۴۳

علی اکبر عین الملک جنیدی

۱۵۳، ۱۸۹، ۲۳۴، ۲۵۶،

علی رضا (خواجہ)

۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶،

علی بیگ (قاضی)

۱۱۱، ۱۹۳،

علی بیگ افشار

۱۹۳، ۲۴۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۹۹، ۳۰۷،

علی رضا خان سرلشکر

۱۴۸

علی شیر

۱۹۷

علی قلی خان

۵۴

علی مرتضیٰ (حضرت)

۳۱۱

علی مردان خان

۸۲، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۸،

عمان (بحر)

۳۵، ۸۵، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۱۷، ۱۱۹،

عنبر (ملک)

۱۳۵، ۱۵۳، ۱۸۶، ۲۱۳، ۲۲۷،

عین الملک (ملک)

۳۳، ۷۷، ۹۲، ۹۳، ۱۱۶، ۱۱۹،

۱۳۵، ۱۴۴، ۱۷۱، ۱۹۲، ۲۳۴،

(غ)

۳۰۰

غازی علی بیگ سرخیل

۱۵۹، ۲۳۴، ۳۰۶،

غضنفر خان (شاہ)

۲۲۲

غلام علی نیشاپوری (قاضی)

۱۳۰، ۱۶۳، ۱۶۴،

غواصی شاعر دکھنی (ملا)

۳۵

غیاث (میرزا)

(۲۳)

اسماء	صفحة
قراخان	۵
قرآن (مجید) ختم	۳۱۸، ۳۱۳، ۲۳۸، ۳۵۰، ۱۲
قرا یوسف (امیر)	۵
قرا یوسفیہ	۸۰
قزلباش	۶۱
قزلباش خان	۱۳۹، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۲۰
قسطنطین	۸۴
قطبائے روالی (ملا)	۲۸۵
قطب شاہ	۱۹۴
قطب شاہیہ	۲۴۴، ۲۱۴، ۱۳۳، ۹۰، ۸۰، ۴۹، ۴۸
(ک)	
کابل	۴۲
کاپرت	۲۴۰
کاس راج	۱۸۸
کاشان	۳۱۲
کالا بہار	۹۵، ۹۴
کاتیہ	۱۹۳، ۱۸۶
کتاب خانہ عامرہ	۲۱۶
کربلا	۲۹۰، ۵۷، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱
کربلائے معلیٰ	۲۸۸، ۲۲۶، ۲۱۰
کرشنا	۹۷
کوک براق	۲۱۲، ۱۸۹
	(۲۵)

اسماء	صفحة
(ف)	
فارس	۲۱۳
فتح خان (پسر ملک عنبر)	۱۱۸، ۱۱۷، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵
فرخ آباد	۱۵۴، ۱۵۳، ۱۴۱
فرنک فرنگی	۷۴
فرہاد	۲۴۵، ۲۳۵
فریدون	۲۷۸
فضیح الدین محمد تفرشی (میر) حاجب	۳۶۲
	۱۱۷، ۷۳، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۲۵۹، ۲۶۱
	۲۹۰
فضل اللہ شیرازی (میرزا)	۲۱۳
فغفوری	۲۱۷، ۴۴
فیروز خان ترک	۱۱۴
(ق)	
قاآن	۸۴
قاچار	۸۴
قاسم اردستانی (میر) ناظر الممالک	۲۲۸، ۱۰۴، ۷۴، ۳۸
قاسم بیگ	۱۱۶، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۲، ۷۱، ۳۵، ۲۳
قاسم خراسانی (میرزا)	۱۶۶
قاسم نویدی (محمد)	۲۱۶
	(۲۴)

صفحه	اسماء
۱۷۶، ۱۷۵	کهرکی
۲۴۳	کیسره
۲۰۵	کیقباد
۲۹۷	کیومرث
(گ)	
۱۰۰، ۷۳	گجرات
۶۵	گگن محل
۱۱۸	گلبرگه
۱۷۱، ۱۴۷، ۱۱۹، ۹۱، ۸۹، ۲۶	گولکونده
۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷	
۸۱	کیج
۲۲۸، ۱۹۳	گیلان
(ل)	
۲۲۰	لاچین بیگ
۲۰۴، ۱۹۹، ۱۲۴، ۱۳۱، ۷۱، ۴۲	لاهور
۳۱۲، ۲۹۵	
۱۵۰، ۶۵	لعل محل
۱۵۴، ۱۴۶، ۹۹، ۹۰، ۵۲، ۲۶، ۲۴	لنگر فیض اثر
۲۲۰	
۲۸۲، ۲۲۲، ۲۷	لنگم پلی (باغ)
۶۲	لیلی
(۲۷)	

صفحه	اسماء
۱۵۸، ۱۵۷	کرمانی
۳۰۶، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۸، ۴۲	کرناٹک
۳۱۳	کریم الدین یزدی (حکیم)
۱۳۵، ۱۲۱	کریم خان سرنوبت
۲۳۳، ۱۶۷	کریم خان لاری حوالدار
۲۰۵، ۱۲۵	کسری
۱۲۸، ۱۱۱، ۱۱۰، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴	کسیمکوت
۲۴۲، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۶۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴	
۱۷۶	کشمیر خان
۱۴۴، ۹۶، ۹۴	کشنا دیو
۱۶۴	کعبه
۱۷۹	کلب علی تیریزی (ملا)
۹۱، ۹۰	کلبگور
۵۲	کلتوم پور
۲۴۲، ۲۲۷، ۱۶۸، ۱۴۴، ۹۴	کلنک
۳۱۰	کلور
۲۴۵	کمرور (قصبه)
۲۴۳	کندهلی (مصطفی نگر)
۹۴	کوٹلی
۶۰، ۷، ۶	کوٹوال خانہ
۲۲۱، ۲۲۰، ۱۴۷، ۱۱۶، ۱۰۹، ۱۰۸، ۹۳	کولاس
۱۴۰، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۱۵، ۷۱، ۷۰، ۶۹	کوه طور
(۲۶)	

۲۲۸	محمد (سید)
۲۳۱	محمد اسفرائی (سید)
۲۳۳	محمد مازندرانی (سید)
۲۳۴	محمد امین میرجمله (میرزا)
۲۳۷	محمدانگر (قلعه)
۲۳۸	محمد تقی تهرشی (ملا)
۲۳۹	محمد تقی طباطبا (میر)
۲۴۰	محمد تقی منجم (ملا)
۲۴۱	محمد جوهری تیریزی (میرزا)
۲۴۲	محمد حسین ناودانی (میر)
۲۴۳	محمد رضای استرآبادی (میر)
۲۴۴	محمد مشهدی (میرزا)
۲۴۵	محمد لاری (ملا)
۲۴۶	محمد سعید اردستانی سرخیل (میر)
۲۴۷	محمد سعید بیگ بدخشی
۲۴۸	محمد شاهی (باغ)
۲۴۹	محمد صالح بیگ استرآبادی
۲۵۰	محمد صالح قی (میر)
۲۵۱	محمد طاهر (شیخ)

(م)	مازندران
۱۴۴	ماندو
۱۷۷	ماوراء النهر
۱۷۷	ما يحتاج خانه
۱۳۹	مالك پرست خان
۲۲۳	مبارك قدم (ملك)
۱۰	مجد الدين محمد (میر)
۲۱۲	مجاهد پور
۱۵۸	مجموعدار
۳۶	مجنون
۶۲	مچلی پین
۱۹۰	مخرم الحرام
۱۶۷	محمد بن خاتون پیشوا (شیخ) علامی
۷۶	
۷۵	
۷۴	
۷۳	
۷۲	
۷۱	
۷۰	
۶۹	
۶۸	
۶۷	
۶۶	
۶۵	
۶۴	
۶۳	
۶۲	
۶۱	
۶۰	
۵۹	
۵۸	
۵۷	
۵۶	
۵۵	
۵۴	
۵۳	
۵۲	
۵۱	
۵۰	
۴۹	
۴۸	
۴۷	
۴۶	
۴۵	
۴۴	
۴۳	
۴۲	
۴۱	
۴۰	
۳۹	
۳۸	
۳۷	
۳۶	
۳۵	
۳۴	
۳۳	
۳۲	
۳۱	
۳۰	
۲۹	
۲۸	
۲۷	
۲۶	
۲۵	
۲۴	
۲۳	
۲۲	
۲۱	
۲۰	
۱۹	
۱۸	
۱۷	
۱۶	
۱۵	
۱۴	
۱۳	
۱۲	
۱۱	
۱۰	
۹	
۸	
۷	
۶	
۵	
۴	
۳	
۲	
۱	

صفحة	اسماء
۲۲۵، ۲۱۰، ۷۱	مدینة (مشرفه - مکرمه)
۲۳، ۱۱	مرضاے الممالک
۷۴	مرضاے مازندرانی
۱۲۹	مرتضی - مرتضوی
۱۵۲، ۱۴۹، ۱۳۳، ۱۳۱، ۹۶، ۸۶	مرتضی نگر
۱۹۳، ۱۹۲، ۱۸۹، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۶۷	
۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۳۰	
۳۰۱	
۱۱۸	مرجان حبشی (ملک)
۱۶۰، ۱۵۹	مرچ (قلمه)
۳۵	مرشد قلی بیگ
۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸	مرہری پنڈت
۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۱۸، ۱۱۶	
۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۱	
۲۹۵، ۲۸۹، ۲۸۸	مشہد مقدس
۹۸، ۶۲	مصر
۱۹۴، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۱۹، ۱۰۸	مصطفی خان
۲۴۵، ۲۴۳، ۱۹۰، ۱۶۷، ۱۴۸، ۹۷	مصطفی نگر (کنڈیلی)
۳۰۱، ۲۵۴، ۲۵۳	
۳۰۶، ۱۵۴	مظفر (سید)
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۹، ۱۱۰، ۱۰۶	مظفر خان پتان
۲۶۱، ۲۲۴، ۲۳، ۱۳، ۱۱	مظفر علی دبیر (خواجہ)

صفحة	اسماء
۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴	
۳۱۷، ۲۹۵، ۲۷۴	
۲۰۰، ۱۵۹، ۱۳۳، ۳۵	محمد عادل شاہ (سلطان)
۲۲۰	محمد علی دبیر (ملا)
۸۴، ۸۲، ۸۰	محمد قلی بیگ
۲۱۳، ۱۸۸، ۱۳۳، ۸۱، ۵۹، ۳۹، ۸، ۶	محمد قطب شاہ (سلطان)
۲۸۴، ۱۸۸، ۶۹، ۴۹، ۳۹، ۳۷، ۲۶	محمد قلی قطب شاہ (سلطان)
۱۰۴	محمد مشرف
۱۲۹، ۵۹، ۵۴، ۵۰، ۲	محمد مصطفی (مصطفوی)
۹۴	محمد مصطفی خان (سید)
۲۲۳، ۱۷۸، ۱۶۹، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۰۴	محمد معز الدین مشرف (میر)
۲۲۵	
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۱۹	محمد مقیم استرآبادی (ملا)
	محمد مومن استرآبادی (میر) مرتضی
۳۱۸، ۲۱۳، ۲۱۲، ۱۶۵، ۳۳، ۱۱، ۸	الممالک
۲۶، ۲۴	محمدی محل
۳۱۵، ۳۱۴	محمد بیگ
۹۳، ۹۲، ۷۹، ۷۸، ۷۵، ۷۴، ۷۳	محمد الدین پیر زادہ (شیخ)
۱۱۸	
۳۱۷	مخا (بندر)
۳۰۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۱۱	مخدوم ملک
۱۹۶، ۱۷۹	مخلص حسین



صفحه	اسماء
۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۲، ۷۳	مهابت خان
۱۸۹، ۱۷۱، ۱۶۶	
۱۸۴، ۱۲۰	میر جملہ (باغ)
۲۱۲	میرزا بیگ فندرسکی
۲۸۸	میرزا صادق قزوینی
۲۰۰	میرزا کمال (شاهزاده)
۲۸	میرک معین حاجب
۱۱۱	میرم بیگ ذوالقدر
۲۰۹، ۱۶۷	میر میران
۳۵	میر یزدی
	(ن)
۱۶۳، ۱۱۵، ۱۰۴، ۷۷، ۳۶	نارائن راؤ مجموعدار
۱۹۳، ۱۸۸، ۱۸۷	ناروجی کانتیہ
۷۳	ناسک
۲۸۴، ۲۵۶، ۲۳۳، ۱۹۸	ناصر کوتوال (میرزا)
۷۴، ۳۵	ناظر الممالک
۱۷۱	ناندیر
۸۵، ۹۴، ۳۶، ۳۰	نایکواریان
۲۲۶، ۲۱۰	نجم اشرف
۱۷۰، ۱۴۷، ۱۳۸، ۱۰۳، ۹۹، ۷۹، ۵۴	ندی محل
۲۸۶، ۲۸۴، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۲۸	
۱۷۶	نربده
	(۳۳)

صفحه	اسماء
۶۲	معراج
۱۱۸، ۷۴	معین الدین (شیخ)
۳۷	معین الدین محمد شیرازی (میر)
۲۵۲	عرف میرمو
۲۴۱	مقصود بیگ سلحدار
۲۸۰	مقنع (چاہ)
۲۸۰	مقنع (ماہ)
۸۱	مکران
۲۱۰، ۲۰۷، ۱۳۹، ۹۹، ۷۱، ۱۱	مکہ معظمہ
۳۱۷، ۲۲۷، ۲۲۵	
۲۴۰، ۲۳۹	ملسکاپور
۲۰۹	ملک محمد شیرازی (شیخ)
۸۰، ۱۱	منشی الممالک
۲۵۵، ۱۱، ۱۰	منصور آباد
۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۳۶، ۲۳، ۲۳، ۲۱	منصور خان میر جملہ ماضی
۱۷۹، ۱۷۰، ۱۱۳، ۸۶، ۷۷	
۹۷	منصور گندہ
۲۴۲، ۲۴۱	منکال
۲۲	منی
۲۵۵	موتکور
۱۶۸، ۱۱۹، ۴۸، ۳۳، ۲۸	منی وار
	(۳۲)
	(۸) مہابت

اسماء	صفحه
(و)	
وجهی شاعر دکنی (ملا)	۱۳۰
وسوجی هرکاره	۳۰۹، ۱۸۷، ۱۱۷، ۱۱۵
وسیسرم	۲۵۴
وفا خان (یوسف شاه)	۱۲۰، ۱۱۸، ۹۳، ۹۲
ولندیز	۲۴۵، ۲۲۶
ویتھوجی کانتیه	۱۸۷، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۲
ویلیسرم	۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۳۴
	۱۹۲، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۷۸
(ه)	
هارون جزائری (شیخ)	۲۱۲
هامون	۶۲
هرموز (بندر)	۲۲۵
هزاری راؤ	۱۹۳
هشت محل	۲۳۱
همدان	۳۱۳
هند	۱۸۹، ۱۵۱، ۸۱، ۳۹، ۲۱
هندستان	۷۳، ۷۱، ۶۵، ۶۱، ۶۰، ۵۴، ۳۷، ۳۲
	۱۲۸، ۱۲۲، ۱۰۵، ۱۰۰، ۹۳، ۸۱
	۲۰۵، ۲۰۳، ۲۰۱، ۱۹۸، ۱۸۵، ۱۵۶
	۳۱۲، ۲۵۹، ۲۳۰، ۲۲۵، ۲۲۲، ۲۱۱
(۳۵)	

اسماء	صفحه
نرھری	۱۱۲
نریمان	۲۳۲
نصیر الملک دکنی	۱۷۱، ۱۳۵، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۶، ۱۱۵
	۲۱۰، ۱۹۲
نصیری خان	۱۶۸، ۱۵۴، ۱۱۹، ۱۰۶، ۹۳، ۸۵
نظام پتن	۱۶۷
نظام الدین احمد جیلانی (حکیم)	
حکیم الملک گیلانی	۲۷۱، ۲۳۱، ۲۲۵، ۱۶۶
نظام الدین احمد صاعدی شیرازی	۳۱۷، ۲۳۷، ۳
نظام شیرازی (میرزا)	۲۲۳
نظام شاه - نظام شاهی	۱۰۶، ۱۰۵، ۹۳، ۹۲، ۷۸، ۷۳، ۳۱
	۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۱، ۱۰۸، ۱۰۷
	۱۷۹، ۱۷۱، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۴۱، ۱۱۹
	۲۱۳
نعمه (ملا)	۲۰۳
نل گونده	۱۸۶
نندگام	۲۴۲
نوح (حضرت)	۳۸
نور الدین جهانگیر (بادشاه)	۱۹۹، ۱۰۶، ۷۳، ۷۱، ۳۲
نوروز	۳۱۲
نو شیروان	۲۲۸، ۲۲۷، ۲۰۵
نیلور (قلعه)	۳۱۴، ۳۰۶، ۲۳۶، ۲۳۵
(۳۴)	

HADIQAT-US-SALATEEN

A History of the reign of Abdullah  
Qutb Shah of Golkonda (1602-1672 A.D.)



Vol. I & II

— KIZAMUDDI ALI KHAN —

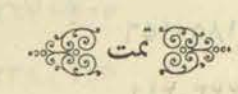
BYRD & CO. CALCUTTA

Printed and Published by  
BYRD & CO. CALCUTTA

1891

اسماء صفحه

اسماء	صفحة
هندو	۲۱
هندی	۱۳۱، ۲۱۶
هوجی راؤ حوالہ دار	۹۶
هون (سکہ)	۲۰۴
ہیت خان	۱۹۲
(ی)	
یافت	۵
یاقوت خان حبشی	۵۳، ۶۵، ۹۴، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۶۳، ۱۶۷، ۱۷۷
یمن	۱۵۳
یوسف (حضرت)	۲۷۸
یوسف شاہ (وفا خان)	۹۲
یوسف (ملک)	۳۱۸، ۱۱۹، ۱۱۷، ۸۵
یوم المبعث	۲۴۱
یونان	۲۴۱
یولچی بیگ اعظم الامراء	۱۰، ۱۲، ۲۳، ۳۵، ۳۶، ۳۹، ۹۲، ۱۳۰
	۱۵۷، ۱۷۱، ۱۸۰، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸
	۲۲۰، ۲۲۷، ۲۹۴، ۳۰۱



(۵۲)

# HADIQAT-US-SALATEEN

A History of the reign of Abdullah  
Qutb Shah of Golconda (1662—1672 A.D.).

Vols. I & II

by

NIZAMUDDIN AHMAD

Edited by

SYED ALI ASGHAR BILGIRAMI

Idara-e-Adabiyat-e-Urdu,  
Hyderabad, A. P.

1961

Price Rs. 10/-



